دوراہا
عمیرہ احمد
Doraha

کردار

مرکزی

1- عمر
2- سارہ
3- شہلا
4- حسین
5- سعیدہ
6- ثمرہ
7- حسن
8- اظفر
9- اظفر کی ماں

ثانوی

1- سلیمہ
2- توقیر
3- عالیہ
4- ملیحہ
5- صوفیہ
6- ہیرو
7- ہیروئن
8- زروہ
9- بلال
10- ثانیہ
11- ڈاکٹر
12- نرس
13- عمر کی پھوپھو نزہت
14- ہیئر سٹائلسٹ
15- عامل
16- ملازمہ
17- شفیع
18- تنزیلہ
19- شہلا کی ساس
20- شہلا کا سُسر
21- محلے کی عورت
22- شہلا کی سہیلی
23- صوفیہ کی ساس
24- نواز
25- چند ماہ کی بچی
26- مائدہ
27- ننھی بچی

لوکیشنز

1- سارہ کا گھر
2- عمر کا گھر
3- شہلا کا گھر
4- اظفر کا گھر
5- بلال کا گھر
6- شہلا کا اپارٹمنٹ
7- یونیورسٹی
8- شاپنگ مال
9- عمر کا آفس
10- ڈاکٹر کا مکینک
11- ساحل سمندر
12- ریسٹورنٹ
13- سڑک
14- بیوٹی سیلون
15- عامل کا ڈیرا
16- مزار
17- عالیہ کا گھر

قسط نمبر 1

منظر: 1-A

مقام : شہلا کا گھر
وقت : دن
کردار : شہلا، عالیہ

(کیمرہ ٹی وی سکرین کو فوکس کئے ہوئے ہے جہاں ایک بے حد رومانٹک منظر چل رہا ہے۔ ہیرو اور ہیروئن ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہیں اور ہیرو ہیروئن سے بے تحاشہ محبت کا اظہار کر رہا ہے۔ کینڈل لائٹ ڈنر)

ہیرو: تم پہلی اور آخری لڑکی ہو جسے دیکھ کر میں نے اپنے دل میں کچھ محسوس کیا ہے...... یہ احساس کسی اور کو دیکھ کر پتہ نہیں کبھی کیوں نہیں ہوا۔

(ہیروئن ہیرو کے اظہار محبت کے جواب میں ابھی کچھ کہنے ہی والی ہے کہ یک دم لائٹ چلی جاتی ہے۔ ٹی وی سکرین تاریک ہو جاتی ہے۔ شہلا اور عالیہ کے منہ سے بیک وقت ناراضگی کے اظہار کے لئے آوازیں نکلتی ہیں۔ کیمرہ اب صوفے پر بیٹھی شہلا اور عالیہ کو دکھاتا ہے۔ شہلا بے حد غصے کے عالم میں کہتی ہے۔)

شہلا: لعنت ہے ان KESC والوں پر...... پتہ نہیں ان کے گھر کوئی ڈرامہ نہیں دیکھتا۔

عالیہ: (غصے سے) پچھلا Episode بھی اسی طرح خراب ہوا تھا۔

شہلا: (بے حد غصہ) میں نے تو کہہ دیا ہے ابو سے.. جنریٹر لگوا کر دیں مجھے۔ میں نہیں برداشت کر سکتی یہ ڈرامے کے درمیان میں بجلی کا جانا۔

عالیہ: (خوش ہو کر) ارے واقعی تو کیا وہ لا رہے ہیں......؟

شہلا: (ناز سے) تو اور کیا لائیں گے نہیں...... میں نے کہا ہے۔ میری بات کیسے ٹالیں گے؟۔ کہہ رہے تھے ایک ہفتے تک آ جائے گا جنریٹر۔

عالیہ: (رشک کرتے ہوئے)...... اللہ کتنے عیش ہیں تمہارے شہلا...... ماں باپ ایسے ہونے چاہئیں جو بات منہ سے نکالو تو پوری کر دیں۔

شہلا: (لاڈ سے)...... اکلوتی اولاد ہوں میں...... میری بات نہیں مانیں گے تو کس کی مانیں گے۔

عالیہ: (تبھی لائٹ آتی ہے) ارے...... ارے دیکھو...... لائٹ آ گئی۔ آج تو معجزہ ہی ہو

گیا۔ دو منٹ میں بجلی بحال......

شہلا: (..................ٹوکتے ہوئے) اچھا ڈرامہ دیکھنے دو۔

(TV سکرین پر نظریں جمالیتی ہے۔ عالیہ بھی بڑی دلچسپی سے TV سکرین پر نظر آنے والے ہیرو اور ہیروئن کو دیکھتی ہے۔ شہلا بے حد غور سے ہیرو اور ہیروئن کو دیکھتے ہوئے جیسے کہیں کھو جاتی ہے)

// Intercut //

☆......☆......☆

(تصوراتی منظر)

منظر:2

مقام : ریسٹورنٹ

وقت : رات

کردار : شہلا، عمر

(شہلا اور عمر اسی ریسٹورنٹ کی اسی ٹیبل پر کینڈل لائٹ ڈنر کر رہے ہیں اور شہلا ٹیبل پر اپنی کہنی رکھے ہتھیلی پر اپنی ٹھوڑی لگائے بڑی محبت کے ساتھ عمر کو دیکھ رہی ہے۔ جو خود بھی اسے بڑی محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا ہے)

عمر: تم اندازہ بھی نہیں کرسکتی کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔

شہلا: (اٹھلا کر)......کتنی محبت کرتے ہو......؟

عمر: (بے ساختہ)......جان دے سکتا ہوں تمہارے لئے۔

شہلا: (مذاق اُڑاتے ہوئے) وہ تو میں بھی دے سکتی ہوں تمہارے لئے۔

عمر: (سنجیدہ) تمہیں اعتبار نہیں ہے میرا؟

شہلا: (محبت سے) تم پر اعتبار نہیں ہے تو پھر کسی پر اعتبار نہیں ہے۔

عمر: (مسکراتے ہوئے) تم جانتی ہو پہلی بار تمہیں دیکھ کر میں نے کب یہ طے کیا کہ مجھے تم سے شادی کرنی ہے؟

شہلا: (شہلا کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور اس کی آنکھیں چمکنے لگتی ہیں) کب؟

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : یونیورسٹی کیفے ٹیریا

وقت : دن

کردار : عمر، سارہ

(کیمرہ عمر کے چہرے کو فوکس کئے ہوئے ہے جو بڑی محبت پاش نظروں سے سارہ کو دیکھ رہا ہے، وہ دونوں یونیورسٹی کیفے ٹیریا میں بیٹھے ہیں)

عمر: جب میں نے کالج میں فرسٹ ایئر میں تمہیں نوٹس بورڈ کے پاس دیکھا تھا۔

سارہ: (بے حد کھلکھلا کر ہنستی ہے۔ جیسے کچھ یاد آ جاتا ہے) جب میں اپنا نام ایڈمیشن لسٹ میں دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی......

عمر: ......اور گلاسز گھر بھول آئی تھی

سارہ: (بے ساختہ ہنستے ہوئے)......اور پھر میں نے تم سے کہا کہ میرا نام چیک کر کے بتادو......

عمر: (مسکراتے ہوئے)......اور میں پندرہ منٹ تمہارا نام ڈھونڈتے ہوئے تم سے باتیں کرتا رہا......

سارہ: (بے ساختہ) اور میرا نام نہیں ڈھونڈ سکے۔

عمر: ......اور میں نے تم سے کہہ دیا کہ تمہارا ایڈمیشن نہیں ہو سکا۔

سارہ: (ہنستی ہے)......اور میں نے وہیں کھڑے ہو کر رو رو کر برا حال کر لیا......

عمر: (ہنس کر) حالانکہ تمہارا نام میرٹ لسٹ میں میرے نام کے نیچے تھا......

سارہ: (بات کاٹ کر خفگی سے)......اوپر تھا عمر......تم ساتویں نمبر پر تھے، میں چھٹے نمبر پر تھی......

عمر: (مسکراتے ہوئے کندھے اچکا کر) Whatever!

سارہ: (خفا ہوتی ہے) اور پھر تم نے مجھے یہ بتا کر مزید رلایا کہ میرا نام Waiting List میں بھی نہیں ہے۔

عمر: (اسے چھیڑتا ہے) اور میرا دل چاہ رہا تھا میں بھی تمہارے ساتھ رونے لگوں......تم لڑکیاں اتنے آنسو کہاں سے لاتی ہو؟......

سارہ: (ہنستی ہے) بکو مت......آخر تم کو میرا نام نظر کیوں نہیں آیا......؟ کتنی دفعہ تم نے ا

چیک کی تھی......

عمر: (بڑی گہری مسکراہٹ کے ساتھ)...... مجھے پتہ ہی نہیں تھا تم میرے اتنے قریب ہو۔

سارہ: (چھیڑتی ہے)......ایسے کیوں نہیں کہتے کہ تم نے اپنے سے اوپر والے چھ نام دیکھے ہی نہیں......

عمر: (ہنستا ہے)......تم شکل سے اتنی ذہین نہیں لگی تھی مجھے کہ میرٹ لسٹ پر مجھ سے اوپر ہوتی۔

سارہ: (طنزیہ انداز میں)......Ha Ha Ha میل شوونزم......یہ کیوں نہیں کہتے کہ تم اتنے Arrogant تھے کسی لڑکی کا خود سے بہتر ہونا برداشت ہی نہیں کر سکتے تھے......

عمر: (مصنوعی سنجیدگی)......نہیں ایسا بھی نہیں ہے......تم میری Better half ہو سکتی ہو۔

سارہ: (سارہ اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنستی ہے)تم بھی عمر......تم کو باتوں میں کوئی نہیں ہرا سکتا۔

عمر: (مسکراتے ہوئے)......لیکن تم سے تو ہار جاتا ہوں میں

سارہ: (بے حد گہری آواز میں)...... پر تم کو ہارا دیکھ کر مجھے کبھی اچھا نہیں لگے گا......تم ایسے ہی اچھے لگتے ہو مجھے......

عمر: (سر جھٹک کر) تقریباً سات سال ہونے والے ہیں ہماری پہلی ملاقات کو۔

سارہ: (مسکراتے ہوئے)......لیکن ہمیشہ کل کی بات لگتی ہے......

عمر: (جیسے کچھ یاد کرتے ہوئے ہنستا ہے)تمہیں پتہ ہے میں اس دن چھ میل پیدل چل کر گھر گیا تھا......تمہیں دلاسہ دینے کیلئے پیپسی اور سموسے لا کر دیئے تھے میں نے اپنے کرائے کی رقم سے......
اور تم روتے ہوئے بھی دونوں چیزیں کھاتی جا رہی تھی......

سارہ: (ہنس کر)......ہاں میں جب پریشان ہوں تو بڑی بھوک لگتی ہے مجھے......لیکن یاد ہے میں نے آدھا سموسہ اور آدھی پیپسی تمہارے لئے چھوڑی تھی......

عمر: (مسکراتے ہوئے...... جیسے کسی بہت خوشگوار یاد و Recollect کرتے ہوئے سارہ کو دیکھتا ہے) یاد ہے مجھے...... اب تک اس آدھے سموسے اور پیپسی کا ذائقہ یاد ہے مجھے......

سارہ: (بے ساختہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے)چلو منگواؤ پھر سموسے اور پیپسی...... پھر واپس ...نمنٹ چلتے ہیں۔

(عمر بھی مسکراتا ہوا اٹھ کر جاتا ہے۔ سارہ جاتے ہوئے اسے بڑی محبت سے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 1-B

مقام : شہلا کا گھر (لاؤنج)
وقت : دن
کردار : شہلا، عالیہ

(کیمرہ شہلا کے چہرے کو فوکس کرتا ہے، جو صوفے کی سائیڈ پر کہنی رکھے سر ہتھیلی پر ٹکائے مکمل طور پر سکرین پر نظر آنے والے جوڑے میں کھوئی ہوئی ہے اور لاشعوری طور پر ان کرداروں میں اپنے آپ کو اور عمر کو دیکھ رہی ہے۔ اسکرین پر اب ریسٹورنٹ میں بیٹھا ہیرو ہیروئن کی انگلی میں انگوٹھی پہنا رہا ہے۔ شہلا کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ جاتے ہیں۔ TV پر اب کریڈٹس چلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر عالیہ چونکتی ہے)

عالیہ: تمہیں کیا ہوا؟

شہلا: (شہلا چونک کر آنکھوں میں آئے آنسو پونچھتے ہوئے کہتی ہے)......کچھ نہیں...... پتہ تو ہے تمہیں میں کتنا کھو جاتی ہوں ڈرامے میں۔

عالیہ: جانتی ہوں...... پر اتنے موٹے موٹے آنسو۔

شہلا: (بڑے جذب سے TV سکرین دیکھتے ہوئے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے وہ بڑی متاثر ہو رہی ہے) نیہا کی محبت سچی تھی...... بڑا انتظار کرنا پڑا اسے لیکن حماد مل گیا اسے......

عالیہ: ہاں اور وہ کل رات کو تم نے ڈرامہ دیکھا جو......

شہلا: (تبھی شہلا باہر موٹر سائیکل کی آواز سنتی ہے اور یک دم اٹھ کر باہر کی طرف جاتی ہے) عمر آ گیا۔

عالیہ: (سر جھٹک کر) بس اب عمر آ گیا...... اب اسے کوئی ہوش نہیں رہے گی۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : شہلا،عمر

(شہلا بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔ پھر جا کر کھڑکی میں سے باہر جھانکتی ہے۔ باہر گلی میں عمر اپنی موٹر سائیکل پر آ رہا ہے۔ شہلا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آتی ہے۔ وہ موٹر سائیکل اپنے گھر کے دروازے کے باہر شہلا کے گھر کے بالکل سامنے روکتا ہے پھر دروازہ کھول کر موٹر سائیکل اندر لے جاتا ہے اور صحن میں جا کر ایک طرف کھڑی کر دیتا ہے۔ شہلا اب بھی کھڑکی میں کھڑی اسے دیکھ رہی ہے۔ اس کی آنکھوں میں چمک اور ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔ تبھی موٹر سائیکل کھڑی کرنے کے بعد مڑتے ہوئے عمر کی نظر اتفاقاً سامنے والے گھر کی اس کھڑکی پر پڑتی ہے جہاں شہلا کھڑی ہے۔ وہ مسکراتے ہوئے بے حد نارمل انداز میں ہاتھ سیلوٹ کرنے والے انداز میں اپنی پیشانی سے چھو کر اندر کی طرف چلا جاتا ہے۔ اس کے اس انداز پر شہلا بے ساختہ مسکراتی ہے اور اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ وہ کچھ دیر وہیں کھڑی رہتی ہے، عمر اب نظر نہیں آ رہا۔ وہ کھڑکی سے پلٹ کر کمرے میں پڑے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ کر شیشے میں اپنا جائزہ لیتی ہے اور بے حد خفگی کے عالم میں کہتی ہے کنگھی اٹھا کر بالوں میں کرنے لگتی ہے ساتھ ساتھ باتیں کرتی جاتی ہے)

شہلا: ایک تو مجھے بھی خیال نہیں آتا۔ ایسے ہی منہ اٹھا کر بھاگ پڑتی ہوں...... چاہے جیسا مرضی حلیہ ہو......عمر بھی کیا سوچتے ہوں گے مجھے اس حلیے میں دیکھ کر......

(پھر بال بنانے کے بعد وہ بالوں کی چند لٹیں کانوں کے پاس سے خود نکال لیتی ہے)

خود تو کتنے نفاست پسند ہیں وہ......کبھی کپڑوں پر ایک شکن تک نہیں دیکھی میں نے......

اور میں۔ کیا بنے گا شہلا تیرا......

(پھر لپ اسٹک اٹھا کر وہ اپنے ہونٹوں پر لگاتی ہے۔ اپنا کاجل ٹھیک کرتی ہے اور چلنے لگتی ہے آئینے میں خود کو دیکھ کر۔ لیکن پھر وہ ٹھٹھک کر رکتی ہے)

شہلا: لپ اسٹک ذرا گہری ہو گئی......

(وہ ٹشو نکال کر اپنے ہونٹوں پر رکھ کر لپ اسٹک کو کچھ ہلکا کرتی ہے پھر اسے رکھ کر سینے پر پڑا دوپٹہ ٹھیک کرتی ہے، بالوں کی لٹوں کو ہاتھ سے ٹھیک کرتی ہے اور پھر بڑے تیز قدموں سے کمرے سے نکل جاتی ہے)

// Cut //

منظر:5

مقام : عمر کا گھر (صحن)

وقت : دن

کردار : عمر،شہلا

(عمر دروازہ کھولتے ہوئے شہلا کو دیکھ کر چھیڑنے والے انداز میں اسے کہتا ہے۔ جو ایک پلیٹ لے کر اندر آتی ہے۔ چھیڑتے ہوئے)

عمر: میں بھی سوچ رہا تھا......ابھی تک شہلا نہیں آئی......

شہلا: (سعادت مندی سے)......وہ عمر بھائی میں کچن میں کھانا بنا رہی تھی......

عمر: (مصنوعی حیرت سے) اچھا؟......تمہارے کمرے کا نام کچن کب سے ہو گیا......

(پھر انگلی اٹھا کر اس کھڑکی کی طرف اشارہ کرتا ہے جہاں وہ کچھ دیر پہلے کھڑی تھی)

......تم تو اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی تھی۔

شہلا: (گڑبڑاتی ہے) وہ......وہ میں کھڑکی بند کرنے آئی تھی......

عمر: (پلٹ کر کھڑکی کو دیکھتا ہے) کھڑکی تو اب بھی کھلی ہے......

شہلا: (اور نروس ہوتی ہے) وہ......وہ میں بھول گئی......

عمر: (چھیڑتا ہے ساتھ چلتے ہوئے) بہت زیادہ باتیں بھولنا شروع کر دی ہیں تم نے......

شہلا: (گڑبڑا کر) جی وہ میں آپ کے لئے بریانی لائی ہوں۔

عمر: (اس سے پلیٹ لے لیتا ہے)......اور میں نے اسی لئے ابھی تک کھانا شروع نہیں کیا تھا......مجھے پتہ تھا ابھی تم کچھ نہ کچھ لا رہی ہو گی میرے لئے۔

(ڈھکن اٹھا کر سونگھتے ہوئے تعریفی انداز میں)

کیا خوشبو ہے، میرے پیٹ میں تو چوہے دوڑنے لگے ہیں......کوئی رائتہ وغیرہ نہیں بنایا ساتھ......؟

(جلدی سے کہتے ہوئے تیزی سے لپکتی ایک بار پھر صحن سے باہر نکل جاتی ہے)

شہلا: ......نہیں......نہیں......بنایا ہے......میں......میں لے کر آتی ہوں

(عمر اندر چلا جاتا ہے پلیٹ لے کر)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6

مقام : شہلا کا باورچی خانہ

وقت : دن

کردار : شہلا، ماں

(شہلا تقریباً ہانپتی کانپتی بھاگتے ہوئے کچن میں آتی ہے اور فریج کھول کر اندر دہی ڈھونڈنے لگتی ہے۔ کچھ دیر ڈھونڈنے میں ناکام رہنے کے بعد وہ بلند آواز میں ماں کو پکارنے لگتی ہے)

شہلا: امی......امی

سلیمہ: (باہر سے آواز) کیا ہے شہلا؟

شہلا: فریج میں دہی کہاں ہے......؟

سلیمہ: ......وہ تو ختم ہوگیا۔

شہلا: کیا؟......کیسے ختم ہوگیا؟

(وہ بے حد خفگی کے عالم میں کچن سے نکل کر باہر صحن میں بیٹھی ماں کی طرف آتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : شہلا کا گھر (صحن)

وقت : دن

کردار : شہلا، ماں

(ماں صحن میں چارپائی پر بیٹھی کڑھائی کر رہی ہے۔ شہلا باہر نکل کر بے حد خفگی کے عالم میں ماں سے کہتی ہے)

شہلا: ......دہی ختم ہوگیا تھا تو منگوانا چاہیے تھا آپ کو......

ماں: (اپنے کام میں مصروف)......وہ میں نے سوچا تمہارے ابو رات کو لے آئیں گے......

شہلا: (خفا ہو کر بے چینی اور بے تابی سے) تو وہ رات کو لائیں گے...... مجھے تو ابھی چاہیئے......رائتہ بنانا ہے...... بریانی کے ساتھ کھانے کے لئے۔

ماں: ......حد ہی ہے...... پہلے بتاتی مجھے......

شہلا: (جلدی سے) اب لے آئیں آپ......یہاں گلی کے نکڑ تک ہی تو جانا ہے آپ نے۔

ماں: (ماں کچھ خفگی سے اٹھ کر کھڑی ہوتی ہے بڑبڑاتے ہوئے)......اچھا لا دیتی ہوں میں...... یوں جیسے رائتے کے بغیر تو بریانی کھائی ہی نہیں جاسکتی۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : سارہ کا گھر

وقت : دن

کردار : سارہ، عمر

(سارہ اپنے بیڈروم میں صوفے پر بیٹھی سیل کان سے لگائے عمر سے باتیں کرتے ہوئے اپنے سینڈلز اتار رہی ہے)

سارہ: گھر پہنچ گئے؟

(وہ بریانی کھا رہا ہے)

عمر: ......پہنچ بھی گیا اور کھانا بھی کھا رہا ہوں۔

(جوتا اتار کر وارڈروب کی طرف جا کر اپنے کپڑے نکالتی ہے، ساتھ سیل کان سے لگائے باتیں کرتی رہتی ہے)

سارہ: ......کیا کھا رہے ہو؟

عمر: ......بریانی!

سارہ: ارے واہ...... بریانی بنائی ہے آج آنٹی نے......

عمر: نہیں امی نے نہیں بنائی......شہلا لے کر آئی ہے......

سارہ: (ہنس کر) مجھے تو رشک آتا ہے تم پر......کیا خدمتیں ہوتی رہتی ہیں تمہاری۔

عمر: بڑی اچھی بریانی بنائی ہے شہلا نے......

سارہ: (کپڑے بیڈ پر رکھتے ہوئے)......لگتا ہے کسی دن تمہارے گھر آ کر کھانی پڑے گی اس کے ہاتھ کی بریانی۔

عمر: (بے ساختہ)......صرف بریانی نہیں......کھیر......قورمہ اور سیخ کباب بھی......اور چائنیز بھی بہت اچھا بناتی ہے وہ......

سارہ: (ہنستی ہے، چھیڑتی ہے) تمہارے تو عیش ہیں بھئی...... اپنے گھر سے کھاتے ہو...... اور دوسروں کے گھر سے بھی۔

عمر: ......دوسروں کا گھر نہیں خالہ کا گھر ہے، یار...... اور ویسے خالہ کے ہاتھ میں کوئی ذائقہ نہیں......لیکن انہیں کھانا پکانے کا بے تحاشہ شوق ہے......

سارہ: (ہنستی ہے) میری طرح...... اچھا چلو تم بریانی کھاؤ...... اور مجھے بھی کچھ کھا لینے دو۔ بھوک لگ رہی ہے اب مجھے بھی...... بریانی کا نام سن کر۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : سعیدہ، شہلا

(شہلا رائتے کا برتن لئے تیزی سے اندر آتی ہے، خالہ بیٹھی سبزی بنا رہی ہیں)

شہلا: سلام خالہ

سعیدہ: ......ارے وعلیکم السلام ...... یہ کیا ہے ہاتھ میں؟

شہلا: یہ......؟ میں رائتہ لائی ہوں......عمر بھائی کو بریانی کے ساتھ چاہئے تھا۔

سعیدہ: ......پر وہ تو بریانی کھا گیا۔ ابھی ابھی تو برتن کچن میں رکھ کر اپنے کمرے میں گیا ہے۔

شہلا: (یک دم مایوس ہو کر) ......اچھا...... میں۔

سعیدہ: ......اس نے مانگا تھا کیا؟

شہلا: (اٹک کر) نہیں...... میں نے سوچا......شاید انہیں چاہئے ہو......

سعیدہ: بڑی تعریف کر رہا تھا بریانی کی...... کہہ رہا تھا شہلا کے ہاتھ میں بڑا ذائقہ ہے۔

شہلا: (بے ساختہ وہ ہنستی ہے، اس کے چہرے پر چمک آتی ہے) اچھا...... میں یہ کچن میں رکھتی ہوں، شاید رات کے کھانے پر ضرورت پڑے انہیں۔

سعیدہ: (جاتی ہوئی شہلا کو آواز دے کر) ہاں رکھ دو اور اندر سے ذرا پانی لا کر پلانا مجھے......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : سارہ کی اسٹڈی

وقت : رات

کردار : سارہ، حسین

(حسین سٹڈی میں کچھ پڑھ رہے ہیں۔ جب سارہ دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوتی ہے۔ حسین اسے دیکھ کر مسکراتے ہیں)

سارہ: ......بزی ہیں بابا؟

حسین: (مسکراتے ہوئے) ......تمہارے لئے تو نہیں......

(اندر آتے ہوئے ہاتھ میں ایک فائل)

سارہ: Thank you...... مجھے دو چار چیزیں ڈسکس کرنی ہیں، ایک پروجیکٹ کے سلسلے میں۔

حسین: ......ہاں ضرور......

سارہ: (پاس بیٹھ کر ایک فائل ان کی طرف بڑھاتی ہے) اور یہ عمر کی ایک اسائنمنٹ ہے وہ بھی دیکھنی ہے آپ نے......

حسین: (فائل کھول کر دیکھتے ہوئے) ......یہ عمر کہاں ہوتا ہے آج کل...... بڑے دن ہو گئے ہیں وہ آیا ہی نہیں۔

سارہ: ......اسے آج کل بزنس کے علاوہ کچھ نظر نہیں آ رہا...... کچھ آرڈر ملے ہوئے ہیں اسے۔

حسین: (اسائنمنٹ دیکھتے ہوئے) بزنس اچھا جا رہا ہے اس کا؟

سارہ: ......ہاں کافی اچھا......محنت بھی تو بہت کر رہا ہے وہ۔

حسین: (پیپر پر نظر) لیکن اس کے Exam سر پر ہیں ایسا نہ ہو کہ وہاں کوئی گڑ بڑ ہو جائے۔

سارہ: نہیں پاپا......آپ تو جانتے ہیں اسے۔ He is very responsible. Time management بہت اچھی ہے اس کی

حسین: (مسکراتے ہوئے) خود بھی اچھا ہے......

سارہ: (بے ساختہ) آخر دوست کس کا ہے......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : سلیمہ، سعیدہ

(دونوں بہنیں بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی ہیں)

سعیدہ: بس ملیحہ کے سسرال والے آرہے ہیں اگلے ہفتے......

سلیمہ: کیوں......؟

سعیدہ: پتہ نہیں......ملیحہ کی نند کا رشتہ طے ہوا ہے چند دن پہلے...... مجھے تو خدشہ ہے......کہیں وہ یہ نہ چاہتے ہوں کہ ملیحہ کی شادی بھی ہم ساتھ ہی کر دیں۔

سلیمہ: ہاں ہو تو سکتا ہے......ان کا تو گھر خالی ہو رہا ہے......کام وام کا مسئلہ ہو گا انہیں۔

سعیدہ: ہاں پر ہم لوگ اس طرح فوراً شادی کہاں کر سکتے ہیں......؟

سلیمہ: کیوں؟......تھوڑی بہت تیاری تو کر رکھی ہے تم نے۔

سعیدہ: (سنجیدہ) ہاں کر تو رکھی ہے لیکن ابھی دو سال پہلے عمر نے کاروبار شروع کیا ہے۔ ہم نے یہ سوچ کر عمر کے ابو کی گریجویٹی کی ساری رقم اسے دے دی کہ ابھی ملیحہ کی شادی میں بڑا وقت ہے۔ پر اب اس طرح اچانک شادی کی بات کریں گے وہ لوگ تو بڑی پریشانی ہو گی ہمیں۔

سلیمہ: عمر کا کاروبار تو ٹھیک ہے نا؟

سعیدہ: (سنجیدہ) ہاں کاروبار تو ٹھیک ہے...... پر ابھی نیا نیا کاروبار ہے۔ اچھا منافع دینے میں تھوڑا وقت تو لگائے گا......فوری طور پر تو وہ بھی رقم نکال کر ہمیں نہیں دے سکتا۔

سلیمہ: تم پریشان مت ہو...... مجھ سے پیسے لے لینا......شہلا کی شادی کے لئے رکھے ہیں......
تم استعمال کر لینا پھر لوٹا دینا۔

سعیدہ: ......بڑی مہربانی ہے تمہاری......

سلیمہ: (اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر) ارے مہربانی کیسی...... تمہارے ساتھ تو دوہرا رشتہ ہے۔ بہن نہیں، میری بیٹی کی ہونے والی ساس بھی ہو تم......تمہاری خدمت تو کرنی ہی پڑے گی مجھے۔

سعیدہ: (ہنستے ہوئے) ساس کہاں میں تو بیٹی بنا کر اسے اپنے گھر لے کر جاؤں گی۔ میرا تو جی

چاہتا ہے کہ اسی سال عمر کو ڈگری ملتے ہی اس کی شادی بھی کر دوں۔

سلیمہ: (گہرا سانس لے کر) ہاں اچھا ہے...... ہمارا بھی فرض ادا ہو جائے گا۔ کب فارغ ہو گا وہ یونیورسٹی سے؟

سعیدہ: بس یہی تین چار مہینے میں۔

سلیمہ: (مسکراتے ہوئے) یعنی میں بھی اب تیاری شروع کر دوں شہلا کی شادی کی۔

سعیدہ: کوئی ضرورت نہیں ہے تیاری کی۔ مجھے بس تین کپڑوں میں اپنی بہو گھر لانی ہے......کوئی جہیز نہیں لینا مجھے۔

سلیمہ: (مسکراتے ہوئے) اور میں اور شہلا کے والد اپنی اکلوتی بیٹی کو یوں خالی ہاتھ رخصت کریں گے؟......کبھی نہیں...... ہماری اکلوتی بیٹی ہے......ہم تو بڑی دھوم دھام سے شادی کریں گے اس کی۔ جب سے پیدا ہوئی ہے تب سے سامان جوڑ رہی ہوں میں......

(سعیدہ ہنستی ہے)

اور تم کہہ رہی ہو خالی ہاتھ بھیج دوں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : سارہ کا بیڈروم

وقت : رات

کردار : سارہ، صوفیہ

(سارہ اپنے بیڈ پر بیٹھی کچھ تصویریں دیکھ رہی ہے۔ تبھی صوفیہ اندر آتی ہے)

صوفیہ: پکچرز آئیں؟

سارہ: ہاں! آج ہی ملی ہیں؟

صوفیہ: (پاس بیٹھتے ہوئے) دکھاؤ......

سارہ: (کچھ پکچرز دیتی ہے) یہ لو......

(صوفیہ بڑے اشتیاق سے دیکھنے لگتی ہے)

کیمرہ بھی ان پکچرز کو دکھاتا ہے، وہ سارہ کی سالگرہ کی تصویریں ہیں جس میں وہ کسی ریسٹورنٹ میں یونیورسٹی کے دوستوں کے ساتھ اپنی سالگرہ منا رہی ہے۔ تقریباً ہر تصویر میں اس کے ساتھ عمر

ہے...... اور پورا گروپ بہت خوش لگ رہا ہے۔ سارہ ایک پکچر تھماتی ہے اسے جس میں اس کے ایک دوست کی پلیٹ کھانے کے لوازمات سے بھری ہوئی ہے)

ظفر کی پلیٹ دیکھو ذرا......

صوفیہ: (ہنستی ہے) لگتا ہے سارا کیک اسی نے کھایا ہے۔

سارہ: (ایک تصویر دکھاتے ہوئے) ہنی کا ہیئر سٹائل اچھا لگ رہا ہے نا؟

صوفیہ: (دیکھ کر) ہاں...... لمبے بال سوٹ کر رہے ہیں اسے۔

سارہ: (ایک اور تصویر دکھا کر) یہ نینسی...... تمہیں بتایا تھا نا اس کے بارے میں۔

صوفیہ: (یاد کرتے ہوئے)...... کیا وہ بلال والی سٹوری......؟

سارہ: ہاں......

صوفیہ: (تصویریں دیکھتے دیکھتے ایک تصویر دیکھ کر)...... تم اور عمر ایک ساتھ کھڑے کتنے اچھے لگ رہے ہو......

سارہ: (وہ بڑے پیار سے ایک تصویر دیکھ کر بے ساختہ کہتی ہے)...... کتنا ہینڈسم ہے۔

(پھر چھیڑنے والے انداز میں باری باری ہاتھ میں پکڑی تصویروں پر نظر ڈالتی بولتی جاتی ہے)

صوفیہ: ......اور ہر تصویر میں ہے...... عمر، سارہ اینڈ گروپ...... عمر، سارہ، زروہ اینڈ رجب...... عمر، سارہ...... کاشف...... عمر، کاشف، علی، ننّاں اور سارہ...... عمر اور سارہ۔

(سارہ ہنستی ہے)

کوئی ایسی پکچر ہے مس سارہ کی جس میں عمر نہ ہو؟

سارہ: (نفی میں سر ہلاتے ہوئے) Neigh...... ایسی کوئی پکچر نہیں ہو سکتی جس میں عمر نہ ہو۔

صوفیہ: (چھیڑتی ہے) چاہے ہم لوگ بور ہو جائیں وہی ایک ہی چہرہ دیکھ دیکھ......

سارہ: (خفا ہو کر تصویریں لیتی ہے) خبردار ایک بھی لفظ اور کہا تو سمجھی۔

(صوفیہ ہنستی ہے اور اپنے دونوں کانوں کی لوئیں توبہ کرنیوالے انداز میں کھنچتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا کمرہ)

وقت : دن

کردار : شہلا، عالیہ

(شہلا اور عالیہ دونوں صوفے پر بیٹھی سر جوڑے ایک خط پڑھ رہی ہیں، خط شہلا کے ہاتھ میں ہے جو بڑے اشتیاق سے اسے پڑھتے ہوئے وقفے وقفے سے عالیہ پر بڑی رشک آمیز نظریں ڈالتی رہتی ہے اور عالیہ ہر بار اس کے اس طرح دیکھنے پر قدرے شرماتی ہے۔ شہلا بالآخر خط تہہ کرتے ہوئے عالیہ کو دیکھتے ہوئے خط اسے دیتی ہے اور ایک گہرا سانس لے کر کہتی ہے)

شہلا: قسم سے تو بڑی خوش قسمت ہے عالیہ...... ایسا پیار کرنے والا منگیتر ملا ہے تجھے۔

عالیہ: (خط لیتی ہے) صرف وہ تھوڑی کرتا ہے...... میں بھی تو کرتی ہوں۔

شہلا: (سر جھٹک کر)...... ارے لڑکیاں تو کرتی ہی ہیں...... لیکن اگر لڑکے بھی اس طرح پیار کرنے والے اور خیال رکھنے والے ہوں تو پھر انسان بڑا ہی خوش نصیب ہوتا ہے...... تجھے تو بالکل سٹار پلس والے ڈراموں جیسا منگیتر مل گیا ہے۔

عالیہ: (خوش ہو کر) ہاں یہ تو ہے...... رضوان واقعی جان چھڑکتا ہے مجھ پر...... دن میں کم از کم دس بار اس نے فون کرنا ہوتا ہے مجھے۔

شہلا: (گہرا سانس حسرت سے)...... اور پھر بھی خط ایسے لکھ رہا ہے جیسے دوسرے شہر میں رہتا ہو......

عالیہ: (لاپرواہی سے)...... حالانکہ میں تو اس کے خط کا جواب تک نہیں دیتی...... وہ پھر بھی لکھتا رہتا ہے۔

شہلا: (حسرت سے) اسی لئے تو کہتی ہوں بڑی خوش قسمت ہے تو......

عالیہ: (کچھ اترا کر)...... ہاں وہ تو میں ہوں...... پر بس ماں بہنیں بڑی تیز ہیں اس کی...... پانچ بہنیں ہیں۔ ایک پٹاخہ، ایک شرلی، ایک پھلجھڑی، ایک کارتوس، ایک انار...... اور ماں ایٹم بم۔

شہلا: (بے اختیار قہقہہ لگا کر) تم بھی حد کرتی ہو عالیہ...... یوں لگتا ہے کسی آتش بازی کا سامان بنانے والے خاندان میں شادی ہو رہی ہے تمہاری...... سب کے نام رکھ دیئے۔

عالیہ: (ماتھے پر بل) نام نہیں رکھے...... کام بتائے ہیں ان سب کے۔ کم بخت سب مل کر میرا انتظار کر رہی ہیں کہ میں کب ان کے گھر پہنچوں اور کب جنگ کا میدان لگے۔

شہلا: (بے ساختہ) اللہ کا شکر ہے مجھے ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہونا۔

عالیہ: (گہرا سانس) ہاں تمہیں تو خالہ کے گھر جانا ہے...... وہ بھی ساتھ والے گھر...... منگنی کب کر رہے ہیں وہ لوگ؟ عمر کا MBA تو پورا ہونے والا ہے۔

شہلا: (جلدی سے) ہاں جلدی ہی کر دیں گے ویسے خالہ تو منگنی کی بجائے شادی کا ہی سوچ

رہی ہیں۔

عالیہ: (خفا ہو کر) ارے...... اور مجھے بتایا تک نہیں تو نے۔

شہلا: ابھی کل ہی تو امی سے ذکر کیا ہے انہوں نے۔

عالیہ: (بے ساختہ) خوش قسمت تو تو بھی بڑی ہے شہلا...... بالکل سٹار پلس کے ڈراموں جیسا ہیرو ہے وہ...... اونچا، لمبا، سمارٹ...... اوپر سے اتنا پڑھا لکھا اور محبت کرنے والا...... اس محلے کا کوئی لڑکا اتنی تمیز اور تہذیب والا نہیں ہے جتنا عمر بھائی ہیں۔

شہلا: (بے ساختہ مسکراتے ہوئے)...... ماشاء اللہ بھی کہا کرو ساتھ۔ اب میں کوئی صدقہ دوں گی ابھی

(خفا ہوتی ہے) اس طرح بات کرتی ہو نظر لگاؤ گی کسی دن......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : عمر، شہلا

(شہلا عمر کے کپڑے پریس کر رہی ہے، جب عمر تولیے سے سر رگڑتا ہوا بڑے کمرے میں داخل ہوتا ہے)

عمر: ارے تم کیوں کر رہی ہو یہ کپڑے پریس...... میں نے تو ملیحہ کو دیئے تھے......

شہلا: کوئی بات نہیں، مجھے اچھا لگتا ہے آپ کا کام کر کے......

عمر: (اسے ہٹا دیتا ہے) لیکن مجھے اچھا نہیں لگتا...... ہٹو...... میں خود کر لیتا ہوں۔

شہلا: نہیں میں کر دیتی ہوں۔

عمر: (اپنے کپڑے خود پریس کرنے لگتا ہے) بالکل نہیں...... تم کوئی نوکرانی تھوڑی ہو اس گھر میں......

شہلا: (مدھم آواز میں) صرف نوکرانیاں دوسروں کے کام کرتی ہیں......؟

عمر: اور کون کرتا ہے؟

شہلا: (مدھم آواز میں) یہ تو آپ کو پتہ ہوگا......

عمر: تم گھر کے کاموں پر وقت مت ضائع کرو...... B.A کی سپلی کی تیاری کرو...... کم از کم

گریجویشن ضرور کرنی چاہیے تمہیں......

شہلا: (ایک دم جھنجلاتی ہے) آپ کو پتہ ہے میرا دل نہیں لگتا پڑھائی میں......

عمر: (مسکراتا ہے) پھر کس چیز میں لگتا ہے......؟

شہلا: (بڑے معنی خیز انداز میں) لگتا ہے کسی چیز میں......

(اپنے کپڑے پریس کرتے ہوئے اسے چھیڑتا ہے)

عمر: سٹار پلس کے ڈراموں میں...... کیونکہ ساس بھی کبھی بہو تھی، کہانی گھر گھر کی......

(وہ کچھ نادم ہو جاتی ہے)

کسوٹی...... اور وہ کیا تھا...... ہاں...... کم کم......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : عمر کا گھر (کمرہ)

وقت : دن

کردار : شہلا، ملیحہ، عمر کی ماں

(ملیحہ اور سعیدہ ملیحہ کے جہیز کے کچھ کپڑے دیکھ رہی ہے جب شہلا اندر آتی ہے)

سعیدہ: ارے اچھا ہی ہوا شہلا آ گئی ورنہ ابھی میں ملیحہ کو تمہاری طرف بھیجنے ہی والی تھی۔

شہلا: (بڑے اشتیاق سے)...... یہ کیا ملیحہ آپا کے جہیز کے کپڑے نکالے ہیں؟

سعیدہ: ...... ہاں ابھی بازار جا رہے ہیں انہیں سینے کے لئے دینے۔

(شہلا کپڑے دیکھ رہی ہے) تانیہ ابھی آئی ہے کالج سے...... تم ذرا کچن میں ہانڈی کو دیکھ لینا...... ابھی عمر اور تمہارے خالو بھی آنے ہی والے ہوں گے۔

شہلا: (اطمینان سے) آپ فکر نہ کریں خالہ...... میں دیکھ لیتی ہوں ہانڈی۔ کچھ اور بھی کام ہے تو بتا دیں مجھے۔

ملیحہ: ہاں عمر بھائی کے کمرے کی صفائی کر دینا ذرا۔

ماں: (ناراض ہو کر) تم نے صبح سے عمر کا کمرہ ہی صاف نہیں کیا؟

ملیحہ: صبح سے تو کام لگی ہوئی تھی میں...... صفائیاں تو ساری ہی رہ گئی آج۔

ماں: (ناراض) حد ہی کر دیتی ہو تم ملیحہ۔

ملیحہ: شہلا کر دے گی تو کیا ہو جائے گا...... آپ کو پتہ بھی ہے جس دن شہلا نے ان کے کمرے کی صفائی کی ہو۔عمر بھائی کتنی تعریف کرتے ہیں۔

(شہلا کے چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے)

ماں: اور ساتھ ناراض بھی ہوتا ہے۔کہ شہلا جب آتی ہے، اسے کام پر لگا دیتے ہیں ہم لوگ۔

شہلا: کوئی بات نہیں خالہ میں کر دیتی ہوں۔

ملیحہ: (چھیڑتی ہے)......ہاں کل کو بھی تو اس نے کرنی ہے...... ہم تو اسی لئے عادت ڈال رہے ہیں تمہیں۔

(شہلا خوشی سے شرماتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : عمر کا گھر (کمرہ)

وقت : دن

کردار : شہلا

(شہلا عمر کے کمرے کی صفائی کر رہی ہے، وہ پہلے بیڈ شیٹ ٹھیک کرتی ہے، وہ ساتھ ساتھ گنگنا بھی رہی ہے۔ پھر وہ کرسی پر پڑے عمر کے کچھ کپڑے اٹھا کر دیوار پر لگے ہک پر لٹکاتی ہے...... وہ یہ سارے کام بڑی محبت سے کرتی ہے۔ پھر وہ ٹیبل پر پڑی عمر کی کتابیں ٹھیک کرنے لگتی ہے......اور کتابیں ٹھیک کرتے کرتے اسے ایک لفافہ ملتا ہے تصویروں والا۔ وہ کچھ تجسس کے عالم میں اس لفافے کو کھولتی ہے......اس میں اوپر ہی سارہ اور عمر کی تصویر ہے، وہ سارہ کی سالگرہ کی تصویروں میں سے ہے۔شہلا کو جیسے کرنٹ لگتا ہے)

// Cut //

FREEZE

☆......☆......☆

قسط نمبر 2

منظر:1

مقام : عمر کا گھر (کمرہ)

وقت : دن

کردار : شہلا، عمر

(شہلا سارہ اور عمر کی تصویریں ہاتھ میں لئے کھڑی ہے۔اس کی ٹانگوں سے یک دم جیسے جان نکل جاتی ہے۔وہ کرسی کا سہارا لے کر اس پر بیٹھ جاتی ہے اور باری باری وہ ساری تصویریں دیکھتی ہے۔

وہ پھر تصویروں والا لفافہ دیکھتی ہے جس پر لکھا ہے سارہ حسین......

وہ کچھ دیر شاک کے عالم میں بیٹھی رہتی ہے۔ پھر یک دم تصویریں ٹیبل پر رکھتی ہے اور اٹھ کر بیڈ کے پاس آتی ہے اور سائیڈ ٹیبل کا دراز کھول کر اندر موجود چیزیں نکال نکال کر دیکھنا شروع کر دیتی ہے یوں جیسے اسے سارہ کی دی ہوئی کسی چیز کی تلاش ہو۔

دراز میں اسے ایسی کوئی چیز نہیں ملتی...... پھر وہ تکیہ اٹھا کر اس کے نیچے دیکھتی ہے وہاں بھی ایسا کچھ نہیں ملتا۔

کچھ دیر کھڑے رہنے کے بعد وہ کمرے میں پڑی الماری کی طرف جاتی ہے اور اسے کھولنے کی کوشش کرتی ہے۔الماری کو تالا لگا ہوا ہے، وہ کھول نہیں پاتی۔

وہ قدرے مایوس ہو کر پھر سٹڈی ٹیبل کی طرف آتی ہے اور اس پر پڑی کتابیں کھول کھول کر جیسے ان میں کچھ ڈھونڈنے لگتی ہے۔

کسی کتاب میں اسے کچھ نہیں ملتا......

وہ کتابیں رکھ کر کمرے میں پڑی شیلف کی طرف جاتی ہے اور اس پر رکھی کتابیں کھول کھول کر دیکھتی ہے۔ایک کتاب کھلنے پر وہ کچھ دیر کے لئے کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہے۔

اس پر لکھا ہے۔

For
Umer
with Love
Sarah

(شہلا کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : یونیورسٹی
وقت : دن
کردار : عمر، سارہ، بلال، زروہ

(چاروں یونیورسٹی کے ایک کوریڈور کی سیڑھیوں میں بیٹھے کسی بات پر قہقہے لگا رہے ہیں)

بلال: ......تم سب عقل سے پیدل ہو۔

زروہ: (طنزیہ) ہاں ایک صرف تم ہو عقل مند ہمارے گروپ میں ہے نا؟...... پرائیڈ آف پرفارمنس کے لئے نام بھیجیں تمہارا؟

بلال: تم ہمیشہ طنز کیوں کرتی ہو مجھ پر......؟

عمر: (سنجیدہ) حالانکہ تم لعنت و ملامت deserve کرتے ہو......

بلال: (ناراض ہو کر) دیکھ عمر تو اپنا منہ بند رکھ اس معاملے میں......

سارہ: (بے ساختہ)......خبردار عمر سے بدتمیزی کی۔

بلال: (زروہ سے) دیکھو تم سیکھو کچھ سارہ سے...... ایسی ہوتی ہے انڈرسٹینڈنگ اور Comatability مجال ہے کوئی بدتمیزی کر جائے سارہ کے سامنے عمر سے......
اور ایک تم ہو...... پوری دنیا کے سامنے گالیاں دیتی ہو مجھے۔

زروہ: تم میں عمر جیسی دس خوبیاں بھی ہوتی نا تو میں بھی روز تمہارے گلے میں ہار لا کر ڈالتی۔

عمر: ......کس چیز کے؟

(بلال بڑی خفگی کے عالم میں عمر کو ایک مکا مارتا ہے)

بلال: کتنے کمینے ہو یار تم؟...... میرے دوست ہو کر اس طرح کی باتیں کر رہے ہو۔

سارہ: (چھیڑتے ہوئے) ویسے تم لوگوں کو اب اپنی منگنی کروا ہی لینی چاہئے۔ ہو سکتا ہے اسی طرح زروہ تمہاری عزت کرنے لگے بلال۔

عمر: بالکل ٹھیک بات ہے۔

بلال: دیکھو زروہ یہ اچھی Advice ملی ہے، ہمیں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے Unofficial Couple سے۔ ہمیں ان کی بات......

(وہ اپنی بات مکمل نہیں کر پاتا عمر اور سارہ دونوں بیک وقت اسے ایک ایک ہاتھ رسید کرتے ہیں۔ زروہ ہنستی ہے اسے خفا ہو کر کہتا ہے)

عمر: Watch your mouth buddy.

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : شہلا کا گھر (کمرہ)
وقت : دن
کردار : شہلا، عالیہ

(شہلا اور عالیہ دونوں بستر پر بیٹھی ہوئی ہیں، شہلا آنسو بہا رہی ہے جبکہ عالیہ بڑے تشویش کے عالم میں اسے دیکھ رہی ہے)

عالیہ: ہو سکتا ہے تمہیں غلط فہمی ہو گئی ہو شہلا۔

شہلا: (روتے ہوئے) کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی...... میں نے خود ہر تصویر میں اسے عمر کے ساتھ دیکھا ہے۔

عالیہ: (پریشان) لیکن تم نے خود ہی کہا کہ وہ کوئی سالگرہ بھی ہو سکتی ہے، عمر بس سالگرہ میں گیا ہو۔

شہلا: ہاں سالگرہ تھی پر وہ ہر تصویر میں عمر کے ساتھ ساتھ کیوں تھی اور اس طرح ہنس ہنس کر اس سے باتیں......

عالیہ: (اسے اور رونا آتا ہے) ہاں لیکن عمر بھائی کی دوست بھی تو ہو سکتی ہے۔ یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں تو لڑکیاں بھی تو دوست ہوتی ہیں۔

شہلا: مجھے نہیں پتہ دوست ہے یا کیا ہے پر مجھے اچھی نہیں لگی وہ جو کوئی بھی ہے...... اور اس نے عمر کو اس کی سالگرہ پر ایک کتاب بھی دی ہے۔

عالیہ: کیسی کتاب؟

شہلا: ناول ہے ایک...... پیار کا پہلا شہر...... اب ان طرح کے ناموں والی کتابیں لڑکیاں دوستوں کو دیتی ہیں؟...... وہ تم نے اس ڈرامے میں نہیں دیکھا تھا جس میں فاریہ جواد کو اپنی محبت کا احساس دلانے کے لئے ایک رومانٹک ناول دیتی ہے۔

عالیہ: کتاب پر کچھ لکھا بھی تھا اس نے؟

شہلا: اپنا اور عمر کا نام......اور......اور...... Love بھی

(یوں جیسے عمر کا نام لکھنے پر وہ سارہ پر تاؤ کھا رہی ہے)

اپنا نام لکھتی وہ......عمر کا نام بھی کیوں لکھا اس نے......؟

عالیہ: (تجسس سے) کوئی اور چیز ملی تمہیں وہاں سے......جیسے ڈراموں میں ہیروئن کارڈ دیتی ہے۔

شہلا: (روتے ہوئے) نہیں میں نے ڈھونڈا لیکن کوئی کارڈ نہیں ملا۔ عمر کی الماری کو لاک لگا تھا ہوسکتا ہے اس کے اندر ہو...... یہ سب کچھ......سامنے تھوڑی رکھے گا وہ۔

عالیہ: (تجسس سے)......دیکھنے میں کیسی ہے؟

شہلا: (تلخی سے) ذرا اچھی نہیں چڑیلوں کی طرح بال بکھیرے ہوئے مجھے اس نے......اور پتہ نہیں اور کتنے کتنے لڑکے ہیں اس کے ساتھ ساتھ کھڑے......اتنی بے حیائی اور دیدہ دلیری سے ان کے ساتھ قہقہے لگا رہی ہے۔

عالیہ: (طنزیہ انداز میں) یہ پڑھی لکھی لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ اس لئے تو میں نے پڑھائی نہیں کی......اور میں دیکھو عمر بھائی کو کتنا شریف سمجھتی رہی۔

شہلا: (بے ساختہ عمر کی حمایت کرتے ہوئے) عمر کا کیا قصور ہے اس میں......ان کو تو پتہ بھی نہیں ہوگا کہ اس لڑکی کی نیت کیا ہے۔ وہ بے چارہ تو صرف اس کی سالگرہ میں ایسے ہی چلے گئے ہوں گے۔

عالیہ: (حیران ہوکر) تو پھر تم کیوں پریشان ہو رہی ہو......میں تو سمجھی عمر بھائی بھی......

شہلا: (بات کاٹ کر) پریشان ہونے کی بات ہے......وہ روز ملتی ہے یونیورسٹی میں ان سے وہاں......پتہ نہیں وہ اور کیا کیا کرتی ہوگی۔

عالیہ: تم بس اب خالہ سے کہو کہ جلدی جلدی عمر کی امی سے کہہ کر تمہاری شادی کردیں۔

(شہلا آنسو پونچھتے ہوئے بات سنتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : عمر کا گھر (بیڈروم)

وقت : دن

کردار : عمر

(عمر اپنے کمرے میں داخل ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی کتابیں اور بیگ رکھتا ہے اور تبھی اس کی نظر سٹڈی ٹیبل پر پڑی تصویروں پر پڑتی ہے۔ وہ اٹھ کر ان کے پاس آتا ہے اور ان تصویروں کو

دیکھتے ہوئے کچھ الجھتا ہے وہ کچھ دیر سوچتا ہوا کھڑا رہتا ہے پھر تصویریں لفافے میں ڈال کر رکھتا ہو[ا] کمرے سے باہر نکل جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:5

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : عمر، ملیحہ، ماں

(ملیحہ اور ماں کمرے میں بازار سے خریدی ہوئی کچھ چیزیں دیکھ رہی ہیں جب عمر کچھ الجھا ہوا اندر آتا ہے)

عمر: میرے کمرے کی صفائی کس نے کی آج؟

ملیحہ: (مسکراتے ہوئے ماں سے)......دیکھا......میں نے کہا تھا نا جب بھی شہلا صفائی کرے عمر بھائی کو پتہ چل جاتا ہے۔

عمر: (حیران ہوکر)......شہلا نے صاف کیا میرا کمرہ؟

ملیحہ: ہاں عمر بھائی ہم لوگ ذرا بازار جا رہے تھے اس لئے شہلا سے کہہ دیا......

عمر: (ناراض ہوکر) میں نے کتنی بار منع کیا ہے تمہیں کہ میرے کام اس سے مت کروایا کرو۔

ماں: کیا ہوگیا بیٹا......؟ کوئی چیز ادھر ادھر رکھ دی اس نے؟

عمر: (چڑ کر)......بس آپ میرے کمرے کی صفائی اس سے نہ کروایا کریں۔ وہ کیا سوچتی ہوگی۔

ملیحہ: (معنی خیز انداز میں) کچھ نہیں سوچتی......بڑا خوش [ہو]تی ہے آپ کا کام کرکے۔

عمر: (دوٹوک انداز میں) خوش ہو یا نہ ہو میں نے کہہ دیا آئندہ صفائی نہیں کرے گی وہ میرے کمرے کی۔

(کہتا ہوا جاتا ہے)

ملیحہ: (مسکراتے ہوئے) اب آپ بھی خالہ سے کہہ کر شہلا اور عمر بھائی کی شادی کرہی دیں۔

سعیدہ: (سنجیدہ) ہاں میں تو پہلے ہی یہ سوچ رہی ہوں......کم از کم منگنی ہی کردوں۔

ملیحہ: (چھیڑتی ہے) منگنی کردیں گی تو عمر بھائی گھر کا کوئی دوسرا کام بھی نہیں کرنے دیں گے اسے۔ آپ نے دیکھا پہلے ہی کتنا خیال اور پرواہ ہے انہیں شہلا کی۔

سعیدہ: (سعیدہ ہنس پڑتی ہے) تو نہ کرے کام......میری اکلوتی بھانجی اور بڑی بہو بننے والی

ہے......کوئی نوکرانی بنا کر تھوڑا لانا ہے میں نے اسے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6

مقام : سارہ کا گھر
وقت : رات
کردار : سارہ، ثمرہ، صوفیہ، حسین

(چاروں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ڈنر کر رہے ہیں)

سارہ: بابا اس بار چھٹیوں میں کم از کم ایک ہفتے کے لئے مری لے کر جائیں ہمیں۔

صوفیہ: (ناراض) ایک ہفتہ......؟ ایک ہفتہ کوئی وقت ہوتا ہے......کم از کم دس دن تو ہوں۔

سارہ: پہلے بابا تیار تو ہو جائیں پھر یہ بھی طے کر لیں گے کہ کتنے دن کے لئے جانا ہے......

حسین: چھٹیاں تو یقیناً ہو رہی ہیں مگر سٹوڈنٹس کو...... مجھے تو اپنے ڈاکٹریٹ کے سٹوڈنٹس کو Monitor کرنا ہے۔

ثمرہ: (سنجیدہ) تم لوگوں کو اپنے بابا کا سٹوڈنٹ ہونا چاہئے تھا......اس طرح تم لوگ ان کے ساتھ اس سے زیادہ وقت گزار سکتے تھے جتنا اب گزار رہے ہو۔

صوفیہ: بات تو صحیح کہہ رہی ہیں ممی۔

حسین: جی بالکل آپ کی ممی ہمیشہ صحیح بات کرتی ہیں......ڈاکٹر حسین کی بیگم غلط بات کر بھی کیسے سکتی ہیں؟

سارہ: (چھیڑتی ہے) دیکھ لیں ممی سارا کریڈٹ خود لے رہے ہیں بابا۔

ثمرہ: (بے ساختہ) ہاں لیکن یہ دیکھو کہ ہل سٹیشن سے کتنی خوبصورتی سے ہٹایا ہے انہوں نے ہمیں۔

صوفیہ: بابا......بس ہمیں نہیں پتہ...... لے کر جائیں ہمیں کہیں......دو سال سے کہیں اکٹھے نہیں گئے ہم......

حسین: ......اچھا چلو تھوڑا ٹائم دو مجھے......میں دیکھتا ہوں کس طرح Manage کر سکتا ہوں ورنہ تم لوگ اپنی ممی کے ساتھ......

ثمرہ: (بات کاٹ کر) میں آپ کی بیٹیوں کو کہیں لے کر نہیں جا سکتی۔

سارہ: (ماں کو کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے) گریٹ ممی......

(حسین ہنستے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : عمر کا گھر
وقت : رات
کردار : عمر، ماں، باپ، ملیحہ

(عمر لاؤنج نما کمرے میں بیٹھا ہوا Tv دیکھتا ہوا اپنے سامنے تپائی پر رکھی پلیٹ میں سے روٹی اور برتن میں سالن کھا رہا ہے۔ تبھی ملیحہ اسے پانی کا گلاس لا کر دیتی ہے اور وہیں کچھ فاصلے پر بیٹھ جاتی ہے۔ عمر کی ماں بھی Tv پر لگا پروگرام دیکھ رہی ہے۔ تبھی عمر کا باپ کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں اخبار ہے اور وہ اپنا چشمہ ڈھونڈ رہا ہے۔ اندر آتے ہی ادھر ادھر دیکھ کر)

باپ: یہ میرا چشمہ کہاں ہے؟

ملیحہ: (ادھر ادھر ڈھونڈتی ہے) میں دیکھتی ہوں ابو......

ماں: (بڑبڑاتی ہے) پہلے رکھ دیتے ہیں کہیں پھر سارا دن ڈھونڈتے رہتے ہیں......

باپ: یہ اس لئے ہوتا ہے کیونکہ تم لوگ اسے وہاں سے ہٹا دیتے ہو جہاں میں رکھتا ہوں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میری چیز اس جگہ پڑی کیوں نہیں رہ سکتی جہاں میں رکھتا ہوں۔

ماں: (ناراض) مل جاتا ہے ابھی......شور مچانے کی ضرورت نہیں ہے۔

باپ: (ناراض) میں شور مچا رہا ہوں......اب میں آ کر اپنی عینک کے بارے میں پوچھوں بھی نا......اندھا بن کر گھر میں ٹھوکریں کھاتا پھروں۔

ماں: چھوٹی چھوٹی بات کا بتنگڑ بنا دیتے ہو تم اور............

(تبھی عمر کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے)

تم نے کھانا کیوں چھوڑ دیا بیٹا؟

عمر: (کہتے ہوئے نکل جاتا ہے) بس اتنی ہی بھوک تھی مجھے۔

ماں: دیکھا تمہاری اس چخ چخ کی وجہ سے اس نے کھانا چھوڑ دیا۔

باپ: میری چخ چخ یا تمہاری بک بک......

ماں: (وہ کہتے ہوئے خود بھی اٹھ کر نکل جاتی ہے) میں تمہاری انہی باتوں کی وجہ سے تمہارے

پاس نہیں بیٹھتی۔ چھوٹی چھوٹی بات پر......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈروم)
وقت : رات
کردار : عمر، سارہ

(عمر اپنے کمرے میں ایک کتاب پکڑے ایک کرسی پر بیٹھا ٹانگیں پھیلائے سامنے چھوٹی میز پر رکھے ہوئے ہے۔ وہ کتاب پڑھ رہا ہے لیکن دیکھنے میں اپ سیٹ لگ رہا ہے کچھ دیر وہ صفحے اسی طرح پلٹتا رہتا ہے۔ پھر یک دم اپنا سیل اٹھا کر سارہ کو کال کرتا ہے۔ دوسری طرف سے سارہ کال ریسیو کرتی ہے)

سارہ: Hello

عمر: Hello......کیا کر رہی تھی؟

سارہ: کچھ نہیں ایک اسائنمنٹ تیار کر رہی ہوں......

عمر: پروفیسر فاروق کی؟......

سارہ: ہاں......وہی......تم سناؤ......تم کیا کر رہے ہو؟

عمر: (آواز بجھی بجھی ہے) کتاب دیکھ رہا تھا ایک......تم سے بات کرنے کو دل چاہا تو کال کر لی۔

سارہ: (کچھ سنجیدہ غور کرتے ہوئے) طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟

عمر: ہاں کیوں؟

سارہ: اپ سیٹ ہو کیا؟

عمر: نہیں تو......

سارہ: (بے ساختہ) لگ رہے ہو مجھے......

عمر: (یک دم ہنس پڑتا ہے جیسے شکست مانتے ہوئے) میں حیران ہوتا ہوں......تمہیں کیسے پتہ لگ جاتا ہے ہمیشہ کہ میں اپ سیٹ ہوں۔

سارہ: (بے ساختہ) جیسے تمہیں پتہ لگ جاتا ہے......سات سال ساتھ رہنے کے بعد اگر آواز سے ہم ایک دوسرے کی حالت نہ جان سکیں تو یہ شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہوگا۔ کیا ہوا؟

عمر: (گہرا سانس) کچھ نہیں......بس ایسے ہی......

سارہ: آفس کا تو کوئی مسئلہ نہیں؟

عمر: (سنجیدہ)......نہیں......نہیں......آفس میں ٹھیک ہے سب کچھ۔

سارہ: ......تو پھر گھر کا کوئی مسئلہ ہے؟......

عمر: (بیزاری) نہیں کوئی خاص نہیں......ہوتے رہتے ہیں چھوٹے موٹے مسئلے۔

سارہ: تو چھوٹے موٹے مسئلوں سے تم کیوں پریشان ہوتے ہو؟......آنٹی انکل میں کوئی تکرار ہوئی ہوگی۔

عمر: (گہرا سانس)......You know مجھے تمہارے پیرنٹس پر بڑا رشک آتا ہے......کتنی محبت اور انڈرسٹینڈنگ ہے ان دونوں کے درمیان۔

سارہ: (نرمی سے) ہر ایک دوسرے سے الگ ہوتا ہے......تمہارے پیرنٹس میں کچھ دوسری خوبیاں ہوں گی......آپس میں انڈرسٹینڈنگ ہونی چاہئے لیکن اب ایسا نہیں ہے تو تمہیں اس چیز کو سر پر سوار نہیں کرنا چاہئے۔

عمر: (قدرے اپ سیٹ) جانتا ہوں......لیکن بعض دفعہ میں اپ سیٹ ہو جاتا ہوں......سارا دن گھر سے باہر اتنے مسئلے ہوتے ہیں......گھر میں آؤ تو یہاں بھی ٹینشن۔

سارہ: (موضوع بدلتی ہے) اچھا چلو کوئی اچھی بات کرتے ہیں......میں آج لبرٹی بکس پر گئی تھی......کچھ کتابیں خریدنے۔ تمہارے لئے بھی لی ہیں دو کتابیں......میں پڑھ لوں پہلے انہیں پھر تمہیں دے دوں گی......تم کیا پڑھ رہے تھے ابھی؟

عمر: (گود میں رکھی کتاب پر نظر ڈال کر) میں......؟ یہ ناول ہے ایک......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈروم)
وقت : دن
کردار : شہلا

(شہلا بڑے دبے قدموں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے عمر کے کمرے میں آتی ہے اور سیدھا شیلف کی طرف جا کر وہ وہی کتاب نکالتی ہے جو سارہ نے عمر کو دی ہے۔ وہ کتاب کو اپنے دوپٹے کے نیچے چھپاتی ہے اور تیزی سے کمرے سے نکل جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : عمر کا آفس
وقت : دن
کردار : عمر، سارہ

(سارہ عمر کے ساتھ ایک چھوٹے سے آفس میں کھڑی ہے اور ادھر ادھر کا جائزہ لیتے ہوئے کہہ رہی ہے وہ ساتھ ساتھ ایک کاغذ پر چیزیں بھی لکھ رہی ہے جو اسے کرنی ہیں)

سارہ: آفس تو ٹھیک ہے...... یہ پہلے والے سے بہتر ہے۔

عمر: ہاں اسی لئے تبدیل کیا ہے میں نے......

سارہ: دو تین دن میں میں اسے ڈیکوریٹ کر دوں گی۔
(ایک دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)
اس دیوار پر ایک چھوٹا سوفٹ بورڈ لگ جائے، ڈیڈ لائنز اور کیٹلاگ وغیرہ لگانے کے لئے وہ بنانا پڑے گا۔ایک دو Paintings تو میرے گھر پر ہیں پڑی، میں لے آؤں گی۔

عمر: (بات کاٹ کر جیسے اسے خبردار کرتا ہے)......ہاں لیکن میرے پاس صرف 10 ہزار کا بجٹ ہے...... Renovation کے لئے......اور اس میں مجھے ابھی Paint بھی کروانا ہے، فرنیچر لینا ہے۔

سارہ: (مسکرا کر چھیڑتی ہے) گھبراؤ مت...... اس میں سے ایک سوٹ کے پیسے بھی بچاؤں گی۔فرنیچر تو خیر کسی سیکنڈ ہینڈ شاپ سے مل جائے گا۔
(دیوار کا جائزہ لے کر) ایک آدھ صوفہ اور آفس ٹیبل۔

عمر: ......ریوالونگ چیئر پرانے آفس میں پڑی ہے...... میں لے آؤں گا وہ...... دس ہزار میں ہو ہی جائے گا سب کچھ۔

سارہ: ہاں اور ایک کمپیوٹر کی ضرورت پڑے گی۔

عمر: وہ ابھی نہیں بعد میں دیکھا جائے گا۔

سارہ: خریدنا نہیں پڑے گا...... میرے پاس گھر پر پڑا ہے...... وہ لے آنا...... میں تو نیا لے رہی ہوں چند دنوں تک......

عمر: (دوٹوک انداز میں)...... نہیں سارہ...... Thank you...... لیکن یہ نہیں کروں گا میں...... جو چیز افورڈ نہیں کر سکتا وہ کسی سے مانگ کر نہیں رکھوں گا۔

سارہ: ......تو تمہیں مفت میں کون دے رہا ہے بھئی وہ بھی سیکنڈ ہینڈ ہے...... بیچ رہی ہوں

تمہیں......آہستہ آہستہ کر کے پیسے دے دینا۔

عمر: سارہ تم......

سارہ: (بات کاٹ کر) Say thank you

عمر: (کچھ کہنا چاہتا ہے) تم......

سارہ: (پھر بات کاٹتی ہے) Say thank you......
(عمر ہلکی سی خفگی کے ساتھ ہونٹ بھینچ لیتا ہے)
واقعی بڑے بے مروت اور احسان فراموش ہو۔ایک دو چھوٹے سے لفظ نہیں بول سکتے۔(وہ پھر جائزہ لینا شروع کرتی ہے اور کاغذ پر کچھ نوٹ کرتی ہے) اور کارپٹ بھی ڈلوانا ہے تمہیں......کلر سکیم میں رات کو بتاتی ہوں۔

عمر: (مدھم آواز میں) Thank you

سارہ: (مسکراتی ہے)......My pleasure

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا بیڈروم)
وقت : رات
کردار : شہلا

(شہلا اپنے بیڈ پر بیٹھی اس کتاب کو کھول کر سارہ کے نام کو دیکھتی ہے۔اس کی آنکھوں میں عجیب سی نفرت ہے، اس نام کے لئے۔وہ اس کتاب کو کھول کر پڑھنا شروع کر دیتی ہے اور جوں جوں وہ کتاب کو پڑھتی ہے اس کی آنکھوں اور چہرے پر ایک عجیب سی نفرت اور سرد مہری آ جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : شہلا، سعیدہ

(سعیدہ باورچی خانے میں کھانا پکا رہی ہے جب شہلا ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اندر آتی ہے)

شہلا: السلام علیکم خالہ

سعیدہ: وعلیکم السلام......سلیمہ آئی بازار سے؟

شہلا: (ہاتھ میں ایک شاپر ہے) جی خالہ......اور یہ جو چیزیں آپ نے منگوائی تھیں وہ لے آئی ہیں۔

سعیدہ: وہاں باہر رکھ دو۔

شہلا: (کہتے ہوئے باہر جاتی ہے) جی......
(پھر کچھ دیر بعد دوبارہ آتی ہے) خالہ آجکل عمر بھائی نظر نہیں آتے۔

سعیدہ: عمر نے کہاں سے نظر آنا ہے......ایک تو اس کے امتحان ہونے والے ہیں......اوپر سے آفس بنایا ہے اس نے نیا......آجکل اسی کو سیٹ کرنے میں لگا ہوا ہے...... پھر ملیحہ کی شادی کے سلسلے میں سو کام ہوتے ہیں اسے۔

شہلا: ہاں......رات کو بھی میں نے دیکھا اکثر دیر سے گھر آتے ہیں......

سعیدہ: بڑا محنتی ہے میرا بچہ......اللہ اجر دے گا اسے......

شہلا: جی خالہ......

سعیدہ: ......تم دعا کیا کرو......اس کی ترقی تمہاری ہی ترقی ہے۔

شہلا: (شرماتی ہے پھر کہتی ہے)...... میں تو پہلے ہی دن رات دعائیں کرتی ہوں ان کے لئے......اب تو میں نے پانچ وقت نماز بھی پڑھنا شروع کردی ہے اسی لئے......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : سارہ کا بیڈروم

وقت : رات

کردار : سارہ، صوفیہ

(سارہ اور صوفیہ فرش پر بیٹھی سوفٹ بورڈ بنا رہی ہیں۔ وہ Thumb pins اب بورڈ پر لگے سبز کپڑے کے چاروں اطراف میں لگا رہی ہیں)

صوفیہ: اچھا نہیں تھا کہ بازار سے خرید لیتیں...... پورا دن ضائع ہوا یہ بورڈ بنانے میں......

سارہ: (کام میں مصروف) بازار سے بڑا مہنگا آتا......اور عمر کا بجٹ بہت کم ہے۔

صوفیہ: (کام میں مصروف) تو اپنے پاس سے لے آتی......

سارہ: ......لے آتی پر عمر اسے آفس میں کبھی نہ لگاتا......

صوفیہ: جھوٹ بول دیتی اس سے کہ سستا ہے......

سارہ: (بے ساختہ) ہم دونوں ایک دوسرے سے جھوٹ نہیں بولتے......

صوفیہ: اچھا تو Price بتاتی ہی نہ اسے۔

سارہ: (اپنے کام میں مصروف)...... وہ بے وقوف نہیں ہے۔ بازار جا کر پتہ کرآتا۔ وقت لگا ہے لیکن بن تو گیا ہے، اور واقعی بڑا سستا بن گیا ہے۔

صوفیہ: (بورڈ کا جائزہ لیتے ہوئے)......بس سائیڈز میں تھوڑی Paint کرنے کی ضرورت ہے۔

سارہ: (کام میں مصروف) ہاں وہ میں کر لیتی ہوں......تم ذرا وہ گیلری سے میری تین Paintings نکال لاؤ...... مجھے Retouch کرنا ہے انہیں......

صوفیہ: (دیوار پر لگی تصویر کی طرف اشارہ کرتی ہے) یہ والی کیوں نہیں دے دیتی......یہ اچھی ہے ان سے......

سارہ: (اس تصویر کو چونک کر دیکھتی ہے)......یہ دے دوں؟

صوفیہ: ......ہاں فریم بھی ہے

سارہ: (مطمئن ہو کر)......تو ٹھیک ہے پھر یہ اتار دو۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا بیڈروم)

وقت : شام

کردار : شہلا، ملیحہ

(شہلا اپنے بستر پر بیٹھی ایک ڈائجسٹ پڑھ رہی ہے۔ وہ مکمل طور پر ڈائجسٹ میں کھوئی ہوئی ہے جب ملیحہ کمرے میں آتی ہے)

ملیحہ: شہلا آئس کریم کھانے چلوگی؟

شہلا: آئس کریم؟......کس کے ساتھ؟

ملیحہ: عمر بھائی کے ساتھ......انہوں نے نیا آفس بنایا ہے تو اس خوشی میں ہم سب کو آئس کریم کھلانے لے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بھیجا ہے مجھے کہ شہلا کو بھی لے آؤ۔
(ڈائجسٹ پھینک کر اٹھ کھڑی ہوتی ہے جوش میں)

شہلا: اچھا...... میں......بس ایک منٹ میں تیار ہوتی ہوں۔

ملیحہ: ایسے ہی آ جاؤ.... ٹھیک ہیں کپڑے تمہارے

شہلا: کہاں ٹھیک ہیں! صبح سے پہنے ہوئے ہیں۔ میں نے ایک نیا سوٹ سلوایا ہے۔ وہ پہنتی ہوں۔
(کہتے ہوئے جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : یونیورسٹی (لان/گراؤنڈ/سیڑھیاں)

وقت : دن

کردار : عمر، سارہ

(سارہ اپنے بیگ سے باری باری کچھ بل نکالتے ہوئے عمر کو تھماتی ہے)

سارہ: اور یہ ہیں تمہارے سارے بل......اور 9800 روپے لگے ہیں Renovation پر۔ (پھر 200 نکال کر اسے دکھاتی ہے اور دوبارہ اسے پرس میں رکھ لیتی ہے عمر بل بیگ میں رکھتا ہے) اور یہ 200 روپیہ بچا ہے...... میں نے کہا تھا نا سوٹ کے لئے بھی پیسے بچالوں گی......اب ایک سوٹ خریدوں گی اس سے......

عمر: (سنجیدہ) کبھی پہنا ہے 200 والا سوٹ؟

سارہ: نہیں......کبھی نہیں......اب پہنوں گی......

عمر: (مسکراتا ہے) 200 میں کون سا سوٹ ملے گا تمہیں۔

سارہ: (بے ساختہ)......تم 200 اور دے دو تو چار سو میں تو ایک اچھا سوٹ مل ہی جائے گا۔ اب میں اتنا تو deserve کرتی ہی ہوں کہ تم ایک سوٹ دلوا دو مجھے اپنے نئے آفس کی خوشی میں۔

(عمر اپنی جیب سے کچھ بھی کہے بغیر والٹ نکالتا ہے اور اسے کھول کر ایک سو کا نوٹ اور دس بیس کے دوسرے تمام نوٹ نکال کر اس کے سامنے کر دیتا ہے)

سارہ: (ہنستی ہے) میں مذاق کر رہی تھی۔

عمر: پر میں نہیں کر رہا......لے لو......400 میں بھی اتنا اچھا سوٹ نہیں آئے گا لیکن کچھ نہ کچھ تو آئے گا۔

سارہ: (پیسے لے لیتی ہے) ٹھیک ہے......لے لیتی ہوں......اور درزی کے پیسے بھی تمہی سے لوں گی۔

عمر: (والٹ جیب میں رکھتا ہے) وہ کل دے دوں گا۔

سارہ: ٹھیک ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا سلیمہ کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی Tv دیکھ رہی ہے اور ساتھ وقفے وقفے سے ماں کو بھی دیکھ رہی ہے یوں جیسے بات کا آغاز کرنے کیلئے لفظ ڈھونڈ رہی ہو۔ پھر وہ بالآخر ماں سے کہتی ہے)

شہلا: ......امی آپ سے خالہ نے دوبارہ رشتے کی بات کی؟

ماں: (مکمل طور پر ڈرامہ میں مگن) کیسا رشتہ؟

شہلا: (جھنجھلا کر ریموٹ پکڑ کر Tv آف کرتی ہے) میں اپنے اور عمر کے رشتے کی بات کر رہی ہوں۔

ماں: ......نہیں ابھی تو بات نہیں کی۔ ابھی تو وہ ملیحہ کی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہے......

شہلا: تو خالہ نے یہی تو کہا تھا کہ وہ میری اور عمر کی شادی بھی ملیحہ کی شادی کے ساتھ ہی کر دینا چاہتی ہیں۔

ماں: ہاں مگر اتنے پیسے نہیں ہیں ان کے پاس......بمشکل ایک شادی کے اخراجات ہی پورے ہو جائیں تو کافی ہے......ابھی بھی مجھ سے رقم ادھار لی ہے اس نے۔

شہلا: (سنجیدہ) تو جہاں آپ ملیحہ کی شادی کے لئے رقم دے رہی ہیں وہیں پر میری شادی کے لئے بھی رقم دے دیں......

ماں: (برا مان کر)......کیسی باتیں کر رہی ہو؟ اکلوتی بیٹی بیاہنی ہے ہمیں......اور لڑکے والے اپنی جیب سے کچھ خرچ نہ کریں......برادری کیا کہے گی......ہونے دو ملیحہ کی شادی عمر کا بزنس بھی ذرا جم جائے......پھر دونوں خاندان دھوم دھام سے شادی کریں گے۔

شہلا: (جھنجھلا کر)......مجھے دھوم دھام کی ضرورت نہیں ہے اس کے بغیر......

ماں: ......پر بیٹا اتنے پیسے نہیں ہیں ہمارے پاس کہ ملیحہ کی شادی کیلئے بھی انہیں پیسے دے دیں اور عمر کی شادی کے لئے بھی......پھر ہماری جیب تو خالی ہو جائے گی، ہم کس سے لے کر

تمہاری شادی پر خرچ کرینگے۔

نہلا: شادی نہیں تو خالہ سے کہہ کر منگنی ہی کروادیں۔

ماں: بات تو طے کر رکھی ہے ہم لوگوں نے آپس میں......

شہلا: پر لوگوں کو بھی تو پتہ ہونا چاہئے......

ماں: اچھا میں بات کروں گی اس سے اب Tv لگا......ڈرامہ ختم ہونیوالا ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : سارہ کا گھر (بیڈروم)

وقت : دن

کردار : سارہ، صوفیہ

(سارہ اپنے بیڈ پر بیٹھی ہے اس کا بیگ بھی بیڈ پر پڑا ہے جبکہ اس کے ہاتھ میں وہ سو کا اور دوسرے نوٹ ہیں جو عمر نے اسے دیئے تھے، وہ انہیں دیکھ رہی ہے اور بے حد اپ سیٹ نظر آرہی ہے، اس کی آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی نظر آرہی ہے۔ تبھی صوفیہ اندر داخل ہوتی ہے اور اندر آتے ہوئے کچھ حیرانی سے سارہ کو دیکھتے ہوئے اس کے پاس بیٹھتی ہے)

صوفیہ: کیا ہوا ہے؟

سارہ: کچھ نہیں......

صوفیہ: ......یہ پیسے لے کر کیوں بیٹھی ہو؟

سارہ: (مدھم آواز میں)......یہ عمر نے کل دیئے تھے مجھے۔

صوفیہ: (حیران) ہاں! تم نے بتایا تھا سوٹ خریدنے کے لئے 200روپے۔

سارہ: (مدھم آواز)......210 روپے

صوفیہ: (مسکرا کر) چلو دس روپے زیادہ آگئے......پھر کیا ہوا؟......

سارہ: (نوٹوں کو دیکھتے ہوئے) اس کے والٹ میں کل اتنے ہی پیسے تھے......اور وہ بائیک پر بھی نہیں آیا تھا......

صوفیہ: (نہ سمجھنے والے انداز میں) تو؟......

سارہ: (بھرائی ہوئی آواز میں)......کل یونیورسٹی سے پیدل گھر گیا وہ۔

صوفیہ: (بے ساختہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی ہے) مائی گاڈ......تو تم نے کیوں لئے اس سے پیسے......

اسے دے دیتی......اور کچھ نہیں کرایہ ہی دے دیتی۔

سارہ: (آنسو صاف کرتے ہوئے)......مجھے پتہ تھوڑی تھا کہ اس کے پاس اتنے ہی پیسے تھے۔ آج یونیورسٹی نہیں آیا، طبیعت خراب تھی اس کی......میں نے فون کیا تو اس نے بتایا۔

(بہت دیر دونوں چپ ان نوٹوں کو دیکھتی ہیں، پھر صوفیہ مدھم آواز میں کہتی ہے)

صوفیہ: ......تم بہت لکی ہو......مجھے رشک آرہا ہے تم پر......وہ واقعی بڑی محبت کرتا ہے تم سے۔

سارہ: (سر ہلاتے ہوئے)......میں اسے جب بھی کچھ دیتی ہوں کچھ نہ کچھ بچا لیتی ہوں اپنے پاس......لیکن وہ مجھے جب بھی دیتا ہے اپنے پاس کچھ نہیں رکھتا......عمر حسن جیسا کوئی مرد نہیں ہے دنیا میں۔

(آنکھوں میں آنسو اور ہونٹوں پر مسکراہٹ لئے صوفیہ کو دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : سارہ کا گھر

وقت : رات

کردار : سارہ، اظفر، حسین، ثمینہ، ثمرہ

(سب ڈرائنگ میں بیٹھے چائے پیتے ہوئے باتیں کر رہے ہیں جب اظفر اٹھ کر دیوار پر لگی Painting دیکھنے لگتا ہے)

ثمرہ: یہ میری بڑی بیٹی سارہ نے بنائی ہے......

اظفر: ویری نائس......

ثمرہ: (تبھی سارہ اندر آتی ہے)......لو بڑی عمر ہے سارہ کی......ابھی نام لیا اور ابھی آگئی۔

(اظفر پلٹ کر اسے دیکھتا ہے۔ سارہ بھی اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

FREEZE

☆......☆......☆

قسط نمبر 3

منظر:1

مقام : سارہ کا گھر
وقت : رات
کردار : سارہ، اظفر، حسین، ثمرہ، ثمینہ

(اظفر اب آ کر بیٹھ جاتا ہے Painting دیکھنے کے بعد...... اظفر، حسین، ثمرہ اور ثمینہ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں اور چائے پیتے ہوئے ہنس رہے ہیں۔ جب سارہ اندر آتی ہے)

سارہ: السلام علیکم......

ثمرہ: (اظفر دلچسپی اور گہری نظروں سے اسے دیکھتا ہے) آؤ...... سارہ...... یہ سارہ ہے میری بڑی بیٹی......

ثمینہ: (اٹھ کر کھڑی ہوتی ہے) ارے ماشاءاللہ کتنی بڑی ہوگئی......
(سارہ نہ پہچاننے والے انداز میں ملتی ہے)
میں نے جب آخری بار دیکھا تھا تو پانچ سال کی تھی......

ثمرہ: بیٹا پہچانا نہیں۔

سارہ: (الجھ کر) نہیں

ثمینہ: ارے بیٹا میں ثمینہ ہوں۔ آنٹی ثمینہ......

سارہ: (بے ساختہ) اوہ سوری میں پہچان نہیں سکی۔ بہت دیر بعد دیکھا آپ کو اس لئے۔

ثمینہ: بس بیٹا 20 سال بعد آئی ہوں میں ثمرہ سے ملنے......
(تعارف کرواتے ہوئے) یہ میرا بیٹا اظفر......

سارہ: (اظفر سے) السلام علیکم......

اظفر: (دلچسپی سے) السلام علیکم......

سارہ: (بیٹھتے ہوئے) ممی اکثر ذکر کرتی تھیں آپ کا۔

ثمینہ: (بیٹھتی ہے) ہاں فون پر تو تمہاری ممی سے بات ہوتی رہتی ہے۔

سارہ: ......آپ شاید شکاگو میں ہوتی ہیں۔

ثمینہ: ہوتی تھی...... یہاں شفٹ ہو گئے ہیں اب پاکستان میں...... اظفر کی پوسٹنگ ہو گئی ہے یہاں......

حسین: کتنے سال رہے آپ شکاگو؟

اظفر: تقریباً 25 سال سے......

حسین: بہت لمبا عرصہ ہے آپ کو تو کافی ٹائم لگے گا پاکستان میں ایڈجسٹ ہونے میں۔

ثمینہ: ہاں اظفر کو ذرا مسئلہ ہوگا...... یہ پاکستان سے جانے کے بعد دوسری بار آیا ہے یہاں۔

اظفر: ......نہیں فی الحال تو ٹھیک ہی ہے سب کچھ۔
(وہ سارہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے) آپ کیا کرتی ہیں؟

سارہ: میں MBA کر رہی ہوں۔

اظفر: Oh...... میں نے بھی MBA ہی کیا ہے۔

سارہ: کس یونیورسٹی سے؟

اظفر: کیلیفورنیا......

سارہ: کافی اچھی یونیورسٹی ہے؟......

اظفر: ......لیکن اچھی ہے۔

سارہ: کہاں جاب کرتے ہیں آپ......؟

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : یونیورسٹی
وقت : دن
کردار : سارہ، عمر

(سارہ اور عمر پارکنگ میں کھڑے ہیں، عمر اپنی بائیک پر بیٹھا ہے سارہ کی گاڑی کے پاس۔ سارہ موبائل کان سے لگائے اپنی امی سے بات کر رہی ہے)

سارہ: میری گاڑی خراب ہو گئی ہے ممی...... پتہ نہیں کیا ہوا؟...... سٹارٹ نہیں ہو رہی...... آپ ذرا ڈرائیور کو بھیج دیں۔ تب تو بہت دیر ہو جائے گی۔ میں آ جاتی ہوں...... نہیں Don't Worry...... عمر ساتھ ہی ہے میرے...... خدا حافظ۔

عمر: کیا ہوا......؟

سارہ: ...... ڈرائیور خالہ کو لینے گیا ہے ایئرپورٹ سے...... تین گھنٹے سے پہلے نہیں آ سکتا...... صالحہ بھی چلی گئی ورنہ میں اسی کے ساتھ چلی جاتی۔

عمر: ......چلو آؤ تمہیں ٹیکسی لے دیتا ہوں۔

سارہ: (خفا ہو کر) ویسے Mean بڑے ہو تم عمر...... ہمیشہ ٹیکسی ٹیکسی کرتے ہو......کبھی یہ نہیں کہتے کہ میں خود تمہیں چھوڑ دیتا ہوں......تمہارے پاس بھی تو بائیک ہے۔

عمر: تم زندگی میں کبھی بائیک پر نہیں بیٹھی۔

سارہ: تم نے بٹھایا کبھی......؟

عمر: تمہیں عادت نہیں ہے۔

سارہ: عادتیں بنائی جاتی ہیں۔

عمر: (خفا ہو کر)......تو ٹھیک ہے بیٹھو...... میں کر دیتا ہوں ڈراپ......لیکن سوچ لو، بہت دور ہے، اتنی گرمی میں بائیک پر وہاں جاتے جاتے مجھے کچھ نہیں ہوگا......لیکن تمہاری حالت خراب ہو جائے گی۔

سارہ: (ناراض ہو کر) چیلنج مت کرو مجھے......

عمر: حقیقت بتا رہا ہوں تمہیں۔

سارہ: (بات کاٹ کر) مسٹر حقیقت پسند مجھے بیٹھنا ہے بائیک پر......
(اس کے کندھے پر ہاتھ مارتی ہے) آپ ذرا جگہ دیں گے......

عمر: (وہ بائیک سٹارٹ کرتے ہوئے) ٹھیک ہے بیٹھو......

سارہ: (پیچھے اسے گھور کر)......تم نے مرو نہیں کہا۔

عمر: (بے اختیار ہنستا ہے) بیٹھو یار......

سارہ: (ایک دم ہچکچاتی ہے پچھلی سیٹ دیکھ کر) لیکن ذرا بتاؤ تو سہی کیسے بیٹھتے ہیں؟

عمر: دیکھا یہی کہہ رہا تھا میں تم سے کہ......

سارہ: (بات کاٹ کر) اچھا پتہ چل گیا مجھے۔
(خود ہی بیگ اور کتابیں دیتی ہے) یہ بیگ پکڑو......اور یہ کتابیں بھی۔

عمر: (چھیڑتے ہوئے) کچھ اور بھی ہے تو وہ بھی دے دو......

سارہ: (سارہ جھجکتے ہوئے بڑی احتیاط سے بائیک پر بیٹھ جاتی ہے) بس چلو اب......

عمر: میں ابھی بھی کہہ رہا ہوں کہ......

سارہ: ......Shut up بائیک چلاؤ۔

(عمر بائیک سٹارٹ کر لیتا ہے اور چلانے لگتا ہے، تبھی وہ یک دم چلاتی ہے)
ایک منٹ روکو......روکو......

عمر: (گھبرا کر رکتا ہے)......کیا ہوا؟......

سارہ: (اتر کر بیگ پکڑ کر گلاسز نکالنے لگتی ہے) سن گلاسز پہننا بھول گئی میں...... ذرا بیگ دو......

(وہ بے اختیار گہرا سانس لیتا ہے، وہ دوبارہ بیگ اسے دے کر گلاسز پہنتے ہوئے اس کے پیچھے بیٹھ جاتی ہے چھیڑتی ہے)

سارہ: چلو......ڈرائیور۔

عمر: (ہنستا ہے) تم سے مجھے یہی امید تھی۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : سڑک
وقت : دن
کردار : سارہ، عمر

(عمر تیزی سے ٹریفک سے بھری سڑک پر بائیک چلا رہا ہے اور پیچھے بیٹھی ہوئی سارہ سے باتیں کر رہا ہے)

عمر: گرمی لگ رہی ہے نا؟......

سارہ: ......تمہیں لگ رہی ہے؟

عمر: ......میں روز آتا ہوں، مجھے عادت ہے......

سارہ: ......میں بھی روز بیٹھوں گی تو ہو جائے گی......

عمر: ساری زندگی اس گرمی میں اور اس ٹریفک میں بائیک پر بیٹھ سکو گی......؟

سارہ: ......تم ایسے کہہ رہے ہو جیسے یہ K2 سر کرنے کے برابر ہے......مجھے تو مزہ آ رہا ہے۔

مر: ......روز آنا جانا پڑے گا تو سارا مزہ غائب ہو جائے گا۔

سارہ: یہ تمہاری غلط فہمی ہے......

مر: (چھیڑتا ہے) یہ جو تمہارے امپورٹڈ شیمپو اور کنڈیشنر سے دھلے مہکتے بال ہیں نا...... یہ بائیک پر سفر کرتے رہنے سے پرندوں کے گھونسلے کی طرح لگنے لگیں گے۔

ارہ: (بے ساختہ) میں بال لپیٹ کر رکھوں گی...... دوپٹہ اوڑھ لوں گی، چادر پہن لوں گی...... تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے......

ر: (چھیڑتا ہے) اور یہ جو تمہارا سفید رنگ ہے نا یہ بھی دھوپ میں جل جل کر سیاہ ہو جائے

گا......یقیناً اب تم برقع پہننے اور نقاب اوڑھنے پر بھی تیار ہوگی۔

سارہ: (اسے مکا مارتی ہے) آرام سے بائیک چلاؤ......

عمر: تم سڑک پر ساری دنیا کے سامنے مجھ پر تشدد کر رہی ہو۔

سارہ: اگر ایسی باتیں کرو گے تو اور کروں گی......کہیں رک کر پانی پی لیں۔

عمر: (وہ کہتا ہے مگر ساتھ اسے تشویش بھی ہوتی ہے) دیکھا میں نے کہا تھا نا......آگے ایک جوس کارنر آرہا ہے......جوس پلواتا ہوں تمہیں......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر 4:

مقام : سارہ کا گھر

وقت : دن

کردار : سارہ، حسین، عمر

(سارہ اپنے گیٹ کی بیل بجا رہی ہے، عمر بائیک پر بیٹھا ہے)

سارہ: اب اندر آؤ......کھانا کھا کر جانا۔

عمر: نہیں مجھے دیر ہو رہی ہے۔ آج آفس میں بھی کچھ کام ہے۔

(تبھی حسین دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہیں اور عمر سے بے حد تپاک سے ملتے ہیں)

حسین: ارے عمر......آج عمر بہت دنوں کے بعد آئے۔

عمر: (وہ بائیک سے اتر کر ان سے ملتا ہے) السلام علیکم انکل......

حسین: وعلیکم السلام......کیسے ہو تم؟

عمر: میں ٹھیک ہوں۔

سارہ: (گیٹ کھول کر اندر جاتے ہوئے) مجھے چھوڑنے آیا ہے بابا......آج گاڑی خراب ہوگئی میری۔

حسین: اندر آؤ بیٹا۔

عمر: نہیں انکل، وہ میں......

سارہ: (بات کاٹتی ہے) اب آجاؤ بابا کہہ رہے ہیں......نخرے مت کرو۔

(عمر اسے گھورتا ہے لیکن پھر اپنی بائیک لے کر اندر آجاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر 5:

مقام : سارہ کا گھر (لاؤنج)

وقت : دن

کردار : ثمرہ، سارہ، حسین

(ثمرہ کھانے کی ٹیبل پر کھانا لگا رہی ہیں جب سارہ اندر داخل ہوتی ہے اور بیگ اور کتابیں رکھتے ہوئے کہتی ہے)

سارہ: السلام علیکم می

ثمرہ: تم آگئی......؟ میں فون کرنے ہی والی تھی......
(عمر حسین کے ساتھ باتیں کرتا اندر آرہا ہے) کیسے آئی؟

سارہ: عمر کے ساتھ بائیک پر

ثمرہ: (بے حد تشویش سے) بائیک پر؟
(عمر اندر آتے ٹھٹکتا ہے۔اس کے چہرے کا رنگ کچھ تبدیل ہوتا ہے)
اتنی گرمی میں......ڈیڑھ گھنٹہ لگا کر......لو لگ جاتی تمہیں تو؟

سارہ: (مزے سے کہتی ہے اور سلاد کا ایک ٹکڑا کھاتے ہوئے اندر جاتی ہے)......کچھ بھی نہیں ہوا می......ٹھیک ٹھاک پہنچ گئی ہوں میں......بس ذرا منہ دھونا پڑے گا......آپ عمر سے ملیں میں آتی ہوں۔

ثمرہ: (چونک کر عقب میں آتے عمر سے ملتی ہے) ارے عمر......کیسے ہو تم؟

عمر: (مسکراتے ہوئے) میں ٹھیک ہوں آنٹی......میں نے کہا تھا سارہ سے کہ میں ٹیکسی کروا دیتا ہوں لیکن وہ نہیں مانی۔

ثمرہ: (مسکرا کر) ہاں تم تو جانتے ہو اسے......بے وقوف تو ہمیشہ سے ہے وہ......تمہیں بھی خواہ مخواہ میں پریشان کیا اس نے۔

عمر: نہیں......ایسی کوئی بات نہیں......

حسین: (عمر سے) آؤ بیٹا تم بھی ذرا ہاتھ منہ دھو لو پھر کھانا کھاتے ہیں۔

عمر: جی......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6

مقام : سارہ کالاؤنج
وقت : دن
کردار : سارہ، عمر، ثمرہ، حسین

(چاروں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ عمر ثمرہ سے کہہ رہا ہے جو اس کے سامنے چاولوں کی ڈش کر رہی ہے)

عمر: نہیں آنٹی اور نہیں لوں گا میں۔

سارہ: (چاول ماں سے پکڑ کر خود اس کی پلیٹ میں ڈالتی ہے) ارے کیوں نہیں لو گے۔ ناشتہ کئے بغیر آئے تھے تم یونیورسٹی...... یاد ہے۔

عمر: ہاں لیکن میں نے کھایا ہے اور......

ثمرہ: (بات کاٹ کر) اتنے سال ہو گئے تمہیں یہاں آتے جاتے...... لیکن مجال ہے تم نے تکلف چھوڑا ہو۔

حسین: ......بالکل بیٹا...... سارہ کے دوست ہو تم...... تمہارا اپنا گھر ہے یہ۔

ثمرہ:...... (یاد آتا ہے) ارے وہ فریج میں رات کے بنے کباب بھی پڑے ہیں میں بھول ہی گئی لانا...... سارہ ذرا گرم کر کے تو لاؤ۔

سارہ: ہاں ذرا میرے ہاتھ کے کباب تو کھاؤ تم......
(کہتے ہوئے اٹھ کر جاتی ہے) شہلا جیسے اچھے نہ سہی مگر اتنے برے بھی نہیں ہوتے وہ۔

حسین: سارہ بتا رہی تھی کہ بزنس کافی اچھا چل رہا ہے تمہارا۔
عمر: جی انکل...... بس اللہ کا شکر ہے...... میری Expectations سے زیادہ بہتر رہا ہے کام۔

ثمرہ: جاب کرنے سے تو اچھا ہی ہے بزنس بیٹا...... کم از کم وقت ہوتا ہے بندے کے پاس...... تمہارے انکل کی طرح بندھ تو نہیں جاتا بندہ۔

سارہ: (تبھی کباب لاتے ہوئے عمر کی پلیٹ میں رکھتی ہے)...... ممی بابا سے زیادہ مصروف ہو گیا ہے یہ...... اور جب یونیورسٹی سے فارغ ہو گا تو پھر شکل ہی نظر نہیں آیا کرے گی...... رات کو دس دس بجے تک تو آفس بیٹھا رہتا ہے یہ آج کل۔

ثمرہ: تو بیٹا بزنس Establish کرنے کے لئے تو یہ کرنا ہی پڑتا ہے...... شروع شروع میں اتنا ہی کام کرنا چاہئے بعد میں پھر انسان اپنی مرضی کے مطابق Rest کر سکتا ہے۔

سارہ: ممی یہ Workaholic ہے...... یہ بابا کی طرح ساری عمر اسی طرح کام کرے گا...... اس لئے اس کو اتنا Appreciate نہ کریں۔

حسین: ......اور اگر عمر کو کر رہی ہیں تو پھر مجھے بھی Appreciate کریں کام کے لئے......

(سب بے ساختہ ہنستے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : سارہ کا گھر
وقت : دن
کردار : عمر، سارہ

(عمر سارہ کے پورچ میں کھڑے اپنے بائیک سے اپنا بیگ اتار کر پشت پر ڈال رہا ہے اور پھر بائیک پر بیٹھ جاتا ہے)

سارہ: ڈراپ کرنے کا شکریہ

عمر: My Pleasure

سارہ: (گھورتی ہے) .You are always welcome بھی کہا جا سکتا تھا۔

عمر: اب اگلی بار تمہیں لفٹ تب ہی آفر کروں گا جب گاڑی ہوگی......

سارہ: (بے حد سنجیدہ) تو پھر ضروری نہیں ہے کہ میں تمہاری آفر قبول بھی کروں...... میں کسی دوسرے موٹر سائیکل والے کے ساتھ جا سکتی ہوں...... یہ سواری پسند آئی ہے مجھے۔

عمر: (ہنستا ہے) میں تمہیں جان سے مار دوں گا......

سارہ: (بے حد ناز سے) مار سکتے ہو؟

عمر: (گہرا سانس لے کر مسکراتے ہوئے) نہیں...... کیسے مار سکتا ہوں......

سارہ: جانتی ہوں۔

عمر: اور کھانا کھلانے کا شکریہ۔

سارہ: .You are always welcome

(عمر اس کی بات پر ہنس پڑتا ہے، بائیک سٹارٹ کرنے لگتا ہے، تبھی سارہ کو جیسے کچھ یاد آتا ہے)

سارہ: ایک منٹ...... ایک منٹ ٹھہرو......

عمر: کیا ہوا؟

سارہ: (بھاگتی ہوئی اندر جاتی ہے) کچھ بھول گئی......

(عمر انتظار کرتا رہتا ہے۔ وہ تھوڑی دیر بعد آتی ہے تو اس کے ہاتھ میں ایک پانی اور ایک جوس کی بوتل ہے اور ایک پی کیپ ہے۔ وہ آکر دونوں بوتلیں عمر کی پشت پر لٹکے بیگ میں ڈالنے لگتی ہے)

سارہ: پانی کی بوتل ہے......رستے میں پیاس لگے گی تو کیا کرو گے تم؟......

عمر: جوس تو رہنے دو۔

سارہ: وہ تو ادھار واپس کر رہی ہوں۔ تم نے آتے ہوئے پلایا۔ میں جاتے ہوئے پلا رہی ہوں۔
(اب وہ کیپ عمر کے سر پر پہنا دیتی ہے) اور یہ کیپ کم از کم انسان سر پر کیپ ہی پہن لیتا ہے بائیک چلاتے ہوئے......اب تمہیں دھوپ نہیں لگے گی۔
(عمر چند لمحوں کے لئے کچھ بول نہیں پاتا یوں جیسے وہ بے حد احسان مند محسوس کر رہا ہو)
گیٹ کھولتی ہوں

(وہ کہتے ہوئے جاتی ہے اور گیٹ کھولتی ہے۔ عمر بائیک چلاتا ہوا کھلے گیٹ سے نکلتے ہوئے اسے ہاتھ ہلاتا ہے اور وہ بھی ہاتھ ہلاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : عمر کا بیڈ روم
وقت : رات
کردار : عمر

(عمر اپنے بیڈ پر لیٹا سارہ کی کچھ باتوں کو یاد کرتے ہوئے مسکرا رہا ہے۔ گیٹ پر ہونے والی گفتگو......وہ سارہ کی باتوں کے بارے میں سوچتا سوچتا جیسے کوئی خیال آنے پر بستر سے اٹھتا ہے اور شیلف پر جا کر سارہ کی دی ہوئی کتاب ڈھونڈنے لگتا ہے۔ بہت دیر ڈھونڈنے کے بعد بھی وہ کتاب اسے نہیں ملتی، وہ بڑا حیران اور الجھا ہوا نظر آتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : ملیحہ، شہلا، سعیدہ

(شہلا سعیدہ کے پاس بیٹھی ایک دوپٹے پر کڑھائی کر رہی ہے، جب ملیحہ اندر آتی ہے اور شہلا سے کہتی ہے)

ملیحہ: شہلا تم نے عمر بھائی کے کمرے سے کوئی کتاب تو نہیں لی؟

شہلا: (شہلا کی انگلی میں سوئی چبھتی ہے) کیسی کتاب؟

ملیحہ: پتہ نہیں کوئی کتاب گم ہو گئی ہے بھائی کی......کل سے ڈھونڈ رہے ہیں...... مجھے ایسے ہی خیال آیا کہ کہیں تم نے پڑھنے کے لئے نہ لی ہو۔

شہلا: (نظریں چرا کر) میں کیوں لوں گی؟ مجھے تو کتابیں پڑھنے میں کوئی دلچسپی نہیں۔

سعیدہ: ہاں بھلا اسے کیا ضرورت ہے کوئی کتاب اٹھانے کی...... لینی بھی ہوتی تو وہ عمر سے پوچھ کر لیتی......عمر منع تھوڑی کرتا اسے۔

ملیحہ: (کندھے اچکا کر) پھر مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کہ کتاب گئی کہاں......عمر بھائی اتنا خفا ہو رہے ہیں۔

سعیدہ: ایسا بھی کیا ہے کتاب میں......؟ عمر بازار سے دوسری خرید لے۔

ملیحہ: بھائی کے کسی دوست نے ان کی برتھ ڈے پر دی تھی۔

شہلا: (عجیب سے انداز میں) تو کیا ہو گیا؟......تھی تو کتاب ہی نا...... دو چار سو روپے...... بس اتنی ہی قیمت ہو گی۔

ملیحہ: (جاتے ہوئے)...... پتہ نہیں...... میں تو اب پھر ڈھونڈنے لگی ہوں...... حالانکہ ہم میں سے تو کوئی عمر بھائی کی کتابیں نہیں لیتا۔ مجھے تو لگتا ہے بھائی خود ہی کسی کو دے کر بھول گئے ہیں۔

(کہتے ہوئے جاتی ہے۔ شہلا عجیب سی نظروں سے دوپٹہ دیکھتے ہوئے کچھ سوچتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : لبرٹی بک سٹور
وقت : دن
کردار : سارہ، اظفر

(سارہ بک سٹور میں کچھ کتابیں دیکھ رہی ہے جب اظفر اندر آتا ہے اور اندر آتے ہی اس کی نظر سارہ پر پڑتی ہے، وہ مسکراتا ہوا اس کی طرف جاتا ہے)

اظفر: Hello

سارہ: (چونک کر) Oh Hello

اظفر: کیسی ہیں آپ؟

سارہ: (مسکراتی ہے) بالکل ٹھیک...... آپ کیسے ہیں؟

اظفر: (مسکرا کر) آپ جتنا نہیں...... لیکن تھوڑا بہت ٹھیک ہی ہوں...... مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ کو Books میں دلچسپی ہے۔

سارہ: (بے ساختہ) جیسے مجھے بھی پتہ نہیں تھا کہ آپ کو بھی بکس میں دلچسپی ہے۔

اظفر: ہاں بس خریدنے تک...... آجکل بس کتابیں اکٹھی کرتا رہتا ہوں...... Busy اتنا ہوں کہ پڑھنے کا وقت نہیں ملتا۔

سارہ: لیکن مجھے مل جاتا ہے......

اظفر: (خوشگوار انداز میں) چلیں پھر کسی دن گھر آئیں اور میری Stock کی ہوئی کتابیں گھر لے جائیں اور پڑھیں...... دعا دیں گی وہ آپ کو۔

سارہ: (مسکراتے ہوئے)...... آفر بری نہیں...... میں غور کروں گی۔

اظفر: ......ایک اس سے بھی اچھی آفر ہے میرے پاس۔

سارہ: (چونک کر) وہ کیا؟

اظفر: کہیں کافی پیتے ہیں اور گپ شپ کرتے ہیں۔

سارہ: (مصنوعی سنجیدگی)...... پہلی آفر سے زیادہ اچھی نہیں لیکن قابل قبول ہے۔

اظفر: چلیں پھر......

سارہ: ...... چلتے ہیں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : عمر کا کمرہ

وقت : دن

کردار : عمر، شہلا

(عمر اپنی الماری کھولے اندر سے کچھ کپڑے نکال رہا ہے جب شہلا دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوتی ہے اس کے ہاتھ میں چند کتابیں ہیں)

شہلا: اندر آجاؤں عمر بھائی؟

عمر: (چھیڑتے ہوئے) بالکل آجاؤ...... ویسے بھی اگر میں کہوں گا نہیں...... تو کیا تم نہیں آؤ گی؟

شہلا: (وہ بھی ہنستی ہے) نہیں میں پھر بھی آجاؤں گی...... کیونکہ مجھے آپ سے کام ہے۔

عمر: (مسکراتے ہوئے) شکر ہے تمہیں بھی مجھ سے کوئی کام پڑا ورنہ ہماری اماں تو ہر وقت تمھی سے کچھ نہ کچھ کرواتی رہتی ہیں۔ بولو کیا کام ہے؟

شہلا: (شرماتے ہوئے اس کی طرف کتابیں بڑھاتی ہے) یہ میں کچھ کتابیں لائی تھی آپ کے لئے......

عمر: (اس سے کتابیں لیتا ہے) ارے کیوں......؟

(حیرانی سے) یہ کتابیں کیوں لے آئی؟

(عمر کتابوں پر نظر ڈالتا ہے اور ان کے ٹائٹل دیکھتے ہوئے مسکراتا ہے)

شہلا: وہ میں نے سنا تھا آپ کی کوئی کتاب گم ہوگئی تو میں نے سوچا آپ کو کچھ کتابیں تحفے میں دے دوں۔

عمر: (ہنستا ہے) اس کا مطلب ہے کہ مجھے روز کتابیں گم کرنی چاہئے تاکہ شہلا بی بی میرے لئے کتابیں لاتی رہیں۔

(ان کو شہلا کی طرف بڑھاتے ہوئے) وہاں سٹڈی ٹیبل پر رکھ دو...... اور مجھ سے کیا کام تھا تمہیں؟

شہلا: بس یہی کام تھا......

عمر: یہ تو پھر کوئی کام نہ ہوا...... اس کا مطلب ہے اگلی بار میں دعا کروں کہ تم کو مجھ سے کوئی کام پڑ ہی جائے۔

(تبھی عمر کا سیل فون بجتا ہے، عمر سیل اٹھاتا ہے۔ شہلا پلٹ کر کمرے سے نکلتی ہے جب وہ اسے عقب میں عمر کو کال ریسیو کرتے ہوئے سنتی ہے)

ہیلو سارہ......

(شہلا چند لمحوں کے لئے فریز ہوجاتی ہے۔ پھر بمشکل کمرے سے نکلتی ہے)

یار کہاں ہو تم......؟ صبح سے غائب ہو...... کسی SMS، کسی کال کا کوئی جواب نہیں۔

(شہلا کمرے سے نکلتی ہے تو اس کا رنگ زرد ہو رہا ہے، اس کی آنکھوں میں نمی ہے، کمرے کے اندر

سے اب بھی عمر کے بات کرنے کی آواز آرہی ہے۔شہلا کچھ دیر چپ چاپ وہاں کھڑی رہتی ہے پھر چلی جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا کمرہ)
وقت : دن
کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا بے حد شاکڈ انداز میں چلتے ہوئے آکر اپنے بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے اور پھر اسی انداز میں بیٹھی رہتی ہے۔تبھی اس کی امی اندر آتی ہیں)

سلیمہ: کھانا لگا رہی ہوں شہلا جلدی سے آجاؤ۔تمہارے ابو پوچھ رہے ہیں تمہارا۔

شہلا: بھوک نہیں ہے مجھے۔

سلیمہ: ارے بھوک کو کیا ہوا......؟ آج تو فرمائش کر کے پکوایا ہے کھانا پھر......

شہلا: کچھ نہیں ہوا......خواہ مخواہ سوال مت پوچھا کریں۔

(بستر پر لیٹ کر چادر سے اپنے آپ کو ڈھک لیتی ہے۔ماں حیرانی سے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : عمر کا بیڈ روم
وقت : دن
کردار : عمر، ملیحہ

(عمر بے حد اپ سیٹ انداز میں اپنے کمرے میں کچھ ڈھونڈتا پھر رہا ہے، وہ اپنے سٹڈی ٹیبل کی ساری دراز کھول کر دیکھتا ہے پھر اپنے بیڈ سائیڈ ٹیبل کو کھولتا ہے پھر تکیہ اٹھا کر اس کے نیچے دیکھتا ہے۔پھر کتابوں کی شیلف کو......پھر ایک دم کھڑے ہو کر ملیحہ کو آواز دیتا ہے)

عمر: ملیحہ......ملیحہ

ملیحہ: (ملیحہ اندر آتی ہے) جی عمر بھائی......

عمر: (سٹڈی ٹیبل کی طرف اشارہ کر کے) یہاں میری کچھ تصویریں پڑی تھیں ایک لفا۔

میں اب نہیں ہیں......؟

ملیحہ: (پریشانی سے) مجھے تو نہیں پتہ عمر بھائی۔
(ڈھونڈنے لگتی ہے) میں ڈھونڈتی ہوں، یہیں ہوں گی۔

عمر: (ناراض) ہر جگہ دیکھا ہے میں نے......کہیں نہیں ہیں.......... وہ۔ اس دن کتاب غائب ہوگئی، آج یہ تصویریں نہیں مل رہیں، تم لوگ کس طرح کمرہ صاف کرتے ہو میرا......

(کہتی ہوئی کچھ پریشانی سے کمرے سے جاتی ہے)

ثانیہ: وہ عمر بھائی مجھے تو نہیں پتہ میں امی سے پوچھتی ہوں۔

(عمر ایک بار پھر تصویریں ڈھونڈنا شروع ہو جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : شہلا کا کمرہ
وقت : دن
کردار : شہلا، عالیہ

(کیمرہ سارہ اور عمر کی تصویر کو فوکس کئے ہوئے ہے جو عالیہ کے ہاتھ میں ہے اور شہلا اس کے پاس بیٹھی ہوئی بڑے متفکر انداز میں کہہ رہی ہے)

عالیہ: ہاں یہ تو مجھے واقعی کوئی چکر لگتا ہے......

شہلا: (تیزی سے) دیکھا میں نے پہلے ہی کہا تھا نا تم سے......

عالیہ: (پھر تصویر دیکھ کر) پر شکل و صورت تو ذرا اچھی نہیں......بس خالی فیشن ہی فیشن ہے۔

شہلا: (بے تابی سے) مجھ سے اچھی تو نہیں ہے نا؟

عالیہ: (بے ساختہ) تم سے اچھی کہاں ہو گی......؟ یہ بس پڑھی لکھی لڑکیاں تیز بڑی ہوتی ہیں......لڑکوں کو پھنسانا بڑی اچھی طرح سے آتا ہے انہیں۔

شہلا: (جل کر) لڑکوں میں اور عمر میں فرق رکھے وہ۔

عالیہ: (اسے دیتے ہوئے) اب یہ تصویریں واپس عمر کے کمرے میں رکھ دینا یہ نہ ہو عمر ڈھونڈتا پھرے۔

(ناراض ہو کر تصویریں اپنے بیڈ سائیڈ ٹیبل میں رکھتے ہوئے)

شہلا: ڈھونڈتا ہے تو ڈھونڈتا پھرے...... میں نے تو واپس نہیں رکھنی یہ تصویریں......

[illegible]: یہ نہ ہو کہ کسی کو تم پر شک ہو جائے۔

شہلا: (غصے سے) ہو جائے میں صاف کہہ دوں گی کہ میں نے لی ہیں...... کیونکہ مجھے عمر کے ساتھ اس کی تصویر بنانا اچھا نہیں لگا۔

عالیہ: تو ایک کام کر شہلا۔

شہلا: (سوچ کر) تو بھی بال کٹوا لے...... بالکل اسی لڑکی کی طرح...... ہو سکتا ہے عمر کو کٹے ہوئے بال پسند ہوں اس لئے وہ اس لڑکی کے ساتھ ملتا ہو...... تو اتنی خوبصورت ہے بال کٹوا کر تو اس سے بھی زیادہ اچھی لگے گی......

شہلا: (الجھ کر) بال کٹوالوں...... میں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : بیوٹی پارلر

وقت : دن

کردار : شہلا، عالیہ، ہیئر سٹائلسٹ

(شہلا اور عالیہ ایک بیوٹی پارلر میں کھڑی ہیں اور ایک میگزین میں سے اپنی مرضی کا ہیئر کٹ منتخب کرنے میں مصروف ہیں، پھر جیسے شہلا کو وہ ہیئر کٹ مل جاتا ہے جو سارہ کی طرح ہے، وہ اس پر انگلی رکھتے ہوئے بال کاٹنے والی لڑکی سے کہتی ہے)

شہلا: مجھے اس طرح کے بال کٹوانے ہیں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : عمر، شہلا، خالہ، ملیحہ، ثانیہ

(تمام لوگ کمرے میں موجود ہیں اور شہلا کو دیکھتے ہوئے ایکسائیٹڈ نظر آ رہے ہیں، جبکہ عمر اندر داخل ہوتے ہی بے ساختہ کہتا ہے)

عمر: یہ کیا کیا ہے بالوں کے ساتھ؟

شہلا: میں نے بال کٹوا لئے؟

عمر: کیوں؟......

اتنے اچھے بال تھے تمہارے......

شہلا: ہاں...... لیکن ان سے بھی اچھے ہیں۔

عمر: بہت بے وقوف ہو تم۔

شہلا: (بجھ جاتی ہے) میں اچھی نہیں لگ رہی کیا......

عمر: (ہنس کر) خیر اچھی تو تم ہر حالت میں لگتی ہو...... لیکن مجھے لمبے بالوں کے ساتھ زیادہ اچھی لگتی تھی۔

خالہ: (خوش ہو کر) پر مجھے تو اس طرح اچھی لگ رہی ہے...... دیکھو کتنی ماڈرن لگ رہی ہے اپنی شہلا......

ملیحہ: (خوش) بالکل Tv کی ایکٹریسوں کی طرح۔

عمر: (ہنستا ہے) ایک بال کٹوانے سے Tv ایکٹریس بنا دیا تم نے اسے......

ملیحہ: (تجسس سے) لیکن یہ تو بتایا ہی نہیں تم نے کہ بال کٹوائے کہاں سے ہیں...... اور کس کے ساتھ گئی تھی۔

(عمر کمرے سے چلا جاتا ہے اور شہلا اسے جاتا دیکھ کر کچھ بجھ جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : یونیورسٹی

وقت : رات

کردار : سارہ، عمر، زروہ، بلال

(چاروں پارکنگ میں گاڑی کے پاس کھڑے ہیں۔ وہ چاروں تھوڑی دیر پہلے Farewell اٹینڈ کر کے آئے ہیں سارہ اور عمر زروہ بہت اچھے کپڑوں میں ملبوس ہیں)

بلال: ......چلو یونیورسٹی سے تو جان چھوٹی آج......

زروہ: ...... ہاں روز صبح جاگنے کی تکلیف نہیں ہوگی......

بلال: ......اور میں تو ساری عمر اس یونیورسٹی کو بھول نہیں سکتا......

زروہ: کیوں؟

بلال: ...... کیونکہ یہاں مجھے تم ملی تھی......

زروہ: (مسکراتی ہے)......How sweet

بلال: (بڑبڑاتا ہے)......میری زندگی تباہ کردی اس یونیورسٹی نے۔

زروہ: (انگلی کے اشارے سے)......اچھا دفع ہو جاؤ...... یہ پکڑو اپنی Engagement Ring/......

بلال: اچھا......اچھا......معاف کردو......مذاق کررہا تھا......

زروہ: (انگوٹھی اس کے ہاتھ میں دیتی ہے) میں تنگ آگئی ہوں تم سے اور تمہاری اس بکواس سے......

بلال: اچھا کہہ تو رہا ہوں معاف کردو۔ I swear......دوبارہ کبھی ایسا کچھ نہیں کہوں گا۔

(کچھ دیر اسے گھور کر پھر دوبارہ ہاتھ اس کی طرف بڑھاتی ہے)

زروہ: اور اگر کہانا تو پھر دیکھنا۔

بلال: (دوبارہ انگوٹھی پہناتا ہے) اچھا......دن میں دس دفعہ Ring پہناتا ہوں اسے...... ہر روز دس دفعہ منگنی توڑتی ہے۔

زروہ: (مزے سے) 20 دفعہ توڑتی ہوں......دس دفعہ خود بھی تو پہنتی ہوں یہ Ring......

بلال: ویسے آج ڈیپارٹمنٹ کے چار لڑکوں نے لڑکیوں کو پرپوز کیا ہے......

زروہ: ہاں میں نے سلوی اور شیریں کی تو Rings بھی دیکھیں۔

بلال: ہماری منگنی پہلے نہ ہوئی ہوتی تو میں بھی تمہیں آج ہی پرپوز کرتا......

زروہ: ابھی پہنا تو دی ہے تم نے مجھے دوبارہ Ring۔

(سارہ اور عمر سے) ویسے تم لوگوں کا کیا ارادہ ہے۔

سارہ: (بجھی مسکراہٹ کے ساتھ) کیا ارادہ......؟

زروہ: .You know what I mean

بلال: (یکدم گھڑی دیکھ کر) زروہ دیر ہورہی ہے......تم نے آج شاید اپنے کزن کی شادی میں بھی جانا تھا۔

زروہ: (خود بھی گھڑی دیکھتی ہے) اوہ مائی گاڈ......ٹھیک وقت پر یاد دلا دیا۔

(پھر جلدی جلدی سارہ سے گلے ملتی ہے)......چلو چلو......اب اللہ کرے کہیں ٹریفک جام نہ ہو جائے......اوکے پھر ملیں گے سارہ میں آؤں گی اگلے ویک اینڈ پر تمہاری طرف۔

بلال: اینڈ بیسٹ آف لک یار......ابھی پیپرز تک تو ملاقاتیں ہوتی رہیں گی۔

عمر: بعد میں بھی ہوں گی یار۔

زروہ: اوکے بائے

عمر: بائے

(بلال اور زروہ تیزی سے گاڑی میں بیٹھ کر جاتے ہیں)

(سارہ اور عمر دونوں کھڑے رہتے ہیں، خالی پارکنگ میں چپ چاپ...... یوں جیسے سمجھ نہ آرہا ہو کہ کیا کہیں......سارہ جیسے اس کے کچھ کہنے کی منتظر ہے......وہ جب بھی عمر کو دیکھتی ہے، وہ صرف مسکرا دیتا ہے......وہ پھر کچھ بجھے بجھے انداز میں کہتی ہے)

سارہ: .So that's the end of our university life

عمر: How time flies!......ابھی کل کی بات لگتی ہے۔ سات سال اکٹھے پڑھے ہیں ہم۔

سارہ: (بات کاٹ کر) نہیں سات سال اور چار ماہ۔

عمر: (مسکرا کر کچھ دیر اسے دیکھ کر) نہیں......سات سال چار ماہ اور 27 دن......

سارہ: (مسکراتی ہے اور کہتی ہے) نہیں سات سال چار ماہ 27 دن اور 17 گھنٹے۔

عمر: I give up......میں منٹ نہیں گن سکتا۔

سارہ: ...... میں سیکنڈ تک گن سکتی ہوں......

(ایک بار پھر دونوں بہت دیر تک چپ کھڑے رہتے ہیں پھر سارہ بالآخر گہرا سانس لے کر کہتی ہے)

سارہ: .I think I should go now دیر ہورہی ہے......تم کیسے جاؤ گے......

عمر: سلمان کے ساتھ......وہ آرہا ہے تھوڑی دیر میں......تمہیں گاڑی تک چھوڑ دوں؟

سارہ: ......ہاں...... پاس ہی کھڑی ہے......

عمر: (دونوں چلتے ہوئے چند قدم دور جاتے ہیں جہاں سارہ کی گاڑی کھڑی ہے۔ سارہ ایک بار پھر عمر کو دیکھتی ہے، یوں جیسے منتظر ہو کہ وہ کچھ کہے......یوں لگتا ہے جیسے عمر بھی کچھ کہنا چاہتا ہو لیکن وہ الجھ رہا ہو۔ سارہ اسے دیکھتی ہے، ڈرائیونگ سیٹ والے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر چابی بیگ سے نکالنے کے بعد) مجھے گھر پہنچ کر فون کر دینا۔

عمر: (اس کی بات پر کچھ مایوس ہو کر سر ہلاتی ہے۔ پھر پلٹ کر گاڑی کے دروازے کو کھولتی ہے۔ تبھی اسے اپنے عقب میں آواز آتی ہے) سارہ......

(وہ پلٹ کر دیکھتی ہے۔ عمر اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلائے ہوئے ہے اور اس کے ہاتھ پر ایک کانچ کا چھلا ہے۔ سارہ کے ہاتھ سے کار کی چابی گر جاتی ہے، عمر مدھم آواز میں اسے کہہ رہا ہے)

عمر: (مدھم آواز میں) میں یہ دینا چاہتا تھا تمہیں......لیکن بہت ہچکچاہٹ ہو رہی تھی مجھے......

بار بار سوچتا رہا میں کہ کہیں تمہیں اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی خواہش کر کے میں خودغرضی اور تمہارے ساتھ زیادتی تو نہیں کر رہا۔

سارہ: (آنکھوں میں چمک اور آنسو) عمر..........

عمر: (مدھم آواز میں) بہت فرق ہے تمہارے اور میرے سٹیٹس میں۔ میرے پاس ان آسائشات میں سے کچھ بھی نہیں ہے جن میں تم زندگی بسر کر رہی ہو...... ہر بار یہی سوچ کر رک جاتا تھا میں۔
پھر سوچا انکار کا حق مجھے تمہیں دینا چاہئے...... میرے دل میں تمہارے لئے کیا ہے وہ تم سات سال سے جانتی ہو...... فرینڈ، گرل فرینڈ، ساتھی، محبوبہ......
You are the only woman in my life.
will always be
لیکن تمہیں مجبور نہیں کروں گا میں...... تم سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو...... میرے ساتھ گزاری جانے والی زندگی بہت مشکل......

(وہ بات ادھوری چھوڑ دیتا ہے کیونکہ سارہ اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کئے بغیر اس کی آنکھوں میں آنسو ہیں وہ عمر سے کہتی ہے)

سارہ: آپ اسے پہنانے کی زحمت کریں گے یا ابھی صرف تقریر کریں گے؟

(عمر ہنس پڑتا ہے اور اس کے ہاتھ سے وہ چھلا لے کر اس کی انگلی میں پہناتا ہے۔ پھر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اس چھلے کو دیکھتے ہوئے مدھم آواز میں کہتا ہے)

عمر: ابھی یہ کانچ کی ہے...... I promise بہت جلد میں اسے بہت قیمتی رنگ سے بدل دوں گا۔

سارہ: اس سے زیادہ قیمتی تو تم کوئی رنگ لا کر مجھے نہیں دے سکتے۔

(وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے ہیں)

// Cut //
FREEZE

قسط نمبر 4

منظر:1

مقام : سارہ کا گھر
وقت : رات
کردار : سارہ، صوفیہ

(صوفیہ بستر میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی ہے جب سارہ بے حد خوشی کے عالم میں اندر داخل ہوتی ہے۔ صوفیہ کتاب سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھتے ہوئے مسکراتی ہے)

صوفیہ: آگئی تم؟...... کیسی رہی پارٹی؟

سارہ: (اپنا بیگ اپنے بیڈ پر پھینکتے ہوئے) اے ون......

صوفیہ: (تیزی سے صوفیہ کے پاس اس کے بستر میں آتی ہے) ارے کیا ہے؟...... ادھر کیوں آ رہی ہو؟

سارہ: تمہیں دکھانا ہے کچھ اس لئے۔

صوفیہ: کیا دکھانا ہے؟

سارہ: (ہاتھ پھیلاتے ہوئے) یہ......

صوفیہ: ...... یہ کیا ہے؟

سارہ: (ہنس کر) Guess?..........

صوفیہ: (کندھے اچکا کر)...... ایک چھلا ہے...... کانچ کا...... جاتے ہوئے تو نہیں تھا تمہارے ہاتھ میں۔

سارہ: نہیں......

صوفیہ: تو......؟

سارہ: (بے ساختہ) عمر نے پرپوز کیا ہے مجھے......

صوفیہ: (حیران) یہ...... یہ...... یہ کانچ کا چھلا دے کر؟

سارہ: (برا مان کر) تو کیا ہوا؟......

صوفیہ: (بے ساختہ ہنستی ہے) سارے رومانٹک Props اور آئیڈیلز کو Arabian Sea میں ڈبو آئے ہو تم دونوں...... اب لوگ کانچ کے چھلوں سے Propose کیا کریں گے؟

سارہ: یہ کانچ نہیں ہے میرے لئے......

(یک دم خاموش ہو کر اپنے بستر پر آ جاتی ہے صوفیہ ہنسنا بند کر دیتی ہے اور سنجیدہ ہو کر اس کے پاس آتی ہے)

صوفیہ: Sorry...... میں مذاق کر رہی تھی۔
(کچھ دیر کی خاموشی کے بعد) اور تم نے Accept کر لیا......؟

سارہ: (خاموشی سے اور محبت سے ہاتھ کو دیکھتی ہے) میں انکار کر سکتی تھی؟
I had been waiting for this day.

(صوفیہ اس کا ہاتھ دیکھتی ہوئی بہت دیر چپ چاپ بیٹھی رہتی ہے۔ سارہ کچھ دیر بعد کہتی ہے)

سارہ: تم نے مجھے Congratulate نہیں کیا......؟

صوفیہ: (سنجیدہ) بہت مشکل فیصلہ کر رہی ہو تم۔

سارہ: (برا مان کر) کیوں......؟ اس لئے کیونکہ وہ بہت اچھا بیک گراؤنڈ نہیں رکھتا...... Well established نہیں۔

صوفیہ: (سنجیدہ) These are facts of life اور ہم ان سے نظریں چرا نہیں سکتے......

سارہ: لیکن ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں۔

صوفیہ: میں نے کب کہا نہیں کرتے لیکن محبت اور صرف محبت کے سر پر دنیا میں نہیں رہا جا سکتا۔

سارہ: (سنجیدہ) جانتی ہوں...... لیکن لوگ تب بھی جیتے ہیں جب نہ ان کے پاس آسائشات ہوتی ہیں نہ محبت...... ہمارے پاس دونوں میں سے ایک چیز تو ہو گی۔

صوفیہ: (اس کے قریب سے اٹھ جاتی ہے) ممی اور بابا کو تمہاری یہ باتیں فلاسفی لگیں گی...... مجھے لگتا ہے انہیں تمہارے اس فیصلے پر کافی اعتراض ہوں گے۔
(یک دم یاد آنے پر) بائی دا وے آج آنٹی ثمینہ آئی تھیں شام کو۔

سارہ: تو اس میں خاص بات کیا ہے جب سے آئی ہیں پاکستان میں آتی رہتی ہیں۔

صوفیہ: آج خاص کام سے آئی تھیں۔

سارہ: (چونک کر) کیسا خاص کام؟

صوفیہ: اظفر کے لئے تمہارا رشتہ مانگا ہے انہوں نے ممی سے۔

(سارہ کچھ دیر کے لئے ہکا بکا رہ جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : عمر کا گھر

وقت : رات

کردار : عمر، ماں

(عمر اپنے کمرے میں داخل ہوتا ہے، ماں اس کے پیچھے آتی ہے)

ماں: کھانا لے کر آؤں؟

عمر: (بیٹھ کر جوتے اتارنے لگتا ہے) نہیں کھانا نہیں...... بھوک نہیں ہے مجھے...... کافی کچھ کھا کر آیا ہوں میں......

ماں: (اس کے پاس بیٹھ کر) ماشاء اللہ یونیورسٹی سے تو فارغ ہو گئے تم...... اب اللہ کرے پیپرز بھی اتنے ہی اچھے ہو جائیں تمہارے۔

عمر: (مسکراتا ہے) بس دعا کریں۔

ماں: (سنجیدہ) وہ تو ہر وقت کرتی رہتی ہوں تمہارے لئے...... اپنے ابو کی ریٹائرمنٹ کے بعد اب تم پر ہی اس گھر کی ساری ذمہ داریاں آنی ہیں۔

عمر: (سنجیدہ) جانتا ہوں امی...... احساس ہے مجھے اسی لئے تو اتنی محنت کر رہا ہوں......

ماں: اور میں ساتھ یہ بھی سوچ رہی تھی کہ تمہاری منگنی بھی کر دوں۔

عمر: (ہنستا ہے) میری منگنی......؟ ...... یہ آپ کو بیٹھے بٹھائے میری منگنی کا خیال کیسے آ گیا......؟

ماں: (پیار سے)...... خیال تو ہر وقت ہی رہتا ہے مجھے...... وسائل اور حالات اجازت دیتے تو میں تو سیدھی شادی ہی کرتی تمہاری۔

عمر: (سر جھٹک کر) کیسی باتیں کر رہی ہیں امی...... ابھی میرا کاروبار تو ٹھیک سے سیٹ ہوا نہیں اور آپ کو میری شادی کا شوق ہونے لگا ہے...... میں ابھی دو تین سال تک شادی نہیں کر سکتا۔

ماں: (سنجیدہ) پر منگنی تو کر سکتے ہو نا...... شادی ٹھیک ہے دو سال بعد کر لیں گے...... میں سلیمہ سے کہوں گی وہ انتظار نہیں کرے گی۔

عمر: (چونکتا ہے) کیا مطلب؟...... خالہ کا کیا تعلق ہے اس معاملہ سے؟

ماں: (ہنستی ہے) تو تعلق پوچھ رہا ہے...... شہلا کی ماں نہیں ہے کیا وہ؟

عمر: (بے ساختہ) میرے خدایا...... آپ شہلا کے ساتھ میری منگنی کرنا چاہتی ہیں؟

ماں: (الجھ کر) کیوں کیا ہوا؟...... تم اتنا پسند کرتے ہوا سے، اتنی تعریفیں کرتے ہو اس کی......

عمر: (ناراض ہو کر) چھوٹی بہنوں کی طرح ہے میرے لئے وہ...... چھ سات سال چھوٹی ہے مجھ سے اور آپ۔

ماں: ......اتنا فرق تو ہونا چاہئے بیوی اور شوہر کی عمر میں...... اور وہ اتنی خوبصورت، سگھڑ اور سلیقہ مند ہے، خوش قسمت ہوگا وہ گھر جہاں وہ جائے گی...... میں نے تو کئی سال پہلے سلیمہ سے تمہاری اور شہلا کی بات کر لی تھی۔

عمر: (غصے سے) بے وقوفی کی ہے آپ نے ایسا کر کے...... میری زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ آپ نے مجھ سے پوچھے بغیر کر دیا۔

ماں: (سنجیدہ) تمہیں اعتراض کیا ہے شہلا پر......

عمر: (تلخی سے) میرا اور اس کا کوئی جوڑ نہیں ہے امی...... میری اور اس کی سوچ نہیں ملتی، ہم دو مختلف دنیاؤں کے لوگ ہیں۔

ماں: (بات کاٹ کر) یہ کتابی باتیں مجھ سے مت کر...... مجھ سے آسان زبان میں بات کرو......

عمر: (کچھ دیر چپ رہتا ہے پھر جیسے کسی فیصلے پر پہنچتا ہے) تو آسان زبان میں بات یہ ہے کہ میں کسی اور لڑکی کو پسند کرتا ہوں اور اس سے شادی کا وعدہ کر چکا ہوں...... آج کروں یا دس سال بعد میں اس کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گا۔

(ماں بے اختیار سینے پر ہاتھ رکھ دیتی ہے اور ہکا بکا انداز میں اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا اور سلیمہ کمرے میں بیٹھی ہوئی ہیں، شہلا بے حد خفگی اور غصے سے بات کر رہی ہے)

شہلا: میں عمر کے لئے بیس سال شادی کا انتظار کر سکتی ہوں لیکن کم از کم خالہ منگنی تو کر دیں......

میں کسی کو بتا تو سکوں۔

سلیمہ: (اطمینان سے) تو منگنی تو وہ خود بھی کرنا چاہتی ہے...... مجھے تو اس نے انگوٹھی بھی دکھا دی ہے جو تمہارے لئے لے کر آئی ہے۔ کہہ رہی تھی ملیحہ کے نکاح والے دن پہنائے گی۔

شہلا: (جھنجھلاتی ہے) تو پھر عمر سے بات کیوں نہیں کر رہیں۔

سلیمہ: (برا مان کر) کہہ رہی تھی وقت نہیں مل رہا...... عمر اپنے کاموں میں مصروف ہے اور سعیدہ شادی کے انتظامات میں۔

شہلا: اور میری انہیں پرواہ ہی نہیں...... آپ مجبور کریں گی تو خالہ عمر سے بات کریں گی۔

سلیمہ: مجبور کرنے والی کیا بات ہے...... گھر کی بات ہے۔

شہلا: تو پھر گھر کی بات میں اتنی دیر کیوں لگ رہی ہے......؟

سلیمہ: (حیران ہو کر) تمہیں اتنی جلدی کس چیز کی ہے؟

شہلا: (جھنجھلاتی ہے) ہے جلدی مجھے......

سلیمہ: (اٹھتے ہوئے) اچھا میں صبح سعیدہ سے پھر بات کروں گی۔

شہلا: اور خالہ کو ملیحہ کی شادی کے لئے مزید قرض ابھی تبھی دیں جب وہ اس منگنی کے بارے میں آپ کو کچھ بتائیں۔

سلیمہ: (ناراض ہو کر) کیسی باتیں کر رہی ہو۔ بہن ہے وہ میری...... کوئی بے اعتباری نہیں ہے مجھے اس پر...... اور میں اسے کہوں کہ منگنی کا بتائے تو پھر پیسے لینے آئے...... حد ہی کرتی ہو تم شہلا۔

(کہتے ہوئے ناراض ہو کر کمرے سے جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : اظفر کا گھر

وقت : رات

کردار : اظفر، ثمینہ

(دونوں ماں بیٹا بیٹھے سنجیدگی سے بات کر رہے ہیں)

ثمینہ: انہوں نے چند دن کا وقت مانگا ہے...... ثمرہ کہہ رہی تھی کہ سارہ سے بات کریں گی...... اگر سارہ نے ہاں کر دی تو پھر وہ لوگ یہ رشتہ طے کر دیں گے۔

اظفر: (کچھ مطمئن ہو کر) یعنی خود انہیں کوئی اعتراض نہیں۔
ثمینہ: ......ہاں کسی اعتراض کی بات تو نہیں کی لیکن سارہ کو اعتراض ہو سکتا ہے...... ممکن ہے وہ کہیں اور کرنا چاہتی ہو...... پڑھی لکھی ہے، سمجھدار ہے...... لڑکوں کے ساتھ پڑھتی ہے...... ہو سکتا ہے کسی کو پسند کرتی ہو۔
اظفر: (بے ساختہ) For God`s sake ممی ایسی باتیں نہ کریں۔ آپ مجھے ڈرا رہی ہیں۔
ثمینہ: (سنجیدہ) میں تمہیں بتا رہی ہوں تاکہ تم ضرورت سے زیادہ توقعات لگا کر نہ بیٹھو...... اگر سارہ سے ملے تھے تم تو تم اس سے پوچھ لیتے پھر بات کرتی میں ثمرہ سے۔
اظفر: (گہرا سانس لے کر مسکراتے ہوئے) بس اس وقت مجھے خیال نہیں رہا...... Actually I got confused ساری عمر لڑکیوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا رہا ہوں لیکن کسی لڑکی نے اس طرح کنفیوز نہیں کیا مجھے...... ایسی لڑکی سے پہلے کبھی نہیں ملا میں۔
ثمینہ: ہاں ہے تو اچھی وہ۔
اظفر: میں بتا رہا ہوں آپ کو...... میں شادی کروں گا تو اسی سے کروں گا......
ثمینہ: (سوچتے ہوئے) اور مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر سارہ کو کوئی اعتراض نہ ہوا لیکن ان لوگوں نے تمہارے بارے میں Investigate کروایا تو کیا ہوگا......
(کچھ متفکرانہ انداز میں) میری اور ثمرہ کی دوستی تو جائے گی۔ تم نے بڑی مشکل میں ڈال دیا ہے مجھے اظفر......

(اظفر انہیں دیکھتا رہتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:5

مقام : عمر کا گھر (سعیدہ کا کمرہ)
وقت : رات
کردار : سعیدہ، حسن

(سعیدہ اور حسن بے حد پریشان ہو کر اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ سعیدہ اپنے دوپٹے کے کونے سے اپنے آنسوؤں کو صاف کر رہی ہے)

سعیدہ: میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا اب کیا ہوگا......؟
حسن: (خود بھی پریشان) تم پریشان مت ہو، میں بات کروں گا اس سے...... سمجھاؤں گا اسے۔

سعیدہ: (روتے ہوئے) پریشان کیسے نہ ہوں...... سلیمہ نے پوچھا ہے مجھ سے منگنی کے بارے میں...... ہر دوسرے چوتھے دن وہ پوچھ رہی ہے...... میں کیا کہوں اس سے۔
حسن: (پریشان) میں سمجھ سکتا ہوں...... توقیر نے بھی مجھ سے پرسوں بات کی تھی۔
سعیدہ: (روتے ہوئے) اور اب...... اب آپ دیکھیں عمر کو کوئی احساس ہی نہیں ہے کسی بات کا...... انہیں لوگوں سے قرضہ لے کر ملیحہ کی شادی کر رہے ہیں...... اگر منگنی کے بارے میں انکار کرتے ہیں تو وہ لوگ تو مزید رقم نہیں دیں گے بلکہ اپنی پچھلی رقم بھی مانگیں گے، کیا کریں گے ہم لوگ۔
حسن: (بات کاٹتا ہے) ابھی ان سے ایسی کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے...... چند دن اور ٹالتے ہیں انہیں...... اور عمر کو سمجھاتے ہیں۔
سعیدہ: (یک دم غصے میں آ کر) اسے اس دن کے لئے یونیورسٹی بھیجا تھا کہ یہ وہاں لڑکیاں پسند کرتا پھرے...... اسے گھر کی ذمہ داریوں کا احساس نہیں ہے...... بہنوں کی فکر نہیں ہے۔
حسن: (سنجیدہ) اپنا خون جلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے...... مجھے اس سے بات کرنے دو۔
سعیدہ: (تلخی سے) سختی سے بات کریں اس سے اور صاف صاف کہیں اس سے کہ ہم نے رشتہ طے کر دیا ہے اس کا...... اب وہ انکار نہیں کر سکتا۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈ روم)
وقت : رات
کردار : سارہ

(سارہ اپنے بیڈ پر سونے کے لئے لیٹی ہوئی ہے اور وہ بار بار ہاتھ میں پہنے ہوئے اس چھلے کو انگلی میں گھما رہی ہے، وہ ساتھ مسکرا رہی ہے۔ اس کے کانوں میں عمر کی آواز گونج رہی ہے)

Flashback

Epi:3

Scene: Last

(چند ڈائیلاگز آخری والے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : عمر

(عمر اپنے بیڈ پر لیٹا بے حد اپ سیٹ نظر آ رہا ہے۔ وہ بار بار اپنی کنپٹی کو مسل رہا ہے۔ اس کے کانوں میں اپنی ماں کی روتے ہوئے آواز گونج رہی ہے)

Voice Over

سعیدہ: ساری عمر کی محنت کا یہ صلہ دیا ہے تم نے کہ ماں سے کہہ رہے ہو کہ اسے تمہاری شادی طے کرنے کا کوئی حق نہیں...... اتنے سالوں سے میری اور سلیمہ کی بات ہوئی تھی، اب جا کر انکار کروں گی اسے تو ناک کٹے گی میری...... بہن چھوٹ جائے گی ہمیشہ کے لئے...... تمہاری اس محبوبہ کے لئے۔

(وہ پریشان اٹھ کر بیٹھتا ہے) جو مرضی ہو جائے میں نے شہلا کے علاوہ کہیں تمہاری شادی نہیں کرنی۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : شہلا

(شہلا اپنے بیڈ روم میں ٹہل رہی ہے اور ساتھ گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی ہے...... اس کے کانوں میں ماں کی آواز گونج رہی ہے)

Voice Over

Epi:4

Scene:3

سلیمہ کا سعیدہ کی منگنی کی انگوٹھی کے بارے میں بات

(شہلا کے ہونٹوں پر منگنی کی انگوٹھی کا خریدے جانے کا سن کر یک دم مسکراہٹ آتی ہے۔ پھر اس کے ذہن میں عمر سے بات چیت کا ایک منظر آتا ہے)

// Flashback //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : عمر کا گھر (صحن)

وقت : دن

کردار : عمر، شہلا

(عمر اپنی بائیک دھونے میں مصروف ہے اور وہ ساتھ صحن کے ایک ستون کے ساتھ کھڑی شہلا سے باتیں کر رہا ہے بڑے Casual انداز میں...... اس کی گہری نظروں یا انداز پر غور کئے بغیر)

عمر: یہ تم نے آج کل مجھے عمر بھائی کہنا کیوں چھوڑ دیا ہے؟

شہلا: (سنجیدہ) آپ کو برا لگ رہا ہے کہنا؟

عمر: (مسکراتا ہے) برا نہیں عجیب لگ رہا ہے۔

شہلا: (اطمینان سے) بس میں نے اب کسی کو بھائی نہیں کہنا۔

عمر: (ہنستا ہے) اچھا تو کیا نام لیا کرو گی میرا؟......

شہلا: (گھبرا کر) کیسی باتیں کرتے ہیں بھلا نام کیوں لوں گی آپ کا؟...... آپ بڑے ہیں مجھ سے!

عمر: (ہنستا ہے) شکر ہے تمہیں یاد آ گیا۔ ویسے یہ کسی کو بھائی نہ کہنے کا مشورہ کس کا ہے؟...... تمہاری دوست عالیہ کا؟

شہلا: (برا مانتی ہے) نہیں بھلا وہ کیوں کہے گی مجھے۔

عمر: (چھیڑتا ہے) اچھا تو تمہاری کسی پسندیدہ ہیروئن نے ڈرامے میں لوگوں کو ناموں سے پکارنا شروع کر دیا ہو گا۔

شہلا: (سنجیدہ) میں ڈرامے نہیں دیکھتی اب......

عمر: (چھیڑتا ہے) کیوں؟...... کیبل خراب ہے کیا؟

شہلا: جی نہیں...... میں کتابیں پڑھتی ہوں......

عمر: (سراہتا ہے) یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں وہ لڑکیاں جو کتابیں پڑھتی ہوں۔ بجائے یہ کہ 24 گھنٹے Tv کے سامنے بیٹھی ہوں یا دوستوں کے ساتھ گپ لگا رہی ہوں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا بیڈ روم)
وقت : رات
کردار : شہلا

(شہلا بے اختیار مسکراتی ہوئی اس کھڑکی میں جا کر کھڑی ہو جاتی ہے جہاں سے عمر کا صحن نظر آتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا کمرہ)
وقت : رات
کردار : اظفر

(اظفر اپنے بیڈ روم کی کھڑکی میں کھڑا ہے اور باہر دیکھ رہا ہے، وہ بے حد سنجیدہ ہے۔ اس کی نظروں کے سامنے ریسٹورنٹ میں اس کا اور سارہ کا منظر آ رہا ہے)

// Flashback //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : ریسٹورنٹ
وقت : دن
کردار : سارہ، اظفر

(اظفر اور سارہ ریسٹورنٹ میں بیٹھے کافی پی رہے ہیں سارہ اظفر کی کسی بات پر ہنستی ہے پھر کہتی ہے)

سارہ: بڑی ناقابل یقین باتیں کر رہے ہیں آپ...... ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟

اظفر: (سنجیدہ) کیوں نہیں ہو سکتا...... آپ کسی بھی شخص سے کچھ بھی Expect کر سکتے ہیں...... پھر ضروری نہیں ہے کہ ہر سمجھدار نظر آنے والا شخص بھی حماقت ہی نہ کرے۔

سارہ: (ہنستی ہے) اور اس وقت مجھے آپ بھی خاصے سمجھدار لگ رہے ہیں۔

اظفر: (ہنس پڑتا ہے) میں تو خیر سمجھدار نہ بھی لگتا تب بھی کچھ بھی کر سکتا ہوں......

I am very impulsive

سارہ: تو آپ مجھے سکوبا ڈائیونگ کے بارے میں بتا رہے تھے......

اظفر: (بے ساختہ) بتا رہا تھا نہیں بتا چکا ہوں۔

سارہ: میں نے سوچا شاید کچھ اور باقی ہو...... کتنے ملک پھر چکے ہیں اب تک آپ؟

اظفر: ......دنیا کے نقشے پر کتنے ملک ہیں؟

سارہ: (مسکرا کر) میری جنرل نالج اور جیوگرافی دونوں خراب ہیں......

اظفر: (بے ساختہ) میری طرح......

Another common point.

سارہ: (مسکراتے ہوئے) لیکن آپ رسک ٹیکر ہیں، میں نہیں ہوں۔

I always love to play safe.

اظفر: (مسکراتے ہوئے) چلیں آپ سے دوستی ہو گی تو شاید آپ میری طرح ہو جائیں گی یا میں آپ کی طرح۔

سارہ: (بے حد اعتماد سے) لیکن مجھے وہ لوگ پسند ہیں جو کسی کے رنگ میں نہیں رنگتے...... اپنی Individuality برقرار رکھتے ہیں...... اس لئے یہ گارنٹی میں آپ کو دیتی ہوں کہ کم از کم میں آپ کی طرح نہیں ہوں گی۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : اظفر کا گھر
وقت : رات
کردار : اظفر

(اظفر کھڑکی میں کھڑا بے اختیار مسکراتا ہے۔ اس کے کانوں میں اب ثمینہ اور اپنی گفتگو گونجنے لگتی ہے۔ اور اس کی مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے۔ وہ بے حد سنجیدہ نظر آنے لگتا ہے۔ ثمینہ کی سارہ کی پسند کے بارے میں ڈائیلاگ...... اور اس کے اظفر کے بارے میں تحفظات)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : سعیدہ، سلیمہ

(سعیدہ کمرے میں بیٹھی ایک دوپٹے پر کچھ کڑھائی کر رہی ہے، جب سلیمہ کمرے میں داخل ہوتی ہے۔خوشگوار انداز میں)

سلیمہ: السلام علیکم!

سعیدہ: (سعیدہ اسے دیکھ کر بے اختیار نروس ہو جاتی ہے)وعلیکم السلام...... ارے آؤ...... آؤ سلیمہ میں ابھی تمہارے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔

سلیمہ: (دوپٹہ پکڑ کر) بڑی اچھی کڑھائی ہے...... ماشاء اللہ اس عمر میں بھی آپ کے ہاتھ میں بڑی صفائی ہے۔

سعیدہ: (سنجیدہ) ارے ایسی بھی کیا صفائی۔بس کر لیتی ہوں تھوڑا بہت۔ کتنے سالوں بعد کڑھائی کر رہی ہوں۔

سلیمہ: اللہ ملیحہ کو پہننا مبارک کرے۔

سعیدہ: آمین......

سلیمہ: کوئی میرے ذمہ اور کام تو نہیں......

سعیدہ: (مسکرانے کی کوشش) نہیں...... نہیں ہوگا تو میں بتاؤں گی...... تم سے نہیں کہوں گی تو کس سے کہوں گی...... اپنے گھر والی بات ہے یہ تو۔

سلیمہ: اور کیا......؟
(کچھ دیر کے بعد) وہ آپا پھر عمر سے بات ہوئی آپ کی......؟

سعیدہ: (گھبرا کر بات ٹالنے کی کوشش کرتی ہے) ہاں وہ ٹھہرو...... میں شربت تو منگوادوں تمہیں......

سلیمہ: کوئی ضرورت نہیں آپا...... مجھے پیاس نہیں ہے...... آپ تو بس اچھی خبر سنا کر میرا منہ میٹھا کرا دیں۔

سعیدہ: (نظریں چرا کر کڑھائی کرتے ہوئے) بس کرنی تھی عمر سے بات...... میں بیٹھی بھی رہی اس کے انتظار میں...... پر آیا ہی بڑا لیٹ...... میں تو پھر سونے چلی گئی...... کروں گی میں

ایک آدھ دن میں اس سے بات۔

سلیمہ: (بے تابی سے) آپا جلدی بات کریں دو ہفتے رہ گئے ہیں ملیحہ کی شادی میں...... ہمیں بھی تو شہلا کی منگنی کے سلسلے میں کوئی انتظامات کرنے ہوں گے۔

سعیدہ: (سنجیدہ) دیکھو رشتہ تو طے ہی ہے...... تم انتظام کرتی رہو...... مجھے تو بس عمر سے بات کرنی ہے...... اس نے کوئی انکار تھوڑی کرنا ہے۔

سلیمہ: (ہنستی ہے) ارے یہ تو مجھے بھی پتہ ہے......

سعیدہ: (کچھ دیر کے بعد رک رک کر) بس یہی کہے گا کہ ابھی منگنی اور شادی کے جھمیلوں میں نہ ڈالیں سال دو سال کے بعد۔

سلیمہ: (سنجیدہ ہوتے ہوئے) آپا شادی تو چلو دو کیا تین سالوں کے بعد کر دوں گی...... پر منگنی تو ہو جائے لوگوں کو پتہ چل جائے...... ابھی تو ہر کوئی پوچھتا ہے شہلا کے بارے میں۔

سعیدہ: (نروس) ہاں...... ہاں......
(اٹک اٹک کر دوپٹے پر نظر) وہ تو میں...... میں سمجھتی ہوں...... بس تم دیکھو میں ایک آدھ دن میں بات کرتی ہوں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : دن

کردار : عمر، حسن، سعیدہ

(تینوں عمر کے کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں، عمر بے حد سنجیدگی اور دو ٹوک انداز میں کہہ رہا ہے)

عمر: جو کام میں نہیں کر سکتا وہ کرنے کے لئے مجھ سے نہ کہیں۔

سعیدہ: اتنے سالوں سے رشتہ طے کر رکھا ہے ہم لوگوں نے......

عمر: (بات کاٹتا ہے) اتنے سالوں سے آپ نے مجھ سے پوچھ کر رشتہ طے نہیں کیا تھا......

حسن: (نرم لہجے میں) چلو ہم سے غلطی ہو گئی ہم نے تم سے پوچھے بغیر یہ رشتہ طے کر دیا...... لیکن اب تم ہماری عزت رکھ لو۔

عمر: میں ضرور رکھتا ابو اگر یہ میری زندگی کا معاملہ نہ ہوتا...... مجھے ایک پڑھی لکھی بیوی چا جس کے ساتھ میری انڈرسٹینڈنگ ہو۔

حسن: (بے ساختہ) شہلا نے بھی BA کیا ہے، MA بھی کرلے گی وہ۔

عمر: (سر جھٹک کر) جس طرح کا BA اس نے کیا ہے وہ پورا خاندان جانتا ہے...... اردو اور ہوم اکنامکس رکھنے کے باوجود دوسری دفعہ سپلی آئی ہے اس کی۔

سعیدہ: (تلخی سے) تو کیا ہوا؟...... صرف ڈگریاں تو اچھی بیویاں نہیں بناتیں...... ڈگریوں والیوں سے زیادہ سگھڑ اور سلیقہ مند لڑکی ہے وہ۔

عمر: (بے ساختہ) میں نے کب کہا وہ نہیں ہے...... وہ بہت اچھی ہے لیکن وہ...... وہ لڑکی نہیں ہے جسے میں اپنی بیوی کے طور پر دیکھنا چاہتا ہوں۔

حسن: (جلدی سے) تم اسے بتاؤ گے اور سمجھاؤ گے تو وہ ویسی ہی بن جائے گی جیسی بیوی تم چاہتے ہو۔

عمر: (بے چارگی سے) نہیں بن سکتی ابو...... وہ اپنی سوچ اپنی شخصیت میرے لئے ختم کرلے گی تو وہ شہلا نہیں رہے گی...... اس کے ساتھ بھی زیادتی ہے یہ ساری زندگی کے لئے، وہ ایک ماسک چڑھا کر میرے ساتھ رہے کیونکہ وہ ماسک مجھے پسند ہے...... میں یہ زیادتی نہیں کرسکتا اس کے ساتھ۔ لیکن میں اور وہ اکٹھے نہیں چل سکتے۔

سعیدہ: (تلخی سے) اس لئے کیونکہ تمہاری زندگی میں ایک چڑیل آ گئی ہے جس نے تمہاری آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔

عمر: (غصے سے بات کاٹتا ہے) امی آپ سارہ کا نام اس میں مت لیں اس کا کوئی قصور نہیں۔

سعیدہ: (غصے سے) کیوں قصور نہیں ہے...... وہ زندگی برباد کررہی ہے کسی کی...... یہ ہوتی ہیں پڑھی لکھی لڑکیاں...... لڑکوں پر ڈورے ڈالنے کے لئے یونیورسٹی آتی ہیں......

عمر: (سنجیدہ) وہ بہت اچھے خاندان کی ہے امی...... وہ ایسی لڑکی نہیں ہے میں سات سال سے جانتا ہوں اسے اور اس کی فیملی کو...... ان کے گھر آنا جانا ہے میرا......

سعیدہ: سات سال سے یہ چکر چل رہا ہے اور تم نے ہمیں خبر تک نہیں ہونے دی......

عمر: کوئی چکر نہیں چل رہا تھا...... وہ دوست تھی میری۔

سعیدہ: تو دوست رہنے دے بیوی کیوں بنا رہا ہے......

عمر: وہ مجھے پسند ہے امی...... میں چاہتا ہوں میری بیوی میرے ساتھ کام کرے۔

سعیدہ: (غصے سے) اس گھر میں کام کرنے والی کوئی لڑکی بہو بن کر نہیں آسکتی...... اس گھر میں جوان بہنیں ہیں تمہاری...... اتنی آزاد خیال لڑکی نہیں چاہئے ہمیں۔ تو نوکریاں کروانے کے لئے۔

عمر: میں نوکری کروانے کی بات نہیں کررہا، وہ میرے بزنس میں میری مدد کرسکتی ہے۔

حسن: (غصے سے) توقیر اور سلیمہ کو کیا کہیں ہم...... تمہیں پتہ ہے تمہاری بہن کی شادی کے لئے کتنا قرضہ لے رکھا ہے ان سے...... رشتے سے انکار کریں گے تو وہ سارا پیسہ دینا پڑے گا انہیں...... فوری طور پر۔

عمر: میں دے دوں گا...... آپ ان سے کچھ مہلت مانگ لیں۔

سعیدہ: (تلخی سے) کیوں دیں گے مہلت ہمیں...... ہم نے اتنے سال رشتے کے نام پر ان کے ساتھ مذاق کیا تو وہ کیوں کوئی لحاظ کریں گے ہمارا۔

عمر: (تلخی سے) آپ کو ان سے قرضہ لینے کا فیصلہ کرتے ہوئے مجھ سے پوچھنا چاہئے تھا......

حسن: (غصے سے چلا کر) باپ کے مرنے سے پہلے ہی اس گھر میں اب ہر کام تمہارے پوچھنے سے ہوگا...... پورے خاندان میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے ہم...... تانیہ کا رشتہ بھی نہیں ہوگا خاندان میں۔

عمر: (بات کاٹ کر) میں ڈھونڈ لوں گا ان کے لئے رشتہ، آپ ان کی فکر نہ کریں۔

سعیدہ: (یک دم نرم لہجے میں) کم از کم اتنا تو کرسکتے ہو تم کہ فی الحال منگنی کرلو شہلا سے پھر بعد میں کچھ وقت گزرے گا تو ہم سعیدہ اور توقیر کو یہ سارا مسئلہ بتادیں گے۔

عمر: (نفی میں سر ہلاتا ہے) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں شہلا کی زندگی کے ساتھ کوئی کھیل نہیں کھیل سکتا۔ میں اس پر اپنے نام کا ٹھپہ کیوں لگاؤں۔ میری بھی بہنیں ہیں، کوئی ان کے ساتھ ایسا کرے تو۔

سعیدہ: (ہاتھ جوڑتی ہے) دیکھ میں ہاتھ جوڑتی ہوں تمہارے سامنے۔

عمر: (ماں کے ہاتھ کھول کر) امی آپ کہتی ہیں تو میں سارہ سے شادی نہیں کرتا لیکن میں نے شہلا سے بھی شادی نہیں کرنی...... اور آپ دوبارہ کبھی مجھ سے شادی کی بات تک نہ کیجئے گا۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 16

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : ملیحہ، تانیہ

(دونوں عمر کے کمرے کے باہر عمر اور ماں باپ کی باتیں سن رہی ہیں)

ملیحہ: کتنے خود غرض ہیں عمر بھائی......

ثانیہ: (بڑبڑاتی ہے) صرف اپنا سوچ رہے ہیں......لگتا ہی نہیں کہ ہمارے بھائی ہیں۔

ملیحہ: (نفرت سے) مجھے تو نفرت ہو رہی ہے اس لڑکی سے جس سے شادی کرنا چاہتے ہیں یہ۔

ثانیہ: (غصے سے) اور میرے سامنے ہو تو میں اس کا گلا دبا دوں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : سارہ کا گھر

وقت : دن

کردار : سارہ، ثمرہ

(سارہ اور ثمرہ دونوں بیٹھی باتیں کر رہی ہیں، ثمرہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہی ہے۔ سارہ بھی بے حد سنجیدہ نظر آ رہی ہے)

ثمرہ: تم کیا کہہ رہی ہو، یہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔

سارہ: (سنجیدہ) ممی......عمر نے مجھے پرپوز کیا ہے......اور میں نے Accept کر لیا ہے۔

ثمرہ: (سنجیدہ) بیٹا عمر دوست کے طور پر ٹھیک ہے...... میں نے آج تک کبھی اس کے ساتھ تمہاری دوستی پر اعتراض نہیں کیا لیکن میری جان لائف پارٹنر کے طور پر بہت ساری دوسری چیزیں بھی دیکھنی پڑتی ہیں۔

سارہ: (بے ساختہ) اور وہ ساری چیزیں وہ ہیں جو اس کے پاس نہیں ہیں اور جن کے نہ ہونے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ثمرہ: (سنجیدہ) ہمیں تو پڑتا ہے نا......تم اولاد ہو ہماری......ساری عمر ہم نے تمہیں سب سے اچھی چیز دی ہے......اور اب شادی کا معاملہ آیا ہے تو تمہیں کنویں میں کیسے کود جانے دیں......

سارہ، (بات کاٹتی ہے) عمر کنواں نہیں ہے میرے لئے......

ثمرہ: (بے ساختہ) اس کی کلاس اور فیملی بیک گراؤنڈ بن جائیں گے...... بلکہ کنواں نہیں اندھا کنواں۔

سارہ: (سنجیدہ) ممی میں کلاس اور بیک گراؤنڈ پر Believe نہیں کرتی، میں انسانوں کو ذاتی

اچھائی اور برائی کی بنیاد پر Judge کرتی ہوں۔

ثمرہ: (سنجیدہ) بہت اچھا کرتی ہو...... ایسا ہی کرنا چاہئے......لیکن زندگی گزارنے کے ... انہیں سارے Rules اور پیرامیٹرز کو دیکھنا چاہئے جو سوسائٹی سیٹ کرتی ہے۔ اور عمر ا... اظفر دونوں کا کوئی Match نہیں ہے۔

سارہ: (جھنجھلا کر) ممی میں عمر کو کسی کے ساتھ ترازو میں رکھ کر تول کر اس کے ساتھ زند... گزارنے کا فیصلہ نہیں کروں گی۔

ثمرہ: (معنی خیز انداز میں) کانچ کا چھلہ کسی ایک انگلی میں پہنا ہو اور اپنی مرضی سے پہنا ہو... بڑا اچھا لگتا ہے......لیکن ہر انگلی میں اور مجبوراً پہنا ہو......تو بڑی تکلیف ہوتی ہے......

سارہ: (سنجیدہ) ہم کیوں کرتے ہیں شادی......اپنی خوشی کے لئے کرتے ہیں؟......یا سوسائٹی کو خوش کرنے کے لئے؟ اور اگر مجھے اپنی خوشی دیکھنی ہے تو میں جانتی ہوں میں عمر کے ساتھ بہت خوش رہوں گی......اور سوسائٹی کو خوش کرنا میرا مسئلہ نہیں ہے۔

(وہ کہتے ہوئے اٹھ کر جاتی ہے۔ ثمرہ پریشان نظروں سے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : سارہ کا کمرہ

وقت : رات

کردار : سارہ، عمر

(سارہ قدرے تشویش سے سیل کان سے لگائے عمر سے بات کر رہی ہے بے حد تھکے انداز میں آنکھیں مسل رہا ہے)

عمر: کہیں مل سکتے ہیں کل؟

سارہ: (پریشان) ہاں......کیوں؟......کیا ہوا؟

عمر: ملنے پر بتاؤں گا۔

سارہ: پریشان ہو......؟

عمر: (تھکا ہوا) بہت زیادہ......

سارہ: (بے ساختہ) میں ابھی آ جاتی ہوں۔

عمر: نہیں رات ہو رہی ہے سارہ۔ کل ملتے ہیں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:19

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : سلیمہ، سعیدہ، شہلا

(سلیمہ Tv دیکھ رہی ہے جب سعیدہ بے حد پریشان ہو کر اندر آتی ہے۔ سلیمہ اسے دیکھ کر خوش ہوتی ہے اور Tv بند کرتے ہوئے کہتی ہے)

سلیمہ: اچھا ہوا آپا تم آ گئیں ورنہ میں ابھی تمہاری طرف ہی آنے والی تھی...... توقیر کہہ کر گئے تھے کہ آج منگنی کے بارے میں میں پوچھ کر آؤں ان سے، انتظامات شروع کرنے ہیں...... کہہ رہے تھے کارڈز بھی چھپوائیں گے اور بھی پتہ نہیں کیا کیا فضول اخراجات سوچ رہے ہیں دونوں باپ بیٹی۔ کیا ہوا آپا؟...... چہرہ کیوں اترا ہوا ہے؟

سعیدہ: ہمت نہیں ہو رہی بات کرنے کی۔

سلیمہ: کیوں کیا ہوا؟

(سعیدہ رونا شروع کر دیتی ہے۔ اور روتے ہوئے کہتی ہے)

سعیدہ: عمر شہلا سے شادی نہیں کرنا چاہتا......

(باہر کوریڈور میں آتی شہلا کے ہاتھ سے پانی کا گلاس گرتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

FREEZE

قسط نمبر 5

منظر:1

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : سلیمہ، سعیدہ، شہلا

(شہلا بالکل پتھر کے بت کی طرح ساکت برآمدے میں کھڑی ہے جبکہ اندر کمرے میں سعیدہ اور سلیمہ باتیں کر رہی ہیں)

سلیمہ: (ہکا بکا) کیا مطلب ہے تمہارا آپا؟...... کیوں شادی سے انکار کر رہا ہے وہ؟...... اتنے سال کے بعد اب کیا ہو گیا ہے؟

سعیدہ: (روتے ہوئے) یونیورسٹی کی کسی لڑکی کیساتھ شادی کرنا چاہتا ہے...... کہتا ہے اس سے وعدہ کر چکا ہے۔

سلیمہ: (بے یقینی سے) تو جو وعدہ اتنے سال سے آپ نے اور حسن بھائی نے ہم سے کیا ہے...... وہ کیا ہوا؟

سعیدہ: (روتے ہوئے) بہت سمجھا رہے ہیں ہم اسے...... ہاتھ تک جوڑ ڈالے، پر وہ ٹس سے مس نہیں ہو رہا...... پتہ نہیں کیا جادو کر دیا ہے اس لڑکی نے اس پر۔

سلیمہ: (سینے پر ہاتھ رکھ کر) میری بیٹی...... میری بیٹی کا کیا ہو گا؟...... اتنے سالوں سے ہماری طرح وہ بھی یہی سمجھتی رہی کہ عمر...... عمر کو ذرا خدا کا خوف نہیں ہے۔

سعیدہ: (روتے ہوئے)...... وہ کہتا ہے ہم نے اس سے پوچھا نہیں اسے بتایا نہیں ورنہ وہ پہلے ہی ہمیں اپنے انکار کے بارے میں بتا دیتا۔

سلیمہ: (غصے سے)...... تو تم لوگوں نے کیوں نہیں پوچھا اس سے...... کیوں نہیں بتایا اسے؟

سعیدہ: (بے بسی سے)...... کیا پوچھتے؟...... ہر وقت تو وہ شہلا شہلا کرتا تھا...... ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ وہ پسند کرتا ہے شہلا کو...... لیکن اب وہ کہہ رہا ہے اس نے ہمیشہ بہن سمجھا ہے شہلا کو۔

(باہر کھڑی شہلا بے اختیار آنکھیں بند کر لیتی ہے غصے سے)

سلیمہ: مجھے کچھ پتہ نہیں آپا...... عمر کو منانا پڑے گا تم لوگوں کو...... جو چاہے کرو لیکن اسے راضی

کرو...... ورنہ صرف یہ رشتہ ختم نہیں ہوگا......ہم دونوں کا رشتہ بھی ختم ہو جائے گا۔

سعیدہ: (رنجیدہ) ایسا مت کہو سلیمہ...... میں اور حسن پوری کوشش کر رہے ہیں اسے منانے کی...... کچھ وقت دو ہمیں...... مجھے یقین ہے کہ وہ مان جائے گا۔

سلیمہ: (بے ساختہ)...... کچھ وقت؟...... جہاں اتنے سال گئے وہاں کچھ وقت سے کیا ہوگا...... جتنا وقت چاہئے لے لیں......لیکن عمر کا رشتہ میری بیٹی کے ساتھ ہونا چاہئے۔

(شہلا شاکڈ کھڑی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : ریسٹورنٹ

وقت : دن

کردار : عمر، سارہ

(دونوں ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہیں، سارہ بے حد شاکڈ انداز میں اسے دیکھ رہی ہے جبکہ عمر بے حد تھکے ہوئے انداز میں سر کو جھکائے ہوئے ہے۔ بمشکل بول پاتی ہے)

سارہ: میں...... میں سمجھتی تھی کہ تم نے اپنے گھر والوں سے بات کر کے مجھے پرپوز کیا ہوگا......

عمر: (سنجیدہ) میں سمجھتا تھا کہ ان کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا...... آج تک کبھی اس رشتے کی بات تک میں نے کہیں سے نہیں سنی...... میں اسے چھوٹی بہن سمجھتا ہوں...... اور مجھے یقین ہے وہ بھی یہی سمجھتی ہے......صرف ہمارے والدین......

سارہ: (بہت دیر چپ رہنے کے بعد) تو پھر تم......تم نے کیا فیصلہ کیا ہے......؟

(عمر تھکا ہوا آنکھوں کو رگڑتا خاموش رہتا ہے......سارہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہتی ہے، پھر بے حد رنجیدہ انداز میں اپنے ہاتھ سے وہ چھلا اتار کر عمر کے سامنے رکھ دیتی ہے۔ چونک کر اسے دیکھتا ہے)

عمر: یہ کیا کر رہی ہو؟

سارہ: (رنجیدہ) وہ جو تم مجھ سے نہیں کہہ پا رہے......

عمر: (حیران)......کیا مطلب؟

سارہ: ......میں جانتی ہوں تمہارے لئے یہ فیصلہ......

عمر: (بات کاٹتا ہے بے حد خفگی سے)......تم سمجھ رہی ہو میں نے تمہیں یہ بتانے کیلئے بلایا؟

کہ میں تم سے شادی نہیں کر سکتا۔

You are so wrong.

سارہ: تو پھر؟

عمر: تم سے بات کرنے کیلئے......

(اس چھلے کو دیکھتے ہوئے) یہ سب کچھ بتانے کیلئے بلایا ہے میں نے......تم نے کتنی آسانی سے اسے اتار کر پھینک دیا۔

سارہ: (رنجیدہ) آسانی سے نہیں اتارا......لیکن تمہاری زندگی کو مشکل نہیں بنانا چاہتی میں......

عمر: (دل گرفتہ) تمہارے بغیر مشکل نہیں ہوگی میری زندگی؟

سارہ: (رنجیدہ) میں تمہارے اور تمہارے Parents کے درمیان کوئی اختلاف نہیں چاہتی اور وہ بھی میری وجہ سے...... جہاں وہ چاہتے ہیں تم وہاں شادی کر لو۔

عمر: (جھنجھلا کر) تم نے اگر ایثار اور قربانی کی کوئی مثال قائم کرنی ہے تو اور بات ہے لیکن میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔

How canI live without you?

تمہیں تو خیر میرے بغیر کوئی فرق نہیں پڑے گا......لیکن میں مر جاؤں گا۔

سارہ: (بے حد غصہ اور برا منا کر) ہاں مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا...... مجھے تو کبھی کوئی فرق نہیں پڑے گا......تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو......؟

(وہ کچھ کہنے کی بجائے وہ چھلا اٹھا کر اسے دیتا ہے۔ سارہ اسے دیکھ کر پھر چھلا اس کے ہاتھ سے لے لیتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا چلتے ہوئے لڑکھڑاتے قدموں سے ماں کے پاس آ کر صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔ سلیمہ بھی بڑے رنج سے اسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے)

سلیمہ: تو فکر نہ کرو دیکھنا سب......

شہلا: (بمشکل بولتی ہے) میں نے کہا تھا نا آپ سے کہ وہ..........

سلیمہ: (تسلی دینے کی کوشش) آپا کہہ کر گئی ہے کہ ہر قیمت پر اسے منا لے گی......

شہلا: ......اور اگر وہ......وہ نہ مانا تو۔

سلیمہ اس کے سوال پر بول نہیں پاتی۔ دونوں کچھ دیر چپ چاپ بیٹھی رہتی ہیں۔ پھر یک دم شہلا پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیتی ہے

تو میں......میں کیا کروں گی......؟ وہ بڑا ظلم کر رہا ہے مجھ پر...... بڑا ہی ظلم کر رہا ہے۔

(سلیمہ بھی رونے لگتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : سارہ کا گھر

وقت : دن

کردار : سارہ، حسین

(سارہ اور حسین سٹڈی میں بیٹھے ہوئے ہیں، دونوں بے حد سنجیدہ نظر آ رہے ہیں)

حسین: بیٹا ہم لوگ تمہیں مجبور کر کے کہیں تمہاری شادی نہیں کریں گے...... یہ بہر حال تمہاری زندگی ہے اور تمہیں حق ہے کہ تم شادی جیسا فیصلہ اپنی مرضی سے کرو......لیکن تمہاری امی کا خیال ہے کہ تم یہ فیصلہ جذباتی ہو کر کر رہی ہو۔

سارہ: (بے ساختہ) بابا...... جذباتی تو میں ہو رہی ہوں اس میں تو کوئی شک نہیں ہے......لیکن میں اتنی جذباتی بھی نہیں ہو رہی کہ آنے والے مسئلوں کا مجھے اندازہ نہ ہو۔

حسین: (سنجیدہ) عمر اچھا لڑکا ہے، مجھے ہمیشہ سے پسند رہا ہے......لیکن تمہاری ممی بھی ٹھیک کہتی ہیں وہ Established نہیں ہے۔ بہت ذمہ داریاں ہیں اس پر...... گھر بار بھی کوئی بہت اچھا نہیں ہے......ایسے حالات میں ایڈجسٹ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

سارہ: (بات کاٹتی ہے)...... فیملی بیک گراؤنڈ، سٹیٹس کیا انسان کی کوالٹیز سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں......؟ آپ ہی تو ساری عمر کہتے رہے کہ انسان کا کردار بڑا ہوتا ہے......اس کا حسب نسب نہیں۔

حسین: تم نے ساری زندگی آسائشات میں گزاری ہے...... مجھے اگر کوئی خوف ہے تو یہ کہ تم ان مشکل حالات کا سامنا نہیں کر سکو گی جو عمر سے شادی کی صورت میں تمہیں پیش آئیں گے۔

سارہ: (سر جھٹک کر)......میں سب کچھ Face کر لوں گی، مجھے اعتماد ہے اپنے آپ پر...... اور عمر پر......

حسین: ......میں تم پر کوئی زبردستی نہیں کروں گا بیٹا۔ تمہاری شادی تو وہیں ہو گی جہاں تم چاہو گی لیکن میں چاہتا تھا تم اظفر کے پرپوزل کے بارے میں بھی سوچو...... برا نہیں ہے وہ۔

سارہ: (دوٹوک انداز میں)......بہت اچھا ہے وہ......لیکن شادی کے لئے نہیں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:5

مقام : شہلا کا گھر

وقت : رات

کردار : سلیمہ، توقیر

(دونوں اپنے کمرے میں بے حد پریشانی کے عالم میں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ رنجیدہ)

سلیمہ: ......مجھے یہ امید نہیں تھی آپا سے...... اگر یہ سب کچھ ہی کرنا تھا تو پھر اتنے سالوں سے رشتہ کی بات کرنے کی کیا تک بنتی تھی......خود ہی بات کی انہوں نے عمر کے رشتے کی اور اب خود ہی۔

توقیر: (سنجیدہ)......لیکن اچھا ہوا......ہمیں یہ سب کچھ جلدی پتہ چل گیا...... چند اور سال ہم اسی آس میں بیٹھے رہتے تو زیادہ خرابی ہوتی ہمارے لئے۔

سلیمہ: (پریشان) میری بیٹی اس قدر پریشان ہے کہ میں بتا نہیں سکتی۔ انہوں نے......

توقیر: (سنجیدہ)......شہلا کو میں خود سمجھاؤں گا...... اسے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے...... رشتوں کی کوئی کمی تھوڑی ہے اس کے لئے؟ خاندان کے اندر باہر کئی لوگ پوچھ رہے ہیں اس کے لئے۔

سلیمہ: (ایک دم)...... ٹھیک کہتے ہیں آپ...... لیکن آپا ابھی سمجھا رہی ہیں عمر کو کہہ رہی تھیں کہ تھوڑا وقت لگے گا لیکن وہ مان جائے گا۔

توقیر: (دوٹوک انداز) لیکن میں اب اپنی بیٹی کی شادی ایسے کسی آدمی سے کرنا نہیں چاہتا جو کسی

کے مجبور کرنے پر اس سے شادی کرے...... تم شہلا کو سمجھاؤ، ہم اس کی کہیں اور اچھی جگہ شادی کر دیں گے۔

سلیمہ: (غصے میں آ کر) حسن بھائی سے کہہ دیں کہ وہ رقم واپس کریں ہماری جو انہوں نے ملیحہ سے شادی کے لئے لی ہے...... میں نے تو سوچ لیا ہے کہ میں نے اب اس شادی میں نہیں جانا۔

توقیر: (سمجھاتے ہوئے) اس میں حسن بھائی یا آپا کا کیا قصور ہے...... اولاد کے ہاتھوں مجبور ہیں وہ......اور کوئی ضرورت نہیں ہے قرضے کی رقم کا ذکر کرنے کی...... ملیحہ ہماری بیٹیوں جیسی ہے...... اس رشتہ کے تنازعے پر اس طرح کی اوچھی حرکت زیب نہیں دیتی ہمیں۔

سلیمہ: (غصے سے) آپ کی ایسی ہی نرمی کا فائدہ اٹھاتے ہیں لوگ...... ان لوگوں نے بھی اٹھایا ہے...... سختی سے بات کرتے تو حسن بھائی اور آپا ہر قیمت پر یہ منگنی کرتے۔

توقیر: (اٹھتے ہوئے) میری بیٹی اتنی بوجھ نہیں ہے مجھ پر کہ میں اسے کسی ایسے شخص کے سر تھوپ دوں جو اسے پسند ہی نہیں کرتا...... اچھا ہوا سب کچھ ابھی پتہ چل گیا...... شادی یا منگنی کے بعد ایسا کچھ ہوتا تو کیا ہوتا۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6

مقام : سارہ کا گھر
وقت : رات
کردار : حسین، ثمرہ

(دونوں اپنے کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں، ثمرہ بے حد اپ سیٹ انداز میں حسین سے کہہ رہی ہے)

ثمرہ: حسین...... حسین آپ آخر کیوں میری بات نہیں سمجھ رہے......

حسین: (سنجیدہ) میں سمجھ رہا ہوں تمہاری بات، لیکن وہ اگر اظفر سے شادی نہیں کرنا چاہتی تو میں مجبور کیسے کر سکتا ہوں اسے......

ثمرہ: (بے تابی سے) بات اظفر کی نہیں ہے...... وہ نہ کرے اس کے ساتھ شادی...... کئی دوسرے رشتے ہیں اس کے لئے...... اور بہت اچھے اچھے رشتے ہیں لیکن وہ جان بوجھ کر

خود کو مصیبتوں میں پھنسانا چاہتی ہے۔

حسین: (اطمینان سے) ضروری نہیں ہے...... سارہ بہت سمجھدار ہے ثمرہ...... اس نے اگر اتنا بڑا فیصلہ کیا ہے تو بہت سوچ سمجھ کر کیا ہوگا۔ ہم صرف سوشل سٹیٹس کی وجہ سے اس رشتہ سے اتنے خائف ہیں ورنہ عمر برا لڑکا تو نہیں ہے...... مجھے تو ہمیشہ سے پسند ہے...... اور ہو سکتا ہے اس کی فیملی بھی اتنی ہی اچھی ہو۔

ثمرہ: (سنجیدہ) میں کب عمر کی برائی کر رہی ہوں۔ ہو سکتا ہے واقعی فیملی اچھی ہو۔ لیکن آپ خود سوچیں حسین اسے Establish ہونے میں کتنا وقت لگے گا۔ پھر بڑا بیٹا ہے ذمہ داریوں کا انبار ہوگا اس کے سر پر اور جوائنٹ فیملی سسٹم میں ان حالات میں رہنا آسان نہیں ہے۔

حسین: (اطمینان سے) ہمیں تھوڑی رہنا ہے وہاں...... تمہاری بیٹی کو رہنا ہے اور اگر اسے کوئی اعتراض نہیں ہے تو پھر ہمیں بھی نہیں کرنا چاہئے...... میرا خیال ہے ہمیں خوش دلی سے اس کا فیصلہ قبول کرنا چاہئے...... ہمارا فرض تھا اسے اچھا اور برا سمجھانا، وہ ہم نے سمجھا دیا...... باقی اس کی زندگی ہے اور وہ حق رکھتی ہے کہ اسے اپنی مرضی کے مطابق گزارے۔

(ثمرہ انہیں دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا کمرہ)
وقت : دن
کردار : شہلا، عالیہ

(شہلا بیڈ پر بیٹھی آنسو بہا رہی ہے جبکہ عالیہ اس کے پاس بیٹھی ہے۔ وہ بے حد اپ سیٹ نظر آ رہی ہے)

شہلا: مجھے اب بھی یقین نہیں آ رہا کہ یہ سب عمر کہہ سکتا ہے...... وہ اس طرح انکار کر سکتا ہے۔

عالیہ: (کندھے پر ہاتھ رکھتی ہے) تم حوصلہ رکھو، اس کے ماں باپ سمجھا تو رہے ہیں۔ تم دیکھنا وہ یقیناً مان جائے گا۔

شہلا: (روتے ہوئے) پتہ نہیں کیا ہوگا۔

عالیہ: (بے چین) لیکن تم تو ہمیشہ یہ کہتی تھی وہ تم سے محبت کرتا تھا پھر یہ سب کچھ......

شہلا: (بات کاٹ کر)...... میں جھوٹ نہیں بول رہی...... وہ واقعی مجھ سے اور صرف مجھ سے محبت کرتا تھا...... میں نے تمہیں بتایا تھا وہ کس طرح میری ایک ایک چیز کو سراہتا تھا...... میرا خیال رکھتا تھا...... میری پرواہ کرتا تھا...... مجھے یقین ہے...... وہ مجھ سے محبت کرتا تھا...... میں نہیں مانتی کہ وہ مجھے...... وہ مجھے...... صرف چھوٹی بہن۔

عالیہ: (سمجھاتی ہے)...... پلیز روؤ مت۔

شہلا: (روتے ہوئے) یہ سب کچھ سارہ نے کیا ہے...... وہ اس کی باتوں میں آ گیا ہے...... اس نے اسے پھانس لیا ہے...... ورنہ عمر...... عمر ایسا نہیں تھا۔

عالیہ: ......تم خود عمر سے بات کیوں نہیں کرتی؟

شہلا: (جھنجھلا کر) وہ کبھی گھر پر ہو تو میں بات کروں...... وہ گھر پر نہیں ہوتا اور امی اب مجھے ان کے گھر جانے بھی نہیں دے رہیں۔

عالیہ: ......مجھے لگتا ہے سارہ نے اس پر کالا جادو کیا ہے...... یہ سب اسی کا اثر ہے میں تمہیں ایک عامل کے پاس لے کر جاؤں گی۔

(شہلا چونک کر اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : سارہ، اظفر

(کمرے میں سائیڈ ٹیبل پر پڑا سارہ کا سیل بج رہا ہے، سارہ واش روم سے نکلتی ہے اور تیزی سے سیل کی طرف جاتی ہے۔ اس پر اظفر کا نام آ رہا ہے۔ وہ پھر سوچ کر محتاط انداز میں اظفر کی کال ریسیو کرتی ہے)

سارہ: Hello!

اظفر: Hello سارہ

It`s Azfar speaking.

سارہ: (نارمل انداز)...... کیسے ہیں آپ؟

اظفر: I am fine. How about you

سارہ: Fine......

اظفر: (کچھ دیر خاموش رہ کر)...... بہت دنوں سے آپ سے بات نہیں ہوئی تھی اس لئے سوچا آپ کو کال کروں...... آپ بزی تو نہیں تھیں؟

سارہ: (جھوٹ بولتی ہے)...... ہاں میں سٹڈی کر رہی تھی......

اظفر: ......سوری آپ کو ڈسٹرب کیا...... آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا...... بس ایک بات پوچھنا چاہ رہا تھا۔

سارہ: کیا......؟

اظفر: ہم کل ڈنر کر سکتے ہیں؟

سارہ: (بے ساختہ) مجھے کام ہے کچھ......

اظفر: How about lunch?

سارہ: (Avoid کرنے کی کوشش) وہ میں کسی دوسرے دوست کے ساتھ کر رہی ہوں۔

اظفر: کافی پی سکتے ہیں ہم اکٹھے......؟
(اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی وہ کہتا ہے) میں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں، اس لئے آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔

سارہ: (کچھ سوچتے ہوئے) باتیں تو مجھے بھی کرنی ہیں آپ سے۔

اظفر: ......تو پھر مل لیتے ہیں کل

(سارہ خاموش رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : کیفے

وقت : دن

کردار : اظفر، سارہ

(دونوں کیفے میں بے حد چپ چاپ اپنی اپنی کافی لئے بیٹھے ہیں۔ یوں جیسے بات کا آغاز کرنے

کے لئے وچ میں پڑے ہوں بالآخر بات شروع کرتا ہے)

سفر: آنٹی نے آپ سے میرے سلسلے میں بات کی تھی......

سارہ: ہاں......

اظفر: آنٹی نے ممی سے کہا ہے کہ آپ ابھی کچھ عرصے کے لئے شادی کرنا ہی نہیں چاہتیں......

سارہ: (چونک کر) ممی نے یہ کہا ہے آپ سے؟

اظفر: ہاں......

سارہ: (سنجیدہ) میں نے کچھ اور کہا تھا ممی سے......

اظفر: کیا......؟

سارہ: میں کسی اور سے شادی کرنا چاہتی ہوں......

اظفر: (رنگ بدل جاتا ہے)......Oh, I see......جان سکتا ہوں کون ہے وہ؟

سارہ: (محتاط انداز میں) Sorry it's personal

ظفر: ......Sorry......آپ بہت اچھی لگی تھیں مجھے اور میری خواہش تھی کہ......

سارہ: (بات کاٹ کر)......لیکن یہ میری خواہش نہیں ہے...... میں نے آپ کو بتایا میں کسی کو پسند کرتی ہوں......میرے Parents کو چند خدشات ہیں......معمولی سے......لیکن وہ میری شادی وہیں کریں گے جہاں میں چاہتی ہوں......آپ سے بھی یہی بات کرنی تھی مجھے......آنٹی ثمینہ اچھی دوست ہیں ممی کی......اور آج کل وہ بار بار ممی سے Contact کر رہی ہیں، اسی سلسلے میں۔ میں چاہتی تھی یہ بات کلیئر ہو جائے آپ اپنی ممی کو منع کر دیں۔

اظفر: I am very disappointed today.

سارہ: (بیگ اٹھا کر کھڑی ہوتی ہے) I am sorry

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : عبداللہ شاہ غازی کا مزار

وقت : دن

کردار : عالیہ، شہلا

(دونوں مزار پر دعا کرتی نظر آ رہی ہیں، پھر دونوں مزار سے باہر نکلتی نظر آ رہی ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : عامل کا ڈیرہ

وقت : دن

کردار : عامل، شہلا، عالیہ

(تینوں بیٹھے ہوئے ہیں اور شہلا عامل سے بات کر رہی ہے۔ عامل اسے کچھ تعویذ دے رہا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : اظفر کا گھر

وقت : رات

کردار : اظفر، ثمینہ

(دونوں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں)

ثمینہ: میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ ہو سکتا ہے اسے پہلے سے ہی کوئی پسند ہو......

اظفر: (سنجیدہ)......لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کون ہے؟

ثمینہ: (حیران)......تم جان کر کیا کرو گے؟......میں چند دوسری لڑکیوں سے ملواؤں گی تمہیں جو......

اظفر: (سنجیدہ) ممی مجھے جاننا ہے......آپ آنٹی ثمرہ سے پوچھیں......

ثمینہ: (جھنجھلا کر) میں کیسے پوچھوں؟......اس نے جب مجھ سے سارہ کی پسند کا ذکر ہی نہیں کیا تو میں کس طرح اس لڑکے کے بارے میں بات کر سکتی ہوں؟

اظفر: ......آپ میرا ریفرنس دے دیں کہ اظفر کو سارہ نے بتایا ہے......

ثمینہ: پر اس کا فائدہ کیا ہے؟......جب تمہیں اس سے شادی نہیں کرنی تو اس کے بارے میں investigaton کرنے کا کیا فائدہ ہے؟......

اظفر: ......آپ کو نہیں......لیکن مجھے فائدہ ہے......آپ ان سے پوچھیں۔

(ثمینہ الجھی نظروں سے اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : عمر کا گھر
وقت : رات
کردار : عمر، سعیدہ، حسن

(عمر کمرے میں داخل ہوتا ہے، سعیدہ اور حسن وہاں بیٹھے ہیں)

عمر: السلام علیکم!

(دونوں میں سے کوئی اس کے سلام کا جواب نہیں دیتا، عمر بیٹھتا ہے......تو حسن اخبار لئے اٹھ کر وہاں سے چلے جاتے ہیں۔ عمر یہ نوٹس کرتا ہے، وہ کچھ دیر بیٹھا رہتا ہے، پھر کچھ کہنے کی کوشش کرتا ہے)

میں......

(سعیدہ اس کی بات سننے کے بجائے اٹھ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔ عمر بے حد اپ سیٹ انداز میں بیٹھا رہتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : سارہ کا گھر
وقت : رات
کردار : سارہ، حسین، صوفیہ، ثمرہ

(چاروں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں جب ثمرہ کہہ رہی ہے)

ثمرہ: آخر اظفر سے یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ تم کسی اور کو پسند کرتی ہو اور وہاں شادی کرنا چاہتی ہو......؟

سارہ: تو میں نے کیا غلط کیا؟......اسے سب کچھ سچ سچ کہہ دیا۔

ثمرہ: (ناراض) اور میں ثمینہ کے منہ سے یہ سن کر شرم سے پانی پانی ہو گئی......

سارہ: (بے ساختہ) آپ کو انہیں یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ میں ابھی چند سال شادی نہیں کرنا چاہتی...... جب میں نے آپ سے کہا تھا کہ انہیں انکار کر دیں۔

ثمرہ: (جھنجھلا کر)......تو اب کر دیا ہے میں نے انکار......لیکن اتنا اچھا رشتہ......خوش قسمت ہو گی وہ لڑکی جس کی شادی اظفر سے ہو گی......میرا بس چلتا تو میں صوفیہ کی شادی اظ

سے کر دیتی۔

صوفیہ: (ہڑبڑا کر) اب میں نے کیا قصور کیا ہے......بیٹھے بٹھائے مجھے پھنسا رہی ہیں۔

ثمرہ (سارہ ہنستی ہے، حسن بھی مسکراتے ہیں)......عمر سے کہو اب اپنے ماں باپ کو بھیجے ہمارے پاس......کوئی بات تو ہو۔

سارہ: (آنکھیں چرا کر کھانے پر مرکوز کرتی ہے)......مجھے ایگزام سے فارغ ہو جانے دیں......پھر بھیج دے گا وہ......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)
وقت : رات
کردار : عمر، سعیدہ، حسن

(تینوں عمر کے کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں، تینوں بے حد Tense نظر آ رہے ہیں، سعیدہ عمر سے کہہ رہی ہے)

سعیدہ: یہ ان لوگوں کی عظمت ہے کہ یہ سب کچھ ہونے کے باوجود ان لوگوں نے قرضے کی رقم واپس نہیں مانگی۔

عمر: (سنجیدہ) میں مانتا ہوں ان کا بڑا احسان ہے ہم پر۔

حسن: (بات کاٹ کر) تو احسان کا بدلہ احسان ہوتا ہے۔

عمر: (بے ساختہ) میں احسان فراموش نہیں ہوں...... میں ان کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔

سعیدہ: (تلخی سے) لیکن ان کا دل نہیں رکھو گے۔

عمر: (رنجیدہ) میں نے سارہ سے شادی کا وعدہ نہ کر لیا ہوتا تو شاید میں آپ کی بات مان جاتا......لیکن امی میں کسی لڑکی کو زبان دے کر پھر نہیں سکتا۔

سعیدہ: (تلخی سے) ماں باپ سے زیادہ پیاری ہے وہ لڑکی تمہیں۔

عمر: (سنجیدہ) ماں باپ کی اپنی جگہ ہے......اس کی اپنی جگہ ہے۔

حسن: دیکھو عمر اس عمر میں سب جذباتی ہوتے ہیں...... بہت سارے فیصلے ایسے

عمر: (بات کاٹ کر) میں جذباتی ہو کر کوئی فیصلہ نہیں کر رہا ہوں۔

حسن: تم یہ چیز کرو گے تو تمہارے چھوٹے بہن بھائیوں پر کیا اثر ہوگا تمہیں اندازہ ہے۔

عمر: (جھنجھلا کر) میں ایسا کون سا غلط کام کر رہا ہوں...... صرف یہ چاہتا ہوں کہ میری شادی آپ لوگ میری پسند کی لڑکی سے کر دیں...... تو اس میں کیا گمراہی ہے...... یہ حق تو مجھے قانون دیتا ہے، مذہب دیتا ہے۔

سعیدہ: (بات کاٹ کر) پر یہ معاشرہ نہیں مانتا اس حق کو...... سو سو انگلیاں اٹھائیں گے لوگ ہم پر کہ ہمارے بیٹے نے لو میرج کر لی ہے۔

عمر: (طنزیہ انداز میں) لو میرج نہیں ہونی چاہئے...... صرف میرج ہونی چاہئے چاہے اس میں ذرہ برابر محبت نہ ہو...... صرف میرج ہو۔

حسن: (بات کاٹ کر) تمہاری بہنیں کیا سیکھیں گی تمہاری ان باتوں سے؟

عمر: (اٹھ کر تلخی سے کہتا ہوا چلا جا رہا ہے) اگر میری وجہ سے میرے بہنوں پر اتنا ہی برا اثر پڑ رہا ہے تو پھر میں یہ گھر چھوڑ کر چلا جاتا ہوں۔

(حسن اور سعیدہ ہکا بکا ہو کر ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : اظفر کا گھر
وقت : رات
کردار : ثمینہ، اظفر

(ثمینہ اور اظفر بیٹھے باتیں کر رہے ہیں)

ثمینہ: کوئی کلاس فیلو ہے اس کا...... عمر حسن نام ہے...... ثمرہ تو اتنی خوش نہیں ہے سارہ کی چوائس سے...... کہہ رہی تھی کہ Mediocre سی فیملی ہے۔ لڑکا بھی ابھی بزنس Establish کر رہا ہے۔

اظفر: تو سارہ کو سمجھائیں وہ۔

ثمینہ: سمجھایا تو ہوگا آخر ماں ہے۔ لیکن اب وہ ضد کر رہی ہے تو کیا کرے وہ......؟

اظفر: وہ لوگ منگنی کر رہے ہیں یا شادی؟

ثمینہ: پتہ نہیں...... ثمرہ تو شادی ہی کرنا چاہتی ہے۔ اب دیکھو لڑکے والے کیا طے کرتے ہیں۔

اظفر: (اظفر سوچتا ہوا ہونٹ کاٹتا ہے) ممی ایک بار پھر آنٹی سے بات کریں۔

ثمینہ: تم کمال کرتے ہو اظفر...... اب میں یہ کیسے کہوں اس سے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی زبردستی میرے بیٹے سے کر دے۔

اظفر: (الجھ کر) میری سمجھ میں نہیں آتا...... سارہ اتنی بے وقوف کیسے ہو سکتی ہے۔

ثمینہ: (کہتے ہوئے جاتی ہے) اگر تم بے وقوفی کر سکتے ہو تو کوئی بھی کر سکتا ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : شہلا کا بیڈروم
وقت : رات
کردار : شہلا

(شہلا اپنے بیڈروم میں بیٹھے تصویروں کو کاٹ کر سارہ کی تصویریں الگ کر رہی ہے پھر اس کے چہرے پر سارہ کے لئے بے حد نفرت اور عجیب سی سرد مہری ہے۔ تصویریں کاٹنے کے بعد وہ ماچس کی تیلی جلاتی ہے اور آہستہ آہستہ سارہ کی تصویر کونے سے جلانا شروع کر دیتی ہے۔ اس کی آنکھوں میں سارہ کے لئے عجیب سی نفرت ہے۔ جلتی ہوئی سارہ کی تصویر جل رہی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : ساحل سمندر
وقت : دن
کردار : عمر، سارہ

(دونوں ساحل سمندر پر چل رہے ہیں۔ بے حد خاموش اور سوچتے ہوئے...... کچھ دیر کے بعد عمر کہتا ہے اسے دیکھتے ہوئے)۔

عمر: آج پہلی بار ہم دونوں اتنی دیر سے ساتھ ہیں لیکن پھر بھی کوئی بات نہیں کر رہے۔

سارہ: میں بھی یہی سوچ رہی تھی...... میں یہ Expect ہی نہیں کر رہی تھی کہ تمہاری فیملی اس

طرح ری ایکٹ کرے گی۔

عمر: (سرجھٹک کر) میں نے بھی کہاں سوچا تھا۔

سارہ: (سنجیدہ) میری فیملی تو مان گئی ہے...... اور میں جانتی ہوں وہ چند اعتراض کریں گے مگر پھر مان جائیں گے...... لیکن...... تمہاری فیملی کو آخر مجھ میں کیا خرابی نظر آتی ہے؟...... مجھ میں یا میری فیملی میں؟...... وہ تو ملے تک نہیں ہیں مجھ سے؟

عمر: ......خرابی یا خامی کی بات نہیں ہے...... ساری بات ان کی ہے...... وہی فضول روایات اور رواج...... تم وزیراعظم کی بیٹی ہوتی تو بھی وہ یہی کرتے۔

سارہ: (بے ساختہ) خیر تب تو وہ یہ نہ کرتے۔

(عمر اور وہ بے ساختہ ہنستے ہیں۔ پھر ساتھ چلتے رہتے ہیں خاموشی کے ساتھ...... پھر کچھ دیر بعد عمر اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ وہ چونک کر اسے دیکھتی ہے)

عمر: تم اگر میرے ساتھ ہو گی تو مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے......

(وہ مسکرا دیتی ہے...... دونوں ایک ساتھ چلتے رہتے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:19

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا صحن میں لگے ایک چھوٹے سے درخت کی شاخ سے ایک تعویذ باندھ کر لٹکا رہی ہے)

سلیمہ: کیا کر رہی ہو شہلا......

شہلا: کچھ نہیں......

سلیمہ: (چونک کر) یہ کیا ہے؟

شہلا: تعویذ ہے۔

سلیمہ: تعویذ...... یہ کہاں سے آیا؟

شہلا: عالیہ کے ساتھ اس کے بابا جی کے پاس گئی تھی، انہوں نے دیا ہے۔

سلیمہ: (ناراض ہو کر) مجھے بتائے بغیر کسی پیر کے پاس چلی گئی۔ تمہارے ابو کو پتہ چلا تو کتنا

ناراض ہوں گے وہ۔

شہلا: (سنجیدہ) بابا جی کہہ رہے تھے کہ اس لڑکی نے عمر پر جادو کروایا ہے...... وہ کہہ رہے تھے کہ یہ تعویذ میں درخت کے ساتھ لٹکاؤں گی تو یہ تعویذ ہوا کے ساتھ ہلتا رہے گا اور عمر کا دل اس لڑکی کی طرف سے ہٹ جائے گا۔

سلیمہ: (رنجیدہ)...... کیا ہو گیا ہے تجھے شہلا...... کس طرح کی باتیں کرتی ہے...... تم نماز پڑھتی ہو، نماز میں دعا کیا کرو اچھے نصیب کی۔

شہلا: (سر جھکا کر) وہ تو کرتی ہوں میں لیکن امی اس نے جادو کروایا ہے عمر پر...... آپ نے دیکھا کیسے دنوں میں بدل گیا ہے وہ۔

سلیمہ: ہر مرد ایسے ہی ہوتا ہے......

شہلا: عمر ایسا نہیں تھا...... عمر تو ایسا تھا ہی نہیں۔

(سر جھٹک کر اندر جاتی ہے۔ سلیمہ ہوا میں ہلتے تعویذ کو دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:20

مقام : سارہ کا بیڈروم

وقت : رات

کردار : سارہ، صوفیہ

(سارہ رات گئے سائیڈ ٹیبل لیمپ جلائے بیٹھی ہے، وہ بے حد پریشان نظر آ رہی ہے۔ تبھی صوفیہ دوسرے بیڈ پر کروٹ لیتے ہوئے نیند سے اٹھ جاتی ہے اور اٹھتے ہوئے بولتی ہے)

صوفیہ: تم ابھی تک سوئی نہیں......؟

سارہ: بس نیند نہیں آ رہی۔

صوفیہ: (اٹھ کر اس کے پاس آتی ہے) کیوں......؟ کیا ہوا......؟ طبیعت تو ٹھیک ہے؟

سارہ: ہاں ٹھیک ہے......

صوفیہ: (پھر پوچھتی ہے) کیا ہوا......؟

سارہ: (کچھ دیر کی خاموشی کے بعد) عمر کے پیرنٹس نہیں مان رہے۔ وہ گھر چھوڑ رہا ہے۔

صوفیہ: (گہرا سانس لے کر) میں اسی لئے تم سے کہہ رہی تھی۔ ایک بار پھر سوچ لو۔ بڑے مسئلے ہیں اس رشتے میں...... اور اب یہ مسئلہ بھی کہ تم ان کی پسند اور مرضی کی بہو نہیں ہو گی۔ وہ

قسط نمبر: 1

منظر: 1

مقام : سارہ کا گھر
وقت : دن
کردار : صوفیہ، سارہ

(دونوں کمرے میں بیٹھی ہیں۔ صوفیہ بے حد رنجیدگی سے اسے دیکھ رہی ہے، خود کلامی کے انداز میں)

سارہ: پتہ نہیں لیکن مجھے لگتا ہے اس کے ساتھ رہ رہ کر میں خود بھی ابنارمل ہوگئی ہوں۔ اتنے دن سے مجھے کسی نے مارا نہیں اور کسی نے گالی نہیں دی اور And I am so uncomfortable.

صوفیہ: (بے اختیار) ایسی باتیں مت کرو۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے ہم پہلے ہی خود کو کتنا Guilty محسوس کرتے ہیں۔

سارہ: (بولتی ہے) Humiliation میری زندگی کا حصہ بن گیا تھا۔ وہ چاہتا تھا وہ میری Ego میری Self respect سب ختم کر دے۔ وہ سمجھتا تھا اس کے بعد میں ایک Perfect wife بن جاؤں گی۔

صوفیہ: And you let him do that. تم نے چپ رہ کر اس کی مدد کی۔

سارہ: (بہت دیر چپ رہ کر) I had no option. میں گھر توڑنا نہیں چاہتی تھی۔

صوفیہ: (ناراض انداز میں) وہ کبھی بھی گھر نہیں تھا...... جہنم تھا...... جہنم کو کون بچانا چاہتا ہے......؟

(سارہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 2

مقام : سارہ کا گھر (ڈرائنگ روم)
وقت : رات
کردار : حسین، ثمرہ، عمر

(تینوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ عمر بے حد رنجیدہ انداز میں بات کر رہا ہے)

عمر: میں جانتا ہوں میں نے بہت غلطیاں کی ہیں۔ اور میری ساری غلطیوں کی سزا سارہ کو بھگتنا پڑی ہے لیکن ایک موقع دیں میں اس سے شادی کر کے تلافی کرنا چاہتا ہوں۔

ثمرہ: تم......تمہاری فیملی اب کس طرح تمہیں سارہ سے شادی......

عمر: مجھے اب کسی فیملی کی پرواہ نہیں ہے۔

ثمرہ: لیکن تمہاری بیوی ہے تمہاری اولاد ہے۔

عمر: (بے ساختہ) میں سارہ کے لئے سب کو چھوڑ دوں گا۔ I will divorce her.

حسین: نہیں ہم لوگ تمہارا گھر توڑنا نہیں چاہتے۔

عمر: میرا کوئی گھر نہیں ہے۔ سارہ کے جانے کے بعد کوئی گھر نہیں رہا میرا۔

حسین: (بے حد سنجیدہ) جو بھی ہے۔ میں سارہ کو تم سے شادی کے لئے مجبور نہ کروں گا نہ منع کروں گا۔ وہ پہلے ہی جو کچھ دیکھ چکی ہے اس کے بعد میں مزید کسی تکلیف میں اسے نہیں ڈالوں گا۔ میری بیٹی مجھ پر بوجھ نہیں ہے۔ میں اسے اپنے پاس رکھ سکتا ہوں۔

(کہتے ہوئے اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ عمر ہونٹ کاٹتے ہوئے ثمرہ کو دیکھتا ہے)

ثمرہ: میں بات کروں گی اس سے......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 3

مقام : سارہ کا گھر
وقت : رات
کردار : سارہ، ثمرہ

(ثمرہ سارہ کو دودھ کا گلاس اور میڈیسن دے رہی ہے۔ سارہ میڈیسن نگل رہی ہے۔ جب ثمرہ کہتی ہے۔ مدھم آواز میں)

ثمرہ: عمر تم سے ملنا چاہتا ہے۔

سارہ: (سارہ ٹھٹھکتی ہے) کیوں......؟

ثمرہ: تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔

سارہ: اب کیا بات کرے گا وہ مجھ سے......؟

ثمرہ: ایک بار ملنے میں کیا حرج ہے۔ وہ اب بھی بہت محبت کرتا ہے تم سے اور......

حشر کر دیں گے تمہارا......تم نے اس طرح کی Families کا سیٹ اپ نہیں دیکھا۔ اظفر اچھا لڑکا ہے۔ اکلوتا بیٹا ہے۔ اس Young age میں اتنی شاندار Post ہے اس کے پاس۔

Think about him.

سارہ: (بے حد پریشان) I can't عمر میری وجہ سے اپنے گھر میں اتنے مسئلے Face کر رہا ہے......میں اسے Let down نہیں کر سکتی......میں اس کا ساتھ چھوڑ دوں گی تو وہ کیا کرے گا؟

صوفیہ: (آرام سے) کیا کرے گا؟......واپس گھر جائے گا پیرنٹس سے صلح کرے گا اور ان کی مرضی سے شادی کر لے گا......تمہارا انکار اس کے مسئلے بھی حل کر دے گا۔

سارہ: (سنجیدہ) انکار اتنا آسان ہوتا تو میں اب تک کر چکی ہوتی......اس سے کہا بھی تھا میں نے کہ وہ سوچ لے......لیکن صوفی ہم نے ابھی تک آئندہ کی زندگی کو ایک دوسرے کے بغیر Imagine تک نہیں کیا......ایک دوسرے کے بغیر ہم تو اندھوں کی طرح ٹھوکریں کھاتے پھریں گے۔

صوفیہ: (کندھے اچکا کر لاپرواہی سے) شروع میں کچھ مسئلہ ہوتا ہے مگر Trust me......پھر سب ٹھیک ہو جاتا ہے ہر چیز کی Replacement ہو جاتی ہے۔

سارہ: (بے حد سنجیدہ) تم نے محبت کی ہے؟

صوفیہ: (ہنستی ہے) Thank God نہیں۔

سارہ: (دوٹوک انداز میں)......تو پھر تم محبت کے بارے میں بات بھی نہ کرو۔

Because you do not know what it is.

(کہتے ہوئے بستر سے اٹھتی ہے صوفیہ بیٹھی دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:21

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : دن

کردار : عمر، سعیدہ

(عمر اپنی چیزیں پیک کر رہا ہے جب سعیدہ اندر آتی ہے۔ عمر اپنے کام میں مصروف رہتا ہے)

سعیدہ: کیا کر رہے ہو تم؟

عمر: (اپنے کام میں مصروف) سامان پیک کر رہا ہوں۔

سعیدہ: کیوں......؟

عمر: (بے ساختہ) میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میں گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

سعیدہ: (بے حد گھبرا کر) نہیں کرنا چاہتے تم شہلا سے شادی تو ٹھیک ہے......ہم لوگ نہیں کہیں گے تم سے۔

عمر: (بے اختیار) ہاں شہلا سے شادی کے لئے نہیں کہیں گے......لیکن سارہ کو بیاہ کر اس گھر میں بھی نہیں لائیں گے......اور میں نے یہی سوچا ہے کہ یہ کام میں خود کر لوں۔

سعیدہ: (رنجیدہ) ایک لڑکی کے لئے تم اپنے ماں، باپ، بہنوں کو چھوڑ کر جا رہے ہو؟

عمر: (سنجیدہ) میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جا رہا......جو ذمہ داریاں مجھ پر ہیں وہ میں ادا کروں گا......یہاں آتا جاتا رہوں گا۔

سعیدہ: لیکن یہاں رہو گے نہیں؟

عمر: نہیں......

سعیدہ: (کچھ دیر چپ رہ کر جیسے ہتھیار ڈالتے ہوئے) ٹھیک ہے جو تم چاہتے ہو وہی ہو گا......کر دیں گے ہم تمہاری اس لڑکی کے ساتھ شادی......لیکن ملیحہ کی شادی گزر جانے دو......بڑی آزمائش ہے یہ اولاد بھی۔

(کہتے ہوئے کمرے سے چلی جاتی ہے۔ عمر کھڑا دیکھتا رہتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

FREEZE

قسط نمبر 6

منظر:1

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ

(عمر سیل فون کان سے لگائے کمرے میں چکر کاٹ رہا ہے، اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ اور چہرے پر چمک ہے)

سارہ: Hello!

عمر: Hello!...... میرے پاس تمہارے لئے ایک اچھی خبر ہے۔

سارہ: کیا......؟

عمر: Make a guess
میں جانتا ہوں تم بوجھ لوگی۔

سارہ: تمہارے پیرنٹس مان گئے ہیں۔

عمر: (بے اختیار قہقہہ لگا کر) تم کیسے میرے کہنے سے پہلے میرے دل کی بات جان جاتی ہو؟

سارہ: (بے حد ایکسائیٹڈ) تم سچ کہہ رہے ہو......؟

عمر: کم از کم اس بارے میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔

سارہ: (بے ساختہ) Oh my God

عمر: (ہنستا ہے) اب یہ بتاؤ کہ مجھے کب اپنے پیرنٹس کو تمہارے گھر لانا ہے۔

سارہ: (بے ساختہ) صبح لے آؤ......

عمر: (ہنستا ہے) تم چاہتی ہو بنا ہوا کام بگڑ جائے...... میں ویک اینڈ پر بھیجوں گا انہیں۔

سارہ: (سر پر ہاتھ رکھ کر) مجھے یقین نہیں ہو رہا عمر......
It Seems to be a dream.
(گہرا سانس لے کر)

عمر: A good dream after æseries of nightmares.
(ایکدم اٹھ کر جاتے ہوئے)

سارہ: ٹھہرو میں صوفی کو بتا لوں۔

عمر: سارہ پہلے مجھ سے تو بات کرو......

سارہ: (ہنستی ہوئی فون بند کرتی ہے)...... بعد میں...... بعد میں...... Bye

(عمر ہنستا ہے بند سیل فون دیکھ کر)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے سلیمہ سے جھگڑا کر رہی ہے، سلیمہ بھی رو رہی ہیں)

شہلا: خالہ...... خالہ کس طرح ایسا کر سکتی ہیں...... کس طرح مان سکتی ہیں اس کی بات؟

سلیمہ: (روتے ہوئے) وہ ان کا اکلوتا بیٹا ہے...... وہ گھر چھوڑ کر چلا جاتا تو۔

شہلا: (روتے ہوئے) تو کیا ہوتا...... کچھ نہیں ہوتا...... اتنے سال آپ دونوں نے عمر کا نام لے لے کر میرا دماغ کھا لیا...... ہوش سنبھالنے سے پہلے مجھے عمر نام کا کھلونا تھما دیا اور اب...... اب اتنی آسانی سے اسے میرے ہاتھ سے چھین کر کسی دوسرے کی جھولی میں ڈال دیا۔

سلیمہ: (روتے ہوئے) مانتی ہوں میری بھی غلطی تھی...... میں نے شروع سے تمہارے ذہن میں عمر کے ساتھ تمہاری شادی کا خیال ڈال کر غلط کیا...... پر بیٹا یہ قسمت کی بات ہے۔

شہلا: (روتے ہوئے) یہ قسمت کی بات نہیں نیت کی بات ہے...... یہ سب خالہ کا قصور ہے...... عمر ہر بات مانتا ہے ان کی...... خالہ چاہتیں تو یہ بات بھی منوا لیتیں اس سے۔

سلیمہ: (دلاسہ دیتے ہوئے) تم بھول جاؤ سب کچھ، ہم لوگ تمہاری شادی عمر سے بھی زیادہ اچھے لڑکے کے ساتھ کریں گے۔

شہلا: (روتے ہوئے کمرے سے نکل جاتی ہے) مجھے شادی کے نام سے نفرت ہے...... عمر سے نہیں ہوئی نا تو سمجھ لیں اب کسی سے بھی نہیں ہوگی۔

سلیمہ: (پیچھے جاتی ہے) شہلا...... شہلا......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : سارہ کا گھر (کچن)
وقت : شام
کردار : سارہ، صوفیہ، ثمرہ، ملازمہ

(سارہ صوفیہ اور ملازمہ کے ساتھ بڑے جوش وخروش کے عالم میں کچن میں مختلف چیزیں تیار کر رہی ہیں۔ وہ ملازمہ سے کہتی ہے)

سارہ: عابدہ تم نے وہ پھول لا کر رکھے ہیں ڈرائنگ روم میں۔
عابدہ: سارہ بی بی بھول گیا مجھے......
سارہ: (ڈانٹتے ہوئے)......جلدی جاؤ......لا کر رکھو اندر
(صوفیہ سے)
سارہ: (عابدہ ہاتھ صاف کرتے ہوئے جاتی ہے) یہ والا ٹی سیٹ ٹھیک ہے یا میں یلو والا نکال لوں؟
صوفیہ: (چھیڑتی ہے) تم اگر انہیں پیالیوں میں چائے دو تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ تم اب اسی قسم کے ماحول میں جانے والی ہو۔
سارہ: (مسکراہٹ دباتے ہوئے) بکواس مت کرو۔
صوفیہ: ہاں یہ کام تو تمہارا اور تمہارے ہونے والے میاں کا ہے۔
سارہ: ممی دیکھیں ذرا کس طرح کی فضول باتیں کر رہی ہیں عمر کے بارے میں۔
صوفیہ: (ثمرہ سے کہتی ہے جو کچن میں آ رہی ہے) عمر نہ ہو گیا پاکستان کا صدر ہو گیا جسے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔
سارہ: جب تمہاری باری آئے گی نا تو دیکھوں گی۔
صوفیہ: وہ ابھی بڑی دیر سے آئے گی۔
ثمرہ: (ڈانٹتی ہے) تم لوگ باتیں کم کرو اور کام تیزی سے کرو......وہ لوگ آنے والے ہی ہوں گے اور یہ عابدہ کہاں ہے؟
صوفیہ: (لفظوں کو لمبا کھینچ کر) پھول سجانے گئی ہے۔ سارہ کا بس چلے تو عمر کے سر کے ساتھ بھی ایک گملا لٹکا دے۔
(ثمرہ باہر نکلتے ہوئے ہنس پڑتی ہے۔ سارہ احتجاج کرتی ہے)
سارہ: ممی............

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : عالیہ کا گھر (عالیہ کا کمرہ)
وقت : دن
کردار : شہلا، عالیہ

(دونوں بیٹھی باتیں کر رہی ہیں۔ شہلا بے حد غصے میں بول رہی ہے)

شہلا: جھوٹے ہیں تمہارے سارے پیر اور تعویذ......دل پلٹے گا......وہ دل سے نکل جائے گی......وہ میرا ہو جائے گا......سب جھوٹ......کیا ہوا ان جھوٹے تعویذوں کو لٹکا کر......وہ تو اس کا ہونے جا رہا ہے......شادی طے ہو رہی ہے اس کی۔
عالیہ: (معذرت خواہانہ انداز) مجھے کیا پتہ ہے شہلا......میں تو بس تمہاری مدد کرنا چاہتی تھی اس لئے لے گئی تمہیں......لیکن میرا بڑا دل دکھ رہا ہے تمہارے لئے......
شہلا: تمہارا کیوں دکھے گا؟ تمہارا کیا گیا؟ زندگی تو میری خراب ہوئی ہے۔
عالیہ: سارا قصور عمر کا ہے......اس نے تمہیں دھوکہ دیا......تمہارے ساتھ بے وفائی کی......وہ نہ چاہتا تو یہ سب کبھی نہ ہوتا......لیکن جو کچھ ہوا اچھا ہوا......ایسے آدمی سے جتنی جلدی جان چھوٹ جائے اچھی ہے۔
شہلا: (سسکنے لگتی ہے) جان کہاں چھوٹے گی؟......جان ہی تو نہیں چھوٹتی......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:5

مقام : سارہ کا گھر
قت : شام
کردار : سارہ، سعیدہ، حسن، حسین

سعیدہ اور حسن بے حد سپاٹ اور سرد مہری کے تاثرات کے ساتھ ثمرہ اور حسین کے ڈرائنگ میں بیٹھ
ں اور عمر بے حد نادم نظر آ رہا ہے۔ ثمرہ اور حسین ان کی خاطر مدارت کرنے میں مصروف ہیں)

رہ: ماشاء اللہ بہت اچھا اور قابل بیٹا ہے آپ کا۔
عیدہ: (سپاٹ انداز) جانتے ہیں......
سین: ہمارے گھر تو کئی سالوں سے آنا جانا ہے اس کا۔

سعیدہ: (تیکھے انداز سے) ہمیں تو بس ابھی پتہ چلا......

ثمرہ: (کچھ خاموشی کے بعد) میں نے تو کئی بار عمر سے کہا کہ وہ اپنے امی اور ابو کو ہمارے گھر لائے۔

سعیدہ: (تیکھا انداز) جب ضرورت پڑی تو آ گئے......

(ان کے سامنے پڑی پلیٹوں سے جنہیں انہوں نے ہاتھ نہیں لگایا)

حسین: آپ لوگ کچھ لے ہی نہیں رہے......

سعیدہ: (معنی خیز انداز میں) ''جو'' لے رہے ہیں وہ کافی ہے......

عمر: (وہ کھا رہا ہے) انکل تکلف کی کوئی ضرورت نہیں...... اپنا ہی گھر ہے۔

سعیدہ: ہاں آپ ہی کا گھر تو اپنا ہے عمر کے لئے......

(عمر ماں کی بات پر شرمندہ ہو کر حسن اور ثمرہ کو دیکھتا ہے)

آپ اپنی بیٹی کو بلوائیں......

(مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے اٹھ کر جاتی ہے)

ثمرہ: ...... میں ابھی لے کر آتی ہوں اسے

(عمر ہونٹ کاٹتا بے حد پریشان بیٹھا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6

مقام : سارہ کا گھر

وقت : رات

کردار : سارہ، ثمرہ، صوفیہ

(سارہ اور صوفیہ ڈرائنگ روم کے باہر کھڑی ہیں۔ ثمرہ باہر نکلتی ہے اور دبی آواز میں کہتی ہے)

ثمرہ: Attitude دیکھ رہی ہو تم ان لوگوں کا۔

سارہ: (مدھم آواز میں) اس میں عمر کا تو کوئی قصور نہیں ہے ممی......

ثمرہ: (التجا کرتے ہوئے) ابھی بھی وقت ہے سارہ...... سوچ لو......

سارہ: (نفی میں سر ہلا کر) ممی...... پلیز......

ثمرہ: (کچھ دیر چپ رہ کر خفا انداز میں اندر جاتی ہے) بلا رہے ہیں تمہیں......

(صوفیہ اور سارہ ایک دوسرے کو دیکھتی ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : سارہ کا گھر

وقت : شام

کردار : سارہ، ثمرہ، سعیدہ، عمر، حسین، حسن

(سب بیٹھے ہوئے ہیں جب ثمرہ اندر آ کر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے)

ثمرہ: سارہ آ رہی ہے...... آپ لوگ پلیز کچھ کھائیں...... کم از کم چائے تو پئیں نا......

حسن: ہم لوگ گھر سے پی کر آئے تھے۔

سارہ: (تبھی سارہ اندر داخل ہوتی ہے) السلام علیکم......

سعیدہ: وعلیکم السلام......

ثمرہ: (اشارہ کرتی ہے سعیدہ کے پاس بیٹھنے کا) آؤ سارہ یہاں بیٹھو تم......

(سارہ سعیدہ کے پاس صوفہ پر آ کر بیٹھتی ہے سعیدہ بے حد مشینی انداز میں اپنے پرس سے ایک انگوٹھی نکالتی ہے اور سارہ کا ہاتھ پکڑ کر اس میں پہنا دیتی ہے۔ سارہ ہکا بکا انداز میں ان کی اس حرکت کو دیکھتی ہے۔ کمرے میں ایک عجیب سی خاموشی چند لمحوں کے لئے رہتی ہے، پھر سعیدہ کہتی ہے۔ کھڑے ہوتے ہوئے)

سعیدہ: ہمیں اب چلنا چاہئے۔ دیر ہو رہی ہے۔

(سب کھڑے ہو جاتے ہیں) آپ لوگ اگر ہمارے گھر سے ہو کر آ جائیں تو پھر ہم شادی کی تاریخ بھی طے کر لیتے ہیں۔

حسین: (مٹھائی کی پلیٹ اٹھا کر) آپ منہ تو میٹھا کریں......

(سعیدہ بے حد ذرا سی مٹھائی منہ میں ڈالتی ہے۔ حسن تھوڑی مٹھائی لیتا ہے جبکہ حسین عمر کے منہ میں خود مٹھائی ڈالتا ہے جو بے حد نادم نظر آ رہا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

جگہ : عمر کا گھر

وقت : رات

کردار : عمر، سعیدہ، حسن

(تینوں بیٹھے ہوئے ہیں، عمر بے حد سنجیدگی سے ان دونوں سے کہہ رہا ہے)

عمر: آپ کو اس طرح نہیں کرنا چاہئے تھا وہاں......

سعیدہ: کیا کیا ہے ہم نے......؟

عمر: وہ لوگ آپ سے کتنی عزت اور چاہت سے پیش آ رہے تھے......اور آپ لوگ انہیں دھتکار رہے تھے۔

سعیدہ: (تلخی سے) ان کی بیٹی نے ہمارے بیٹے کو پھانسا......عزت اور چاہت سے تو پیش آئیں گے وہ، ان کی مجبوری ہے یہ۔

عمر: (لفظوں پر زور دے کر) وہ بہت اچھے لوگ ہیں آپ کم از کم دکھاوے کے طور پر ہی وہاں اچھا برتاؤ کرتے۔

سعیدہ: (تیز آواز) اب تم ہمیں یہ بتاؤ گے کہ ہمیں تمہارے سسرال والوں کے ساتھ کیسے پیش آنا ہے۔

عمر: اس سے تو اچھا تھا کہ آپ لوگ نہ جاتے وہاں......اگر وہاں جا کر بے عزتی ہی کرنی تھی ان کی۔

سعیدہ: ابھی تمہاری بیوی اس گھر میں آئی نہیں اور تم اس کے ماں باپ سے چڑ کر اپنے ماں باپ کی بے عزتی کر رہے ہو۔

(وہ رونا شروع کر دیتی ہیں) جب آ جائے گی تو دھکے دے کر نکالے گا ہمیں یہاں سے۔

(عمر بے حد اپ سیٹ انداز میں اٹھ کر وہاں سے جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : سارہ کا گھر (ڈرائنگ روم)

وقت : رات

کردار : ثمرہ، سارہ، صوفیہ، حسین

(سارہ بے حد بجھی بجھی صوفیہ کے ساتھ ڈرائنگ روم سے کھانے پینے کی چیزیں ٹرالی میں رکھ رہی ہے۔ تبھی حسین اور ثمرہ واپس اندر آتے ہیں، ثمرہ اندر آتے ہی سر پکڑ کر صوفے پر بیٹھ جاتی ہے اور حسین بھی کچھ پریشان نظر آ رہے ہیں)

ثمرہ: اسے کچھ سمجھائیں حسین......کچھ سمجھائیں اسے...... یہ لوگ بڑا تنگ کریں گے اسے۔
She is inviting trouble.

سارہ: ممی عمر کے Parents شروع میں رضامند نہیں تھے ......اس لئے آج بھی وہ تھوڑا کولڈ تھے ورنہ۔

ثمرہ: Cold?......وہ ...... Cold تھے؟......سارہ وہ Rude تھے۔ Indirectly انہوں نے سب کچھ بتا دیا ہے ہمیں کہ وہ کیا کریں گے کیسے رکھیں گے ہماری بیٹی کو...... اگر ہم پھر بھی ہوش کے ناخن نہیں لیتے تو یہ ہماری بے وقوفی ہوگی۔

حسین: اتنا Negative نہیں ہونا چاہئے......عمر سمجھدار لڑکا ہے، وہ۔

ثمرہ: پڑھے لکھوں میں ایک ان پڑھ بھی پڑھا لکھا ہوتا ہے اور ان پڑھوں میں ایک پڑھا لکھا بھی ان پڑھ ہوتا ہے۔

سارہ: ممی، عمر بہت اچھا ہے۔

ثمرہ: شوہر کا پتہ تب چلتا ہے جب اس کے ساتھ ایک چھت کے نیچے 24 گھنٹے رہنا پڑتا ہے......اس سے پہلے کوئی کسی کو نہیں جانتا۔

صوفیہ: ممی آپ پریشان نہ ہوں سارہ ہینڈل کر لے گی......اتنی سویٹ نیچر ہے اس کی وہ سب خود ہی پسند کرنے لگیں گے اسے۔

ثمرہ: سویٹ نیچر ہے اسی لئے تو مسئلہ ہے......لڑاکا ہوتی تو میں کہاں اتنی پریشان ہوتی۔

سارہ: ......ممی اب منگنی ہو گئی ہے......اب آپ اس طرح کی باتیں نہ کریں۔

(بے حد پریشان وہاں سے چلی جاتی ہے)

ثمرہ: حسین آپ اسے سمجھائیں۔ میں تو آج ان لوگوں سے مل کر بہت پریشان ہوئی ہوں۔

(حسن کوئی جواب دیئے بغیر وہاں سے اٹھ کر جاتے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : عمر

(عمر بے حد اپ سیٹ انداز میں اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا ہے۔ وہ اپنے ہونٹ کاٹ رہا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : سارہ کا گھر
وقت : رات
کردار : سارہ، حسین

(سارہ اور حسین سٹڈی میں بیٹھے ہوئے ہیں، حسین سنجیدہ ہیں جبکہ سارہ اپ سیٹ نظر آ رہی ہے)

سارہ: عمر کے پیرنٹس اس کی کسی کزن کے ساتھ اس کی شادی کرنا چاہتے تھے...... اور عمر کو اس بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا...... عمر نے انہیں منا تو لیا تھا لیکن ابھی کچھ عرصہ تو وہ اسی طرح رہیں گے۔

حسین: (سنجیدہ) میں نے تمہاری ممی سے نہیں کہا لیکن میں بھی ان لوگوں کے اس Attitude سے بہت اپ سیٹ ہوا ہوں۔

سارہ: (سر جھکا کر) I Know that...... مجھے بھی بہت زیادہ Disappointment ہوئی تھی......

حسین: (سنجیدہ) بیٹیوں کے معاملے بڑے نازک ہوتے ہیں...... انہیں کوئی تکلیف پہنچے تو ماں باپ کو اس سے زیادہ اذیت ہوتی ہے۔

سارہ: (مدھم آواز میں) I understand.

حسین: اور ناقدری سے زیادہ تکلیف دہ چیز نہیں ہو سکتی...... میں نے تمہیں اور صوفی کو بڑے لاڈ پیار سے پالا ہے...... اور میرے قیمتی اثاثے کو کوئی پیروں سے روندے...... یہ کم از کم میرے لئے برداشت کرنا مشکل ہے۔

سارہ: (آنکھوں میں آنسو) بابا......

حسین: اخلاقیات اور انسانی فطرت پر دوسروں کو دی جانے والی ساری فلاسفی ایک طرف...... لیکن اپنی اولاد کو ہم اپنی کسی فلاسفی کی بھینٹ نہیں چڑھا سکتے۔

سارہ: بابا اگر وہاں ایسے ہی مسئلے رہے تو میں اور عمر الگ ہو جائیں گے۔

حسین: (سنجیدہ) عمر مانے گا اس پر......؟

سارہ: میں منا لوں گی اسے......

حسین: اور اگر وہ افورڈ نہ کر سکا تو؟...... اس پر بہت ذمہ داریاں ہیں اس کے لئے تمہارے کہنے پر الگ ہونا ممکن نہیں ہو گا۔

سارہ: (سارہ بہت دیر چپ رہنے کے بعد کہتی ہے) آپ میرے لئے دعا کریں ابو......

(حسین اس کو دیکھتے رہتے ہیں پھر ان کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ وہ سارہ کو گلے سے لگا لیتے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈ روم)
وقت : رات
کردار : سارہ، عمر

(سارہ اور عمر فون پر بات کر رہے ہیں۔ سارہ بے حد چپ چپ اور پریشان نظر آ رہی ہے جبکہ عمر بے حد نادم نظر آ رہا ہے)

عمر: I am sorry......
I am very sorry Sarah.

سارہ: (رنجیدہ) اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے......

عمر: (نادم) مجھے بالکل آئیڈیا نہیں تھا کہ وہ تمہارے گھر جا کر اس طرح Behave کریں گے ورنہ میں انہیں وہاں لے کر ہی نہ آتا۔

سارہ: (اداس لہجے میں ہنستی ہے) لے کر نہ آتے تو میرے پیرنٹس سے بات کون کرتا......

(دونوں بہت دیر تک خاموش رہتے ہیں، یوں جیسے سمجھ ہی نہ آ رہی ہو کہ کیا کہیں۔ پھر عمر بے حد مدھم آواز میں اس سے کہتا ہے)

عمر: تم اب بھی چاہو تو پیچھے ہٹ سکتی ہو...... تمہیں الزام نہیں دوں گا میں...... مجھے تمہیں تکلیف میں ڈالنے کا کوئی حق نہیں ہے...... اور شاید میرے گھر میں آ کر تمہیں بہت دیر تک تکلیف میں رہنا پڑے گا۔

سارہ: (گہری آواز میں) تم سے ہو گی تکلیف مجھے؟

عمر: (بے ساختہ) نہیں...... مجھ سے نہیں ہو گی...... مجھ سے تو کبھی بھی نہیں ہو گی۔

سارہ: (خاموش رہ کر) تو کسی اور کی کوئی بات نہیں وہ میں برداشت کر لوں گی۔

(عمر ہونٹ کاٹتا خاموش رہتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : شہلا کا گھر

وقت : رات

کردار : شہلا

(شہلا چہرے سے بہت بیمار لگ رہی ہے، وہ چھت کو گھورے ہوئے اپنے بستر پر چت لیٹی ہے۔اس کے کانوں میں عمر اور اس کی باتیں گونج رہی ہیں۔کبھی اس کے کانوں میں سعیدہ کی باتیں گونجنے لگتی ہیں،اس کی آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی بھی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : عمر کا گھر (لاؤنج)

وقت : رات

کردار : عمر،سعیدہ،باپ

(عمر لاؤنج میں بیٹھا کھانا کھا رہا ہے، باپ بھی پاس بیٹھا اخبار پڑھ رہا ہے جب کچھ دیر کے بعد سعیدہ اندر داخل ہوتی ہے اور بیٹھتے ہوئے عمر سے بے حد سرد انداز میں کہتی ہے۔سرد لہجے میں)

سعیدہ: شادی کے انتظامات کے لئے میرے پاس کوئی رقم نہیں۔ جو تھا ملیحہ کی شادی پر خرچ ہو چکا ہے......اس لئے اپنی شادی کے لئے رقم کا بندوبست کر لینا۔

عمر: (سنجیدہ) کرلوں گا......

سعیدہ: اپنی بیوی کے لئے جو کپڑے اور زیورات بنانے ہیں اس کے لئے بھی رقم تمہیں ہی دینی ہوگی......میرے پاس کوئی زیور نہیں ہے۔

عمر: ٹھیک ہے۔

سعیدہ: (تلخی سے) اور بہتر ہے یہ رقم سیدھا جا کر تم اپنی بیوی کو ہی دو...... جو کچھ خریدنا ہے وہ خود ہی خرید لے...... میرے پاس بازار کے چکر لگانے کے لئے وقت نہیں ہے......اور ویسے بھی تمہاری "پڑھی لکھی" بیوی کو ہماری چیزیں کہاں پسند آئیں گی۔

عمر: (نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہو جاتا ہے) جی ٹھیک ہے...... کچھ اور......؟

سعیدہ: کچھ اور ہوگا تو بتا دوں گی......

(کہتے ہوئے اٹھ کر جاتی ہے۔عمر کھانا کھاتے ہوئے سوچ میں پڑ جاتا ہے، وہ پریشان نظر آنے لگا ہے۔حسن اس کو دیکھ کر اس دروازے کی طرف دیکھتے ہیں جہاں سے سعیدہ گئی ہے۔ پھر دبے ہوئے لہجے میں کہتے ہیں)

حسن: کچھ رقم تو میں تمہیں دوں گا شادی کے لئے......لیکن تم اپنی ماں کو مت بتانا۔

(عمران کو حیرانی سے دیکھتا ہے پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : سعیدہ کا گھر (سعیدہ کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : سعیدہ،حسن

(سعیدہ سونے کے لئے لیٹنے کی تیاری کر رہی ہیں جبکہ حسن اخبار پڑھ رہے ہیں اور اخبار رکھ کر سعیدہ سے بات کرنے لگتے ہیں)

حسن: تمہارے پاس زیورات تو ہیں...... جو اپنے بچوں کی شادیوں کے لئے رکھے ہیں...... پھر تم نے عمر سے یہ کیوں کہا کہ زیورات کے لئے بھی اسے ہی رقم دینی ہوگی......

سعیدہ: ہاں ہے میرے پاس زیور لیکن اب وہ سارا زیور تانیہ کو دوں گی میں...... میری شہلا عمر کی بیوی بن کر آتی تو پھر دیتی میں عمر کو زیور۔

حسن: اب غصہ تھوک دو سعیدہ۔ جو عمر کا حصہ ہے وہ تم عمر کی بیوی کو دے دو۔ جو تانیہ کا ہو وہ اس کو دینا۔ مجھے اچھے لوگ لگے ہیں عمر کے سسرال والے...... بچی بھی اچھی ہے۔

سعیدہ: ......میری بہن سے کوئی اچھا نہیں......اور میری شہلا سے کوئی بہتر نہیں...... عمر نے دل دکھایا ہے میرا...... نافرمانی کی ہے......اور میں نے ساری عمر معاف نہیں کرنا اسے۔

حسن: لیکن اولاد ہے تمہاری وہ......

سعیدہ: اسے بھی یاد رکھنا چاہئے تھا کہ میں اس کی ماں تھی...... اس نے ماں کی بات نہیں رکھی۔

حسن: جو ہوا بھول جاؤ۔

سعیدہ: آپ بھول گئے ہیں نا ٹھیک ہے...... دوسروں کو مشورہ نہ دیں...... میں دیکھتی اگر آپ کے کسی بہن بھائی کا مسئلہ ہوتا اور آپ اتنی آسانی سے بات جانے دیتے۔

// Cut //

منظر:16

مقام : عمر کا گھر

وقت : رات

کردار : عمر، حسین، حسن، ثمرہ، سعیدہ

(سب لوگ وہاں بیٹھے ہوئے چائے پی رہے ہیں۔ ثمرہ گھر کو دیکھتے ہوئے بے حد اپ سیٹ ہے جبکہ سعیدہ پہلے کی نسبت کچھ بہتر رویہ رکھے ہوئے ہے.......لیکن خاموش ہے۔ حسن البتہ حسین سے اچھے طریقے سے بات کر رہے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : سڑک

وقت : رات

کردار : حسین، ثمرہ

(حسین گاڑی ڈرائیو کر رہے ہیں جبکہ ثمرہ ٹشو کے ساتھ اپنی آنکھیں پونچھ رہی ہے)

حسین: تم بچوں کی طرح Behave مت کرو ثمرہ.......

ثمرہ: حسین میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے.......

حسین: پچھلی سیٹ پر پانی کی بوتل پڑی ہے پانی لے کر پی لو......ٹھیک ہو جاؤ گی تم۔

ثمرہ: آپ کو مذاق سوجھ رہا ہے......؟......آپ نے گھر دیکھا ہے؟...... سارہ کیسے رہے گی وہاں...... اسے تو AC کے بغیر سونے کی عادت نہیں ہے...... اور اتنا چھوٹا گھر...... کمرے دیکھے آپ نے۔

حسین: ''گھر'' انسانوں سے بستے ہیں مکانوں سے نہیں...... آج چھوٹا گھر ہے سارہ کی قسمت میں ہوا تو کل بہت بڑا گھر ہو گا اس کے پاس......تم بھی تو میرے ساتھ شادی کے وقت ایک چھوٹے سے سرکاری کوارٹر میں آئی تھی......اس سے زیادہ بری حالت تھی اس کی۔

ثمرہ: میری بات اور تھی...... میں جوائنٹ فیملی میں نہیں آئی تھی۔

حسین: اگر تم ایڈجسٹ کر سکتی ہو تو سارہ بھی کر سکتی ہے......آخر وہ تمہاری بیٹی ہے...... اب گھر سارہ سے اس طرح کی باتیں مت کرنا......وہ پہلے ہی بہت زیادہ پریشان ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : ریسٹورنٹ

وقت : دن

کردار : عمر، سارہ

(دونوں ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ عمر سارہ کو ایک لفافہ دے رہا ہے)

سارہ: یہ کیا ہے......؟

(سنجیدہ اور قدرے نادم انداز میں رک رک کر کہتا ہے)

عمر: یہ کچھ رقم ہے۔ تم شادی کے لئے کپڑے اور زیورات کا ایک سیٹ لے لو۔

(سارہ اسے بڑے غور سے دیکھتی ہے)

بہت زیادہ رقم نہیں ہے یہ......اصل میں شادی ایک دم سے اتنی اچانک طے ہو رہی ہے کہ میرے پاس کوئی Savings نہیں ہیں۔ میں تو پلان کر رہا تھا کہ ایک دو سال بعد.........تمہیں یہ روپے اس لئے دے رہا ہوں کیونکہ شاید میرے گھر والوں کی پسند کے کپڑے تمہیں پسند نہ آئیں تو۔

سارہ: (سنجیدہ) اور یہ رقم کہاں سے آئی ہے......؟ کسی سے قرض لی ہے؟

عمر: ہاں لیکن میں چند ماہ تک لوٹا دوں گا۔ ایک Payment آنی ہے۔ وہ مسئلہ نہیں ہے۔

(لفافہ کھول کر اندر سے دس پندرہ ہزار کے نوٹ گن کر نکال لیتی ہے)

سارہ: میں اس میں سے کچھ رقم نکال لیتی ہوں کپڑوں کے لئے...... باقی تم لے لو...... زیورات میرے پاس پہلے ہی کافی ہیں مزید بنوانا بے کار ہے۔

عمر: نہیں سارہ تم.......

سارہ: (ٹوکتی ہے)......اب اگر تم قرض لے کر آج شادی پر خرچ کرو گے تو کل ہمیں ہی ادا کرنا ہو گا......اس لئے بہتر ہے کہ اس سے جتنا بچ سکیں بچیں...... ویسے بھی میں جانتی ہوں کہ ملیحہ کی شادی چند ہفتے پہلے ہوئی ہے......فوری طور پر شادی کے انتظامات کرنا تھوڑا مشکل ہو رہا ہو گا تمہاری فیملی کے لئے۔

So don't worry. I will manage it.

عمر: تم میرے لئے ایک Blessing ہو...... You know that

سارہ: میں تمہاری محبوبہ ہوں......اور محبوبہ ہی رہنا چاہتی ہوں۔

عمر: دوست نہیں؟

سارہ: (ہنستی ہے) ہاں وہ بھی......لیکن محبوبہ زیادہ بہتر سٹیٹس ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:19

مقام : سارہ کا گھر (لاؤنج)

وقت : رات

کردار : سارہ، صوفیہ، ثمرہ، حسین

(چاروں لاؤنج میں بیٹھے ہیں سارہ اور صوفیہ شادی کے کارڈز گیسٹ لسٹ سے دیکھ کر لکھ رہی ہے جبکہ ثمرہ چیزوں کی ایک لسٹ بنا رہی ہیں)

ثمرہ: الیکٹرانکس کی کچھ چیزیں اور کچھ کراکری ابھی رہتی ہے حسین۔

سارہ: (سنجیدہ) ممی ویسے مجھے اتنا سامان دینے کی بجائے کیش دے دیں تو بہتر ہے سامان کو کیا کرنا ہے وہ گھر چھوٹا ہے......کتنا کچھ بھرا جا سکتا ہے۔

حسین: (سوچتے ہوئے) ہاں میرا بھی یہی خیال ہے کہ کیش اسے دیا جائے۔ وہ اور عمر بزنس میں استعمال کر سکتے ہیں۔

ثمرہ: (دوٹوک انداز میں) آپ کو کیش میں اگر کچھ دینا ہے تو......ضرور دیں لیکن سامان پورا جائے گا......ایک ایک چیز...... میں نہیں چاہتی کہ جہیز کے حوالے سے کوئی ایشو بنے سارہ کے لئے......ایسے محلوں میں تو ہمسائے اور رشتے دار تک آ کر دیکھتے ہیں چیزیں۔

سارہ: پھر بھی ممی......بہت زیادہ چیزیں مت دیں...... مجھے کیش میں کچھ زیادہ رقم دے دیں۔

صوفیہ: (مصنوعی سنجیدگی سے) اظفر سے شادی کرتی نا تو آج اس طرح رقم نہ مانگنی پڑتی تمہیں۔

(سارہ کارڈز کا ایک بنڈل اٹھا کر اس کے کندھے پر زور سے مارتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:20

مقام : شہلا کا گھر

وقت : رات

کردار : سعیدہ، سلیمہ، حسن، توقیر

(سعیدہ سلیمہ، حسین اور توقیر بے حد سنجیدہ بیٹھے ہوئے ہیں سعیدہ روتے ہوئے کہہ رہی ہیں)

سعیدہ: ہمارے بیٹے اور ہم سے بہت بڑی غلطی ہوگئی ہے لیکن تم لوگ ہمیں معاف کر کے دل بڑا کر کے عمر کی شادی پر آ جاؤ۔

سلیمہ: آپا آپ کس منہ سے ہمیں بلانے آئی ہیں......؟ ہماری بچی پر کیا گزر رہی ہے......آپ کو احساس ہے؟

سعیدہ: تم کہو تو ہم تمہارے سامنے ہاتھ جوڑنے پر تیار ہیں۔

سلیمہ: ہاتھ جوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سعیدہ: جب اولاد جوان ہو جائے تو ماں باپ کی کہاں سنتے ہیں وہ......

حسن: لیکن عمر کی اس نافرمانی کی وجہ سے ہمارا رشتہ تو نہیں ٹوٹنا چاہئے۔

سعیدہ: شہلا اتنے دن سے میرے گھر نہیں آئی...... میں تو اسے دیکھنے کو ترس گئی ہوں...... یہ رشتہ نہ سہی لیکن ساری عمر خالہ تو رہوں گی میں اس کی۔

توقیر: گلے شکوے ہمیں آپ سے بہت ہیں لیکن اب نہیں کریں گے کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں......ٹھیک ہے، ہم لوگ شادی پر آ جائیں گے۔

سعیدہ: ہم لوگ بڑے احسان مند رہیں گے تم لوگوں کے...... میں شہلا کو دیکھ آؤں؟

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:21

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : شہلا، سعیدہ

(شہلا کمرے میں بیٹھی ہوئی ہے۔ جب سعیدہ اندر آتی ہے)

سعیدہ: شہلا..........

(شہلا سر اٹھا کر سعیدہ کو دیکھتی ہے، سعیدہ بے اختیار روتے ہوئے آ کر اسے اپنے ساتھ لپٹا لیتی ہے)

سعیدہ: مجھے معاف کر دینا میری بچی...... میں بڑی مجبور ہوگئی۔

(شہلا کی آنکھوں میں نمی ہے، لیکن وہ سعیدہ کی طرح رو نہیں رہی...... نہ ہی اس نے سعیدہ کو اپنے ساتھ لپٹایا ہے وہ بڑی بے حسی کے ساتھ سعیدہ کو اسے لپٹا کر روتے ہوئے سن رہی ہے)

سعیدہ: عمر نے بڑی زیادتی کی ہے...... میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔

شہلا: کوئی بات نہیں خالہ۔ یہ قسمت کی بات ہے۔ سارہ کی قسمت میری قسمت سے اچھی ہے۔

سعیدہ: نام نہ لے میرے سامنے اس بدذات کا...... میرا بس چلے تو میں گلا گھونٹ دوں اس کا...... نفرت ہے مجھے اس کے نام سے بھی۔

شہلا: پھر بھی آپ اسے اپنے گھر لا رہی ہیں۔

سعیدہ: یہ عمر کی ضد ہے...... صرف عمر کی ضد...... ورنہ میرے دل کی جو حالت ہے وہ صرف میں ہی جانتی ہوں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:22

مقام : تنزیلہ کا گھر

وقت : رات

کردار : ثمرہ، حسین، شفیع، تنزیلہ

(چاروں بیٹھے ہوئے ہنستے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ تنزیلہ سارہ کی شادی کا کارڈ دیکھ رہی ہے)

تنزیلہ: اچھا...... عمر نام ہے لڑکے کا...... کیا کرتا ہے؟

ثمرہ: بزنس کر رہا ہے، سارہ کا کلاس فیلو تھا......

شفیع: اور فیملی کیسی ہے......

حسین: اچھے شریف لوگ ہیں...... امیر نہیں ہیں...... لیکن پڑھے لکھے ہیں......

ثمرہ: (کچھ پچھتاوے والے انداز میں) سارہ کے تو بڑے بڑے اچھے رشتے آئے لیکن سارہ اور عمر کی انڈرسٹینڈنگ تھی اس لئے ہم نے بھی اعتراض نہیں کیا...... ورنہ تو ثمینہ ابھی تک اظفر کے لئے کہہ رہی ہے۔

تنزیلہ: (کچھ حیران ہو کر) اظفر کے لئے...... لیکن اظفر نے تو امریکہ میں شادی کی تھی۔

ثمرہ: (شاکڈ) شادی......؟

تنزیلہ: ہاں...... کسی امریکن کے ساتھ...... تین سال اس کی شادی رہی پھر لاسٹ Year ہی اس کی Divorce ہوئی ہے...... مجھے مراد نے بتایا، اسی کے اپارٹمنٹ میں رہتے ہیں۔ (شفیع کو دیکھتے ہوئے) اظفر اور اس کی بیوی، کیا نام بتاتا تھا مراد؟

شفیع: ......Tracy......

تنزیلہ: تو تم لوگ اظفر سے کیوں کر رہے تھے شادی؟

(شروع میں اٹکتی ہے پھر یک دم غصے میں آ کر حسین سے کہتی ہے)

ثمرہ: نہیں، کر نہیں رہے تھے...... ثمینہ اصرار کر رہی تھی...... لیکن اس نے ہمیں اظفر کی پہلی شادی کا نہیں بتایا...... کتنا بڑا دھوکہ کر رہی تھی وہ ہمارے ساتھ۔

حسین: Cool down...... اچھا ہی ہوا نا کہ ہم نے اظفر کا رشتہ قبول نہیں کیا۔

تنزیلہ: (سر ہلا کر) بالکل دوسری شادی والے سے تو بہتر ہی ہے...... یہ بزنس تو وقت کے ساتھ Establish ہو ہی جاتا ہے۔

ثمرہ: (غصے میں یک دم خیال آنے پر) میں ثمینہ سے پوچھوں گی ضرور...... لیکن ہو سکتا ہے مراد کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔

تنزیلہ: (ہنستی ہے) کیسی باتیں کرتی ہو ثمرہ...... مراد کا بیسٹ فرینڈ ہے اظفر......

ثمرہ: ہو سکتا ہے ثمینہ کو نہ پتہ ہو۔

تنزیلہ: (پُراعتماد انداز میں) ثمینہ اظفر کے پاس جا جا کر رہتی رہی ہے۔ کئی بار مراد نے اظفر، ٹریسی، ثمینہ اور مسعود کے ساتھ ڈنر کیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اسے پتہ نہ ہو کہ وہ بیٹے کی گرل فرینڈ ہے یا بیوی۔

(ثمرہ بے حد اپ سیٹ ہو کر حسین کو دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:23

مقام : شہلا کا گھر (لاؤنج)

وقت : رات

کردار : شہلا

(رات کے وقت شہلا اپنے لاؤنج میں آتی ہے اور وہاں ٹیبل پر پڑا عمر اور سارہ کی شادی کا کارڈ اٹھا کر اور کھول کر دیکھتی ہے۔ اس کے چہرے پر بے حد اذیت اور تکلیف ہے اور اس کی آنکھوں میں نمی ہے۔ وہ ہونٹ بھینچے آنسو بہائے اس کارڈ پر لکھے ان دونوں کے ناموں کو دیکھتی رہتی ہے۔ روتے ہوئے)

شہلا: وہ میرا تھا...... وہ میرا ہے...... وہ میرا رہے گا...... سارہ...... عمر حسن تمہارا کبھی نہیں ہوگا۔

// Cut //

☆......☆......☆

FREEZE

قسط نمبر 7

منظر:1

مقام : شہلا کا گھر
وقت : دن
کردار : شہلا، سلیمہ، توقیر

(توقیر اپنی قمیض کے کف بند کرتا ہوا کمرے میں آتا ہے اور کہتا ہے سلیمہ سے)

توقیر: تم تیار نہیں ہوئی۔

سلیمہ: ہوگئی ہوں بس دوپٹہ بدلنا ہے مجھے۔

توقیر: وہ شہلا کہاں ہے وہ تیار ہے؟

سلیمہ: نہیں شہلا کہاں جائے گی......؟

توقیر: کیوں......؟ اُس نے تم سے کیا کہا......؟

سلیمہ: نہیں کہا نہیں لیکن میں جانتی ہوں۔ اور اچھا ہی ہے وہاں جا کر اس نے کرنا بھی کیا ہے۔

توقیر: پھر بھی......

(تبھی شہلا بالکل تیار کمرے میں داخل ہوتی ہے)

لو شہلا تو تیار ہے اور تم کہہ رہی تھی کہ وہ نہیں جا رہی۔

شہلا: (بے حد عجیب سے لہجے میں مسکرا کر) کیوں میں کیوں نہیں جاتی......اس گھر سے میرے بڑے رشتے ہیں۔

توقیر: (شہلا کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے) بالکل......یہی سمجھانے لگا تھا میں تمہاری ماں کو......آؤ نکلتے ہیں۔ دیر ہو رہی ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : عمر، سعیدہ، حسن، ملیحہ، ثانیہ، شہلا، سلیمہ، توقیر، چند دوسری عورتیں

(عمر اپنے صحن میں شادی کے لباس میں کرسی پر بیٹھا ہے۔ اس کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے

جا رہے ہیں۔ سارے رشتہ دار وہاں کھڑے ہیں اور تبھی شہلا اپنے ماں باپ کے ساتھ صحن میں داخل ہوتی ہے۔ سب اُنہیں دیکھ کر چونکتے ہیں۔ پھر سعیدہ اور حسن بے اختیار خوشی کے عالم میں اُن کا استقبال کرنے کے لئے نکلتے ہیں۔ عمر بھی اُٹھ کر ان کی طرف آتا ہے۔ شہلا کے ماں باپ شہلا سے آگے ہیں اور وہ عمر کے ماں باپ اور پھر عمر سے گلے مل کر اُنہیں مبارک باد دے رہے ہیں جبکہ شہلا پیچھے کھڑی بے حد رنج سے عمر کو دیکھ رہی ہے جو اس وقت اُس کی طرف متوجہ نہیں ہے۔ وہ بے حد خوبصورت کپڑوں میں ملبوس بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔ سعیدہ اب شہلا کی طرف آتے ہوئے اُسے گلے لگاتی ہے۔ بے حد خوشی سے)

سعیدہ: آؤ......آؤ بیٹا تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔

عمر: (عمر بھی آگے بڑھ کر شہلا سے ملتے ہوئے کہتا ہے) اتنی دیر سے آنا تھا تمہیں......بارات جانے والی تھی ابھی۔

شہلا: (بظاہر مسکراتے ہوئے) تو آپ کو کیا فرق پڑتا۔ آپ تو میرے بغیر بھی بارات لے کر چلے جاتے۔

عمر: (ہنس کر اس کا سر تھپکتا ہے) تمہارے بغیر کیسے چلا جاتا میں......تم سوچ سکتی ہو یہ......ابھی آنے والا تھا میں تمہارے گھر......

(تبھی ایک عورت گھر میں داخل ہوتی ہے اور عمر اُس سے ملنے لگتا ہے شہلا بے حد رنج سے اسے دیکھتی ہے۔ سعیدہ بھی اُس کی نظروں کو دیکھ کر کچھ بے چین ہو جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : شام
وقت : شادی ہال
کردار : ثمرہ، ثمینہ، دوسرے لوگ

(ثمرہ شادی ہال کی اینٹرس پر کھڑی مہمانوں کو ریسیو کر رہی ہے، اور پھر وہ ثمینہ کو ریسیو کر رہی ہے۔)

ثمینہ: مبارک ہو......

ثمرہ: (رسمی انداز میں) Thank you......اظفر نہیں آیا؟

ثمینہ: نہیں کچھ کام تھا اُسے......ویسے بھی کچھ upset تھا سارہ کی شادی سے......

(گلہ کرنے والے انداز میں) تم نے زیادتی کی میرے بیٹے کے ساتھ ثمرہ

ثمرہ: (جتانے والے انداز میں)...... اگر تمہارے بیٹے کے ساتھ شادی کر دیتے تو اپنی بیٹی کے ساتھ زیادتی کرتے

ثمینہ: کیا مطلب ہے؟

ثمرہ: ......مطلب تمہیں اچھی طرح پتہ ہے......

ثمینہ: ......نہیں ...... میں نہیں سمجھی......

ثمرہ: ......دوست دھوکہ نہیں دیتے

ثمینہ: (اُلجھ کر) کیسا دھوکہ......؟

ثمرہ: میں اظفر کی پہلی شادی کی بات کر رہی ہوں۔

(ثمینہ بالکل شاکڈ ہو جاتی ہے۔ثمرہ کچھ دیر چپ رہنے کے بعد کہتی ہے)

مجھے بڑا دکھ ہوا تمہاری اس حرکت سے...... تمہیں بتانا چاہئے تھا مجھے کہ تمہارے بیٹے نے ایک شادی پہلے بھی کی ہے۔

ثمینہ: (کچھ بول نہیں پاتی) میں......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : شادی ہال

وقت : شام

کردار : عمر، دوسرے لوگ، شہلا، سارہ، عمر، صوفیہ

(عمر سٹیج پر بیٹھا ہوا ہے۔ آس پاس چند دوسرے لوگ موجود ہیں۔ بہت دور شہلا کھڑی عمر کو سٹیج پر بیٹھے دیکھ رہی ہے وہ بے حد رنجیدہ نظر آ رہی ہے۔

تبھی ہال میں سارہ صوفیہ اور ثمرہ کے ساتھ داخل ہوتی ہے۔ سارہ کو آتے دیکھ کر عمر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کا چہرہ اور آنکھیں چمک رہی ہیں اور بہت دور کھڑی شہلا کے لئے یہ سب دیکھنا بہت مشکل ہو رہا ہے۔ اس کی آنکھوں میں نمی ہے۔ سٹیج پر جا کر بیٹھتی ہے۔ شہلا کھڑی اُسے دیکھتی رہتی ہے۔ وہ بے حد اپ سیٹ نظر آ رہی ہے۔)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:5

مقام : اظفر کا گھر

وقت : رات

کردار : ثمینہ، اظفر

(ثمینہ اور اظفر بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ثمینہ خفگی سے بات کر رہی ہے)

ثمینہ: مجھے بڑا برا لگا جس طرح اس نے بات کی...... یہ بھی لحاظ نہیں کیا کہ میں اس کی بیٹی کی شادی میں مہمان تھی۔

اظفر: آپ کو جانا ہی نہیں چاہئے تھا۔

ثمینہ: کارڈ بھیجا تھا اس نے...... میں تو دوست سمجھ کر چلی گئی۔ اُس نے کون سا اپنی بیٹی کی شادی میرے بیٹے سے کر دی تھی۔ جو یوں مجھے تمہاری پہلی شادی کا جتا رہی تھی۔

اظفر: لیکن ان کو پتہ کیسے چلا......؟

(بات کاٹ کر)

ثمینہ: پتہ......؟ سو بتانے والے ہوتے ہیں۔ تم لوگوں کو بے وقوف سمجھنا چھوڑ دو۔

اظفر: پھر بھی......

(ثمینہ خفگی سے اُٹھ کر چلی جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6

مقام : عمر کا گھر

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ، شہلا، ملیحہ، ثانیہ، سلیمہ، دوسرے لوگ، رشتے دار عورت

(عمر سارہ کے ساتھ اپنے گھر کی دہلیز پر کھڑا ہے۔ ایک رشتہ دار عورت کھڑی کہہ رہی ہے)

عورت: ارے سعیدہ کہاں ہے سعیدہ...... کب سے دلہن کھڑی ہے دروازے میں۔

(عمر اور سارہ دونوں کے چہرے پر کچھ عجیب سے تاثرات ہیں۔ عمر کے چہرے پر شرمندگی ہے اور سارہ کے چہرے پر سنجیدگی)

تیل دروازے میں ڈالے گی تو اندر آئیں گے بہو بیٹا۔

ملیحہ: (باہر آتے ہوئے اطمینان سے) وہ امی کا بلڈ پریشر ہائی ہو رہا ہے۔ آرام کرنے کے لئے لیٹی ہیں۔

عورت: (ہلکی خفگی کے ساتھ) ارے بعد میں آرام کر لیتی...... دو منٹ کا کام ہے۔

(تیل کی بوتل سلیمہ کو دیتی ہے) چلو سلیمہ تم بہن ہو تم رسم کر لو۔

(جو کچھ جھجکتے ہوئے دروازے کے دونوں طرف تیل ڈالتی ہے اور پھر ایک دوسری عورت قرآن کے سائے میں سارہ کو گھر کے اندر لے کر آتی ہے۔ سارہ بجھے ہوئے چہرے کے ساتھ اندر داخل ہوتے ہوئے سر جھکائے جھکائے ایک نظر اُس چھوٹے سے صحن کو دیکھتی ہے۔ جو لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ تبھی کوئی اس کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ سارہ چونک کر سر اٹھاتی ہے۔ وہ شہلا ہے جو مسکراتے ہوئے سارہ سے کہہ رہی ہے۔ عجیب سا انداز)

شہلا: آئیں بھابی آپ کو اندر کمرے میں لے جاتی ہوں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : عمر کا گھر (عمر بیڈروم)

وقت : رات

کردار : شہلا، سارہ، ملیحہ

(شہلا اور ملیحہ سارہ کو لئے کمرے میں داخل ہوتی ہیں۔ جو بڑا سادہ ہے سجا ہوا نہیں ہے لیکن اُس میں سارہ کے جہیز کی چیزیں پڑی ہوئی ہیں۔ اُس کا فرنیچر بھی۔ اس لئے وہ مختصر سا کمرہ بھرا بھرا نظر آ رہا ہے۔ شہلا کمرے میں داخل ہوتے ہی ملیحہ سے کہتی ہے۔ بے حد حیرت اور بظاہر عام سے انداز میں)

شہلا: ارے میں تو سمجھ رہی تھی تم لوگوں نے کمرہ بڑی اچھی طرح سجایا ہو گا، لیکن یہاں اس کمرے میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ سوائے بھابی کے لئے سامان کے۔

ملیحہ: (اطمینان سے) اب یہ ہمارا کام تو نہیں تھا بھائی کا کام تھا۔ میں تو دو دن پہلے اپنے سسرال سے شادی میں شرکت کے لئے آئی ہوں۔ کمرہ سجانے کے علاوہ بھی اور کام تھے مجھے۔

شہلا: (سارہ کو دونوں بیڈ پر بٹھا دیتی ہیں) ہاں پر پھر بھی مجھے ہی بتا دیتے میں ہی کر لیتی یہ کام۔ بھابی بے چاری کیا سوچ رہی ہوں گی کس طرح کے گھر میں آ گئی ہیں۔

سارہ: نہیں میں کچھ نہیں سوچ رہی۔ مجھے سادگی پسند ہے۔

شہلا: اچھا......؟ لیکن عمر بھائی کو تو سادگی کوئی اتنی پسند نہیں۔ ویسے اپنا تعارف تو کروایا ہی نہیں میں نے...... میں شہلا ہوں، عمر بھائی کی خالہ زاد...... آپ شاید نہ جانتی ہوں مجھے...... لیکن......

(بات کاٹ کر مسکراتے ہوئے)

سارہ: نہیں عمر سے بہت سنا ہے میں نے تمہارا...... بہت تعریف کرتا ہے وہ تمہاری۔

(چند لمحوں کے لئے شہلا کی آنکھوں میں عجیب سا رنج اور اذیت آتی ہے پھر وہ ایکدم اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے)

شہلا: کھانے کا بندوبست کرنا چاہئے۔ بھوک لگ رہی ہو گی بھابی کو......

(کہتے ہوئے کمرے سے نکل جاتی ہے۔ اس کے پیچھے ملیحہ بھی اسی طرح چپ چاپ چلی جاتی ہے۔ سارہ بے حد سوچتی ہوئی نظروں سے ان دونوں کے پیچھے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : عمر کا گھر

وقت : رات

کردار : عمر، سعیدہ، حسن

(سعیدہ اپنے بستر پر بیٹھی ہچکیوں سے رو رہی ہے۔ جبکہ عمر بے حد پریشان پاس بیٹھا ہے۔ حسن سعیدہ کو دلاسہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں)

حسن: اب بس کرو سعیدہ...... اب ہو گئی شادی۔ اس طرح رونے سے کیا ہو گا اب۔

سعیدہ: کچھ نہیں ہو گا۔ جانتی ہوں میں...... وہ بیٹے اور ہوتے ہیں جن پر ماں کے آنسو اثر کرتے ہیں۔

عمر: (بے چارگی سے) امی پلیز اب اس طرح مت کریں۔ شادی کی اجازت دے دی ہے۔ تو پھر اسے خوشی سے قبول بھی کریں۔

سعیدہ: (تلخی سے) تم اپنی پسند کی لڑکی کو گھر لے آئے ہو۔ تمہیں اب اور کیا چاہئے۔

حسن: اب اُٹھو اور چل کر بہو سے ملو۔ وہ بے چاری کیا سوچ رہی ہو گی؟

سعیدہ: (روتے ہوئے) جو چاہے سوچے مجھے شکل نہیں دیکھنی اُس کی...... میری شہلا۔

عمر: جس کے لئے رو رہی ہیں آپ...... اُس کو تو پرواہ تک نہیں ہے۔ وہ بڑی خوشی۔

شادی میں شریک ہوئی ہے۔ یہ صرف آپ بڑوں کا مسئلہ ہے۔ اور کسی کا نہیں......
(کہتے ہوئے تلخی سے کمرے سے اُٹھ کر چلا جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : شہلا کا گھر
وقت : رات
کردار : سلیمہ، توقیر

(سلیمہ اور توقیر بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ وہ قدرے فکر مند ہیں)

سلیمہ: ہمیں بھی اب شہلا کی شادی کی فکر کرنی چاہئے۔ آج شادی پر خاندان کے کئی لوگوں نے پوچھا مجھ سے شادی کے لئے۔

توقیر: ہاں مجھ سے بھی بات کی تھی کچھ نے...... مجھے تو عظیم کا بیٹا جنید بہتر لگ رہا ہے۔ عمر کے بعد خاندان میں اُس سے اچھا لڑکا تو نہیں ہے۔

سلیمہ: بس پھر آپ عظیم سے بات کریں جنید کی......

توقیر: ہاں پر اُس سے پہلے تم شہلا سے تو پوچھ لو۔ میری اکلوتی بیٹی ہے میں نے تو اس کی مرضی کے بغیر کہیں رشتہ نہیں کرنا۔

سلیمہ: شہلا سے پوچھ لوں گی میں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : شہلا کا گھر
وقت : رات
کردار : شہلا

(شہلا اپنے بستر پر البم لئے بیٹھی ہے جس میں عمر کی مختلف جگہ کی بہت سی تصویریں ہیں۔ بعض میں وہ کسی کے ساتھ ہے۔ بعض میں وہ اکیلا ہے۔ شہلا آنکھوں میں نمی لئے بے حد رنج کے عالم میں البم کے صفحات پلٹتی ان تصویروں کو دیکھ رہی ہے۔ وہ البم بند کر دیتی ہے اور اپنے ہاتھ کے ناخن کاٹنے لگتی ہے۔ وہ ساتھ ساتھ کچھ سوچ بھی رہی ہے۔ پھر وہ بستر سے اٹھ کر کمرے کی کھڑکی کی طرف جاتی ہے اور کھڑکی کھول کر باہر نظر آنے والے عمر کے صحن کو دیکھتی ہے۔ گھر پر قمقمے لگے جل رہے

ہیں۔ شہلا کی آنکھوں میں عجیب سی آگ جلنے لگتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)
وقت : رات
کردار : عمر، سارہ

(سارہ کمرے میں چلتے ہوئے چیزوں کا طائرانہ جائزہ لیتے ہوئے کھڑکی کے پاس چلی جاتی ہے۔ وہ ابھی پردے ہٹا رہی ہے۔ جب عمر اندر داخل ہوتا ہے۔ وہ سارہ کو کھڑکی کھولنے کی کوشش کرتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہتا ہے)

عمر: اس کھڑکی کے باہر کوئی لان نہیں ہے۔

سارہ: (یکدم ڈر کر پلٹتی ہے۔ اور پھر ہنس کر کہتی ہے) اوہ...... میں ایسے ہی...... تھوڑی گھٹن ہو رہی تھی۔ اس لئے کھڑکی کھولنا چاہتی تھی کچھ دیر کے لئے...... تم نے ڈرا دیا مجھے۔

(عمر دیوار پر لگے بٹنوں میں پنکھے کی سپیڈ کو تیز کرتا ہے۔ پھر آگے بڑھ کر کھڑکی کھول دیتا ہے اور اس کے آگے پردے برابر کر دیتا ہے۔ سارہ آ کر بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔ قدرے معذرت خواہانہ انداز میں)

عمر: شادی اتنی افراتفری میں ہوئی کہ مجھے پردے اور پینٹ Change کرنے کا موقع بھی نہیں ملا۔

سارہ: شادی کیلئے پردے اور پینٹ تبدیل کروانا ضروری نہیں ہے۔ آنٹی کی طبیعت اب کیسی ہے؟

عمر: (نظریں چرا کر) وہ...... وہ ٹھیک ہیں۔

سارہ: میں اُن کی خیریت دریافت کرنا چاہتی تھی۔

(اُس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے)

عمر: صبح کر لینا...... وہ سو گئی ہوں گی اب۔ تم نے کھانا کھایا؟

سارہ: (جواباً سوال) تم نے کھانا کھایا......؟

عمر: میں...... مجھے بھوک نہیں تھی۔

سارہ: (بے ساختہ) میں نے بھی اسی لئے نہیں کھایا۔

عمر: (بے اختیار اُٹھنا چاہتا ہے) کھانا چاہیے تھا تمہیں۔ میں لے کر آتا ہوں۔

سارہ: (ہاتھ پکڑ کر روک لیتی ہے) بھوک نہیں ہے عمر......

عمر: (بے حد سنجیدہ) کیوں......بھوک کو کیا ہوا......؟

(سر جھکا کر)

سارہ: کچھ نہیں......بھوک کو کیا ہونا ہے......؟

عمر: (کچھ دیر چپ رہ کر) آئی ایم سوری......

سارہ: (خفا ہو کر بات کاٹتی ہے)۔ Stop it Omer
یہ سب میری چوائس تھی......مجبوری نہیں ہے۔

عمر: (رنجیدہ مسکراہٹ کے ساتھ) بہت خراب چوائس ہے تمہاری۔

سارہ: (بے اختیار) وہ تو تمہاری بھی ہے۔

عمر: (ہنس کر) نہیں میری تو نہیں ہے۔ میری تو اچھی ہے۔

سارہ: (بے ساختہ) تو میری بھی اچھی ہے۔

عمر: (اُس کی انگلی کے چھلے کو دیکھ کر) اسے کیوں پہن لیا......؟

سارہ: (مسکرا کر) اسے تو ساری عمر پہننا ہے مجھے۔

عمر: میں اسے کسی بہتر Ring سے بدل دوں۔

سارہ: (بات کاٹ کر) کوئی Ring اس سے بہتر نہیں ہو سکتی۔ Forget about it

عمر: (کچھ دیر چپ رہ کر) تمہیں اندازہ نہیں ہے اپنے آپ کو کتنا خوش قسمت سمجھ رہا ہوں آج میں......

سارہ: (مصنوعی سنجیدگی سے اُس کے چہرے کو دیکھ کر) چہرے سے تو نہیں لگ رہا۔

عمر: (عمر ہنس پڑتا ہے۔ پھر کہتا ہے) آنکھوں میں دیکھو شاید تمہیں نظر آئے۔
(سارہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہنس پڑتی ہے) کچھ نظر آیا......؟

سارہ: (مدھم آواز میں) بہت کچھ نظر آیا۔

(عمر سارہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے اُس ہاتھ کو دیکھتا رہتا ہے سارہ بھی اس کے ہاتھ میں موجود اپنے ہاتھ کو دیکھتی ہے۔ مدھم آواز میں اس کا ہاتھ دیکھتے ہوئے کہتا جاتا ہے)

عمر: You are my soul mate Sara....
زندگی کی آسائشیں شاید زیادہ نہ دے سکوں تمہیں لیکن محبت، عزت اور اعتماد بہت دوں گا

سارہ: (مسکراتے ہوئے) جانتی ہوں۔ اسی لئے تو شادی کی ہے تم سے...... پچھتانا ہوتا تو کسی اور سے کرتی۔

عمر: میری فیملی ابھی بہت خوش نہیں ہے۔ اس لئے اس طرح ری ایکٹ کر رہی ہے، لیکن آہستہ آہستہ سب لوگ ٹھیک ہو جائیں گے۔
(کچھ دیر چپ رہ کر مسکرا کر کہتا ہے) برے لوگ نہیں ہیں ہم......

سارہ: (مسکرا دیتی ہے) جانتی ہوں۔ تمہاری فیملی ہے۔ بری کیسی ہو سکتی ہے......؟

عمر: (جتانے والے انداز میں) صرف میری نہیں ہے۔ اب تمہاری بھی ہے۔

(سارہ مسکرا دیتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : شہلا کا گھر

وقت : رات

کردار : شہلا

(شہلا اپنے کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے کے سامنے بیٹھی ہے وہ آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے باتیں کر رہی ہے۔ اُس نے ابھی وہی لباس پہن رکھا ہے جس میں وہ عمر کی شادی میں شرکت کر کے آئی ہے وہ بڑبڑا رہی ہے اور بڑبڑاتے ہوئے اُس کی آنکھوں میں نمی بھی آ رہی ہے)

شہلا: لوگ کہتے ہیں میں خوبصورت ہوں اور لوگ جھوٹ نہیں بولتے۔ پھر تمہیں میرا حسن نظر کیوں نہیں آیا عمر حسن......اُس کی کون سی چیز مجھ سے بہتر ہے......؟
(وہ اپنے نقوش چھو کر دیکھ رہی ہے۔ اُس کے انداز میں رنج ہے)
آنکھیں......بال......ہونٹ......ناک......رنگت، بال کسی چیز میں بھی تو وہ میرے برابر نہیں۔ پھر بھی تم نے اسے ہی کیوں چنا۔ اُس نے تم پر کیا پڑھ کر پھونکا تھا کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکے۔ وہ کونسا منتر تھا جو اسے آتا تھا مجھے نہیں آیا۔ میں ساری دنیا کے لئے غلط ہو سکتی ہوں عمر حسن......لیکن خدا گواہ ہے۔ تمہیں تو میں نے دل سے چاہا تھا۔ کم از کم تمہارے لئے میری محبت میں کوئی کھوٹ نہیں تھا۔ پھر بھی تم......

(شہلا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے)

تم مجھے نہیں ملے...... میرے نہیں ہوئے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : سارہ، شہلا

(سارہ صبح کے وقت اپنے کمرے سے باہر نکلتی ہے۔ وہ گھر کے صحن میں آتی ہے، اور کچھ دیر چپ چاپ اس صحن اور وہاں شادی کے سلسلے میں لگائی ہوئی آرائشی چیزوں اور دوسرے بکھیرے ہوئے سامان کو دیکھتی ہے۔ اُس کی آنکھوں میں سنجیدگی ہے۔ پھر وہاں سے وہ برآمدے میں کھڑے کھڑے سر اُٹھا کر سامنے شہلا کے گھر کی اوپر والی منزل کو دیکھتی ہے جہاں ایک کھڑکی میں شہلا کھڑی اسے ہی دیکھ رہی ہے۔ سارہ شہلا کو دیکھ کر مسکرا دیتی ہے۔ شہلا بھی جواباً مسکراتی ہے۔ پھر کھڑکی سے ہٹ جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا کمرہ)
وقت : دن
کردار : شہلا

(شہلا اپنے کمرے کی کھڑکی بند کرتے ہوئے بہت دیر تک اُس کے ساتھ کھڑی رہتی ہے۔ اس کی آنکھوں میں بے حد عجیب سے تاثرات ہیں۔ وہ جیسے کسی گہری سوچ میں ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : عمر، سارہ

(سارہ برآمدے میں کھڑی ہے جب اس کے عقب میں عمر آتا ہوا کھڑا ہو کر کہتا ہے)

عمر: کیا دیکھ رہی ہو......؟
سارہ: (چونک کر مسکراتی ہے) کچھ نہیں......
(پھر اوپر دیکھ کر) شہلا کھڑی تھی وہاں۔
عمر: (بے ساختہ چونکتا ہے) ارے تم سے ملاقات ہوگئی اُس کی......؟
سارہ: ہاں کل رات کو وہی کمرے میں لے کر آئی تھی مجھے ملیحہ کے ساتھ۔
عمر: (مسکراتا ہے) بہت اچھی لڑکی ہے۔
سارہ: ہاں مجھے بھی اچھی لگی۔
عمر: (مسکراتے ہوئے شہلا کے کمرے کی کھڑکی کی طرف اشارہ کر کے) یہ اُس کا کمرہ ہے۔ وہاں اکثر کھڑی نظر آیا کرے گی تمہیں...... آؤ...... امی کے پاس چلتے ہیں۔
(پھر سارہ کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : عمر، سارہ، حسن، سعیدہ

(حسن اور سعیدہ اپنے کمرے میں ناشتہ کر رہے ہیں۔ جب عمر اور سارہ اندر داخل ہوتے ہیں)
عمر: السلام علیکم......
سارہ: السلام علیکم......
حسن: (متوجہ ہوتے ہوئے گرم جوشی سے کہتا ہے) وعلیکم السلام......
(پھر سارہ کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ سارہ اور عمر بیٹھ جاتے ہیں سعیدہ سلام کا جواب دیئے بغیر ناشتے میں مصروف ہے)
سارہ: آپ کی طبیعت کیسی ہے آنٹی......؟
سعیدہ: میری طبیعت کو کیا ہوتا ہے......؟
سارہ: (سارہ اُلجھ کر عمر کو دیکھتی ہے) رات کو بلڈ پریشر ہائی تھا آپ کا......
(سعیدہ کچھ جواب دینے کی بجائے روٹھے انداز میں ناشتہ کرتی رہتی ہے)

حسن: تم لوگوں نے ناشتہ کیا......؟

عمر: نہیں ابھی نہیں......سارہ کی امی اور بہن نے آنا ہے۔ اُن کے ساتھ کریں گے۔

سعیدہ: ہاں اب ہر کام انہی کے ساتھ تو ہوا کرے گا۔

حسن: چلو ٹھیک ہے ناشتہ اُن کے ساتھ کرو لیکن چائے تو ہمارے ساتھ پیو۔

عمر: جی میں نے ملیحہ سے کہا ہے وہ ابھی چائے لا رہی ہے یہاں۔

سعیدہ: یہاں بیٹھ کر چائے پینے کی ضرورت نہیں۔ اپنے کمرے میں جا کر چائے پیو تم دونوں، مجھے آرام کرنا ہے طبیعت خراب ہو رہی ہے میری۔

(سارہ بے حد خفت آمیز انداز میں اُٹھ کر کھڑی ہوتی ہے۔ عمر بھی کچھ رنجیدہ کھڑا ہوتا ہے)

سارہ: جی آنٹی......آپ آرام کریں۔ ہم لوگ بعد میں آ جائیں گے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : ملیحہ، شہلا، سارہ

(سارہ ایک بیگ میں اپنے کپڑے رکھ رہی ہے۔ جب شہلا ملیحہ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتی ہے۔ اندر داخل ہوتے ہی)

شہلا: ارے بھابی آپ تو ابھی سے کام کرنے لگیں۔ ابھی تو آپ کی شادی کو ایک رات ہی ہوئی ہے۔

سارہ: (مسکراتے ہوئے) اپنا کام کر رہی ہوں۔ اور کام ہے ہی کیا......؟ کپڑے رکھ رہی ہوں۔

شہلا: (آگے بڑھ کر) پھر بھی مجھے دیں۔ میں رکھتی ہوں۔

سارہ: (سوٹ کیس بند کرتے ہوئے) تھینک یو......لیکن اب تو رکھ لئے میں نے......بیٹھو کھڑے کیوں ہیں آپ لوگ۔

شہلا: آپ کا کمرہ ہے۔ آپ بیٹھنے کو کہتی تو بیٹھتے نا......خود کیسے بیٹھ جاتے۔

سارہ: ارے میرا کمرہ کہاں سے ہو گیا......؟ تمہارا اپنا گھر ہے یہ۔ تمہاری خالہ کا گھر ہے

کزن ہے تمہارا اور یہ تمہارے کزن کا کمرہ ہے۔

شہلا: ہاں پر کزن کی شادی ہو گئی ہے اب......

سارہ: تو اُس سے کیا رشتے بدل جاتے ہیں......؟

شہلا: (بے حد عجیب انداز میں) نہیں رشتے تو نہیں بدلتے۔ (بڑبڑا کر مسکرا کر کہتی ہے۔ سارہ کو دیکھتے ہوئے) نہ خون کے......نہ دل کے......جو جہاں ہوتا ہے ساری عمر وہیں رہتا ہے۔

سارہ: (مسکراتے ہوئے) اسی لئے تو کہہ رہی ہوں۔ یہ پہلے بھی تمہارا گھر تھا۔ آج بھی تمہارا ہی گھر ہے۔

شہلا: آپ نے کہہ دیا تو سمجھیں ہو گیا۔ ارے میں تو دیکھنے آئی ہوں عمر بھائی نے منہ دکھائی میں کیا دیا آپ کو؟

سارہ: بہت کچھ دیا۔

شہلا: میں زیور کی بات کر رہی ہوں۔

سارہ: (مسکراتے ہوئے) وہ نہیں دیا اُس کی ضرورت نہیں تھی۔

شہلا: (بے یقینی سے) یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ عمر بھائی نے منہ دکھائی میں کچھ بھی نہ دیا ہو......؟

سارہ: (بے ساختہ) میں نے کہا نا زیور کے علاوہ سب کچھ دیا ہے۔

شہلا: (ملیحہ کو معنی خیز نظروں سے دیکھ کر) آپ شاید دکھانا نہیں چاہتیں......؟

سارہ: (اطمینان سے) ہوتا تو ضرور دکھاتی۔

شہلا: (کچھ دیر چپ رہ کر) اگر عمر بھائی نے نہیں دیا تو اُنہیں دینا چاہئے تھا۔

سارہ: (مسکراتے ہوئے) زیور چھوٹی چیز ہوتا ہے شہلا......رشتہ بڑا ہوتا ہے۔ رشتہ اور تعلق ہی بڑا رہنا چاہئے۔

(شہلا عجیب سی نظروں سے اسے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : عمر کا گھر (ملیحہ کا کمرہ)

وقت : دن

کردار : ملیحہ، شہلا، ثانیہ

(شہلا ملیحہ اور تانیہ کے پاس بیٹھی ہوئی بڑے اطمینان سے بات کر رہی ہے)

شہلا: ماننے والی بات ہے کہ عمر بھائی نے کچھ دیا ہی نہ ہو اُسے، لیکن منع کیا ہو گا دکھانے سے......کوئی بڑا قیمتی زیور بنوا کر دیا ہو گا۔

ملیحہ: مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا۔ اسی لئے تو میں نے پوچھا ہی نہیں اس سے۔ مجھے پتہ تھا اس نے نہیں دکھانا۔

شہلا: بس اب اللہ ہی رحم کرے اس گھر پر...... پتہ نہیں آگے آگے کیا ہو گا۔ عمر بھائی تو آتے ہی مکمل طور پر بیگم کی محبت کی پٹی باندھے ہوئے ہیں۔ میں تو چلتی ہوں اب...... امی ڈھونڈ رہی ہوں گی مجھے۔

(اطمینان سے کہتے ہوئے اُٹھ کر جاتی ہے۔ ملیحہ اور تانیہ اس کے جانے کے بعد قدرے خفگی کے عالم میں ایک دوسرے سے بات کر رہی ہیں)

ملیحہ: آخر ہم سے سب کچھ چھپانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم کون سا چھین لیں گے ان سے کچھ۔

تانیہ: سارا قصور عمر بھائی کا ہے۔ یہ سب کچھ انہی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:19

مقام : سارہ کا گھر

وقت : رات

کردار : سارہ، صوفیہ، حسن، ثمرہ، عمر

(سب لاؤنج میں بیٹھے چائے پیتے ہوئے خوش گپیوں میں مصروف ہیں)

ثمرہ: تم لوگوں کو ہفتے دو ہفتے کے لئے مری جا کر رہنا چاہئے۔

صوفیہ: (مسکراتے ہوئے) ہنی مون کے لئے۔

عمر: (فوراً) نہیں آنٹی فوری طور پر ابھی میرے لئے جانا Possible نہیں ہو گا۔ ایک آرڈر کے سلسلے میں بہت Busy ہوں میں۔

سارہ: (ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے) ہاں ممی ابھی فوری طور پر تو عمر کے لئے اتنے دنوں کے لئے کہیں جانا ممکن نہیں ہے۔ وہ تو کل سے آفس جا رہا ہے۔

حسن: کوئی بات نہیں پہلے کام ضروری ہے۔ سیر و تفریح ہوتی رہے گی۔ ساری زندگی پڑی ہے

اس کے لئے۔

ثمرہ: (ہلکی سی خفگی کے ساتھ) اب یہ اپنی فلاسفی اپنے داماد کو مت دیں۔ ساری عمر کام کے علاوہ انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ بیوی بچے تک نہیں۔

حسن: (ہنستے ہوئے) خیر ثمرہ بیگم یہ تو زیادتی ہے۔ بچے تو نظر آتے ہیں مجھے۔

ثمرہ: (ناراض ہو کر) دیکھا......سارا مسئلہ انہیں صرف بیگم کا ہے۔

حسن: سارا مسئلہ ہمیشہ بیگم کا ہی ہوتا ہے...... کیوں عمر......؟

عمر: (بے ساختہ) جی انکل......

سارہ: (یکدم خفا ہو کر) ارے...... تمہیں بیگم کا کیا مسئلہ ہے۔ تمہیں میں نے کیا کہا ہے......؟
(باپ سے) And Baba this is not fair

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:20

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا کمرہ)

وقت : دن

کردار : شہلا، عالیہ

(عالیہ شہلا کے کمرے میں اس کے بستر پر اس کے پاس بیٹھی ہوئی اس سے کہہ رہی ہے)

عالیہ: تو بھی بڑی بے وقوف ہے شہلا...... کیا ضرورت تھی تجھے عمر کی شادی میں جانے کی......؟ کیوں گئی تم......؟

شہلا: کیوں نہ جاتی......؟ دیکھنا تو چاہئے جب گھر کو آگ لگتی ہے تو کیسا لگتا ہے۔ دیکھنا چاہتی تھی میرے ہاتھ کی لکیروں سے اس کے نام کی لکیر کیسے مٹی......؟

عالیہ: بڑا حوصلہ ہے تجھ میں شہلا...... تیری جگہ میں ہوتی تو...... تو اپنی آنکھوں کے سامنے یہ سب کچھ کبھی نہ دیکھ سکتی۔ بڑا حوصلہ ہے تم میں۔

شہلا: زندگی میں پہلی بار حوصلہ آیا ہے مجھ میں...... پہلے آ جاتا تو میرا مقدر ایسا نہ ہوتا۔

عالیہ: چھوڑ دفع کر اب عمر کو اور اُس کی بیوی کو...... کم کم کی اگلی قسط دیکھنی ہے......؟

شہلا: نہیں......اور اب دیکھوں گی بھی نہیں۔

عالیہ: کیوں......؟

شہلا: اب کچھ اور کرنا ہے مجھے۔

عالیہ: ارے ڈرامے چھوڑ دو گی تو کیا دیکھو گی......؟

شہلا: زندگی کو......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:21

مقام : سارہ کا گھر

وقت : رات

کردار : سارہ،ثمرہ

(سارہ اپنے بیڈروم میں بستر پر چپ چاپ بیٹھی ہے۔ جب ثمرہ اندر آتی ہے۔ سارہ ان کے اندر آتے ہی ہڑبڑا کر فوراً اپنے چہرے پر مسکراہٹ لے آتی ہے)

سارہ: اوہ ممی......آپ آئیں۔

ثمرہ: (پاس بیٹھ کر تشویش سے) سب کچھ ٹھیک ہے نا سارہ......؟

سارہ: (نہ سمجھتے ہوئے) کیا......؟ کس کی بات کر رہی ہیں؟

ثمرہ: میں تمہارے سسرال والوں کی بات کر رہی ہوں۔

سارہ: (چونک کر......نظریں چرا کر مسکراتے ہوئے) اوہ جی ممی سب کچھ ٹھیک ہے۔

ثمرہ: (پریشان) مجھے تو کچھ ٹھیک نظر نہیں آ رہا۔ آج تمہارے سسرال والوں میں سے کسی نے سیدھے منہ بات نہیں کی ہم سے......نہ ہی کوئی ہمارے پاس آ کر بیٹھا۔

سارہ: وہ ممی آنٹی کی طبیعت خراب تھی اس لئے۔

ثمرہ: (ناراض) تمہارے سسرال میں آنٹی کے علاوہ بھی لوگ ہیں۔ میں سب کی بات کر رہی ہوں۔ پہلے ہی ہر ایک نے پوچھ پوچھ کر ناک میں دم کر دیا ہے میرا کہ ولیمہ کیوں نہیں کیا......اب......

سارہ: (بات کاٹ کر) ممی......بس ہو گئی نا شادی۔ اب چھوڑیں اس ولیمے اور سارے چکروں کو۔ میں عمر کے ساتھ بہت خوش ہوں اور یہی کافی ہے۔

ثمرہ: (سنجیدہ) لیکن دیکھو سارہ مجھ سے کچھ بھی چھپانا مت۔ کوئی مسئلہ ہوا تو بتا دینا ہمیں۔

We will always be there for you.

سارہ: ممی آپ یہی دعا کریں کہ کوئی مسئلہ نہ ہو۔ یہ عمر ابھی تک آیا نہیں۔ بابا کہاں واک پر لے گئے ہیں اسے......؟

(چونک کر گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے)

ثمرہ: پتہ نہیں پارک تک گئے تھے دونوں......تم کال کر کے پوچھو انہیں بھی کچھ خیال نہیں رہتا کتنی رات ہو رہی ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:22

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : شہلا،سلیمہ

(شہلا بے حد دوٹوک انداز میں ماں سے کہہ رہی ہے)

شہلا: مجھے شادی نہیں کرنی۔

سلیمہ: دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا......؟ کیوں نہیں کرنی......جنید اتنا اچھا لڑکا ہے۔

شہلا: ہو گا......لیکن مجھے شادی نہیں کرنی۔

سلیمہ: لیکن کیوں......کوئی وجہ بھی تو ہو۔

شہلا: کوئی وجہ نہیں ہے۔

سلیمہ: اگر تم عمر کی وجہ سے ایسا کہہ رہی ہو تو عمر کی شادی ہو گئی بیٹا۔ اب اس کے ساتھ تمہاری شادی نہیں ہو سکتی۔

شہلا: کیوں......؟

// Cut //

☆......☆......☆

FREEZE

قسط نمبر 8

منظر:1

مقام : شہلا کا گھر
وقت : دن
کردار : شہلا، سلیمہ

(سلیمہ بے حد پریشانی کے عالم میں شہلا سے بات کر رہی ہیں۔ ہکا بکا انداز میں)

سلیمہ: تم کیسی باتیں کر رہی ہو شہلا......؟ میں اور تمہارے ابو عمر کے ساتھ تمہاری دوسری شادی ہونے دیں گے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اور پھر جو پہلی شادی کرنے پر تم سے تیار نہیں تھا وہ دوسری پر کیوں تیار ہوگا۔ کس طرح کی الٹی باتیں آتی ہیں تمہارے دماغ میں۔

شہلا: (نظریں چرا کر) آپ نے بات کی تو میں نے بات کی...... ورنہ مجھے شادی کرنی ہی نہیں ہے۔

سلیمہ: کیوں نہیں کرنی۔

شہلا: بس نہیں کرنی۔

سلیمہ: عمر کی وجہ سے......؟

شہلا: (غصے میں چڑ کر) بار بار اس طرح عمر کا نام مت لیں میرے سامنے...... میں کب کہہ رہی ہوں عمر سے شادی نہ ہونے کی وجہ سے انکار کر رہی ہوں میں......

سلیمہ: پر بیٹا شادی تو کرنی ہے نا ہم نے تمہاری اس لئے۔

(شہلا ماں کی پوری بات سننے کے بجائے بے حد غصے میں کمرے سے نکل جاتی ہے سلیمہ بے حد ہکا بکا انداز میں اُسے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : شہلا، سعیدہ، تانیہ

(سعیدہ اور تانیہ صحن میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ تانیہ واشنگ مشین میں کپڑے دھو رہی ہے۔ جبکہ سعیدہ سبزی بنا رہی ہے جب شہلا اندر داخل ہوتی ہے)

شہلا: السلام علیکم خالہ......

سعیدہ: (مسکراتے ہوئے) ارے وعلیکم السلام...... کہاں تھی صبح سے شہلا...... میں راہ تک رہی تھی۔

شہلا: بس گھر کے کام کاج میں لگی تھی خالہ......
(ادھر اُدھر دیکھ کر) بھابی آ گئی......؟

سعیدہ: نہیں......

شہلا: (پاس بیٹھ کر) اچھا......؟ کیوں......؟ تین دن تو ہو گئے۔ وہ اور عمر بھائی اور کتنے دن رہیں گے وہاں۔

سعیدہ: (اپنے کام میں مصروف ہو جاتی ہیں) مجھے کیا پتہ......؟ اپنی مرضی سے گئے ہیں اپنی مرضی سے آ جائیں گے۔ ہماری مرضی کی کیا اہمیت ہے۔

شہلا: (تیکھے انداز میں) پر خالہ مکلاوہ تو آپ ہی لے کر آئیں گی نا۔

سعیدہ: (ناراض انداز میں) مکلاوہ جاتا ہے تو پھر آتا ہے۔ عمر لے گیا ہے اُسے...... عمر ہی لے آئے گا۔ ہم لے کر نہیں آئیں گے تو کیا آئے گی نہیں وہ یہاں۔

شہلا: (اٹھتی ہے) اچھا...... میں تو یہی سوچ کر آئی تھی کہ چلو بھابی بھی آ گئی ہوگی۔ دیکھتے ہیں خالہ کے لئے کیا لاتی ہے میکے سے۔

سعیدہ: (خفا ہو کر) جو کچھ بھی لاتی ہے اپنے لئے لاتی ہے۔ خالہ کو ضرورت نہیں ہے اُس کی دی ہوئی دھجیوں کی۔

شہلا: (معنی خیز انداز میں) پھر بھی خالہ ارمان تو بڑے ہوتے ہیں۔ اکلوتا بیٹا بیاہا ہے آپ نے۔

سعیدہ: (گہرا سانس لے کر) میں نے بیاہا ہے؟...... اپنی مرضی کی ہے اُس نے...... میں بیاہتی تو یہاں بیاہتی؟

(شہلا نظریں ہٹاتی ہے خالہ سے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : سارہ کا گھر
وقت : دن
کردار : سارہ، عمر

(عمر اپنے جوتے پہن رہا ہے جبکہ سارہ اُس کے پاس کھڑی اسے دیکھ رہی ہے)

عُمر: تم چند دن رہ لو یہاں پھر میں لے جاؤں گا تمہیں۔

سارہ: نہیں میں شام کو آ جاؤں گی۔ ممی اور پاپا کے ساتھ۔

عمر: (حیران) اتنی جلدی کیوں......؟

سارہ: (کندھے اچکا کر) یہاں رہ کر کیا کروں گی۔ کہیں سیر و تفریح کے لئے نہیں جا سکتے تو کم از کم ساتھ تو رہیں۔

عمر: میں آجاؤں گا روز تم سے ملنے۔

سارہ: (سر جھٹک کر) روز رات کو اتنا لمبا فاصلہ طے کر کے آؤ گے......کوئی ضرورت نہیں۔

عمر: چلو ٹھیک ہے پھر میں رات کو آ کر لے جاؤں گا تمہیں۔

سارہ: نہیں میں آجاؤں گی۔

عمر: (دوٹوک انداز میں) جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں آجاؤں گا لینے تو بس میں آؤں گا۔

سارہ: (ناراض ہو کر) تم مجھ پر دھونس جما رہے ہو۔ ابھی سے شوہر بننے لگے۔

عمر: (مسکراتا ہے) بننے نہیں لگا۔ بن چکا ہوں۔

سارہ: (مصنوعی ناراضی) اس طرح کا سلوک کرو گے مجھ سے......تو کبھی نہیں جاؤں گی تمہارے گھر۔

عمر: (ناراض ہو کر) میرا گھر......؟ وہ میرا گھر ہے کیا......؟ تمہارا نہیں ہے......؟

سارہ: (یکدم مسکرا دیتی ہے) ہے......

عمر: تو بس پھر اپنے گھر جانے کے لئے تیار ہو جانا، اور آئندہ کبھی یہ مت کہنا کہ وہ صرف میرا گھر ہے۔

سارہ: (ہنس دیتی ہے) نہیں کہتی یار......سنجیدہ کیوں ہو رہے ہو۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : شہلا کا گھر
وقت : رات
کردار : سلیمہ، توقیر

(سلیمہ اور توقیر قدرے پریشان بیٹھے باتیں کر رہے ہیں)

سلیمہ: آپ بات کریں اُس سے......میری نہیں سنتی پر آپ کی سنتی ہے وہ۔

توقیر: لیکن اگر میری بات بھی نہ مانی اُس نے تو......

سلیمہ: تو ذرا سختی سے بات کریں اس سے......اب صرف اس کے کہنے پر ہم اُسے گھر میں بٹھا

کر تو نہیں رکھ سکتے۔

توقیر: (سوچتے ہوئے) تھوڑا انتظار کرنا چاہئے ہمیں۔ کچھ وقت گزرے گا پھر خود ہی رضامند ہو جائے گی شادی پر۔

سلیمہ: (سنجیدہ) ہم کون سا فوراً شادی چاہتے ہیں اُس کی......لیکن کوئی منگنی وغیرہ تو ہو اس کی......خاندان والوں کو پتہ تو چلے۔ خود میں بھی سعیدہ کو بتا دینا چاہتی ہوں کہ عمر سے نہیں ہوا پھر بھی رشتوں کی کمی نہیں ہے ہماری بیٹی کے لئے۔

توقیر: چند مہینے انتظار کر لیتے ہیں جہاں اتنے سال ضائع کر لئے چند مہینوں سے کیا فرق پڑے گا۔

سلیمہ: پر آپ زبانی بات طے کر دیں جنید کے ساتھ اُس کی۔

توقیر: (دوٹوک انداز میں) اب زبانی کلامی کچھ نہیں ہوگا......جب شادی ہونی ہوگی بات کر لیں گے۔ پہلے ہی بہت بھگت لیا ہے ایسے زبانی وعدوں کا نتیجہ۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:5

مقام : عمر کا گھر
وقت : شام
کردار : عمر، سارہ، سعیدہ، حسن

(سعیدہ اور حسن بیٹھے ہوئے ٹی وی دیکھ رہے ہیں۔ جب عمر اور سارہ اندر داخل ہوتے ہیں۔ عمر کے ہاتھ میں بیگ ہے)

سارہ: السلام علیکم......

عمر: السلام علیکم......

حسن: وعلیکم السلام......آ گئے تم لوگ۔

سارہ: جی انکل......آپ کیسے ہیں......؟

حسن: میں ٹھیک ہوں۔ اللہ کا شکر ہے۔

سارہ: (سعیدہ سے) آنٹی آپ کیسی ہیں......؟

سعیدہ: (بے تاثر سرد مہری سے) مجھے کیا ہونا ہے۔ شکر ہے صاحبزادے کو یاد آ گیا کہ پیچھے ایک گھر اور ماں باپ بھی ہیں۔
(پھر عمر کو دیکھ کر کچھ طنزیہ انداز میں) صرف بیوی اور سسرال ہی سب کچھ نہیں۔

حسن: (یکدم بات بدلتا ہے) تم سامان رکھو۔ تانیہ کھانا تیار کر رہی ہے...... میں کہتا ہوں اسے کہ کھانا لگائے۔

عمر: (کمرے سے نکلتے ہوئے) جی......

سعیدہ: (خشک لہجے میں پیچھے سے آواز لگا کر) اور سنو...... اپنی بیوی سے کہو کہ اس محلے میں کچھ عزت ہے ہماری...... آتے جاتے ہوئے سر ڈھک کر آئے۔

(سارہ کمرے سے نکلتے نکلتے ٹھٹک کر بات سنتی ہے۔ عمر کچھ نادم انداز میں اُسے دیکھتا ہے۔ اُس کے بعد دونوں آگے پیچھے کمرے سے نکل جاتے ہیں۔ اُن کے جاتے ہی حسن کہتا ہے)

حسن: کیا ضرورت تھی ایسی بات کہنے کی۔

سعیدہ: (تلخی سے) کیوں ضرورت نہیں تھی۔ دیکھا نہیں کس طرح ننگے سر دوپٹہ گلے میں ڈال کر آئی ہے۔ ابھی جمعہ جمعہ چار دن ہوئے ہیں شادی کو...... محلے والے کیا کہتے ہوں گے۔

حسن: (بات کاٹ کر) ایسی بات آرام سے کہی جاتی ہے۔ وہ اور ماحول سے آئی ہے اسے یہاں کے ماحول کو سمجھنے میں کچھ وقت لگے گا۔

سعیدہ: (اطمینان سے ٹی وی دیکھتے ہوئے) یہ اس کا مسئلہ ہے میرا نہیں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 6-A

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : سارہ، عمر

(سارہ بستر میں گہری نیند سو رہی ہے۔ عمر آفس جانے کے لئے بڑی احتیاط سے تیار ہو رہا ہے، لیکن سارہ کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ اور وہ جماہی لیتے ہوئے گھڑی دیکھتے ہوئے کہتی ہے)

سارہ: مجھے اُٹھا دیتے کم از کم...... میں کپڑے تو......

عمر: تم سو جاؤ۔ میں بس نکل رہا ہوں۔ تم آرام کرو۔

سارہ: مگر ناشتہ......

عمر: (بات کاٹ کر) اوہ یار کر لیتا ہوں میں ناشتہ...... Go to sleep

سارہ: خدا حافظ۔

عمر: (اس کا سر تھپتھپاتا ہوا نکل جاتا ہے) خدا حافظ۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 7-A

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : عمر، سعیدہ

(سعیدہ کمرے میں بیٹھی ایک دوپٹے پر کچھ کاڑھ رہی ہے۔ جب عمر کمرے میں داخل ہوتا ہوا آواز لگاتا ہے)

عمر: تانیہ...... ذرا مجھے ناشتہ تو دینا۔

سعیدہ: تانیہ اپنے پیپر کی تیاری کر رہی ہے۔ تمہاری بیوی کہاں ہے......؟

عمر: سارہ سو رہی ہے۔

سعیدہ: ہاں بیگم کو آرام کروانا اور ماں اور بہنوں سے خدمت کروانا۔

// INTERCUT //

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 6-B

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : سارہ، سعیدہ، عمر

(سوتے سوتے باہر سے آتی آوازوں کو سن کر سارہ آنکھ کھول دیتی ہے وہ بے حد اپ سیٹ نظر آ رہی ہے)

سعیدہ: اب تمہارا ناشتہ تمہاری بیوی کی ذمہ داری ہے۔ اُسے کہا کرو کہ وہ اُٹھ کر ناشتہ کروایا کرے تمہیں...... تانیہ کے پیپرز ہونے والے ہیں۔

Voice over

(سارہ بے حد اپ سیٹ انداز میں اُٹھ کر بیٹھتی ہے)

کچھ اور نہیں تو اسی چیز کا خیال کر لو۔

عمر: امی کر لیتا ہوں خود ہی۔

سعیدہ: ہاں وہ تو نواب صاحب کی بیٹی ہے۔ کہ اُسے کوئی زحمت نہیں دو گے تم۔

// INTERCUT //

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7-B

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : عمر، سعیدہ

(عمر اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے خفگی کے عالم میں ماں سے کہتا ہے)

عمر: چھوٹی چھوٹی باتوں کو ایشو مت بنائیں۔ ناشتے کا ہی مسئلہ ہے نا...... تو میں نہیں کرتا۔

(کہتا ہوا خفگی کے عالم میں کمرے سے نکل جاتا ہے۔ سعیدہ بے حد بے چینی کے عالم میں اُسے جاتا دیکھتی ہے)

// INTERCUT//

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6-C

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : سارہ

(سارہ بے حد اپ سیٹ انداز میں بیڈ پر بیٹھی ہوئی ہے۔ یوں جیسے اُس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کرے

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : عمر کا گھر (سارہ کا بیڈ روم)
وقت : دن
کردار : سعیدہ، سارہ

(سارہ اپنے کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے بالوں میں برش کر رہی ہے۔ جب سعیدہ کمرے میں داخل ہوتی ہے)

سارہ: السلام علیکم آنٹی......

سعیدہ: (سردمہری سے) وعلیکم...... اب تم بالآخر اُٹھ گئی ہو تو باہر آ کر بیٹھ جاؤ۔ محلے کی عورتیں بار آ کر چکر لگا رہی ہیں۔

سارہ: (کھڑی ہو کر) جی میں تو بہت دیر سے اُٹھی ہوئی ہوں۔ کمرہ صاف کر رہی تھی۔

سعیدہ: اتنی جلدی اُٹھی ہوئی ہوتی تو عمر ناشتہ کئے بغیر آفس کیوں جاتا۔

سارہ: میں کل سے ناشتہ کروا دیا کروں گی۔

سعیدہ: اور کچن کا کام بھی شروع کرو اب...... تانیہ کے پیپرز ہونے والے ہیں۔ بھابھیوں کو خود ہی احساس ہوتا ہے۔ پر یہاں تو...... آدمی دوسرے کو کیا کہے جب اپنا بیٹا ہی......

(کہتے ہوئے کمرے سے نکل جاتی ہے۔ سارہ سنجیدہ اُنہیں کمرے سے باہر نکلتے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : عمر کا گھر (صحن)
وقت : دن
کردار : تانیہ، سارہ

(تانیہ صحن میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی ہے۔ جب سارہ باہر نکلتی ہے اُس کے قدموں کی چاپ پر تانیہ متوجہ ہوتی ہے۔ سارہ اُس سے نظریں ملنے پر مسکراتی ہے، لیکن تانیہ نہیں مسکراتی وہ کچھ کنفیوز نظر آ رہی ہے۔ سارہ اُس کے پاس آ کر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔ دوستانہ انداز میں)

سارہ: پیپرز کی تیاری ہو رہی ہے......؟

(کچھ اُلجھ کر یوں جیسے سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ جواب دے یا نہ دے)

تانیہ: جی......

سارہ: کیا سبجیکٹس ہیں تمہارے......؟

تانیہ: (ساتھ ہی کتابیں سمیٹنے لگتی ہے) پری میڈیکل......

سارہ: پھر تو بہت پڑھنا چاہیے تمہیں۔

(تانیہ جواب دینے کی بجائے اپنی کتابیں سمیٹ کر اُٹھ کر اندر چلی جاتی ہے۔ سارہ کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزرتا ہے۔ سامنے شہلا کے گھر کی کھڑکی میں شہلا کھڑی دیکھ رہی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : عمر کا گھر (کچن)
وقت : دن

کردار : سارہ، حسن

(حسن کچن میں داخل ہوتے ہیں اور سارہ کو وہاں دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ جو وہاں کسی کام میں مصروف ہے)

سارہ: السلام علیکم انکل......

حسن: وعلیکم السلام بیٹا......اتنی صبح صبح کیا کر رہی ہو تم کچن میں......؟

(مسکراتی ہے)

سارہ: عمر کا ناشتہ تیار کر رہی ہوں۔ اُسے آج ذرا جلدی جانا ہے۔

حسن: تانیہ کو کہہ دیتی وہ کر دیتی۔

سارہ: انکل وہ بزی ہے۔ اس کے پیپرز ہونے والے ہیں۔ آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟

حسن: میں تو ایک کپ چائے بنانے آیا ہوں۔ بیڈ ٹی کی بری لت لگ گئی ہے۔

سارہ: میں بنا دیتی ہوں۔

حسن: نہیں......نہیں......میرا تو روز کا کام ہے یہ۔

سارہ: تو چلیں روز کر دیا کروں گی......آنٹی بھی پیتی ہیں......؟

حسن: نہیں......اُن کے بقول یہ بیماری صرف مجھے ہی ہے۔

سارہ: آپ بیٹھیں کمرے میں...... میں بنا کر لا دیتی ہوں آپ کو۔

(حسن کچھ اُلجھا کچھ جھجکتا سارہ کو دیکھتا کچن سے باہر نکلتا ہے۔ سارہ چائے بنا رہی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : دن

کردار : عمر، سارہ

(سارہ کمرے میں داخل ہوتی ہے اور سوئے ہوئے عمر کو جا کر اُس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے اٹھاتی ہے)

سارہ: عمر اُٹھ جاؤ......الارم دو دفعہ بجا ہے۔ تمہیں آج جلدی آفس جانا ہے۔

(وہ کہتے ہوئے کمرے میں بڑی الماری کھول کر اُس میں سے عمر کے کپڑے نکالنے لگتی ہے۔ عمر آنکھیں مسلتا ہوا بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑا الارم کلاک پر نظر ڈالتا ہے، اور ایک دم ہڑبڑا کر اُٹھ جاتا

ہے۔ پھر بستر سے اٹھتے ہوئے سارہ سے کہتا ہے)

عمر: تم اتنی صبح کیوں اٹھ گئی ہو......؟

سارہ: (مسکراتے ہوئے) تمہیں آفس بھیجنے کے لئے......

عمر: ارے میں چلا جاتا۔ میرا کیا مسئلہ تھا۔ تم سو جاؤ۔

سارہ: (اسے کپڑے دکھاتے ہوئے) نہیں...... یہ کپڑے دیکھو...... یہ ٹھیک ہیں......؟

عمر: ہاں......

سارہ: (الماری بند کرتے ہوئے) میں پریس کرتی ہوں تم تب تک نہا لو۔

عمر: (کھڑا ہو کر اس سے کپڑے لینے کی کوشش کرتے ہوئے) سارہ میں کر لیتا ہوں۔ یہ معمولی کام ہے۔

سارہ: (اُس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے مسکرا کر کمرے سے نکل جاتی ہے) اسی لئے تو کر رہی ہوں۔ بڑے کام سارے تمہارے لئے رکھے ہیں۔

(عمر کچھ اُلجھا کھڑا اُسے دیکھتا رہتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : سعیدہ، سارہ، حسن

(سعیدہ اور حسن بیٹھے باتیں کر رہے ہیں جب سارہ اندر آتے ہوئے کہتی ہے)

سارہ: آنٹی آج کھانے میں کیا بنانا ہے۔

سعیدہ: آلو......

سارہ: اور اُس کے ساتھ کیا بنانا ہے......؟

سعیدہ: (تیز آواز) اُس کے ساتھ کیا......؟ بس ایک سالن بنانا ہے۔ یہ کوئی ہوٹل نہیں ہے جہاں دو دو سالن بنیں گے۔ ایک دن سبزی بنتی ہے ایک دن دال اور ایک دن گوشت۔

سارہ: (کہتے ہوئے کچھ اُلجھ کر سوچنے والے انداز میں جاتی ہے) جی......

حسن: (اُس کے جانے کے بعد حسن سعیدہ سے دبی آواز میں کہتے ہیں) اتنی جلدی کیوں کام پر لگا رہی ہو اُسے۔ ابھی تو اُس کی شادی کو ہفتہ بھی نہیں ہوا۔

سعیدہ: بیوی اور بیٹی کام کرتی رہے وہ آپ کو نظر نہیں آئے گی، لیکن بہو کو کام کرتے دیکھ کر طوفان اُٹھا دیں گے آپ...... میں اس عمر میں جا جا کر پکاؤں یہ پسند ہے آپ کو......اور بہو اپنے کمرے میں پاؤں پسارے بیٹھی رہے۔ یہ چاہتے ہیں آپ......؟

حسن: میں تو صرف چند دن کی بات کر رہا تھا۔

سعیدہ: کل بھی کام کرنا ہے پھر آج کیوں نہیں۔

حسن: تو کم از کم چار دن اچھا کھانا تو بنواؤ...... آتے ہی دال سبزی پر لگا دیا اُسے...... وہ کیا سوچے گی۔

سعیدہ: جو سوچنا تھا اُسے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔
(بے حد بیزاری سے) ہم نہیں لائے اُسے اس گھر میں...... وہ خود آئی ہے۔ میں پلاؤ اور قورمہ کھلا کھلا کر اپنی بچت ضائع نہیں کر سکتی۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : عمر کا گھر (کچن)
وقت : دن
کردار : سارہ، شہلا

(سارہ کچن میں جا کر کھانا پکانے کے لئے آلو نکال رہی ہے جب شہلا آ جاتی ہے۔ وہ دروازے کے ساتھ لگ کر بظاہر بڑی ہمدردی اور حیرت سے کہتی ہے)

شہلا: ارے بھابھی کیا کر رہی ہیں آپ......؟

سارہ: کھانا بنانے لگی ہوں۔

شہلا: یہ خالہ اور تانیہ کہاں ہیں۔ آپ کو چار دن بعد ہی کام پر لگا دیا۔

سارہ: (آرام سے) اپنا گھر ہے۔ اپنے گھر میں ہر کوئی کام کرتا ہے۔ کیا ہرج ہے۔

شہلا: (عجیب سے انداز میں) پر سنا ہے آپ تو اپنے گھر میں نہیں کرتی تھیں۔ آپ کے گھر تو نوکر تھے۔

سارہ: ہاں میرے ماں باپ کے گھر میں نوکر ہیں۔ میرے شوہر کے گھر میں نہیں۔ تو پھر یہاں مجھے ہی کرنا چاہئے۔

شہلا: کیسے بنائیں گی بھابھی کھانا...... مجھے تو فکر ہو رہی ہے۔

سارہ: بنا لوں گی...... آلو ہی تو بنانے ہیں۔

شہلا: (بظاہر بڑی معصومیت سے) اور ساتھ کیا بنا رہی ہیں۔ بریانی...... کباب اور سویٹ ڈش میں......؟

سارہ: صرف آلو بنا رہی ہوں۔

شہلا: (بظاہر عام سے لہجے میں) ویسے تو خالہ کے گھر میں ہر دوسرے دن آلو ہی بنتے ہیں۔ وہ بھی شوربے والے، لیکن میں نے سوچا شاید عمر بھائی اور آپ کی نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ ابھی ہفتہ دو ہفتہ شاید اچھا کھانا پکے۔
(کہتے کہتے ہنستی ہے۔ سارہ محسوس کرتی ہے لیکن نظر انداز کرتی ہے)
کم از کم خالہ کو آلو کی بجائے کسی سویٹ ڈش پکانے کو کہنا چاہئے تھا آپ کو......

سارہ: میں کباب اور بریانی کی شوقین نہیں ہوں۔ مجھے آلو بھی پسند ہیں۔

شہلا: آپ کے گھر تو دو تین سالن بنتے ہوں گے ایک دن میں......؟

سارہ: ہاں......

شہلا: ہمارے گھر بھی بنتے ہیں۔
(بڑی عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ) آپ نے بھی پتہ نہیں کیا دیکھ کر اس گھر میں شادی کر لی۔

سارہ: (مسکراتے ہوئے آلو دھوتے ہوئے کہتی ہے) عمر کو دیکھ کر......
(شہلا کے ہونٹوں کی مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : شہلا کا گھر
وقت : شام
کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا کچن میں بڑی جلدی کے عالم میں ایک ڈونگے میں سالن ڈال رہی ہے۔ تبھی سلیمہ اندر داخل ہوتی ہے اور قدرے حیرانی کے عالم میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے)

سلیمہ: یہ کیا کر رہی ہو......؟ کس کے لئے سالن ڈال رہی ہو......؟

شہلا: وہ...... عمر اور خالہ کے لئے۔

سلیمہ: کیوں......؟

شہلا: کیوں کا کیا مطلب ہے......؟ پہلے بھی تو اُن کے گھر لے جایا کرتی تھی کھانا پکا کر۔

سلیمہ: پہلے کی بات اور تھی۔

شہلا: اب کیا ہو گیا ہے......؟

سلیمہ: ابھی کچھ نہیں ہوا......؟

شہلا: نہیں کچھ نہیں ہوا۔

سلیمہ: جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ کافی ہے۔ اب اور کیا رہ گیا ہے تم جان چھوڑ دو ان لوگوں کی...... مجھے پسند نہیں ہے تمہارا دن میں بار بار اُن لوگوں کے گھر چکر لگانا۔

شہلا: (ایکدم بات کاٹ کر دوٹوک انداز میں) یہ برا تھا تو آپ نے اتنے سال کیوں نہیں روکا۔
(سلیمہ کوئی جواب نہیں دے پاتی) میں اس گھر جانا نہیں چھوڑ سکتی۔

(شہلا ڈونگا ٹرے میں رکھ کر باہر لے جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : عمر کا گھر

وقت : رات

کردار : عمر، سعیدہ، حسن، سارہ، شہلا

(عمر سعیدہ اور حسن کے پاس کمرے میں بیٹھا ہوا ہے جب سارہ ٹرے میں کھانا لے کر آتی ہے۔ عمر تپائی کھسکاتا ہے اور وہ اس ٹرے کو تپائی پر رکھ دیتی ہے۔ عمر ابھی کھانا شروع کرنے ہی لگتا ہے جب ایک ٹرے لے کر شہلا بھی اندر آجاتی ہے)

سعیدہ: ارے شہلا یہ کیا لے آئی ہو......؟

شہلا: (مسکراتے ہوئے) خالہ آج مٹن کڑاہی بنایا ہے۔ ٹی وی سے دیکھ کر ایک نئے طریقے سے میں نے سوچا آپ لوگوں کو کھلاؤں۔

سعیدہ: (خوش ہو کر) اچھا کیا لے آئی۔ آج آلو اتنے برے، بنے ہیں کہ میں کھانا ہی نہیں کھا سکی۔

شہلا: (عجیب سے انداز میں سارہ کو دیکھ کر) کیوں خالہ آج تو بھابھی نے بنایا تھا کھانا۔

سارہ: (قدرے ندامت سے مسکراتے ہوئے) ہاں اتنا اچھا سالن نہیں بنا۔ میں نے کبھی خالی آلو نہیں بنائے اس لئے ٹھیک نہیں بنا سکی۔ میں برتن لاتی ہوں۔ تم بھی مٹن کے ساتھ

کھانا کھالو۔

عمر: (وہ مسکراتے ہوئے اُسے روکتا ہے) نہیں...... آلو ٹھیک ہیں میرے لئے۔
(پھر کھانا کھانے لگتا ہے۔ شہلا بے حد بے چین ہے)
میں بھی تو دیکھوں کیسے بنے ہیں۔ برے تو نہیں ہیں۔

شہلا: عمر بھائی آپ میری ڈش بھی تو ٹرائی کریں۔

عمر: (مسکراتے ہوئے) بھئی تمہارے ہاتھ کا تو بہت بار کھایا ہے آج ذرا بیگم کے ہاتھ کا کھانے دو مجھے۔ اگلی بار سہی۔ تم امی کو کھلاؤ۔ انہوں نے ابھی کھانا کھانا ہے۔

سارہ: (مسکراتی ہے) میں برتن لاتی ہوں۔ دیکھتے ہیں کیسا بنایا ہے۔ عمر تو ہمیشہ تمہارے کھانوں کی بڑی تعریف کرتا ہے۔

(وہ کہتے ہوئے جاتی ہے۔ شہلا بے حد رنج کے عالم میں دانتوں پر دانت جمائے ٹرے لئے کھڑی عمر کو کھانا کھاتے دیکھتی رہتی ہے۔ جو بڑی رغبت سے وہ آلو کھا رہا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : سارہ کا گھر

وقت : شام

کردار : ثمرہ، سارہ

(ثمرہ لاؤنج میں بیٹھی فون پر سارہ سے بات کر رہی ہے)

ثمرہ: میں کل ہی بھجوا دیتی ہوں تمہیں تمہاری کوکنگ بکس۔

سارہ: نہیں ممی مجھے...... وہ بکس نہیں چاہئیں۔ مجھے سیدھے سادھے کھانوں کی Recepie چاہیے۔ وہ تو چائنیز کانٹی نینٹل، تھائی اور پتہ نہیں کون کون سے کھانوں کی ہیں۔

ثمرہ: (اُلجھ کر) کیسے سیدھے سادھے کھانے......؟

سارہ: مطلب...... سادہ آلو بنانا...... گوبھی بنانا...... سادہ دال بنانا...... بھنڈی بنانا...... اس طرح کی چیزیں۔

ثمرہ: (جیسے شاک لگتا ہے) تمہارے سسرال میں یہ سب بنایا جاتا ہے......؟

سارہ: جی......

ثمرہ: (شاکڈ) اور تم سے کھانا پکوانا بھی شروع کر دیا انہوں نے......؟

سارہ: (جھوٹ بولتے ہوئے) نہیں میں نے خود بنانا شروع کیا ہے۔ بور ہو جاتی ہوں سارا دن۔ کوئی کام نہیں ہوتا۔

ثمرہ: (ناراض) تو یہ کام کرنا ہے تمہیں...... تم کوئی جاب کرو۔

سارہ: وہ بھی کرلوں گی ممی...... جب Result آئے گا۔ فی الحال تو مجھے یہ ساری چیزیں بنانے کا طریقہ سکھائیں۔

ثمرہ: (پریشان) میں صبح بازار جا کر ڈھونڈتی ہوں ایسی کوئی کتاب......؟ تم نے تو پریشان کر دیا ہے مجھے۔

سارہ: اچھا ممی بعد میں بات کرتی ہوں۔ عمر آ گیا ہے۔ خدا حافظ۔

ثمرہ: خدا حافظ۔

(ثمرہ بے حد پریشان بیٹھی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : عمر کا گھر
وقت : شام
کردار : عمر، سارہ

(سارہ کمرے میں کھڑی کچھ کپڑے پریس کر رہی ہے۔ جب عمر اندر داخل ہوتا ہے)

سارہ: ارے تم آ گئے...... میں سمجھ رہی تھی کچھ لیٹ آؤ گے۔

عمر: تمہارے لئے آیا ہوں جلدی۔

سارہ: میرے لئے کیوں......؟

عمر: تمہیں باہر کہیں کھانا کھلانے کے لئے۔

سارہ: (ایکدم خوش ہوتی ہے) اچھا...... میں...... میں کپڑے Change

عمر: رہنے دو ایسے ہی ٹھیک ہے

سارہ: (بات کاٹ کر استری کا سوئچ آف کرتے ہوئے) آنٹی سے پوچھا ہے......؟

(باہر جاتے ہوئے)

عمر: باہر جاتے ہوئے بتا دوں گا اُنہیں...... تم بس آ جاؤ باہر۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : عمر کا گھر
وقت : رات
کردار : عمر، سارہ

(سارہ عمر کے ساتھ چلتی ہوئی باہر صحن میں آتی ہے۔ پھر ایکدم جیسے کچھ یاد آنے پر دوپٹے کا پلو اُٹھا کر اس کے ساتھ اپنا سر ڈھک لیتی ہے۔ عمر اُس کی اس حرکت کو دیکھتا ہے اور دونوں مسکرا دیتے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:19

مقام : شہلا کا گھر
وقت : رات
کردار : شہلا، عمر، سارہ

(شہلا بے حد اپ سیٹ انداز میں اپنی کھڑکی سے عمر اور سارہ کو گھر سے نکلتے ہوئے دیکھ رہی ہے۔ وہ اپنی مٹھیاں بھینچ رہی ہے۔ عمر اور سارہ ہنستے ہوئے باہر گلی میں بائیک پر بیٹھ کر جاتے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:20

مقام : پارک
وقت : رات
کردار : عمر، سارہ

(سارہ اور عمر ایک پارک میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ دونوں کے ہاتھوں میں آئس کریم ہے اور وہ اسے کھا رہے ہیں)

سارہ: میں ایک کپ اور کھاؤں گی۔

عمر: (اپنا کپ بڑھاتا ہے) یہ لے لو......

سارہ: تمہاری نہیں کھاؤں گی۔

عمر: کیوں...... پہلے تو ہمیشہ میری ہی کھاتی تھی۔

سارہ: پہلے کی بات اور تھی...... پہلے میں تمہاری محبوبہ تھی۔

عمر: (مسکراتا ہے) وہ تو تم اب بھی ہو۔

سارہ: لیکن اب بیوی بھی بن گئی ہوں۔

عمر: (مزے سے) تم مت سوچا کرو کہ تم میری بیوی بن چکی ہو......صرف یہی سوچا کرو...... کہ تم میری گرل فرینڈ ہو۔

سارہ: (گھورتی ہے) دیکھا محبوبہ نہیں کہا تم نے......

(پھر اُس کے ہاتھ سے اُس کا کپ لیتی ہے)

اب دے دو آئس کریم۔

عمر: ہاں......ہاں......وہ بھی...... ویسے میں سوچ رہا ہوں کچھ دن کیلئے مری جانا چاہئے ہمیں۔

(سارہ کے ہاتھ میں پکڑے کپ سے آئس کریم کھاتے ہوئے)

انتظار کر رہا ہوں Payment آنے کا......ایک ہفتے کے لئے تو جا ہی سکتے ہیں۔

سارہ: ہاں کہیں جانا چاہئے عمر......زیادہ نہیں......تو دو تین دن کے لئے ہی۔

عمر: I promise چلیں گے۔ اگر اس ماہ نہیں تو اگلے ماہ ضرور......

سارہ: اور میں نے تمہیں ایک بات بھی بتانا تھی۔

عمر: (چونکتا ہے) کیا......؟

سارہ: زویا نے ایک جاب ڈھونڈی ہے میرے لئے......

(عمر ایکدم چونک کر اسے دیکھتا ہے۔ اُس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

FREEZE

قسط نمبر 9

منظر:1

مقام : پارک

وقت : شام

کردار : عمر، سارہ

(دونوں پارک میں بیٹھے ہیں سارہ کے ہاتھ میں آئس کریم ہے، عمر سنجیدگی سے اُسے دیکھ رہا ہے)

عمر: کیسی جاب......؟

سارہ: کسی کمپنی میں بہت اچھی جاب ہے۔ کل Detail بتائے گی۔ تم کیا سوچ رہے ہو......؟

عمر: (سنجیدہ) کچھ نہیں......

سارہ: کچھ تو سوچ رہے ہو......!

عمر: اتنی جلدی جاب کی کیا ضرورت ہے......؟

سارہ: میں تمہیں سپورٹ کرنا چاہتی ہوں۔

عمر: (دوٹوک انداز میں) تھینک یو......لیکن اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک دو سال لگیں گے میرے بزنس کو Establish ہوتے ہوتے۔

But I can take care of you.

سارہ: میں اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے جاب نہیں کرنا چاہتی، میں......

عمر: (بات کاٹتا ہے) تم میرے بزنس میں میری Help کر سکتی ہو۔

سارہ: (سر جھٹک کر) تمہیں بزنس میں میری Help کی ضرورت ہے......؟

عمر: کیوں نہیں......بہت ضرورت ہے مجھے۔

سارہ: (سنجیدہ ہو کر) میرا جاب کرنا تمہیں اچھا نہیں لگے گا۔ ساری بات یہ ہے۔

عمر: (کچھ دیر خاموش رہ کر) میں نہیں چاہتا کہ تم سارا دن دفتر میں خوار ہوتی پھرو......بسوں ویگنوں کے دھکے کھاؤ۔

سارہ: (اپنے لفظوں پر زور دے کر) یہ اچھی جاب ہے وہ کنوینس کی Facility دیں گے۔

(عمر جواب نہیں دیتا سارہ کچھ دیر انتظار کے بعد بے تابی سے کہتی ہے)

عمر کچھ بولو......

عمر: (کھڑا ہوتا ہے) چلتے ہیں......دیر ہو رہی ہے۔

سارہ: (کھڑی ہوتی ہے) میں نے یہ بولنے کو کہا ہے......؟

عمر: (بے حد سنجیدہ) کچھ وقت گزرنے دو اتنی جلدی کیا ہے تمہیں جاب کرنے کی۔

(وہ چلنے لگتا ہے سارہ قدرے حیرانی سے اُسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ

(سارہ سو رہی ہے جبکہ عمر اپنے بستر میں لیٹا جاگ رہا ہے۔ تبھی سارہ کروٹ لیتے ہوئے اُٹھ جاتی ہے، اور عمر کو جاگتا دیکھ کر کچھ حیرانی سے کہتی ہے)

سارہ: تم ابھی تک سوئے نہیں۔

عمر: نہیں......سو جاؤں گا ابھی۔

سارہ: (اُٹھ کر بیٹھتی ہے) کیا سوچ رہے ہو......؟

عمر: (سنجیدہ) کچھ نہیں......ایسے ہی نیند نہیں آ رہی۔ بس اسی وجہ سے۔

سارہ: (کچھ دیر چپ اُسے دیکھتی رہتی ہے) تم میری جاب کی بات کرنے کی وجہ سے اپ سیٹ ہو......؟

عمر: نہیں......

سارہ: یعنی ہاں۔
(عمر خاموش رہتا ہے) مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ اس میں پرابلم کیا ہے۔ تمہیں یاد ہے نا شادی سے پہلے ہم دونوں Plan کیا کرتے تھے کہ دونوں جاب کریں گے۔

عمر: (گہرا سانس لے کر مسکراتا ہے) شادی سے پہلے اور بھی بہت کچھ پلان کرتے تھے ہم......شادی کے بعد زندگی بدل جاتی ہے۔

سارہ: (سنجیدہ) زندگی چاہے بدل جائے۔ انسانوں کو نہیں بدلنا چاہیے۔

عمر: (سنجیدہ) تم میری بات کر رہی ہو......؟

سارہ: (مسکراتی ہے) نہیں میں تو انسانوں کی بات کر رہی ہوں۔ تم انسان تھوڑی ہو......؟

عمر: (ہنس پڑتا ہے) یہ بات ذرا امی کے سامنے کہنا۔ پھر بتائیں گی وہ تمہیں کہ میں انسان

ہوں یا نہیں۔

سارہ: دھمکی دے رہے ہو مجھے......؟

عمر: ہاں......ایک امی ہی ہیں جن سے ڈرتی ہو تم......مجھے تو گھاس تک نہیں ڈالتی تم۔

سارہ: (چھیڑتی ہے) اب ڈالا کروں گی۔ مجھے یہ کہاں پتہ تھا کہ تم گھاس کھاتے ہو۔

عمر: (چھیڑتا ہے) اب تو بڑی زبان چل رہی ہے تمہاری......امی کے سامنے کیا ہو جاتا ہے تمہیں۔

سارہ: (ناراض ہو کر) عمر......بدتمیزی مت کرو۔

عمر: (سنجیدہ) ورنہ کیا کرو گی تم......؟

سارہ: جاب......

(عمر حیران ہو کر دیکھتا ہے پھر دونوں ہنس پڑتے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا بے حد غصے میں ماں سے کہہ رہی ہے)

شہلا: کیوں ہر وقت شادی شادی کی رٹ لگا رکھی ہے۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ مجھے شادی نہیں کرنی تو بس نہیں کرنی۔

سلیمہ: لیکن کیوں نہیں کرنی......کوئی وجہ بھی تو ہو۔

شہلا: کوئی وجہ نہیں ہے۔

سلیمہ: شہلا مت تنگ کرو ہمیں۔

شہلا: میں تنگ کر رہی ہوں......؟

سلیمہ: تو اور کیا کر رہی ہو......؟ اتنا اچھا رشتہ ہے جنید کا اور......

شہلا: جہنم میں جائے جنید اور یہ رشتہ۔

سلیمہ: آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے......؟

شہلا: میرا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ کہہ دیں......کہہ دیں......کیوں نہیں کہتیں۔

سلیمہ: اس طرح کی باتیں کبھی نہیں کرتی تھی تم......اتنی چڑچڑی تو نہیں تھی تم......پھر اب ک

گیا ہے تمہیں......؟

(شہلا جواب دینے کی بجائے بے حد خاموشی سے اُٹھ کر چلی جاتی ہے۔ سلیمہ اسے پریشانی کے عالم میں دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : دن

کردار : سارہ، شہلا

(سارہ کتابوں کے ریک پر کتابیں ٹھیک کر رہی ہے۔ جب شہلا اندر داخل ہوتی ہے)

شہلا: کیا ہو رہا ہے بھابھی......؟

سارہ: کچھ نہیں کتابیں ٹھیک کر رہی تھی۔ تم کچھ پکا کر لائی ہو......؟

شہلا: (یکدم تیکھے انداز میں) کیوں میں کچھ لائے بغیر یہاں نہیں آسکتی کیا......؟

سارہ: ارے نہیں میں نے تو ایسے ہی پوچھا۔ تم برا مان گئی کیا......؟

شہلا: (عجیب سے انداز میں) نہیں برا ماننا کب کا چھوڑ دیا میں نے۔

سارہ: تم پڑھتی ہو......؟

شہلا: نہیں BA میں چھوڑ دیا۔

سارہ: کیوں ماسٹرز کرنا چاہئے تھا تمہیں، BA کرنے کے بعد......

شہلا: (بے ساختہ) فائدہ......؟

سارہ: کوئی ایک فائدہ تھوڑی ہوتا ہے۔ تعلیم کے بہت سارے فائدے ہیں۔

(مزے سے)

شہلا: میرے ماں باپ زیادہ تعلیم کے حق میں نہیں ہیں۔

سارہ: کیوں......؟

شہلا: (اطمینان سے) آخر لڑکوں کے ساتھ پڑھ کر لڑکیاں کرتی کیا ہیں۔

سارہ: بہت کچھ کرتی ہیں۔

شہلا: (بے حد معنی خیز انداز میں) ہاں وہ تو کرتی ہیں......میری امی کہتی ہیں۔
(بظاہر بھولپن سے) اس طرح زیادہ پڑھنے والی لڑکیاں لڑکے بڑے آرام سے پھانس

لیتی ہیں۔

(سارہ کے چہرے کا رنگ اُڑ جاتا ہے) اسی لئے مجھے پڑھنے سے روک دیا انہوں نے۔

سارہ: (کچھ دیر چپ رہنے کے بعد) لڑکے پھانسنے میں اور کسی کو پسند کرنے میں فرق ہوتا ہے۔

شہلا: (بھولپن سے) مجھے کیا پتہ میں یونیورسٹی گئی ہوتی تو پتہ ہوتا۔ آپ کو تو سب پتہ ہوگا۔ آپ کا "علم" اور "تجربہ" مجھ سے زیادہ ہے۔

سارہ: (بے حد سنجیدہ) ہاں......اسی لئے کہہ رہی ہوں کہ یونیورسٹی میں صرف محبت نہیں ہوتی۔ کام بھی ہوتا ہے۔

شہلا: (یکدم اُس کی بات کاٹ کر جلدی سے) اچھا مجھے یاد آیا مجھے تو تانیہ کے ساتھ بازار جانا تھا اور میں سیدھا آپ کے پاس آگئی۔ اس گھر میں آتے ہی میرا دل سیدھا اس کمرے میں آنے کو چاہتا ہے۔

(کہتے ہوئے جاتی ہے۔ سارہ نرمی سے مسکرا کر اگنور کرنے والے انداز میں سر جھٹکتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:5

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : دن

کردار : سارہ، ثمرہ

(سارہ ثمرہ کو لئے اپنے بیڈروم میں آتی ہے)

سارہ: بیٹھیں ممی......آپ نے بھی مجھے حیران ہی کر دیا ہے یوں آ کر......بتا دیتیں تو میں کم از کم کام نپٹا لیتی۔ کچھ منگوا بھی لیتی آپ کے لئے......؟

ثمرہ: مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ بس تم آ کر میرے پاس بیٹھو۔

سارہ: (کہتے ہوئے باہر نکل جاتی ہے) بس دو منٹ......

(ثمرہ تنقیدی نظروں سے کمرے کا جائزہ لیتی رہتی ہے۔ تبھی سارہ دوبارہ کمرے میں داخل ہوتی ہے)

ثمرہ: حلیہ دیکھا ہے تم نے اپنا......؟

سارہ: (مسکراتے ہوئے) اب صفائی کرتے ہوئے تو یہی حلیہ ہوگا میرا......ماریہ بی کے کپڑے پہن کر تو گھر نہیں صاف کر سکتی۔

ثمرہ: (پریشان) ابھی سے صفائیوں پر لگا دیا تمہیں......ابھی تو شادی کو ایک مہینہ بھی نہیں ہوا۔

سارہ: (سمجھاتے ہوئے) ممی...... Be reasonable
میرا گھر ہے یہ...... شادی ہونے کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں معذوروں کی طرح بیٹھ جاؤں کہ میں کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ میری شادی ہوئی ہے۔ نئی نئی......

ثمرہ: (پریشان) پر یہ کام تو تم نے اپنے گھر میں بھی کبھی نہیں کئے......؟

سارہ: یہاں کرنے پڑتے ہیں۔

ثمرہ: (سنجیدہ) کوئی صفائی کرنے والی کیوں نہیں رکھ لیتے۔ میں Pay کر دوں گی اسے۔

سارہ: (ہنس کر) ممی یہ بات عمر کے سامنے مت کہیے گا۔ وہ بہت مائنڈ کرے گا۔

ثمرہ: مائنڈ کرنے کی کیا بات ہے بیٹا...... میں......

سارہ: (بات کاٹ کر) فین تھوڑا تیز کر دوں۔ گرمی لگ رہی ہوگی آپ کو......

ثمرہ: (ادھر اُدھر دیکھ کر مزید پریشان) کوئی ایئر کنڈیشنر تک نہیں ہے یہاں...... کم از کم وہ تو لگوا کر دے سکتی ہوں میں تمہیں یہاں...... گرمی کہاں برداشت ہوتی تھی تم سے......

سارہ: (بے ساختہ سنجیدہ) وہ مجھے بہت برا لگے گا۔ اس گھر کے سارے لوگ اسی گرمی میں رہ رہے ہیں۔ ایک کمرے میں اے سی لگے گا تو کتنا برا لگے گا۔ وہ سب گرمی میں رہ سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں...... اور پھر بجلی کا بل آپ کو پتہ ہے کتنا آیا کرے گا۔

(ثمرہ کی آنکھوں میں آنسو آتے ہیں۔ سارہ پریشان ہوتی ہے)

ثمرہ: تمہاری زبان سے کہاں میں نے کبھی کسی بل کی بات سنی تھی، اور اب......

سارہ: (ماں کو تھپک کر) بل کا پتہ ہونا چاہئے ممی. I am married now
میں اپنے Husband کے پیسے کو ضائع نہیں کر سکتی۔ And believe me میں بہت خوش ہوں...... عمر بہت اچھا ہے۔

(بات کرتے ہوئے یکدم گڑبڑا کر اُٹھ جاتی ہے)

چائے رکھ کر آئی تھی آپ کی باتوں میں بھول ہی گئی۔

(ثمرہ اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6

مقام : عمر کا گھر (صحن)
وقت : رات
کردار : عمر، سارہ

(سارہ رات کے وقت صحن میں واشنگ مشین لگائے کپڑے دھو رہی ہے۔ جب دروازے پر عمر کے موٹر سائیکل کی آواز آتی ہے۔ سارہ جلدی سے جا کر دروازہ کھولتی ہے۔ عمر مسکراتے ہوئے بائیک لے کر اندر آتا ہے۔ دروازہ بند کرتے ہوئے)

سارہ: آج تو بڑی دیر کر دی تم نے......

عمر: ہاں بس آفس میں کچھ کام زیادہ تھا۔

(بائیک اندر لا کر کھڑا کرتے ہوئے وہ سارہ کو کام کرتے دیکھتا ہے)

کیا کر رہی ہو اس وقت......؟

سارہ: میں کپڑے دھو رہی ہوں۔

عمر: (اُلجھ کر) یہ کوئی وقت ہے کپڑے دھونے کا......؟

سارہ: (اپنے کام میں مصروف) نہیں میں نے مشین تو چار بجے لگائی تھی لیکن کپڑے بہت زیادہ تھے۔ پھر ساتھ کھانا بھی بنانا تھا اس لئے اتنی دیر ہوگئی۔ اب تو بس ختم ہونے والا ہے۔ تم کپڑے Change کرو میں تب تک کھانا لاتی ہوں۔

عمر: تم اپنا کام ختم کر لو پھر ساتھ ہی کھائیں گے کھانا۔

سارہ: مجھے تو ابھی آدھا گھنٹہ لگ جائے گا۔

(سنجیدہ سا کہتے ہوئے اندر جاتا ہے)

I can wait.

(سارہ اُسے جاتا دیکھتے ہوئے کچھ مسکراتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : عمر کا گھر
وقت : رات
کردار : عمر، سعیدہ، ثانیہ، عافیہ، شہلا

(سعیدہ، ثانیہ اور عافیہ کے ساتھ ٹی وی آن کئے ڈرامہ دیکھ رہی ہیں، عمر سنجیدہ سا اندر داخل ہوتا ہے)

عمر: السلام علیکم......

شہلا/سعیدہ/ثانیہ: وعلیکم السلام......

(عمر اُن پر ایک نظر ڈالتے ہوئے کہتا ہے)

عمر: تانیہ تم جا کر سارہ کے ساتھ ہاتھ بٹاؤ تاکہ اُس کا کام جلدی ختم ہو۔

سعیدہ: (تانیہ کو جانے سے روکتے ہوئے) وہ بے چاری تو ابھی پڑھائی سے فارغ ہو کر ٹی وی کے سامنے آ کر بیٹھی ہے۔

(شہلا تیکھی نظروں سے سب کو دیکھتی رہتی ہے۔ عمر اُسے مسلسل اگنور کئے ہوئے ہے)

عمر: میں نے ٹی وی کے سامنے بیٹھنے سے تو نہیں منع کیا۔
(عمر بے حد سنجیدہ) صرف ہاتھ بٹانے کا کہہ رہا ہوں۔ وہ بعد میں بھی آ کر ٹی وی کے سامنے بیٹھ سکتی ہے۔

سعیدہ: ابھی پھر پڑھائی کے لئے بیٹھنا ہے اُس نے۔

(عمر اس بار کچھ کہنے کی بجائے خاموشی سے کمرے سے چلا جاتا ہے۔ شہلا بڑے معنی خیز انداز میں سعیدہ سے کہتی ہے)

شہلا: یہ عمر بھائی تھے خالہ......؟ مجھے تو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا۔ گھر آتے ہی اُنہیں صرف اپنی بیوی کا خیال آیا ہے اور ایک زمانہ تھا کہ آپ کا طواف کرتے تھے یہ......

سعیدہ: (بے حد غصے میں) پتہ نہیں کیسے تعویذ گھول کر پلا دیئے ہیں اس نے...... بس ہر وقت اُس کی ہمدردی میں گھلا جاتا ہے۔ سارہ وہ کام کر رہی ہے سارہ وہ کام کر رہی ہے۔ سارہ سے یہ کام نہ کروائیں، وہ کام نہ کرائیں...... سارہ کا نام 24 گھنٹے اس کی زبان پر رہتا ہے۔

شہلا: (آواز دھیمی کرتے ہوئے سرگوشی کے انداز میں) بھابھی نے آتے ہی کچھ کہا ہو گا عمر بھائی سے آپ نے دیکھا نہیں کیسے تیور بگڑے ہوئے تھے اُن کے۔

سعیدہ: (بے حد رنجیدہ) جانتی ہوں کان تو بھرتی ہو گی یہ کم بخت...... ورنہ میرا بیٹا ایسا بھی نہیں تھا۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : عمر کا گھر (حسن کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : حسن، عمر

(حسن اپنے کمرے میں بیٹھے ایک کتاب پڑھ رہے ہیں جب عمر اندر داخل ہوتا ہے)

عمر: ابو آپ سے ایک بات کرنی ہے مجھے۔

حسن: (کتاب رکھتے ہوئے) مجھ سے......؟ ہاں بیٹا...... ضرور کرو۔

عمر: (بیٹھتے ہوئے) آپ امی سے کہیں کہ گھر کے کام سارہ اور تانیہ میں بانٹ دیں۔ امی نے گھر کے سارے کام سارہ کے سر پر ڈال دیئے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اُس نے کبھی اپنے گھر میں اپنے کام بھی نہیں کئے کہاں یہ کہ وہ پورے سسرال کے کپڑے دھوتی پھرے۔

حسن: (سنجیدہ پریشان) سارہ نے کچھ کہا کیا......؟

عمر: نہیں...... لیکن ضروری نہیں ہے کہ کوئی اگر کچھ کہتا نہیں تو دوسرے اُس کے ساتھ زیادتی کرتے پھریں۔ سارہ اپنے اور میرے کام کرتی ہے۔ وہ آپ کے اور امی کے کام بھی کر سکتی ہے، لیکن تانیہ اپنے کام خود کر سکتی ہے۔ اُسے خود کرنے چاہئیں۔

حسن: (پریشان) میں تمہاری ماں سے بات کروں گا۔

عمر: (کھڑا ہوتے ہوئے بے حد دوٹوک انداز میں) پلیز...... اگر امی اس بات کو نہ مانیں تو پھر مجھے گھر میں ایک ملازمہ رکھنی پڑے گی اور اُس کا مطلب یہ ہو گا کہ میں جو ماہانہ رقم اخراجات کے لئے دیتا ہوں اُس میں کچھ کمی آئے گی۔ بہتر ہے یہ کمی نہ آئے اور گھر کے کام یہاں رہنے والے سارے افراد مل بانٹ کر کریں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : عمر کا گھر (حسن کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : حسن، سعیدہ

(سعیدہ اور حسن اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ سعیدہ بے حد غصے میں حسن سے کہہ رہی ہے)

سعیدہ: اور آپ یہ سب اُس سے سنتے رہے۔ اُسے چار سناتے آپ۔

حسن: (سنجیدہ) کیا سناتا میں اُس کو......؟ ٹھیک کہہ رہا تھا وہ...... تم نے گھر کے تمام کاموں کا بوجھ سارہ کے سر پر لاد دیا ہے۔

سعیدہ: (تیزی سے بات کاٹتے ہوئے) حسن صاحب وہ وقت یاد کریں جب میں بیاہ کر آپ کے اماں باوا کے گھر آئی تھی۔ گھر کے دس کے دس لوگوں کا کام کئی سال میں اکیلی جان کرتی رہی

تھی۔ تب آپ کو یہ خیال نہیں آیا۔

حسن: (آواز دھیمی کر کے) تب زمانہ اور تھا سعیدہ...... اب زمانہ اور ہے۔ آج کی لڑکیاں اتنا بوجھ نہیں اُٹھا سکتیں۔ اگر ملیحہ کے سسرال والے اس طرح اُسے کام پر لاد دیں تو تمہیں کیسا لگے گا......؟

سعیدہ: (بڑبڑاتی ہے) کام سے لاد دیں۔ کام سے لاد دیں...... ایسا کون سا ظلم کا پہاڑ توڑ دیا ہے میں نے اس پر جو آپ بیٹے کی طرح طعنے دینے بیٹھ گئے ہیں مجھے۔

حسن: (سنجیدہ) ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں یا نہیں۔ وہ بتا گیا ہے کہ تم نے گھر کا کام سارہ اور ثانیہ میں نہ بانٹا تو وہ ملازمہ رکھ لے گا گھر میں...... اور اس کی تنخواہ مہینے کے خرچ میں سے دے گا۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 10

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : سعیدہ، سارہ

(سارہ ایک برتن میں چننے کے لئے چاول نکال رہی ہے۔ جب سعیدہ اندر آتی ہے اور تیزی سے وہ تھال اُس کے ہاتھ سے کھینچ لیتی ہے، سارہ ہکا بکا رہ جاتی ہے)

سعیدہ: کوئی ضرورت نہیں ہے آج سے تمہیں اس گھر کا کوئی بھی کام کرنے کی...... ہم تمہاری خدمت کرنے کے لئے ہیں نا...... تم بس بستر پر بیٹھ کر حکم چلایا کرو ہم پر......

سارہ: (حیران) کیا ہوا امی......؟

سعیدہ: (غصے میں) خبردار میرے سامنے بھولا بننے کی ضرورت نہیں...... پہلے عمر کے کان بھرتی ہو ہمارے خلاف اور پھر یوں معصوم بنتی ہو جیسے تم نے کچھ کیا ہی نہیں۔

سارہ: (اُلجھ کر) لیکن ہوا کیا ہے، آپ مجھے کچھ بتائیں تو......

(سعیدہ چاولوں کا برتن لئے باورچی خانے سے نکل جاتی ہے)

امی...... امی......!

(سارہ ہکا بکا انہیں آوازیں دیتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 11

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ

(سارہ بے حد پریشان انداز میں عمر سے بات کر رہی ہے۔ جو الماری کھولے اندر سے کچھ کپڑے نکالنے میں مصروف ہے)

سارہ: تم نے کیا کہا ہے امی سے......؟

عمر: کیوں......؟ انہوں نے کچھ کہا ہے تم سے......؟

سارہ: (پریشان) وہ مجھے کوئی کام نہیں کرنے دے رہیں۔

عمر: (مسکراتے ہوئے) یہ تو بڑی اچھی بات ہے...... عیش کرو تم پھر......

سارہ: (ناراض) عمر...... فضول باتیں مت کرو۔ کیا کہا ہے تم نے اُن سے......؟

عمر: (سنجیدہ) کچھ خاص نہیں صرف یہ کہ وہ اکیلی گھر کا کام نہیں کریں گی۔ دوسرے لوگ بھی تمہارا ہاتھ بٹائیں ورنہ میں تمہارے لئے ایک ملازمہ رکھ دوں گا۔

سارہ: (برا منا کر) تمہیں کیا ضرورت تھی ایسی باتیں کرنے کی......؟

عمر: (ناراض) ضرورت تھی، وہ جس طرح کا سلوک پہلے ہی تمہارے ساتھ کر رہی ہیں۔ وہ ہی ناقابل برداشت ہے۔ اس پر اس طرح تمہیں ملازمہ بنا چھوڑا۔

سارہ: جب مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے تو......

عمر: (بات کاٹ کر) تمہیں ہو یا نہ ہو مجھ ہے...... تمہاری جگہ کسی دوسری لڑکی سے شادی ہوتی تو یہ سب کچھ تو میں اس کے ساتھ بھی نہ ہونے دیتا۔ ہر ایک کو اپنی ذمہ داریوں کا پتہ ہونا چاہئے اور انہیں اٹھانا چاہئے اور تمہیں زیادہ مدر ٹریسا بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی نوبل پرائز نہیں ملنا تمہیں ملازمہ بننے پر......

سارہ: (پریشان) لیکن وہ ناراض ہیں مجھ سے۔

عمر: (لاپرواہی سے) چار دن رہیں گی...... پھر کام کروانے لگیں گی تم سے...... لیکن اب طریقے سے کروائیں گی اور تم نے اپنا حلیہ دیکھا ہے......؟

سارہ: (اپنے آپ کو دیکھ کر) کیا ہوا ہے میرے حلیے کو......؟

(مسکراتے ہوئے)

عمر: تم اس وقت گاؤں کی کسی ان پڑھ گنوار دیہاتن کی طرح لگ رہی ہو جو سارا دن کھیتوں

میں کام کر کے آتی ہے۔

سارہ: (بے حد خفا ہو کر کمرے سے جاتی ہے) شٹ اپ......

(عمر اپنی مسکراہٹ چھپاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : سلیمہ، سعیدہ، شہلا

(سعیدہ اپنی آنکھوں کے آنسو اپنے پلو کے ساتھ پونچھ رہی ہے۔ سلیمہ بڑی بے یقینی سے کہہ رہی ہے)

سلیمہ: عمر نے یہ کہہ دیا......؟

سعیدہ: (گہرا سانس) اور کیا......؟ بس اللہ کسی کو اولاد کے سر پر نہ ڈالے۔

سلیمہ: (رنجیدہ) بڑا دکھ ہوا آپا یہ کہنا تو نہیں چاہئے تھا عمر کو......

سعیدہ: (رنجیدہ) بس یہ سب کچھ اُس کی بیوی کی وجہ سے ہوا ہے۔ ورنہ جی جی کہتے زبان سوکھتی تھی عمر کی۔

سلیمہ: (ہمدردی سے) بس آپا صبر ہی کریں اب تو آپ...... اللہ ہدایت دے اُن دونوں میاں بیوی کو......

شہلا: (بات کاٹ کر) صبر کیوں کریں خالہ...... یہ خالہ کا گھر ہے...... بھابھی کا نہیں آپ بالکل لحاظ نہ کیا کریں خالہ...... صاف صاف سنا دیا کریں۔ جو بھی بات ہو۔ برا مانتی ہے بھابھی تو برا مانے۔

سعیدہ: (تلخی سے) ارے میں نے کیا کہنا ہے بیٹا اُسے...... تمہارے خالو کہاں کچھ کہنے دیتے ہیں ہر وقت سمجھاتے رہتے ہیں مجھے۔

(بے حد تیکھے انداز میں ناگواری سے)

شہلا: ہاں...... خالہ خود جو بھابھی کا کلمہ پڑھنے لگے ہیں۔ ایک کپ چائے کا کیا صبح اُٹھ کر بنا دیتی ہیں بھابھی...... وہ سارا دن ہر آئے گئے کو سنانے بیٹھ جاتے ہیں۔ یوں جیسے اتنے سالوں میں آپ نے تو کبھی ان کا کوئی کام نہیں کیا۔

سعیدہ: (بے حد غصے میں) اب کے نام لیا اُنہوں نے چائے کا تو پوچھوں گی اُن سے......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : شہلا، سعیدہ

(شہلا ایک سیب کھاتے ہوئے عمر کے صحن میں داخل ہوتی ہے جہاں ایک تخت پر سعیدہ بیٹھی سلائی کر رہی ہے)

شہلا: کیا سل رہا ہے خالہ......؟

سعیدہ: (کام میں مصروف مسکرا کر) کیا سلتا ہے اس عمر میں......؟ اپنی ایک قمیض کی ترپائی کر رہی ہوں۔

شہلا: (اِدھر اُدھر دیکھ کر) بھابھی نظر نہیں آ رہی۔

سعیدہ: (ناگواری سے) وہ کہاں سے نظر آئے گی، میکے گئی ہے کل سے......

شہلا: (تیکھے انداز میں) کیوں......؟

سعیدہ: اتنے لمبے سوال جواب نہیں کرتی میں اُس سے...... گئی ہے تو جائے۔ سو بسم اللہ......

شہلا: (تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ) ایسے تھوڑی جائے گی وہ خالہ...... وہ تو کچھ لے کر جائے گی یہاں سے۔

سعیدہ: (چونک کر) کیا لے کر جائے گی......؟

شہلا: (مطمئن انداز میں) عمر بھائی کو...... اور کسے...... ویسے ہی بڑی چالاک ہے آپ کی بہو...... بالکل پڑھی لکھی لڑکیوں جیسی میسنی ہے۔

سعیدہ: (تیز آواز میں) چالاک تھی تو میرا ہیرے جیسا بیٹا ہتھیا کر بیٹھی ہے ورنہ اُس جیسی کو عمر جیسا لڑکا مل سکتا تھا۔ وہ تو بس تیرے ساتھ سجتا...... کتنی آہ نکلتی ہے میرے دل سے جب بھی میں اُن دونوں کو ساتھ دیکھتی ہوں۔ ارے ماں کا دل دکھایا ہے اُس نے...... کبھی سکون نہیں پائے گا۔

شہلا: (عجیب سے انداز میں) سکون اور چین تو مل گیا اُس کو...... اپنی پسند کی عورت بیوی بنا کر گھر لے آیا ہے۔ کسی نے کیا کر لیا......؟

سعیدہ: (گہرا سانس لے کر) ہاں کسی نے کچھ نہیں کیا۔ بعض دفعہ انسان مجبور بھی تو ہو جاتا ہے شہلا......

شہلا: (تیکھے انداز میں عجیب سی کسک کے ساتھ) کیوں خالہ......؟

(سعیدہ کچھ بول نہیں پاتی۔اٹھتے ہوئے اسی طرح سیب کھاتے ہوئے)

پر اچھی ہے......آپ کی بہو خالہ...... بڑی پسند ہے مجھے۔

(لہجہ بظاہر عام لیکن اس میں بڑی کاٹ ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : سارہ کا گھر
وقت : رات
کردار : سارہ،صوفیہ،ثمرہ،حسین

(سب ڈنر ٹیبل پر بیٹھے ڈنر کر رہے ہیں ثمرہ بار بار مختلف ڈشز اُٹھا کر سارہ سے کھانے کے لئے کہہ رہی ہے۔روکتی ہے)

سارہ: ممی پلیز میں خود لے لوں گی......آپ کو آخر کیا ہو گیا ہے......؟

صوفیہ: (مسکراتے ہوئے) ممی سمجھ رہی ہیں اُن کی بچی اتنے دن سے سسرال میں فاقے کاٹ کر آرہی ہے۔

ثمرہ: (سنجیدہ) کیوں نہ سمجھوں......؟ چہرہ دیکھا ہے اس کا......کس طرح پیلا ہو رہا ہے اور آنکھوں کے گرد حلقے بھی نظر آنے لگے ہیں۔

سارہ: (ٹوکتی ہے) فار گاڈ سیک ممی ایسی بھی کوئی بات نہیں۔

ثمرہ: آپ خود بتائیں حسین میں ٹھیک کہہ رہی ہوں یا نہیں۔

حسین: (گلاسز کے ساتھ غور کر کے) بھئی عینک کے ساتھ تو مجھے سارہ ٹھیک ہی لگ رہی ہے (پھر گلاسز اُتار کر) ٹھہرو میں عینک اُتار کر دیکھتا ہوں۔

ثمرہ: (برا مان کر) آپ کی ایسی باتوں کی وجہ سے ہی......

حسین: (بات کاٹ کر) ہاں دنیا کا ہر غلط کام میری باتوں کی وجہ سے ہی ہوا ہے۔میں تو پہلے ہی اقرار کر رہا ہوں۔

ثمرہ: (دوبارہ سارہ کی طرف متوجہ ہو کر) تم یہ مٹن کھاؤ......تمہارے لئے بنایا ہے میں نے۔

حسین: (مسکراتے ہوئے) کوئی چیز ہمارے لئے بھی بنائی گئی ہے آج سب کچھ سارہ کے وسیلے سے ہی ملے گا ہمیں۔

(ثمرہ اگنور کرتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : سارہ کا گھر (بیڈروم)
وقت : رات
کردار : سارہ،صوفیہ

(سارہ اور صوفیہ اپنے بیڈ پر بیٹھی باتیں کر رہی ہیں)

صوفیہ: خوش ہو......؟

سارہ: (مسکراتے ہوئے) تمہیں کیسی لگ رہی ہوں......؟

صوفیہ: (غور سے دیکھ کر) تھکی ہوئی......

سارہ: (مسکراتے ہوئے) تھکن اور خوشی کا آپس میں کوئی تعلق ہوتا ہے کیا......؟

صوفیہ: میرے خیال میں تو نہیں......

سارہ: میرے خیال میں ہاں......
(اطمینان سے) میں تھکی ہوئی ہوں......لیکن خوش بھی ہوں۔

صوفیہ: (سنجیدہ) ممی بتا رہی تھیں مجھے کہ تم نے پورے گھر کی ذمہ داری اپنے سر پر لے لی ہے۔

سارہ: (سنجیدہ) پورے گھر کی تو نہیں......لیکن اپنی ذمہ داری اُٹھا لی ہے میں نے......اور اُٹھانی ہی چاہئے تھی مجھے۔

صوفیہ: (سر جھٹک کر) بڑا حوصلہ ہے ویسے تم میں......کم از کم میں تمہاری طرح سارا دن ماسی بن کر گھر پر نہیں بیٹھ سکتی۔

سارہ: (گہرا سانس) اپنے اپنے انتخاب کی بات ہے۔اس ساری سچویشن میں عمر کے ساتھ میرا تعلق شامل نہ ہوتا تو میں بھی کسی دوسرے مرد کے لئے یہ سب کبھی نہیں کر سکتی تھی۔عمر عزیز ہے مجھے اس لئے اُس سے وابستہ ہر چیز عزیز ہے مجھے۔

صوفیہ: (سنجیدہ) اور سسرال والوں کے رویے میں کوئی تبدیلی آئی......؟

سارہ: (مسکراتے ہوئے) فی الحال تو نہیں لیکن آ جائے گی۔میں اُس گھر میں اکلوتی بہو ہوں۔ مجھے کیسے اور کب تک اگنور کر سکتے ہیں وہ......؟

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : تانیہ،سعیدہ

(تانیہ سعیدہ سے ضد کر رہی ہے اور سعیدہ خفگی سے کہہ رہی ہے تلخی سے)

سعیدہ: میں نے کہا نا میرے پاس نہیں ہیں فالتو پیسے جوتے کے لئے...... اتنے جوتے ہیں اُ
میں سے کوئی پہن لو۔

تانیہ: (ضد کرتے ہوئے) وہ سب پرانے ہیں...... فیئر ویل ہے میری اب فیئر ویل پر
پرانے جوتے پہن کر جاؤں۔

سعیدہ: (ناراض) تو مت جاؤ...... لیکن میرے پاس نہ جوتوں کے لئے پیسے ہیں نہ بیگ کے
لئے...... ابھی سلیمہ کا قرض چکانا ہے میں نے...... فضول اخراجات ختم ہوں گے تو قرض
واپس ہوگا۔

(بڑبڑاتے ہوئے اُٹھ کر جاتی ہے۔ تانیہ بے حد خفگی کے عالم میں بیٹھی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا کمرہ)
وقت : دن
کردار : سارہ،تانیہ

(سارہ اپنے کمرے کے دروازے کو پکڑے باہر تانیہ سے بات کر رہی ہے)

سارہ: تانیہ ذرا بات سنو......

(تانیہ کچھ جھجکتے ہوئے الجھے انداز میں آتی ہے۔ سارہ بیڈ پر پڑے اپنے چند بیگز کی طرف اشار
کرتے ہوئے کہتی ہے)

تمہاری پارٹی ہے تم ان میں سے کوئی بیگ لے لو...... اور یہ جوتے بھی دیکھ لو...... اگر
پورے آجائیں تو پہن لو۔

تانیہ: (کچھ اُلجھ کر مگر تجسس کے عالم میں کھلی الماری کے سامنے آتی ہے) آپ...... آپ ک

جوتے۔

سارہ: (مسکراتے ہوئے ڈبے نکال کر باہر رکھتی ہے) ہاں......

(تانیہ قدرے خوشی کے عالم میں باری باری ڈبے کھول کر دیکھتی ہے اور پھر ایکدم بے حد مرعوب
انداز میں کہتی ہے)

تانیہ: لیکن یہ تو بہت قیمتی ہیں اور آپ نے ابھی استعمال بھی نہیں کیئے۔

سارہ: (مسکراتی ہے) تو کیا ہوا......؟ ہیں تو استعمال کرنے کے لئے ہی...... تم پہن کر دیکھ
لو...... اور اگر تمہیں میک اپ کا سامان استعمال کرنا ہو تو وہ بھی لے جانا وہاں سے......

(کہتے ہوئے بستر پر پڑے عمر کے کپڑے اُٹھا کر باہر نکل جاتی ہے)

مجھے ذرا عمر کے کپڑے پریس کرنے ہیں۔

(تانیہ بے حد ہکا بکا انداز میں کمرے میں کھڑی اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : عمر کا گھر (صحن)
وقت : دن
کردار : شہلا، سعیدہ، تانیہ

(شہلا اور سعیدہ صحن میں بیٹھی ہوئی ہیں جب تانیہ بیرونی دروازے سے اندر آتی ہے)

شہلا: یہ لیں آپ خواہ مخواہ میں پریشان ہو رہی تھیں آ گئی تانیہ۔

تانیہ: السلام علیکم......

سعیدہ: (غصے سے) اتنی دیر......؟

تانیہ: (منہ بنا کر) امی بتایا تو تھا فیئر ویل پارٹی ہے، دیر تو لگنی تھی۔

سعیدہ: (ناراض) پھر بھی چار بجا دیئے...... تمہارے ابو کتنی بار پوچھ چکے ہیں تمہارا......
(یکدم اس کے جوتے اور بیگ دیکھ کر) اور یہ جوتا اور بیگ کہاں سے لائی ہو......؟

تانیہ: (مسکرا کر) کہاں سے لائی......؟ بھابھی نے پہننے کے لئے دیئے ہیں۔

سعیدہ: (شہلا کی مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے) اُس سے کیوں لیئے تم نے......؟

تانیہ: میں نے کب مانگے...... انہوں نے خود دیئے۔ آپ تو دلوا نہیں رہی تھیں۔

سعیدہ: خبردار آئندہ اس سے کچھ لیا تو...... جا کر واپس کرو یہ دونوں چیزیں۔

سہلا: (تانیہ جاتی ہے، بظاہر نارمل انداز میں) آپ نے خواہ مخواہ ڈانٹ دیا اُسے خالہ...... پہننے دیتیں اُسے...... آخر اس کی بھابھی ہی کی تو چیزیں ہیں۔

(مسکراتے ہوئے) بھابھی بے چاری بھی سوچتی ہوں گی کہ آتے ہی نندیں اُن کا سامان ہتھیانے لگی ہیں۔ پر اچھا ہے اس طرح انہیں یہ تو ثابت کرنے کا موقع ملے گا کہ وہ کتنے کھلے دل کی مالک ہیں۔

(سعیدہ کے تاثرات بدلتے رہتے ہیں)

اور سسرال والے کتنے چھوٹے دل کے ہیں۔

(یکدم اُٹھتے ہوئے)

چلتی ہوں خالہ میں ایسے ہی تانیہ سے گپ شپ کے انتظار میں بیٹھی رہی۔ اس کی بھابھی کے ہوتے ہوئے میری باری کہاں آئے گی۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر 19:

مقام : پارک ٹاورز

وقت : رات

کردار : سارہ، عمر، اظفر

(سارہ اور عمر پاپ کارن کھاتے ہوئے ونڈو شاپنگ کرتے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ ایک ونڈو میں ڈسپلے پر لگے بیگ کو دیکھ کر سارہ شوق سے رک جاتی ہے، اور عمر سے کہتی ہے)

سارہ: بیگ اچھا ہے نا......؟

عمر: ہاں......

(ذرا جھک کر پرائس ٹیگ دیکھتی ہے پھر ایک دم مسکرا کر سیدھی ہو جاتی ہے)

(گہرا سانس لیتی ہے) 4000 روپے۔

عمر: تمہیں اچھا لگ رہا ہے......؟

سارہ: (اس کو بازو سے پکڑ کر کھینچ کر آگے لے جاتی ہے) عمر...... آجاؤ بس...... اتنا بھی اچھا نہیں لگ رہا کہ خریدنے بیٹھ جاؤ...... میرے پاس بڑے بیگز ہیں۔

عمر: Promise ایک وقت آئے گا جب یہاں شاپنگ کروانے لایا کروں گا تمہیں ونڈو

شاپنگ کے لئے نہیں۔

سارہ: (مسکراتے ہوئے) اور تب تم مجھے شاپنگ کرنے پر ڈانٹا کرو گے۔

عمر: (بے ساختہ) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سارہ: (چھیڑتے ہوئے) دیکھیں گے...... لکھوں گی اس شاپ کا نام بھی میں اپنی لسٹ میں...... کتنے کی شاپنگ کرواؤ گے بھلا ایک دن مجھے یہاں سے......؟

عمر: (سنجیدہ) تم بتاؤ......

سارہ: (بے ساختہ) 25 ہزار کے بیگز......

عمر: (بے ساختہ) Done.

سارہ: (ہنستی ہے) You are insane.

اظفر: ہیلو سارہ......

(سارہ یکدم ہڑبڑا کر پلٹتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

FREEZE

قسط نمبر 10

منظر:1

مقام : پارک ٹاورز/ شاپنگ مال
وقت : رات
کردار : سارہ، عمر، اظفر

(سارہ چونک کر پلٹ کر اظفر کو دیکھتی ہے پھر ایکدم مسکراتی ہے، عمر تبھی اظفر کی طرف متوجہ ہوتا ہے...... بے ساختہ)

سارہ: اوہ ہیلو اظفر......

اظفر: (خوش) .What a pleasent surprise

سارہ: (دونوں کا تعارف کرواتی ہے) عمر یہ اظفر ہیں میری ممی کی بیسٹ فرینڈ ثمینہ آنٹی کے بیٹے......

(دونوں ہاتھ ملاتے ہیں) اور اظفر یہ میرے Husband عمر ہیں۔

اظفر: !.....Oh Hi

بڑے خوش قسمت ہیں آپ...... مجھے پاکستان آنے اور سارہ سے ملنے میں چند سال کی دیر ہو گئی ورنہ آج سارہ یہ تعارف کچھ دوسرے انداز سے کروا رہی ہوتی ہے۔

عمر: (اُلجھ کر مسکراتے ہوئے) کیا مطلب......؟

سارہ: (مسکرا کر) ضروری نہیں ہے۔ میرے پاس تب بھی کچھ دوسرے آپشنز موجود تھے۔

اظفر: (ہنس کر) خیر اب اتنا بھی Humiliate مت کریں کہ مجھے Inferiority Complex ہو جائے کم از کم سیکنڈ بیسٹ تو رہنے دیں مجھے۔

سارہ: (بات بدل کر) آنٹی ثمینہ کیسی ہیں......؟

اظفر: ممی ٹھیک ہیں......کبھی آؤ نا عمر کو ساتھ لے کر...... بلکہ ڈنر پر بلوا لیتا ہوں تم دونوں کو......

سارہ: (ٹالتے ہوئے) کبھی وقت ملا تو ضرور چکر لگائیں گے ابھی تو ہم واپس جانے کی سوچ رہے ہیں۔ دیر ہو رہی ہے۔

اظفر: تمہارا اسیل فون نمبر بدلا تو نہیں ہے نا......؟

سارہ: نہیں......

اظفر: (اس کی بات کاٹ کر اطمینان سے کہتا ہے) چلو پھر...... I will stay in touch.

(پھر عمر سے ہاتھ ملاتا ہے اور چلا جاتا ہے عمر پلٹ کر اسے دیکھتا ہے)

او کے عمر...... Nice meeting you Bye.

(سارہ گہرا سانس لیتی ہے یوں جیسے اُس کے جانے پر اطمینان کا سانس لے رہی ہو...... بے ساختہ)

سارہ: Thank God جان چھوٹی...... یہ تو چپکو ہی ہو گیا تھا۔

عمر: (سنجیدہ) لگتا ہے بہت پسند کرتا ہے تمہیں......؟

سارہ: (چھیڑتی ہے) تم جیلس ہو رہے ہو کیا......؟

عمر: (منہ بنا کر) اب اتنا بے شرم تو نہیں ہو سکتا کہ کہوں...... بڑا خوش اور فخر محسوس کر رہا ہوں۔

سارہ: (لاپرواہی سے) اوہ Come on...... ایک پرپوزل تھا۔ I didn`t like him. تو بات ختم۔

عمر: کیوں...... پسند کیوں نہیں آیا۔

(پلٹ کر دور جاتے اظفر کو دیکھ کر)

آدمی تو اسمارٹ ہے۔

سارہ: (اسے چھیڑتے ہوئے گہرا سانس لے کر) بس میں کیا کروں میری Choice تو ہمیشہ سے خراب ہے۔ مجھے ذرا عام سی شکل و صورت کے مرد اچھے لگتے ہیں۔

(مصنوعی خوشی کے ساتھ اُس کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہوئے)

عمر: ارے...... Great میری طرح، مجھے بھی معمولی شکل و صورت کی لڑکیاں اچھی لگتی ہیں۔

(سارہ بے حد خفگی کے عالم میں اس کے کندھے پر مکا مارتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : سارہ، شہلا

(سارہ عمر کے کچھ کپڑے پریس کر رہی ہے جبکہ شہلا ایک امرود کھاتے ہوئے اس کے ہاتھ میں پہنے ہوئے اُس کانچ کے چھلے کو دیکھتی ہے)

شہلا: یہ کانچ کا چھلا کیوں پہن رکھا ہے آپ نے......؟

سارہ: (مسکراتے ہوئے) یہ چھلا نہیں ہے...... میری منگنی کی انگوٹھی ہے۔

شہلا: (عجیب حیرت کے ساتھ) کیا مطلب......؟

سارہ: (مسکراتے ہوئے محبت کے ساتھ چھلے کو دیکھتے ہوئے) عمر نے پرپوز کرتے ہوئے پہنایا تھا مجھے۔

شہلا: (تیکھے انداز میں مسکرا کر) کانچ کا چھلا......؟ بڑے سستے میں مل گئیں آپ عمر بھائی کو...... کانچ کے بدلے عمر بھر کا ساتھ کہاں ملتا ہے......؟

سارہ: (سر جھٹک کر) میرے لئے کانچ نہیں ہے یہ...... میرے لئے اس سے مہنگا کچھ نہیں۔

شہلا: مہنگا ہو یا سستا...... کانچ ٹوٹ جاتا ہے۔ ٹوٹ جائے تو کوئی اسے سنبھال کر نہیں رکھتا۔ کوڑے کے ساتھ اُٹھا کر پھینک دیتا ہے۔

(وہ معنی خیز انداز میں کہتی ہے سارہ چند لمحے حیرانی سے اسے دیکھتی ہے پھر ہنس دیتی ہے۔ ہاتھ میں پہنے چھلے کو دیکھ کر لاپرواہی سے)

سارہ: جب ٹوٹے گا تو دیکھیں گے...... ابھی تو اس کے ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(کپڑے استری کرنے لگتی ہے۔ چند لمحوں کے لئے شہلا کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے۔ وہ امرود کھاتے کھاتے رک کر سارہ کو عجیب شعلہ بار نظروں سے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : سارہ، تانیہ

(تانیہ کچن میں برتن نکال رہی ہے۔ جب سارہ اندر آتی ہے اور اُس سے برتن لیتے ہوئے کہتی ہے)

سارہ: تم جا کر اپنی فرینڈز کے پاس بیٹھو۔ میں چائے بنا دیتی ہوں۔

تانیہ: نہیں میں بنا لیتی ہوں۔

سارہ: تم کچن میں کام کروگی تو وہاں ڈرائنگ میں اُن کے پاس کون بیٹھے گا......؟

(مسکراتے ہوئے کہہ کر چولہے پر چائے کا پانی چڑھاتی ہے)

جب میرے مہمان آئیں گے تو تم بنا دینا چائے۔

(تانیہ کچھ دیر الجھی کھڑی رہتی ہے پھر مدھم آواز میں سارہ سے کہتی ہے)

تانیہ: چائے کے ساتھ رکھنے کے لئے کچھ ہے ہی نہیں۔ میری دوست اچانک آ گئی ہیں ساتھ

کچھ منگوا دیں۔

سارہ: (چائے کے برتن سجاتے ہوئے) میرے پاس کچھ سنیکس ہیں رکھے ہوئے اور میری فریج میں کباب بھی ہیں۔ تم ذرا وہ مجھے کمرے سے لا کر دے دو۔

تانیہ: (کچھ گڑبڑا کر) میں آپ کی فریج کھولوں......؟

سارہ: (پلٹ کر کہتی ہے) کیوں......؟ کیا ہوگا......؟

تانیہ: (سٹپٹا کر کہتی ہے اور باہر نکل جاتی ہے) کچھ نہیں......

(سارہ مسکرا دیتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : عمر کا گھر (ڈرائنگ روم)

وقت : دن

کردار : تانیہ، سارہ، انیلا، فریدہ

(تانیہ ڈرائنگ میں داخل ہوتی ہے تو انیلا اور فریدہ جو بے حد دلچسپی سے ڈرائنگ کا جائزہ لے رہی ہے...... بے تکلفی سے)

انیلا: تمہارا ڈرائنگ تو بڑا اچھا ہو گیا ہے۔ یہ سارا فرنیچر نیا ہے......؟

تانیہ: نہیں...... وہ بھابھی کا ہے۔

انیلا: بہت مہنگا ہے۔

تانیہ: شاید......

فریدہ: میگزینز میں دیکھا ہے میں نے ایسا فرنیچر...... بڑا مہنگا ہوتا ہے یہ...... لگتا ہے بھابھی بڑی امیر گھرانے سے ہے تمہاری......؟

(اس سے پہلے کہ تانیہ کچھ کہے سارہ چائے کی ٹرے لئے اندر داخل ہوتی ہے۔ وہ دوستانہ انداز میں مسکراتے ہوئے تانیہ سے کہتی ہے)

سارہ: تو یہ ہیں تمہاری فرینڈز......

(انیلا اور فریدہ ایکدم بڑے محتاط انداز میں خاموش ہو جاتی ہیں)

ذرا تعارف تو کرواؤ ان کا۔

تانیہ: (کچھ گڑبڑا کر) یہ انیلا...... اور یہ فریدہ

(سارہ کچھ دیر منتظر رہتی ہے کہ تانیہ اُس کا تعارف کروائے لیکن اس کے خاموش ہو جانے پر وہ بے حد متحمل انداز میں مسکراتے ہوئے خود ہی چائے بناتے ہوئے کہتی ہے)

سارہ: میں تانیہ کی بھابی ہوں......سرو کرواؤنہیں تانیہ۔

(تانیہ کچھ گڑبڑا کر پلیٹس باری باری انیلا اور فریدہ کو دیتی ہے۔ سارہ چائے بناتے ہوئے انیلا اور فریدہ کی نظریں خود پر محسوس کرتی ہے، لیکن وہ نظرانداز کرتے ہوئے چائے بنا کر اُن کے سامنے رکھنے کے بعد کمرے سے نکل جاتی ہے۔ کمرے سے نکلتے ہی اُسے اپنے عقب میں فریدہ کی آواز سنائی دیتی ہے۔ سارہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک جاتی ہے)

فریدہ: یہ ہے تمہاری بھابی جس کے بارے میں تم کہتی ہو کہ بڑی تیز طرار ہے۔

تانیہ: (سارہ بے اختیار ہونٹ کاٹتی ہے) ہاں......

انیلا: ویسے لگتی تو نہیں چالاک......

فریدہ: مجھے تو اچھی لگی ہے۔

انیلا: اور کپڑے بڑے اسٹائلش پہنے ہوئے تھے۔

فریدہ: بولتی بڑا اچھا ہیں۔

انیلا: تمہیں کیوں چالاک لگتی ہیں......؟

تانیہ: (قدرے گڑبڑا کر شرمندہ) وہ......وہ......بس امی کہتی ہیں۔

(سارہ رکے بغیر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹک کر چلی جاتی ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:5

مقام : زروا کا گھر

وقت : دن

کردار : زروا، سارہ

(زروا خوشی خوشی سارہ کو اپنا فلیٹ دکھا رہی ہے۔ ساتھ لئے سارہ کو کمرے میں داخل ہوتی ہے)

زروا: اور یہ تیسرا بیڈ روم ہے۔ اتنا بڑا نہیں ہے اسے بچے کی نرسری کے طور پر ڈیکوریٹ کرلیں گے۔ آؤ کچن دکھاتی ہوں تمہیں۔

(وہ دونوں کچن میں آتی ہیں۔ سارہ ادھر ادھر دیکھ کر متاثر ہوتی ہے)

سارہ: بہت اچھا ہے کچن......کتنے پیسے لگے ہوں گے......؟

زروا: کچن پر یا پورے اپارٹمنٹ پر......؟

سارہ: نہیں صرف کچن پر......

زروا: (چائے کی الیکٹرک کیٹل میں پانی ڈالتے ہوئے) ساڑھے چار لاکھ...... اتنا مہنگا نہیں ہے۔ اب کچن میں آ گئے ہیں تو چائے ہی پی لیتے ہیں۔

سارہ: (کاؤنٹر سے ٹیک لگا کر) بہت اچھا گھر ہے تمہارا۔

زروا: (مسکرا کر) تمہیں پسند آیا......؟

سارہ: بہت......

زروا: (چائے کے کپ نکال کر) تم لوگ بھی سال چھ ماہ میں کوئی اپارٹمنٹ بک کروا لو۔ پراپرٹی کی قیمتیں آج کل ہر روز بڑھ رہی ہیں۔ اب کتنا عرصہ اس محلے میں اپنے سسرال والوں کے ساتھ رہتی رہو گی تم۔

سارہ: (مدھم آواز میں) اب دیکھو عمر کا بزنس کچھ Establish ہو جائے تو پھر ہی اس طرح کی کوئی Investment کر سکتے ہیں۔

زروا: (سنجیدہ) بزنس ٹھیک نہیں جا رہا......؟

سارہ: (مسکرا کر) نہیں ٹھیک جا رہا ہے لیکن اتنا ٹھیک نہیں کہ ہم اس طرح کی کوئی چیز خریدنے کا سوچ سکیں۔

زروا: (مسکراتے ہوئے چائے کا پانی کپوں میں ڈال کر) اور کسی گڈ نیوز کا کب تک ارادہ ہے......؟

سارہ: وہ تو ابھی دو تین سال تک نہیں......

زروا: (چونک کر) کیوں......؟

سارہ: (سنجیدہ) ابھی بڑی ذمہ داریاں ہیں عمر پر...... پہلے وہ ختم ہو جائیں پھر اپنے بچوں کا سوچیں گے۔ اور ویسے بھی عمر تو بہت مصروف رہنے لگا ہے۔

(چائے تیار کر کے سارہ کو دیتی ہے) اس کے پاس بچے کے ساتھ وقت گزارنے کے لئے وقت کہاں ہو گا۔

زروا: بدل تو نہیں گیا شادی کے بعد......؟

سارہ: (ہنستی ہے) ارے نہیں...... وہ ویسا ہی ہے۔ جیسا ہمیشہ سے تھا۔ بس مصروفیت کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔ لیکن وہ بھی مجبوری ہے۔

زروا: (ستائشی انداز میں) تم نے بڑی قربانیاں دی ہیں اس کے لئے۔

سارہ: (بات کاٹ کر) اُس کے لئے نہیں اپنے لئے۔

زروا: جو بھی کہو......

سارہ: (مسکرا کر) ایک وقت آئے گا جب وہ دے گا۔

زروا: (چائے پی کر) قربانیاں......؟ مرد کی ذات پر اتنا اعتبار نہیں کرنا چاہئے۔

سارہ: (مسکرا کر) مرد کی ذات پر نہیں عمر پر اعتبار ہے۔ وہ بہت Value کرتا ہے میں آج تک اس کے لئے جو بھی کیا ہے۔

زروا: (سنجیدہ) زبانی کلامی تو سارے مرد ہی کہتے ہیں لیکن کام نکل جانے کے ساتھ طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔

سارہ: (سنجیدہ بڑے یقین کے ساتھ) میں نہیں مانتی۔ عمر ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ میں نے اتنے احسان کئے ہیں اس پر اور تمہارا خیال ہے کہ میں جو کچھ کر رہی ہوں وہ اس کی قدر نہیں کرے گا۔ بھول جائے گا یہ سب کچھ......؟ ناممکن......

زروا: (سنجیدہ ہوتی ہے) زندگی میں ایسا ہوتا ہے۔

سارہ: (بات کاٹ کر) ہوتا ہوگا لیکن میں یہ نہیں مان سکتی کہ کوئی اچھا انسان احسان فراموش ہو سکتا ہے اور عمر کتنا اچھا انسان ہے تم جانتی ہو۔

زروا: (مسکراتے ہوئے) انسان تو تم بھی بڑی اچھی ہو۔ عمر بلال کو یہی کچھ تمہارے بارے میں کہتا رہتا ہے۔

(سارہ بے اختیار مسکراتی ہے۔ اس کے چہرے پر چمک آ جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6

مقام : شہلا کا گھر
وقت : دن
کردار : شہلا، عمر

(شہلا اپنی کھڑکی میں کھڑی نیچے صحن میں عمر کو نکل کر کرسی پر بیٹھتے دیکھتی ہے۔ وہ ایکدم خوشی اور بے تابی کے عالم میں کھڑکی سے ہٹ جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : عمر کا گھر (صحن)
وقت : دن

کردار : عمر، شہلا، تانیہ

(عمر صحن کی کرسی پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا ہے۔ جب شہلا صحن میں داخل ہوتی ہے۔ مسکراتے ہوئے اخبار سے نظریں ہٹا کر)

عمر: آج شہلا بی بی کی سواری اتنی جلدی کیسے آ گئی۔

شہلا: بھابھی سے کام تھا مجھے اس لئے آئی ہوں۔

عمر: سارہ تو گھر پر نہیں۔

شہلا: کہاں ہیں وہ......؟

عمر: (مسکراتے ہوئے) سنڈے ہے بھئی پتہ تو ہے تمہیں Saturday کی رات کو چھوڑ کر آتا ہوں میں اسے اس کے میکے۔

شہلا: (انجان بنتے ہوئے) ارے میں تو بھول ہی گئی۔ شام تک تو آ ہی جاتی ہیں میں تب آ جاؤں گی۔
(جاتے جاتے رکتی ہے) آپ نے ناشتہ کر لیا......؟

عمر: نہیں تانیہ بنا رہی ہے ابھی۔

شہلا: (جلدی سے اندر جانا چاہتی ہے) میں بنا کر لاتی ہوں۔

عمر: (روکتا ہے) تم اس طرح کے کام مت کیا کرو۔

شہلا: کیوں......؟

عمر: بھئی اچھا نہیں لگتا مجھے...... سارہ کے آنے سے پہلے بہت کام کئے ہیں تم نے میرے......اب رہنے دو۔

شہلا: (عجیب سے لہجے میں) مجھے خوشی ملتی ہے۔
(کہہ کر پھر وقفے سے عمر بھائی کہتی ہے)
عمر بھائی......

عمر: (چھیڑتا ہے) لیکن مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔ خالہ کی اکلوتی بیٹی کو نوکرانی بنا ڈالا ہے امی نے......

شہلا: (آرام سے) تو کوئی بات نہیں۔

عمر: کیوں کوئی بات نہیں۔
(چھیڑتے ہوئے) میری اتنی حسین کزن اب......
(تبھی بیچ میں تانیہ کو آتا دیکھ لیتا ہے)

لو تانیہ لے آئی ناشتہ......

(شہلا اس کی بات پر اسے دیکھتی رہ جاتی ہے)

تم کرو گی ناشتہ......؟

شہلا: میں......نہیں میں......

(اس سے پہلے کہ شہلا کچھ کہے عمر کہتا ہے تانیہ سے)

عمر: تانیہ ایک پلیٹ اور لے آؤ۔

(شہلا بیٹھ جاتی ہے)

تم لوگ کام تو کرواتے رہتے ہو شہلا سے کبھی بٹھا کر خدمت بھی کر دیا کرو اس کی......

(تانیہ مسکرا کر جاتی ہے۔ عمر مسکراتے ہوئے شہلا کو دیکھتا ہے جو نظریں چراتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : حسن، سعیدہ، توقیر

(توقیر بیٹھا بات کر رہا ہے حسن اور سعیدہ بے حد پریشان نظر آ رہے ہیں)

توقیر: میں آپ سے کبھی رقم واپس نہیں مانگتا لیکن بس مجھے کاروبار میں اچانک ضرورت پڑ گئی ہے اس لئے اس طرح اچانک کہنا پڑ رہا ہے۔

سعیدہ: وہ تو ٹھیک ہے لیکن ابھی فوری طور پر...... عمر نے کہا تھا کہ دو تین ماہ تک اسے Payment آتی ہے باہر سے تو وہ ادا کر دے گا قرض کی باقی رقم بھی......

توقیر: میں جانتا ہوں وہ ادا کر دے گا لیکن آپا مجھے فوری طور پر ضرورت ہے۔ آپ عمر سے کہیں کہ وہ کسی سے قرض لے لے۔ اب تو اس کا بزنس بھی اچھا چل رہا ہے اسے کیا مسئلہ ہو گا۔ اچھا میں چلتا ہوں اب سلیمہ کھانے پر انتظار کر رہی ہو گی۔

(کہتے ہوئے اُٹھ کر جاتا ہے)

پھر عمر سے بات کر لیں آج...... دو دن میں مجھے اُس پارٹی کو Payment کرنی ہے۔

(سعیدہ اور حسن پریشان بیٹھے ہوئے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : عمر کا گھر (کمرہ)

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ

(سارہ بیڈ پر بیٹھی ایک کتاب کو دیکھتے ہوئے کہیں کھوئی ہوئی ہے جب عمر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے)

عمر: کہاں کھوئی ہو......؟

سارہ: کہیں نہیں......آج زروا کی طرف گئی تھی میں......

عمر: (چونکتا اور مسکراتا ہے) ارے اچھا......؟

سارہ: بلال نے جو اپارٹمنٹ لیا ہے وہ ممی کے گھر کے پاس ہی ہے۔ تو ممی کی طرف سے ادھر چلی گئی۔ لنچ ساتھ ہی کیا ہم دونوں نے......

عمر: کیسی ہے زروا......؟

سارہ: ٹھیک ہے۔

(خاموشی کے بعد) تمہارا پوچھ رہی تھی۔ She is expecting۔

عمر: (بے ساختہ) ہاں مجھے بلال نے بتایا تھا۔ کیسا تھا ان کا اپارٹمنٹ......؟

سارہ: (ایکدم ایکسائیٹڈ ہو کر) بہت اچھا...... تین بیڈ روم ہیں۔ ابھی ڈیکوریٹ کر رہے ہیں وہ لوگ......

(عمر اس کے چہرے پر جھلکتی خوشی دیکھتا رہتا ہے)

لیکن لوکیشن بہت اچھی ہے۔ September میں ڈلیوری ہے زروا کی......

(آواز مدھم ہوتی جاتی ہے)

ایک بیڈ روم کو نرسری بنانے کا سوچ رہے ہیں وہ لوگ...... مجھے کلر سکیم کے لئے منگوائے ہوئے کیٹلاگ دکھائے اس نے۔

عمر: (کچھ دیر کے بعد) تم اُداس ہو......؟

سارہ: (ایکدم نظریں چرا کر) ارے نہیں میں کیوں اُداس ہوں گی۔ ویسے ہی کہہ رہی ہوں۔ دیکھ کر آئی ہوں تو تمہیں بتا رہی ہوں۔

(بات بدلتے ہوئے) تم نے یہ بات کیوں کہی......؟

عمر: (گہرا سانس) محسوس کیا اس لئے۔

(اور سنجیدہ)

میں شاید فی الحال بچے کی خواہش نہ کر کے زیادتی کر رہا ہوں تمہارے ساتھ، لیکن میں صرف یہ جانتا ہوں کہ جب بھی بچہ آئے۔ وہ ایک بہتر ماحول میں آئے۔ اسے اس طرح کے پرابلمز فیس نہ کرنے پڑیں جو میں اور تم فیس کر رہے ہیں۔

سارہ: (گہرا سانس) I know and I understand.

عمر: (کچھ خاموشی کے بعد) لیکن اگر تم چاہتی ہو تو ہم فیملی سٹارٹ کر......

سارہ: (سر نفی میں ہلا کر) نہیں میں تمہارے بوجھ میں مزید اضافہ نہیں کرنا چاہتی۔ چند سال کا انتظار بہتر ہے، اور کچھ نہیں تمہاری مصروفیت تو تھوڑی کم ہو جائے گی۔

عمر: (اس کا ہاتھ ہاتھوں میں لے کر) I promise Sarah. کچھ وقت ضرور لگے گا لیکن میں تمہیں زروا اور بلال کے گھر سے زیادہ اچھا گھر بنا کر دوں گا۔

سارہ: (مسکرا کر آنکھوں میں چمک کے ساتھ) I trust you.

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : عمر کا گھر
وقت : رات
کردار : عمر، سعیدہ، حسن، سارہ

(عمر کھانا کھاتے کھاتے لقمہ رکھ کر بے حد پریشان انداز میں کہتا ہے سعیدہ اور حسن بیٹھے ہوئے ہیں لاؤنج میں)

عمر: دو دن میں میں کہاں سے اتنی بڑی رقم کا بندوبست کر سکتا ہوں۔

حسن: (سنجیدہ) ہم جانتے ہیں لیکن اب کوئی نہ کوئی انتظام تو کرنا ہی ہوگا۔ توقیر کہہ کر گیا ہے۔

سعیدہ: (پریشان) پہلے ہی اتنا عرصہ اس نے رقم کا تذکرہ تک نہیں کیا۔ اب مانگ رہا ہے تو کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا تمہیں۔

عمر: (پریشان) لیکن امی دو دن میں تو کچھ نہیں کر سکتا میں۔ کسی سے ادھار لینے میں بھی پندرہ دن ہفتہ تو لگ جائیں گے مجھے۔

سعیدہ: (تلخی سے) تمہیں اپنی شادی کی اتنی جلدی نہ ہوتی تو وہی رقم توقیر کو دے چکے ہوتے اب تک ہم...... اتنا لمبا چوڑا قرضہ تو نہ رہتا سر پر۔

عمر: (ناراض) شادی پر لاکھوں تو نہیں لگائے میں نے......

سعیدہ: کم از کم اس قرضے جتنی رقم تو لگائی ہے۔

(کہتے ہوئے کھانا چھوڑ کر چلا جاتا ہے)

عمر: امی پلیز...... اب اس وقت گڑے مردے نہ اکھاڑیں۔

(اندر پانی لاتی ہوئی سارہ بے حد اپ سیٹ انداز میں اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : عمر کا گھر (کمرہ)
وقت : رات
کردار : عمر، سارہ

(عمر بے حد پریشان بیڈ پر بیٹھا ہے جب سارہ اس کے پاس آ کر بیٹھتی ہے)

سارہ: اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہو......؟

عمر: (بے حد پریشان) پریشان نہ ہوں تو کیا ہوں۔ دو دن میں تین لاکھ روپیہ کہاں سے لاؤں میں......؟ اتنے مہینوں میں میں نے پہلے ہی پتہ نہیں کتنے جتنوں سے دو لاکھ روپے اُتارے ہیں ان کے۔ تھوڑا وقت تو دیں مجھے میں خود بات کروں گا توقیر خالو سے......

سارہ: کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم ان کی رقم واپس کر دو۔

عمر: ارے تم......

سارہ: (بات کاٹ کر) میرے پاس بینک میں کچھ رقم ہے۔ پاپا نے شادی پر دی تھی۔ فکس ڈیپازٹ کروائی تھی اس میں سے تمہیں تین لاکھ دے دیتی ہوں میں......

عمر: (دوٹوک انداز میں) نہیں میں تمہاری رقم نہیں لوں گا۔

سارہ: ادھار دے رہی ہوں تمہیں...... مدد نہیں کر رہی۔ واپس کر دینا جیسے توقیر خالو کو کرتے۔

عمر: سارہ......

سارہ: (بات کاٹ کر کہتے ہوئے) اب بس کھانا لے کر آتی ہوں میں......

(خفگی سے اُٹھ کر جاتی ہے)

آخر کھانا چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی۔

(عمر بے حد اپ سیٹ انداز میں اُسے جاتا دیکھتا رہتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : عمر کا گھر (حسن کا کمرہ)
وقت : دن
کردار : عمر، حسن، سعیدہ

(عمر قدرے پرسکون کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ وہ قدرے عجلت کے عالم میں ہے)

عمر: السلام علیکم......
حسن: وعلیکم السلام......
عمر: (ایک لفافہ دیتے ہوئے) ابو یہ چیک دینا ہے مجھے آپ کو...... آج توقیر خالو کو دے دیں۔
حسن: (حیران) کیسا چیک......؟
عمر: ان کی رقم کا......
سعیدہ: (بے حد ہکا بکا) یہ...... یہ رقم کہاں سے آگئی......؟
عمر: (سنجیدہ) سارہ نے دی ہے اُس کے اکاؤنٹ میں انکل حسین نے کچھ رقم جمع کروائی ہوئی تھی۔ میں اب چلتا ہوں مجھے دیر ہورہی ہے۔ خدا حافظ......
حسن: (بے حد خوش چیک کو دیکھتے ہوئے) یا اللہ تیرا شکر ہے...... توقیر کے سامنے عزت رہ جائے گی، اللہ اجر دے بہو کو اس نیکی کا...... کیسی مشکل سے نکالا ہے ہمیں۔

(سعیدہ بے حد چپ چاپ جیسے کچھ سوچتے ہوئے بیٹھی رہتی ہے)

// Cut //
☆......☆......☆

منظر:13

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : سارہ، سعیدہ

(سارہ اپنے بیڈ روم میں بیڈ شیٹس ٹھیک کر رہی ہے۔ جب سعیدہ ہلکی سی جھجک کے ساتھ اندر داخل ہوتی ہے۔ سارہ ایکدم چونک کر سعیدہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور کہتی ہے)

سارہ: امی آپ...... کوئی کام تھا کیا......؟
سعیدہ: (اٹکتی ہے نظریں چرا کر) ہاں...... نہیں...... وہ میں دوپہر کے کھانے کی تیاری کے بارے میں پوچھنے آئی تھی۔
سارہ: (جلدی) میں بس کمرہ صاف کر کے آرہی ہوں۔ آکر سبزی بناتی ہوں میں۔

سعیدہ: نہیں میں بنا دیتی ہوں سبزی...... فارغ تو ہوں میں۔

(وہ کہہ کر چند لمحے سارہ کو دیکھتی ہے یوں جیسے کچھ کہنا چاہ رہی ہو اور نہ کہہ پا رہی ہو، اور پھر وہ کمرے سے نکل جاتی ہے۔ سارہ ابھی بھی بے حد حیرت زدہ اُنہیں جاتا دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //
☆......☆......☆

منظر:14

مقام : عمر کا گھر (صحن)
وقت : دن
کردار : سعیدہ، شہلا

(سعیدہ صحن میں بیٹھی سبزی بنا رہی ہے۔ جب شہلا آتی ہے اور بے ساختہ سعیدہ کو دیکھ کر کہتی ہے)

شہلا: ہائے خالہ آپ سبزی بنا رہی ہیں۔ بھابھی کدھر ہیں......؟
سعیدہ: وہ کمرہ صاف کر رہی تھی تو میں نے سوچا تب تک سبزی بنا دوں۔
شہلا: (بے ساختہ) لو کمرہ صاف کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے......؟ لیکن اب ساس کو کام کرتے دیکھ کر بہو تھوڑا آئے گی۔ لائیں مجھے دیں سبزی میں بناتی ہوں۔
سعیدہ: نہیں اب تو بن گئی۔ تم بیٹھو میں ذرا تمہیں چیک لا کر دیتی ہوں۔ سلیمہ کو جا کر دے دینا۔
شہلا: (چونک کر) کیسا چیک......؟
سعیدہ: (سنجیدہ مگر قدرے مدھم آواز میں) توقیر نے ملیحہ کی شادی پر دی جانے والی رقم مانگی تھی کل آکر...... ہم تو بڑے پریشان ہوگئے تھے توقیر کو دو دن میں رقم چاہئے تھی اب دو دن میں اتنی بڑی رقم کہاں سے لاتے ہم...... لیکن پھر سارہ کام آئی۔ اُس کے اکاؤنٹ میں پیسے تھے اُس نے وہی عمر کو دے دیئے۔

(کہتے ہوئے اُٹھ کر جاتی ہے شہلا کا چہرہ بے حد سرد اور بے تاثر ہو رہا ہے)

بری سہی پر مشکل میں کام آگئی ہمارے...... میں چیک لاتی ہوں۔

(وہ ہاتھ میں پکڑے مٹر کے دانوں کو لاشعوری طور پر ہونٹ بھینچے مسل رہی ہے اور دور جاتی سعیدہ کو دیکھ رہی ہے)

// Cut //
☆......☆......☆

منظر:15

مقام : شہلا کا گھر
وقت : دن

کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا بے حد غصے میں ماں سے جھگڑا کر رہی ہے۔ سلیمہ بھی اُتنے ہی غصے میں کہہ رہی ہے۔ تلخی سے)

سلیمہ: کیوں نہ مانگتے پیسے ہماری رقم تھی۔ تمہارے ابو کو ضرورت تھی اس لئے تقاضہ کیا انہوں نے...... ورنہ اتنے عرصہ سے پوچھا تک نہیں ہم نے۔

شہلا: (لڑنے والے انداز میں) اس طرح مانگتے ہیں رقم...... دو دن میں کہاں سے پیسے دیتے وہ لوگ اتنی بڑی رقم......؟

سلیمہ: تو دے تو دی ہے انہوں نے...... پھر مسئلہ کیا ہے......؟

شہلا: (کاٹ کھانے والے انداز میں) انہوں نے نہیں دی سارہ نے دی ہے۔

سلیمہ: ایک ہی بات ہے۔ سارہ عمر کی بیوی ہے اُن کی بہو ہے۔ ان کے گھر کی فرد ہے۔ اس نے دی ہے تو کیا ہوا۔

شہلا: (تلخی سے) اُسے احسان جتانے کا موقع مل گیا۔ اچھی بن گئی وہ سب کے سامنے۔

سلیمہ: (بے ساختہ) احسان کیا تو اُن پر کیا...... اچھی بنی تو اُن کے گھر میں بنی۔ ہمیں کیا اس سے......؟

شہلا: (غصے سے) آپ کو نہیں ہوگا مجھے ہے۔ ابو سے کہیں وہ رقم اُن لوگوں کو واپس کر دیں۔

(حیران)

سلیمہ: کیسے واپس کر دیں۔ اُنہیں ضرورت ہے کاروبار میں......

شہلا: وہ کسی سے قرض لے لیں۔ ان کے لئے قرض لینا آسان ہے۔ عمر کے لئے نہیں......

سلیمہ: عمر نے کون سا قرض لیا ہے اپنی بیوی سے رقم لی ہے، اور تمہیں باپ سے بڑھ کر عمر کی پرواہ ہے......؟

(بے ساختہ دوٹوک انداز میں کہتے ہوئے کمرے سے نکل جاتی ہے)

شہلا: ہاں ہے مجھے اُس کی پرواہ...... ساری عمر رہے گی۔

(سلیمہ ہکا بکا اسے جاتا دیکھتی رہتی ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)
وقت : رات
کردار : سارہ، تانیہ

(سارہ بیڈ پر کچھ کپڑے رکھے اُنہیں تہہ کرنے میں مصروف ہے۔ جب دروازے پر دستک دے کر تانیہ کچھ جھجکتی الجھتی ہاتھ میں ایک کاپی کتاب لئے اندر داخل ہوتی ہے۔ سارہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہتی ہے)

سارہ: آؤ آؤ تانیہ...... اندر آجاؤ۔

تانیہ: (کچھ جھجک کر) عمر بھائی کہاں ہیں......؟

سارہ: عمر تو ابھی باہر گیا ہے۔ کسی کام سے۔

تانیہ: واپس کب آئیں گے......؟

سارہ: پتہ نہیں بتایا تو نہیں اُس نے...... کوئی کام ہے کیا......؟

تانیہ: مجھے Maths کے کچھ سوال سمجھنے ہیں۔
(پلٹنے والی ہے) جب عمر بھائی آئیں تو انہیں......

سارہ: (ہاتھ بڑھاتے ہوئے) یہ تو میں بھی سمجھا سکتی ہوں۔

تانیہ: آپ......

سارہ: (کتاب لیتی ہے) دکھاؤ ذرا کتاب...... بیٹھ جاؤ تم۔

(تانیہ بے حد الجھی سی بیٹھ جاتی ہے۔ سارہ کتاب کھول کر دیکھتے ہوئے کہتی ہے)
کون سی ایکسر سائز ہے......؟

(تانیہ بے حد الجھے انداز میں ایک صفحے پر ہاتھ رکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : عمر کا گھر (کمرہ)
وقت : دن
کردار : سعیدہ، شہلا

(سعیدہ الماری سے کپڑے نکال کر ٹھیک کر رہی ہے۔ جب شہلا کمرے میں داخل ہوتی ہے)

شہلا: سلام خالہ......

سعیدہ: (خوش ہو کر) ارے شہلا کہاں تھی تم دو دن سے...... میں کتنی بار تانیہ سے پوچھ بیٹھی۔

شہلا: (آگے بڑھ کر) بس خالہ گھر پڑی تھی۔ میں نے سوچا اب بھابھی کے گن گائے خالہ کو شہلا کہاں نظر آئے گی۔

سعیدہ: (ناراض ہو کر) کیسی باتیں کر رہی ہے۔ میں گن گاؤں گی اس کے......اور وہ بھی تیرے سامنے

شہلا: (کپڑے تہہ کرنے لگتی ہے) نہیں خالہ گن تو گانے ہی چاہئیں آخر اتنی بڑی رقم آج کل کے زمانے میں کون سی بہو سسرال کا قرضہ اُتارنے کے لئے یوں دے دیتی ہے۔

سعیدہ: (سنجیدہ) یقین جانو اُس دن سے تو میں واقعی نظریں نہیں ملا پا رہی اُس سے۔ اب اللہ کرے عمر جلد از جلد اس کی رقم واپس کرے تو کندھوں سے یہ بوجھ بھی اُترے۔

شہلا: (ہنستی ہے) آپ بھی بڑی بھولی ہیں خالہ...... بہو کی رقم واپس کرنے کے لئے تڑپ رہی ہیں کوئی اور ہوتی تو رقم ہضم کر کے ڈکار بھی نہ لیتی۔

سعیدہ: (کانوں کو ہاتھ لگا کر) اللہ معاف ہی کرے ہمیں ایسے پیسے سے جو بہو کے میکے سے آئے۔ ابھی ایسے بھی بے شرم نہیں ہوئے ہم۔

شہلا: (کپڑے رکھ رہی ہے) اسی لئے تو حیرت ہو رہی ہے مجھے۔ اتنی اونچی ناک والے عمر بھائی نے بھابھی سے پیسے لے کیسے لئے......؟

سعیدہ: اب یہ مجھے کیا پتہ......؟ میں نے کہاں پوچھا ہے یہ سب کچھ......

شہلا: (مزے سے خالہ کی مدد کرتی ہوئی) ہوسکتا ہے بھابھی کے پاس اتنے ہی پیسے ہوں عمر بھائی کے......اور آپ سے جھوٹ بول دیا ہو انہوں نے۔

سعیدہ: کیا مطلب......؟

شہلا: (تیکھے انداز میں مسکرا کر) ارے خالہ خوب پیسہ بنا رہے ہیں عمر بھائی بزنس میں...... تبھی تو اپنی شادی پر روپیہ خرچ کر لیا۔ اب شادی کے بعد جو کچھ کما رہے ہیں بھابھی کے پاس ہی رکھوا رہے ہوں گے۔

سعیدہ: (اُلجھ کر) پر مجھ سے جھوٹ کیوں بولے گا وہ......؟

شہلا: (ہنس کر) تاکہ آپ بھابھی کو سر پر بٹھا کر رکھیں۔ ایک جھوٹ سے اگر اتنا بڑا فائدہ جائے تو کیا برا ہے۔

(آرام سے بظاہر کپڑے تہہ کرتے ہوئے)

آپ کو تو مہینے کا خرچ دیتے ہیں باقی کس کو دیتے ہیں۔

(سعیدہ اُلجھی کھڑی رہتی ہے)

اور کتنا دیتے ہیں آپ نے کبھی پوچھا ہے......؟

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : عمر کا گھر (سعیدہ کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : سعیدہ، حسن

(سعیدہ بے حد خوشی کے عالم میں حسن سے کہہ رہی ہے)

سعیدہ: آج نزہت آئی تھی۔

حسن: (مسکراتے ہوئے لاپرواہی سے لیٹے لیٹے) تو یہ کون سی خاص بات ہے۔ ہفتے میں دو چکر تو کم از کم لگتے ہیں ہماری بہن کے......

سعیدہ: (معنی خیز انداز میں) آج کسی خاص کام سے آئی تھی۔

حسن: (بغیر دلچسپی کے) کیسا کام......؟

سعیدہ: بلال کو نوکری مل گئی۔

حسن: (مسکراتا ہے) ارے مبارک ہو...... دو مہینے سے کام لٹکا ہوا تھا اُس کا۔

سعیدہ: (خوش) ہاں لیکن مبارک والی بات یہ ہے کہ وہ تانیہ کا رشتہ مانگ کر گئی ہے۔

حسن: (ایکدم اُٹھ کر بیٹھتا ہے) بلال کے لئے......؟

سعیدہ: (خوش) ہاں...... کہہ رہی تھی منگنی کرنا چاہ رہی ہے۔

حسن: (بے حد خوش اور پرجوش) اللہ کا شکر ہے۔ بلال اچھا لڑکا ہے۔ میں تو سمجھا تھا وہ احسان کی بیٹی کے ساتھ رشتہ کرنا چاہتی تھی۔

سعیدہ: (مسکراتے ہوئے) ہوسکتا ہے چاہتی ہو لیکن بلال کی مرضی ہے یہیں۔

حسن: عمر سے بات کی تم نے......؟

سعیدہ: ابھی کہاں......؟ ابھی تو آیا ہی نہیں......آج کل رات کو بڑی دیر سے گھر آتا ہے۔

حسن: تم نے نزہت کو کیا جواب دیا......؟

سعیدہ: (خوش) میں نے تو تقریباً ہاں کر دی ہے۔ ایسا اچھا رشتہ بیٹھے بٹھائے مل گیا۔ میں ہاں کے علاوہ کیا کر سکتی تھی۔

حسن: (بے حد پرسکون انداز میں دوبارہ لیٹتے ہوئے) ٹھیک کہا......بس عمر کو بتا دیں پھر ہم لوگ آپس میں طے کر لیں گے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:19

مقام : عمر کا گھر (سعیدہ کا کمرہ)
وقت : رات
کردار : سعیدہ، حسن، عمر

(عمر سعیدہ اور حسن کے کمرے میں بیٹھا ہوا ہے۔ وہ سنجیدگی سے کچھ سوچتے ہوئے کہہ رہا ہے)

عمر: ہاں بلال اچھا لڑکا ہے۔ پھوپھو نے اگر رشتہ مانگا ہے تو اچھا ہے۔

سعیدہ: (مسکراتے ہوئے) ہاں اسی لئے تو میں نے تقریباً ہاں کر دی ہے۔ اب نزہت منگنی کی رسم کو دھوم دھام سے کرنا چاہتی ہے۔

عمر: (چونکتا ہے) کیا مطلب......؟

سعیدہ: آخری اولاد ہے اُس کی...... کہہ رہی تھی اس کے سارے چاؤ پورے کرنے ہیں اُس نے۔
(ناز سے) کسی ہوٹل میں منگنی کا فنکشن کرنا ہے اُس نے۔

عمر: (سنجیدہ) اس کی کیا ضرورت ہے...... بڑے فنکشن کی، بے کار پیسہ ضائع ہوگا۔

سعیدہ: (طعنہ دینے والے انداز میں) بہنوں کے لئے روپیہ خرچ کرتے ہوئے تمہیں ہمیشہ بچت کرنا یاد آجاتا ہے۔

عمر: (بات کاٹ کر) امی میں نے اپنی شادی پر بھی منگنی جیسی کوئی رسم نہیں کی تھی۔ جا کر بس نسبت طے کی تھی آپ لوگوں نے۔

سعیدہ: (تلخی سے) اب پچھلے قصے بتانے مت شروع کرو مجھے...... تم نے جو مثالیں قائم کی ہیں وہ آج تک بھگت رہے ہیں ہم۔

عمر: (بات کاٹ کر) میں خود پھوپھو سے بات کرلوں گا۔ منگنی پر روپیہ ضائع کرنے کی بجائے ہم سال ڈیڑھ سال تک تانیہ کی شادی کر دیں گے۔

سعیدہ: (تلخی سے) منگنی کے لئے پیسہ دیتے ہوئے تمہیں اعتراض ہو رہا ہے تو شادی کے لئے کیسے پیسہ خرچ کرو گے تم......؟

عمر: (بے حد غصے میں) امی آپ ایک فضول بات کر رہی ہیں۔ آپ کو اندازہ ہے کہ کتنی مشکل سے بزنس کو سیٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں...... ہر دو چار مہینوں کے بعد اس طرح کے اخراجات آئیں گے تو......؟

سعیدہ: (آرام سے) تو کیا ہوگا......؟ بیوی کے اکاؤنٹ میں جو پیسہ اُس کے نام پر تم جمع کر رہے ہو۔ وہ ضائع ہو جائے گا۔

عمر: (بے یقینی سے) میں بیوی کے اکاؤنٹ میں پیسہ جمع کروا رہا ہوں......؟

حسن: (ڈانٹتے ہوئے سعیدہ کو) آخر کیا ہو گیا ہے تمہیں کیوں اُلٹی سیدھی باتیں کر رہی ہو تم......؟

سعیدہ: (غصے میں آ کر) اُلٹی سیدھی باتیں نہیں کر رہی ہوں میں...... اتنی بیوقوف نہیں ہوں میں...... اپنے پیسے کو بیوی کا پیسہ دکھا کر ہمارے سر پر احسان کیا اُس نے...... تاکہ ہم اس کی بیوی کے سامنے سر نہ اُٹھا سکیں۔

عمر: (رنجیدہ) آپ سمجھتی ہیں میں اس قابل ہو گیا ہوں کہ لاکھوں روپیہ بینک اکاؤنٹ میں جمع کروا کر رکھوں گا۔ وہ بھی اپنی بیوی کے نام پر......

سعیدہ: (اطمینان سے) ہمیں کیا پتہ تم کیا کماتے ہو......؟ کیا بچاتے ہو اور کہاں رکھتے ہو......؟ یہ سب تمہیں پتہ ہوگا یا تمہاری بیوی کو......

(عمر کچھ دیر بے حد غصے سے ماں کو دیکھتا رہتا ہے۔ پھر جھٹکے سے اُٹھ کر وہاں سے چلا جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:20

مقام : عمر کا گھر (کمرہ)
وقت : دن
کردار : سارہ، تانیہ

(سارہ اپنا ڈریسنگ ٹیبل صاف کر رہی ہے جب تانیہ بے حد اپ سیٹ انداز میں داخل ہوتی ہے)

سارہ: آؤ تانیہ......

تانیہ: مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے بھابھی......

سارہ: (ڈریسنگ ٹیبل سے ہٹتی ہے) ہاں...... ہاں...... کرو بھئی۔
(سارہ کو ایکدم اس کے تاثرات پریشان کرتے ہیں)
کیا ہوا......؟

تانیہ: (کچھ دیر خاموش رہ کر) میں نے بلال کے ساتھ شادی نہیں کرنی...... آپ عمر بھائی کو بتا دیں۔

(سارہ ہکا بکا اس کا چہرہ دیکھتی ہے)

(سارہ شاکڈ انداز میں کچھ دیر تک تانیہ کو دیکھتی رہتی ہے پھر کہتی ہے)

سارہ: لیکن کیوں تانیہ......؟ بلال اچھا لڑکا ہے۔

تانیہ: (اُلجھ کر) ہاں اچھا ہے مگر بھابھی مجھے اس کے ساتھ شادی نہیں کرنی۔

سارہ: (ہکابکا) کیوں......؟

تانیہ: (بہت دیر خاموشی کے بعد جھجک کر) مجھے کہیں اور شادی کرنی ہے۔

سارہ: (کچھ دیر جیسے بول نہیں پاتی پھر کہتی ہے) کہاں......؟

تانیہ: (لمبی خاموشی کے بعد جھجکتے جھجکتے) میری دوست کا بھائی ہے معیز..........

(سارہ بالکل چپ کی چپ کھڑی رہتی ہے۔ یوں جیسے اُسے سمجھ نہ آ پا رہا ہو کہ وہ کیا کہے)

وہ لوگ رشتہ بھیجنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ کتنی دیر سے کہہ رہے ہیں مجھے لیکن میں خود ہی ٹال رہی تھی۔ لیکن اب...... آپ...... آپ عمر بھائی کو بتا دیں۔

سارہ: میں بتا تو دوں گی تانیہ لیکن آنٹی نزہت پھوپھو کو ہاں کر چکی ہیں۔

(وہ دوٹوک انداز میں کہتے ہوئے وہاں کمرے سے نکل جاتی ہے)

تانیہ: ہاں ہو...... جو بھی ہو میں نے معیز کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کرنی۔

(سارہ بے حد سنجیدہ اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:21

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا باورچی خانے میں ایک برتن مین کچھ ڈال رہی ہے جب سلیمہ اندر داخل ہوتی ہے)

سلیمہ: یہ کیا کر رہی ہو......؟

شہلا: (اطمینان سے) دیکھ تو رہی ہیں آپ...... حلیم ڈال رہی ہوں برتن میں......

سلیمہ: کیوں......؟

شہلا: عمر کے لئے لے کر جانی ہے مجھے...... اسے پسند ہے۔

سلیمہ: (ڈونگا چھین کر دور رکھ دیتی ہے) رکھو یہاں اسے...... کچھ نہیں لے کر جاؤ گی تم آئندہ عمر کے لئے۔

شہلا: (بے حد غصے میں) کیوں......؟

سلیمہ: کیونکہ اُسے تمہارے کھانوں کی ضرورت نہیں ہے اس کی بیوی آ چکی ہے۔ وہ پکا کر کھلاتی ہے اسے۔

شہلا: (بے ساختہ) وہ میرے جیسا اچھا پکا کر نہیں کھلا سکتی اُسے۔

سلیمہ: (غصے سے) کیوں اپنے آپ کو دھوکہ دے رہی ہو شہلا...... وہ اچھا پکائے برا پکائے۔ اُسی کا رہے گا۔ تمہارے کھانے کا انتظار نہیں کرتا وہ۔

شہلا: (بے حد سرد آواز میں) کرتا ہے۔ وہ کرتا ہے میرے کھانے کا انتظار...... میرا انتظار...... مجھے دیکھ کر اُس کی آنکھوں میں چمک آتی ہے، وہ......

سلیمہ: (ماتھا پیٹ کر) تم پاگل ہو...... دھوکہ دے رہی ہو اپنے آپ کو...... خبردار آئندہ تم وہاں گئی۔

(وہ بے حد غصے میں ڈونگا اُٹھا کر ماں کو پیچھے ہٹاتی ہوئی جاتی ہے)

شہلا: میں جاؤں گی...... میں جاؤں گی وہاں......

(سلیمہ شاکڈ اُسے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:22

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : دن

کردار : عمر، سارہ

(عمر آفس جانے کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا ہے۔ جب سارہ کمرے میں آتی ہے۔ وہ ناشتے کی ٹرے لا کر رکھ دیتی ہے۔ عمر آ کر ناشتہ کرنے بیٹھ جاتا ہے)

سارہ: رات کو تم امی ابو کے پاس سے بہت دیر سے آئے۔ میں انتظار کرتے کرتے سو گئی۔

عمر: (ناشتہ کرتے ہوئے) ہاں بس تانیہ کی منگنی کے بارے میں باتیں کرتے کرتے دیر ہو گئی۔ امی نے بتایا ہوگا تمہیں نزہت پھوپھو نے بلال کے لئے تانیہ کا رشتہ مانگا ہے۔

سارہ: (مدھم آواز میں) ہاں میں جانتی ہوں۔ پھوپھو نے میرے سامنے ہی بات کی تھی۔

عمر: (سنجیدہ سارہ کے تاثرات پر غور کئے بغیر) اب منگنی کرنا چاہتی ہیں پھوپھو...... اُسی کے

بارے میں باتیں کرتے رہے ہم لوگ...... مجھے تو یہ منگنی وغیرہ بے کار لگ رہی ہے۔ میں نے امی سے کہا ہے کہ سال ڈیڑھ سال تک شادی کر دیں گے۔ خاندان کے اندر اتنی لمبی چوڑی منگنی کرنے کا کیا فائدہ......؟

تمہارا کیا خیال ہے......؟

سارہ: (لمبی خاموشی کے بعد محتاط انداز میں) تم نے تانیہ سے پوچھا ہے......؟

عمر: منگنی کے فنکشن کے بارے میں...... وہ کیا کہے گی......؟

سارہ: میں اُس کی مرضی کی بات کر رہی ہوں۔

عمر: (چونکتا ہے) کیا مطلب......؟

سارہ: (کچھ دیر بعد) تانیہ شادی نہیں کرنا چاہتی بلال سے۔

عمر: (کچھ بول نہیں پاتا) تم سے کس نے کہا......؟

سارہ: (مدھم آواز میں) تانیہ نے...... وہ رات کو آئی تھی تم سے بات کرنے لیکن تم یہاں نہیں تھے۔

عمر: (سنجیدہ) کیوں نہیں کرنا چاہتی شادی......؟

سارہ: کسی اور کو پسند کرتی ہے وہ......

عمر: (کچھ بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے) کس کو......؟

سارہ: (سمجھانے والے انداز میں ایکدم محتاط ہو کر) اس کو ایک مرد بن کر اپنی انا کا مسئلہ بنانے کی کوشش مت کرنا، صرف ایک انسان بن کر بات سننا۔

عمر: (مسکراتا ہے) انسان بن کر ہی سنوں گا۔ تم کیا سمجھ رہی ہو غصے میں آ رہا ہوں......؟

سارہ: (مسکراتی ہے) نہیں تم اتنے سیریس ہو گئے تو مجھے ڈر لگا۔

عمر: (پھر سنجیدہ ہو کر) کس کو پسند کرتی ہے وہ......؟

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:23

مقام : عمر کا گھر (تانیہ کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : تانیہ، عمر

(عمر تانیہ کے کمرے میں تانیہ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے، تانیہ بے حد گھبرائی ہوئی لگ رہی ہے)

عمر: کیا کرتا ہے وہ......؟

تانیہ: (سر جھکائے اٹک اٹک کر) بزنس کرتا ہے اپنے ابو کے ساتھ۔ BBA کیا تھا اس نے پچھلے سال۔

عمر: (کچھ دیر کی خاموشی کے بعد) اُس سے کہو کہ وہ مجھ سے میرے آفس آ کر ملے۔

تانیہ: (آواز میں ہلکی سی خوشی) جی بھائی......

(عمر بہت دیر خاموش بیٹھا رہتا ہے یوں جیسے تانیہ سے کچھ کہنا چاہتا ہو اور کہہ نہ پا رہا ہو۔ پھر ایکدم وہ اُٹھ کر چلا جاتا ہے تانیہ اسے جاتا دیکھتی ہے۔ اُس کے چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:24

مقام : شہلا کا گھر

وقت : رات

کردار : توقیر، سلیمہ، شہلا

(توقیر دوٹوک لفظوں میں شہلا سے کہہ رہے ہیں)

توقیر: میں نے جنید سے تمہاری بات طے کر دی ہے۔

شہلا: (قدرے کمزور آواز میں) لیکن ابو مجھے جنید سے شادی نہیں کرنی۔

توقیر: (دوٹوک) تو کس سے کرنی ہے......؟

شہلا: (نظریں چرا کر) کسی سے بھی نہیں کرنی۔

توقیر: (تلخی سے) اور تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم تمہارا یہ الٹا سیدھا مطالبہ مان لیں گے۔

شہلا: میں......

توقیر: (بات کاٹتا ہے) جو کچھ تم اپنی ماں سے کہتی پھر رہی ہو میں سن چکا ہوں۔ تمہاری ماں ٹھیک کہتی ہے میرے لاڈ پیار نے تمہیں واقعی خراب کر دیا ہے۔ مجھے سختی کرنی چاہئے تھی تم پر......

شہلا: (بے بس) آخر ایسا بھی کیا کر دیا ہے میں نے......؟

توقیر: (بات کاٹ کر) کچھ نہیں کیا اور میں چاہتا بھی نہیں کہ کچھ ہو۔ اگلے ہفتے جنید کے گھر

والوں کو بلا لینا وہ آ کر ہاں کر دیں۔

شہلا: (میری مرضی کے خلاف آپ میری شادی......

توقیر: (بات کاٹتا ہے) تمہاری مرضی جہاں ہے تو تم اپنی ماں کو بتا دینا میں وہاں تمہاری شادی کر دوں گا۔ ورنہ تم وہاں شادی کروا لو جہاں ہماری مرضی ہے۔

(کہتے ہوئے کمرے سے نکل جاتا ہے۔ شہلا بے حد غصے اور بے بسی سے باپ کو دیکھتی ہے)

شہلا: آپ میرے ساتھ بہت زیادتی کر رہی ہیں......؟

سلیمہ: یہ ظلم اُس ظلم سے بہتر ہے جو تم خود اپنے اوپر کر رہی ہو......؟

(کہتے ہوئے وہاں سے چلی جاتی ہے۔ شہلا ہونٹ کاٹتے ہوئے ماں کو جاتا دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:25

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ

(عمر نائٹ سوٹ میں ملبوس بیڈروم میں آتا ہے سارہ اس سے کہتی ہے)

سارہ: تم ملے معیز سے......؟

عمر: (سوچتا ہوا) ہاں......آج آیا تھا وہ میرے آفس۔

سارہ: (تجسس سے) پھر......؟

عمر: (خاموشی کے بعد) اچھا لڑکا ہے۔ فیملی بھی اچھی ہے۔ فیملی کو اس رشتہ پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن......

سارہ: (چونک کر) لیکن کیا......؟

عمر: (مدھم آواز میں) Cast اور ہے ان کی......

سارہ: (مسکراتی ہے) وہ تو میری بھی تھی۔

عمر: (مسکراتا ہے) تمہارے لئے میں نے Stand لیا تھا۔

سارہ: (سنجیدہ) تانیہ کے لئے بھی تم ہی لو گے۔

عمر: (سر جھٹک کر) امی نہیں مانیں گی۔ بلال انہیں ضرورت سے زیادہ پسند ہے، اور انہیں

پتہ چلے گا کہ تانیہ کہیں اور انٹرسٹڈ ہے طوفان اٹھا دیں گی...... وہ بھی اور ابو بھی۔

سارہ: (سنجیدہ) یہ اُس کی زندگی کا مسئلہ ہے۔

عمر: (کندھے اچکا کر) جانتا ہوں، لیکن Frankly speaking میں ایسے کسی مسئلے میں آنا نہیں چاہتا۔ میری سپورٹ سے تانیہ کو فائدہ کی بجائے نقصان ہوگا۔

سارہ: اگر آنٹی اور انکل تمہاری سپورٹ کے ساتھ اُس کی بات نہیں مانتے تو سپورٹ کے بغیر کیسے مانیں گے......؟

(عمر سوچ میں بیٹھا رہتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:26

مقام : عمر کا گھر (سعیدہ کا بیڈروم)

وقت : رات

کردار : سعیدہ، حسن، عمر

(عمر ماں باپ کے پاس بیٹھا سنجیدہ بات کر رہا ہے۔ سعیدہ اُلجھی ہوئی اُسے دیکھ رہی ہے)

سعیدہ: تم کیا کہنا چاہ رہے ہو......؟

عمر: (سمجھانے والے انداز میں) میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اچھا رشتہ ہے۔ بلال سے زیادہ اچھا لڑکا ہے۔ آپ یہ رشتہ بھی دیکھ لیں۔

سعیدہ: (سنجیدہ) لیکن ہمیں ضرورت کیا ہے خاندان کا رشتہ سامنے ہوتے ہوئے غیروں میں جانے کی؟

حسن: (اطمینان سے) ہاں اور ویسے بھی تمہاری ماں اور نزہت کی تو بات بھی ہو چکی ہے۔

عمر: (اصرار کرتے ہوئے) پھر بھی دیکھنے میں کیا حرج ہے۔

حسن: اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم پہلے کہتے تو دیکھ لیتے پر اب نہیں۔

سعیدہ: اور بلال گھر کا لڑکا ہے۔ دیکھا بھالا ہے، دوسرے کسی لڑکے کا کیا بھروسہ۔

عمر: (بات کاٹ کر) میں معیز کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بھی اچھا ہے۔

سعیدہ: (بات کاٹ کر) بلال سے زیادہ نہیں...... خود تانیہ کی مرضی بھی اپنی پھوپھو کے گھر ہی ہے۔

عمر: (ایکدم) ایسا نہیں ہے۔

سعیدہ: (چونک کر) کیا مطلب......؟

عمر: (سنجیدہ) اگر بات تانیہ کی مرضی پر طے ہونی ہے تو پھر میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ بلال سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔ اُسے معیز پسند ہے۔ معیز اُس کی کسی دوست کا بھائی ہے۔

حسن: (ہکا بکا) یہ سب کچھ تم سے کس نے کہا......؟

عمر: (لمبی خاموشی کے بعد) تانیہ نے......

سعیدہ: (ایکدم اُٹھ کر) میں پوچھتی ہوں اس کم بخت سے...... اُس بے حیا کو حیا نہیں آئی بھائی سے یہ سب کچھ کہتے...... اور تم اُس کے منہ پر دو چانٹے لگانے کی بجائے آ کر ہمیں سمجھانے بیٹھ گئے ہو۔

عمر: (روکتا ہے) امی اس میں دو چانٹے لگانے والی کیا بات ہے۔ یہ حق تو اسلام لڑکی کو دیتا ہے۔ اُسے رشتہ پسند نہیں اُس نے کہہ دیا۔ کہیں اور شادی کرنا چاہتی ہے، بتا دیا۔ اس میں غلط بات کیا ہے۔

سعیدہ: (غصے سے) غلط بات......؟ تمہیں کوئی غلط بات نظر آئے گی اس میں......؟ یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے یہ وبا تمہاری وجہ سے ہی اس گھر میں آئی ہے۔

عمر: (ٹوکتا ہے) گڑے مردے اُکھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سعیدہ: (سنجیدہ) کیوں نہیں ہے۔ نہ تم اس طرح مرضی کی شادی کرتے نہ بہن یوں منہ پھاڑ کر کسی کے لئے پسندیدگی کا اظہار کرتی۔

حسن: (غصے سے) بلاؤ تانیہ کو...... ہم خود بات کرتے ہیں اُس سے۔

عمر: ضرور بلائیں اور ضرور پوچھیں اُس سے...... اور اگر وہ کہہ دے کہ وہ بلال سے شادی نہیں کرنا چاہتی تو پھر اس کی مرضی سے اُس کی شادی کر دیں۔

سعیدہ: (غصے سے) میں مر جاؤں گی لیکن بلال کے علاوہ کسی اور جگہ اس کی شادی نہیں کروں گی۔ تم یہ بات اپنے ذہن سے نکال دو کہ جو کام تم نے کیا ہے میں وہ اپنی دوسری اولاد کو بھی کرنے دوں گی۔

عمر: (تلخی سے کہتا ہوا کھڑا ہوتا ہے) اگر آپ کی اولاد آپ کی بات مانتی ہے تو ٹھیک ہے آپ اُن کا گلا گھونٹ کر بات منوا لیں اُن سے...... مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

(اور کمرے سے نکل جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 27

مقام : عمر کا گھر (تانیہ کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : سعیدہ، عمر، تانیہ

(تانیہ بے حد نروس انداز میں انگلیاں چٹخاتے ہوئے کمرے میں بیٹھی ہے۔ جب سعیدہ اندر آتی ہے)

سعیدہ: یہ کیا بکواس کی ہے تم نے عمر سے......؟

تانیہ: (کمزور آواز میں) میں نے...... میں نے عمر بھائی سے تو کچھ نہیں کہا میں نے تو بھابھی سے کہا تھا۔

سعیدہ: (غراتے ہوئے) بھابھی تمہیں ماں سے زیادہ عزیز ہو گئی کہ ماں کو کچھ پتہ نہیں اور بھابھی کو سب کچھ بتانے بیٹھ گئی۔ کون لڑکا ہے جس سے شادی کرنا چاہتی ہو تم......

تانیہ: (ہکلاتے ہوئے) وہ روبی کا بھائی معیز......

سعیدہ: (بات کاٹ کر) اس لئے وہ چڑیل اس گھر میں آتی جاتی تھی کہ کل کو تم یہ سب کچھ کرو...... اچھی طرح کان کھول کر سن لو تانیہ...... میں نے نزہت کو ہاں کر دی ہے اور میری ہاں اب ناں میں نہیں بدل سکتی۔

تانیہ: لیکن آپ نے ہاں کرنے سے پہلے مجھ سے نہیں پوچھا۔

سعیدہ: (غصے سے) تم سے کیوں پوچھتی میں......؟ ملیحہ کی شادی کرتے ہوئے اُس سے پوچھا میں نے......؟

تانیہ: (سنجیدہ) پوچھنا چاہئے تھا۔

سعیدہ: (طیش میں آ کر) اب ماں کو عقل دے گی تو......

تانیہ: (سنجیدہ) امی یہ ساری زندگی کا معاملہ ہے۔ میری ساری زندگی کا...... اس فیصلے میں میری مرضی شامل ہونی چاہئے۔

سعیدہ: (غصے سے) تو تمہیں مرضی شامل کرنے سے کون روک رہا ہے، پتہ چل گیا تمہیں کہ بلال سے تمہارا رشتہ طے کر رہے ہیں یہ کافی ہے۔

تانیہ: (دوٹوک انداز میں) نہیں کافی نہیں ہے میں معیز کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کروں گی۔ اگر بھائی اپنی مرضی سے شادی کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں......

(باہر کھڑا عمر اُس کی بات سن لیتا ہے۔ وہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہا ہے)

سعیدہ: ایک عذاب میں اس کی وجہ سے بھگت رہی ہوں دوسرا تمہاری وجہ سے گلے نہیں ڈال سکتی۔

تانیہ: کیا عذاب ہے......؟ سارہ بھابھی بہت اچھی ہیں۔

سعیدہ: (غصے سے) ہاں تیرا بھائی اچھا ہے بھابھی اچھی ہے...... بری تو صرف ماں ہے۔ پر کان کھول کر سن لو عمر کی دفعہ میں ہار مان گئی اس بار نہیں مانوں گی۔ تمہاری شادی میری مرضی سے ہو گی تمہاری مرضی سے نہیں......

(کہتے ہوئے دوٹوک انداز میں باہر نکل جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:28

مقام : عمر کا گھر (صحن)

وقت : دن

کردار : سعیدہ، شہلا

(سعیدہ صحن میں بیٹھی ہوئی ہے۔ جب شہلا تانیہ کے کمرے سے قدرے حیرانی کے عالم میں آتی ہے اور سعیدہ سے آکر کہتی ہے)

شہلا: یہ تانیہ کو کیا ہوا خالہ......؟

سعیدہ: (بڑبڑا کر) دماغ خراب ہو گیا ہے اور کیا ہونا ہے۔

شہلا: (پریشان) لیکن اس طرح منہ سر لپیٹے کیوں لیٹی ہے۔ دو تین دن ہو گئے میں آتی ہوں مجھ سے بات تک نہیں کرتی۔

سعیدہ: دفع کرو اگر بات نہیں کرتی تو۔

شہلا: (پاس بیٹھ کر) لیکن خالہ ہوا کیا ہے...... کچھ پتہ تو چلے۔

سعیدہ: (کچھ دیر چپ رہ کر بے بسی سے) اب اپنے منہ سے کیا کہوں میں...... بلال سے رشتہ انکار کر رہی ہے۔

شہلا: (ہکا بکا) کیوں خالہ......؟ ایسا کیا ہو گیا......؟

سعیدہ: (شرمندہ انداز میں) کسی دوسرے لڑکے کو پسند کرتی ہے۔ اپنے کسی دوست کے بھائی کو...... کہہ رہی ہے کہ وہاں شادی کرنی ہے۔ خاندان چھوڑ کر باہر جانا چاہتی ہے۔

شہلا: (بے اختیار ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر) ہائے خالہ...... یہ سب...... یہ سب تانیہ نے کہا آپ

سے...... مجھے تو یقین نہیں ہو رہا۔

سعیدہ: (رنجیدہ) یقین تو مجھے بھی نہیں آتا۔ ساری عمر تو کبھی اس نے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی اور اب...... اب اس طرح کی باتیں کرنے لگی ہے۔

شہلا: (سنجیدہ) اس کا قصور نہیں ہے خالہ یہ ساری پٹی بھابھی کی پڑھائی ہوئی ہے۔ میں نے پہلے ہی کئی بار آپ سے کہا تھا کہ اسے بھابھی کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے روکیں۔ سارا سارا دن ان کے ساتھ چپکی رہتی تھی۔ پتہ نہیں بھابھی نے کیا کیا سکھایا ہو گا اسے۔

سعیدہ: (سوچ کر) ٹھیک کہتی ہو تم...... میں بھی سوچتی تھی اپنے کپڑے اور چیزیں کیوں ہر وقت دیتی رہتی ہے تانیہ کو......

شہلا: اب تو پتہ چل گیا آپ کو...... اسی لئے دیتی تھیں کہ بن سنور کر جائے اور یہ سب کچھ کرے۔

سعیدہ: لیکن کچھ ہو جائے میں کسی قیمت پر بلال کے علاوہ کسی دوسرے کے ساتھ اس کی شادی نہیں ہونے دوں گی۔

شہلا: (بے حد چالاکی سے) جب تک بھابھی اس گھر میں ہیں یہی سب کچھ کروائیں گی۔ اللہ رحم کرے خالہ اس گھر پر آپ نے امی کے پاس آکر ان کو سمجھانا تھا۔

سعیدہ: (بے حد پریشان) ہاں...... میں آؤں گی کل......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:29

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : شہلا، سلیمہ، سعیدہ

(سعیدہ سلیمہ کے گھر بیٹھے سلیمہ سے کہہ رہی ہے۔ کچھ دور شہلا بھی بے حد خراب موڈ میں بیٹھی ہوئی ہے)

سعیدہ: اگر شہلا کی مرضی نہیں ہے تو تم لوگ کیوں زبردستی اُس کی شادی طے کر رہے ہو......؟

سلیمہ: (چبھتے ہوئے لہجے میں شہلا کو دیکھ کر) اُس کی مرضی نہیں ہے تو کیوں نہیں ہے...... یہ پوچھا ہے آپ نے اس سے......؟

سعیدہ: (شہلا کو دیکھ کر) ہو جائے گی اُس کی مرضی بھی......

(پھر سلیمہ سے) ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے۔

سلیمہ: (غصے سے) خاندان کا ہر اچھا رشتہ ہاتھ سے نکل رہا ہے اور آپ کہہ رہی ہیں کہ اُس کی مرضی ہو جائے گی۔ آخر ہم کب تک اور کس کے لئے بٹھا کر رکھیں اُسے۔ پہلے عمر کی وجہ سے کتنے سال ضائع ہوئے۔ اب اُس کی بے وقوفی کی وجہ سے ہوں۔

سعیدہ: (رنجیدہ) بس سارا مسئلہ عمر ہی کا پیدا کردہ ہے۔ میرا کوئی اور بیٹا ہوتا تو یقین مانو......
(گہرا سانس) میں اس کے ساتھ شہلا کو بیاہ کر لے جاتی۔

سلیمہ: (طنزیہ انداز میں شہلا کو دیکھ کر) وہ مانتی تب نا...... جو بھی ہوا اب ہو گیا اب ساری عمر نہ ہم عمر کا قصہ لے کر بیٹھے نہیں رہ سکتے۔

سعیدہ: (سمجھانے والے انداز میں) تم زبردستی نہ کرو کچھ وقت دو اسے۔ اور رشتے کی فکر نہ کرو میں خود اس کے لئے۔

سلیمہ: (دوٹوک انداز میں) بس آپا آپ اس معاملے میں نہ بولیں۔ ہمیں اپنا فرض ادا کرنے دیں۔ پہلے ہی آپ نے بڑی شہہ دے رکھی ہے اُسے۔ 24 گھنٹے آپ کے گھر بیٹھی رہتی ہے وہ...... اسے اپنے گھر اور ماں باپ کی فکر ہی نہیں ہے۔

سعیدہ: تم لاکھ الزام تراشی کرلو مجھ پر...... لیکن اب تمہارے کہنے پر میں اُسے اپنے گھر آنے سے منع کرنے سے تو رہی۔ میری بیٹی ہے وہ جب چاہے میرے گھر آئے گی۔

(کہتے ہوئے بے حد خفگی کے عالم میں اُٹھ کر جاتی ہے۔ سلیمہ اس کے جانے کے بعد بے حد غصے کے عالم میں شہلا سے کہتی ہے)

سلیمہ: ماں کو بے عزت کرا لیا۔ چین مل گیا تمہیں......؟

شہلا: (تلخی سے کہہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے) آپ بے عزتی سمجھ رہی ہیں تو بے عزتی ہی سہی......

(سلیمہ اسے جاتا دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

قسط نمبر 11

منظر: 1

مقام : عمر کا گھر (تانیہ کا کمرہ)
وقت : دن
کردار : تانیہ، سعیدہ، سارہ

(تانیہ بیڈ پر بیٹھی سسک رہی ہے جبکہ سارہ بے حد پریشانی کے عالم میں اس کے پاس کھانے کی ٹرے لئے بیٹھی ہے)

سارہ: کھانا تو کھاؤ تانیہ...... آخر کھانے سے کیا ناراضگی ہے......؟

تانیہ: (روتے ہوئے) نہیں بھابھی...... میں نے کھانا نہیں کھانا۔ مجھے کھانے کی بجائے زہر لا دیں۔

سارہ: (پریشان) ایسے کیوں کہہ رہی ہو......؟ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ عمر کوشش کر تو رہا ہے انکل اور آنٹی کو منانے کی......

تانیہ: (رنجیدہ) ایسے کوشش کرتے ہیں عمر بھائی......؟ عمر بھائی دل سے چاہتے تو ابو اور امی میری بات مان لیتے، لیکن وہ خود ایسا نہیں چاہتے۔ یہ اُن کی زندگی کا مسئلہ ہوتا تو وہ کچھ بھی کر کے اپنی بات منوا لیتے، لیکن یہ میری زندگی ہے...... انہیں کیا پرواہ۔

سارہ: (بات کاٹ کر) ایسا نہیں ہے۔ وہ اتنے دن سے بہت پریشان ہے تمہارے مسئلے کی وجہ سے...... دو تین بار معیز سے بھی مل چکا ہے۔

تانیہ: (اپنی بات پر مصر) وہ طے کرلیں کہ بلال سے میرا رشتہ نہ ہو تو ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ نہ دیں امی ابو کو میری منگنی کے لئے پیسے لیکن وہ......

سعیدہ: (تبھی سعیدہ اندر آتی ہے اور تانیہ بات ادھوری چھوڑتی ہے) تم یہاں سے اُٹھو اور نکل جاؤ یہاں سے......
(غصے سے سارہ سے) اور وہ دوبارہ میں تمہیں تانیہ کے پاس نہ دیکھوں۔

سارہ: (ہڑبڑا کر کھڑی ہوتی ہے) آنٹی میں تانیہ کو کھانا کھلانے کے لئے آئی تھی۔

سعیدہ: (غصے سے) الو کا بھیجہ تم اُسے پہلے کھلا چکی ہو۔ اب کس کی کمی رہ گئی ہے......؟ یہ سب تمہاری پڑھائی ہوئی پٹیوں کا نتیجہ ہے۔ تم نے اسے اپنی چیزیں دے دے کر اپنے پاس بٹھا بٹھا کر یہ حال کیا ہے اس کا......

سارہ: آنٹی میں......

سعیدہ: (بات کاٹ کر) تم جیسی بے حیا لڑکیاں جس گھر میں بہو بن کر جائیں وہاں یہی گل کھلاتی ہیں۔

(سارہ کا رنگ سفید ہوتا ہے)

پسند کی شادی کا فتور اور خناس تم ہی نے اس کے دماغ میں بھرا ہے۔ ورنہ میری بیٹیاں ایسی نہیں تھیں۔

ثانیہ: بھابھی کا کوئی قصور نہیں ہے اس میں......

سعیدہ: (سارہ بے حد رنجیدہ وہاں سے جاتی ہے) خبردار بھابھی کی حمایت میں ایک لفظ بھی کہا تو۔

ثانیہ: میں نے بلال سے شادی نہیں کرنی امی...... میں بتا رہی ہوں آپ کو......

سعیدہ: (دوٹوک انداز میں) اور میں نے معیز کے ساتھ تمہاری شادی نہیں کرنی۔ بے شرم اس لئے تمہیں دوست کے گھر جانے کی اجازت دیتی رہی کہ تم کل کو ان کے ساتھ رشتہ داری جوڑنے اُٹھ کھڑی ہو۔

ثانیہ: (روتے ہوئے) امی مجھے اسلام نے مرضی کی شادی کا حق دیا ہے......اور......

سعیدہ: (غصے سے) خبردار اسلام کا نام لیا تو...... اسلام نے تمہیں ماں باپ کی فرمانبرداری کا بھی حکم دیا ہے وہ یاد نہیں ہے تمہیں۔

ثانیہ: (روتے ہوئے) ہمیشہ تو فرمانبرداری کی ہے میں نے......اب اگر شادی کے مسئلے پر بول رہی ہوں تو آپ نے مجبور کر دیا ہے مجھے اس کے لئے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : سارہ

(سارہ بے حد رنجیدہ ثانیہ کے کمرے سے باہر آ جاتی ہے اُس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : عمر کا گھر
وقت : رات
کردار : سعیدہ، حسین، نزہت، عمر

(سعیدہ، حسن اور نزہت بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ نزہت بڑے جوش کے عالم میں کہہ رہی ہے)

نزہت: تو بس پھر اگلے مہینے منگنی کی رسم کر دیتے ہیں۔

سعیدہ: بالکل ٹھیک ہے۔

نزہت: میری خواہش تو بڑی تھی کہ بڑی دھوم دھام سے رسم ہوتی لیکن اب آپ لوگ کہہ رہے ہیں تو چلیں سادگی سے ہی کر لیتے ہیں۔

حسن: شادی پر کریں گے نا دھوم دھام......

نزہت: تب تو کہیں گے تب بھی نہ مانوں گی میں...... آخری شادی ہے میرے گھر۔

(تبھی عمر اندر آتا ہے نزہت کو دیکھ کر چونکتا ہے)

اُس پر بھی دھوم دھام نہ کروں میں۔

عمر: (نزہت کو دیکھ کر سرد مہری کے ساتھ) السلام علیکم......

نزہت: (گرم جوشی کے ساتھ) ارے وعلیکم السلام...... جیتے رہو۔

(لیکن عمر کے بغیر تیکھی نظروں کے ساتھ ماں باپ کو دیکھ کر اندر چلا جاتا ہے)

یہ عمر کو کیا ہوا ہے......؟ سیدھا اندر چلا گیا۔ حال چال تک نہیں پوچھا۔

سعیدہ: (تلخی سے) یہ سب اُس کی بیوی کا کمال ہے۔ ماں باپ کے رشتہ دار بڑے نہیں لگیں گے تو اور کون برا لگے گا۔

(نزہت قدرے الجھے انداز میں اُسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : شہلا کا گھر
وقت : رات
کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا روتے ہوئے سلیمہ سے کہہ رہی ہے)

شہلا: مجھے جنید سے شادی نہیں کرنی۔ آخر آپ کیوں نہیں میری بات مانتے......؟

سلیمہ: (غصے اور بے بسی سے) کیوں ہمارے صبر کو آزما رہی ہے شہلا......؟ کیوں کر رہی ہے یہ سب کچھ......؟ ایسا کیا گناہ کر دیا ہے ہم لوگوں نے کہ تو ماں باپ کو رسوا کرنے پر تل گئی ہے۔

شہلا: (بے چارگی سے) میں نے کہا آپ سے میں نے شادی کرنی ہی نہیں۔ پھر کیوں آپ نے جنید کے گھر والوں سے میرے رشتے کی بات کی۔

سلیمہ: (تلخی سے) کیوں شادی نہیں کرنی......؟ اکلوتی اولاد ہو تم ہماری...... تمہیں کس لئے گھر میں بٹھا چھوڑ دیں۔ صرف اس لئے کہ بچپن کے منگیتر نے کہیں اور شادی کر لی۔

شہلا: (بات کاٹ کر) امی وہ بچپن کا منگیتر نہیں ہے صرف میرے لئے...... وہ میرا سب کچھ ہے۔ میں پیار کرتی ہوں عمر سے...... میں بہت پیار کرتی ہوں عمر سے...... اُس کے علاوہ کسی دوسرے کی نہیں ہو سکتی۔

(تلخی سے)

سلیمہ: وہ شادی کر چکا ہے۔ کل کو بچہ بھی ہو جائے گا۔ پھر یہاں سے چلا جائے گا اور تم ساری عمر یہی سوچ کر اُس کے لئے بیٹھی رہو گی۔

شہلا: (رنج سے) میں کیا کروں......؟ وہ میرے دل سے نہیں نکلتا۔

سلیمہ: اسی لئے کہتی تھی میں اس کے گھر آنا جانا چھوڑ دے۔ یہ آمنا سامنا ختم ہوتا تو وہ دل سے نکل جاتا تمہارے......

شہلا: میں 20 سال سے جا رہی ہوں اس گھر میں...... سارا سارا دن گزارتی رہی ہوں۔ اسی طرح کھانے بنا بنا کر لے جاتی رہی ہوں آپ نے کبھی نہیں روکا۔ آج کیوں......؟ آج کس طرح میں اُس گھر میں جانا چھوڑ دوں۔

سلیمہ: (بے چارگی کے عالم میں بات بدل کر) جنید بڑا اچھا لڑکا ہے۔ بڑا خوش رکھے گا تمہیں۔

شہلا: (آنکھوں میں آنسو کے ساتھ دوٹوک) عمر کے علاوہ کوئی اور نہیں...... کوئی اور نہیں......

سلیمہ: (بے حد رنج اور دکھ سے) تو کیا کروں میں......؟ اسے کوئی اور پسند ہے شہلا کوئی اور ہے اس کے دل میں......

شہلا: (روتے ہوئے) یہی تو میرا دل نہیں مانتا۔ میرے علاوہ کوئی اور اس کے دل میں کیسے آ گئی۔ میں نے تو اسے سر پر بٹھا کر رکھا تھا۔ اُس نے مجھے پیروں میں کیوں روند دیا۔

(سلیمہ کی آنکھوں میں بھی آنسو ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 5

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ

(عمر سارہ سے کہہ رہا ہے جو عمر کے کپڑے پریس کر رہی ہے)

عمر: تانیہ نے کھانا کھایا......؟

سارہ: نہیں...... آج دوسرا دن ہے۔ کچھ نہیں کھایا اُس نے......

عمر: (پریشان) تم نے سمجھانا تھا اسے۔ کھانا چھوڑنے سے کیا ہوگا......؟

سارہ: (سنجیدہ) سمجھایا تھا میں نے...... اور آنٹی نے مجھے اس کے پاس جانے سے منع کر دیا ہے۔ وہ سمجھتی ہیں یہ سب کچھ میں کروا رہی ہوں۔

عمر: (ناراض) میں اسی لئے اس معاملے میں آنا نہیں چاہتا تھا۔ امی نے اس رشتہ کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا ہے۔ میں نے تو طے کر لیا ہے میں اب ایشو پر کسی کی حمایت کسی کی مخالفت نہیں کروں گا۔

سارہ: (ناراض انداز میں) That's not fair Omer.

عمر: (سنجیدہ) جانتا ہوں لیکن جو Values تمہیں تمہارے پیرنٹس نے دی ہیں۔ ان ویلیوز کے ساتھ ہماری کلاس میں رہنا بہت مشکل ہے۔ کتابی علم کو ہم اس سوسائٹی میں Apply نہیں کر سکتے۔

سارہ: (بے ساختہ) سوسائٹی میں اپلائی نہ کریں۔ گھر میں تو کر سکتے ہیں۔ تم سب سے بڑے ہو۔ اکلوتے بیٹے ہو۔ اگر تم اس معاملہ میں بہن کی مدد نہیں کر سکتے تو وہ تو ساری عمر تمہیں بھی Blame کرے گی۔

عمر: میری ہمدردیاں اس کے ساتھ ہیں۔

سارہ: (برا مان کر) بعض دفعہ ہمدردی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

عمر: میں بہن کا ساتھ دوں اور ماں باپ کی بددعائیں لوں۔

سارہ: وہ کتنی دیر ناراض رہ سکتے ہیں۔ تمہارے ایشو پر مان گئے ہیں تو تانیہ کے لئے کیوں نہیں مانیں گے۔

عمر: تم اس کی سائیڈ کیوں لے رہی ہو......؟

سارہ: (بے حد رنجیدہ خفا ہو کر) اب تم بھی آنٹی کی طرح کہہ دو کہ میں بے حیا ہوں اس لئے......

عمر: (قریب آ جاتا ہے کچھ پریشان ہو کر) میں نے یہ نہیں کہا۔

سارہ: تو کہہ دو......

عمر: مجھ سے ناراض کیوں ہو رہی ہو......؟

سارہ: تو کس سے ہوں......؟

(وہ بہت دیر کھڑا اُسے دیکھتا رہتا ہے۔ پھر اپ سیٹ انداز میں ہٹ جاتا ہے اور کمرے سے نکل جاتا ہے۔ سارہ اُس کے جانے پر اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6

مقام : سارہ کا گھر

وقت : رات

کردار : ثمرہ، سارہ، صوفیہ

(تینوں بیٹھی چائے پی رہی ہیں۔ سارہ بے حد اپ سیٹ نظر آ رہی ہے۔ ثمرہ سنجیدہ کہہ رہی ہے)

ثمرہ: اسی لئے منع کرتی تھی میں تمہیں عمر کے ساتھ شادی کرنے سے...... لاکھ اچھا ہو وہ لیکن ایسے گھرانوں میں بڑے مسئلے ہوتے ہیں۔

سارہ: (بے حد اپ سیٹ) میری تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا، گھر میں اتنی ٹینشن ہے کہ بتا نہیں سکتی۔

صوفیہ: (مداخلت کرتے ہوئے) عمر ٹھیک کہتا ہے تمہیں اس معاملہ سے دور رہنا چاہئے۔ اس کے ماں باپ جو چاہے کریں تانیہ کے ساتھ...... لیکن تم خواہ مخواہ کیوں بری بن رہی ہو......؟

سارہ: میں کیا حمایت کر رہی ہوں......؟ آنکھیں بند کر کے تو نہیں رہ سکتی میں۔ ایک لڑکی کی زندگی کا معاملہ ہے۔

ثمرہ: پر وہ لڑکی تمہاری ذمہ داری نہیں ہے۔

سارہ: (بے ساختہ) عمر کی تو ہے...... آج اُس کے ماں باپ ناراض ہوں گے کل مان جائیں گے، لیکن تانیہ کی زبردستی شادی ہو گئی اور نہ چلی تو وہ ساری عمر بھائی اور بھابھی کو الزام دے گی اور پھر اُس وقت انکل اور آنٹی بھی یقیناً ہمیں ہی برا کہیں گے۔

صوفیہ: (موضوع بدل کر) تم سب کچھ چھوڑو...... کچھ دن کے لئے ویسے یہاں آ جاؤ۔

ثمرہ: ہاں بڑے دن ہو گئے تمہیں یہاں آ کر رہے ہوئے......؟

سارہ: (سوچتے ہوئے) نہیں...... اس وقت تو نہیں۔ عمر بہت اپ سیٹ ہے آج کل...... کچھ گھر کی وجہ سے کچھ بزنس کی وجہ سے...... میں بھی یہاں آ گئی تو وہ اور پریشان ہوگا۔

ثمرہ: (چونک کر) بزنس کو کیا ہوا......؟

سارہ: اس کی دو کنسائنمنٹ کلیئر نہیں ہو رہیں۔ آپ دعا کریں یہ مسئلہ حل ہو جائے ورنہ بڑی پریشانی ہو جائے گی۔

ثمرہ: کچھ پیسوں وغیرہ کی ضرورت ہو تو میں تمہارے پاپا سے کہوں۔

سارہ: (ٹالتی ہے) ابھی تو نہیں...... بعد میں دیکھیں گے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : شہلا کا گھر

وقت : رات

کردار : شہلا، سلیمہ، سعیدہ، توقیر، شہلا کی ساس، شہلا کا سسر، چند دوسری عورتیں

(شہلا صوفے پر منگنی کے لباس میں ملبوس بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے چہرے پر خوشی نام کا کوئی تاثر نہیں ہے۔ وہ رنجیدہ لگ رہی ہے اور سر جھکائے ہوئے ہے۔ کچھ ایسے ہی تاثرات سعیدہ کے ہیں۔ ایک عورت شہلا کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا رہی ہے اور پھر اُسے مٹھائی کھلاتی ہے۔ سلیمہ اور توقیر خوش نظر آ رہے ہیں)

// Cut //

☆.... ☆......☆

منظر:8

مقام : نزہت کا گھر

وقت : دن

کردار : نزہت، عمر

(نزہت عمر کو ساتھ لئے ڈرائنگ میں داخل ہوتی ہے۔ وہ ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہی ہے اطمینان سے)

نزہت: مجھے تو حیران ہی کر دیا یوں اچانک اکیلے آ کر ورنہ میں تو سوچ رہی تھی بھائی اور بھابھی کے ساتھ آؤ گے تم......؟

عمر: (سنجیدہ) بس پھوپھو کچھ ضروری باتیں کرنی تھیں آپ سے...... جو امی ابو کے سامنے نہیں کر سکتا تھا۔

نزہت: ارے بھئی ایسی بھی کون سی باتیں ہیں...... بیٹھو......

(عمر بیٹھتا ہے) منگنی کی تفصیلات ہی تو طے کرنی ہیں۔

عمر: نہیں پھوپھو...... مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔

نزہت: کیا......؟

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : عمر کا گھر (صحن)

وقت : دن

کردار : سعیدہ، شہلا، سارہ

(سعیدہ کے پاس شہلا صحن میں بیٹھی باتیں کر رہی ہے)

سعیدہ: بڑی زیادتی کی ہے تمہارے ماں باپ نے تمہارے ساتھ، حالانکہ میں نے کتنا روکا تھا انہیں۔

شہلا: (سر جھٹک کر) انہیں سوائے میری شادی کے آج کل اور کچھ نہیں سوجھتا، لیکن میں نے بھی منگنی اس شرط پر کی ہے کہ شادی دو سال بعد ہو گی۔

سعیدہ: لیکن دیکھو تم نے پھر بھی کتنی فرمانبرداری سے ماں باپ کی بات مان لی۔

شہلا: (آرام سے) جی خالہ......

سعیدہ: (گہرا سانس لے کر) ایک ہماری اولاد ہے، مجال ہے ماں باپ کی مرضی کی کوئی اہمیت ہو ان کی نظر میں۔

شہلا: (تیکھے انداز میں) خالہ ان کا قصور نہیں ہے۔ تانیہ کو کوئی بھڑکانے والا نہ ہوتا تو وہ بھی میری طرح بات مان لیتی آپ کی...... پر بھابھی کے ہوتے ہوئے تو یہ ناممکن ہے۔

(تبھی سارہ کسی کام سے برآمدے میں نکلتی ہے اور شہلا کی باتیں سن لیتی ہے۔ جو بڑے اطمینان سے بات کر رہی ہے)

مقابلہ آپ کا اور تانیہ کا نہیں بھابھی کا اور آپ کا ہے۔ پہلے بھی بھابھی جیتی تھیں۔ اب دیکھتے ہیں کون جیتتا ہے۔

(سارہ برآمدے میں کھڑی بے حد سنجیدہ نظروں سے شہلا اور سعیدہ کی باتیں سن رہی ہے۔ جو اُس وقت اس کی طرف متوجہ نہیں ہیں۔ پھر ایکدم بات کرتے کرتے شہلا برآمدے میں کھڑی سارہ کو دیکھتی ہے، اور ایکدم کچھ ہڑبڑا کر سعیدہ سے کہتی ہے اٹھتے ہوئے)

شہلا: اچھا خالہ میں چلتی ہوں اب...... شام کو آؤں گی۔

سعیدہ: (حیرانی سے) ارے یہ بیٹھے بٹھائے تمہیں جانے کیا سوجھی ہے......؟

(وہ اُٹھ کر جاتی ہے)

شہلا: بس خالہ کوئی کام یاد آ گیا۔

(سارہ کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : سعیدہ، نزہت

(سعیدہ بے حد پریشان نزہت سے فون پر بات کر رہی ہے)

سعیدہ: لیکن نزہت تمہیں یہ سب کس نے کہا......؟

نزہت: عمر نے...... وہ آیا تھا آج میری طرف......

سعیدہ: (ہکا بکا بے ساختہ کہتی ہے) جھوٹ بولتا ہے وہ۔

نزہت: (سنجیدہ) کوئی نہ کوئی بات تو ہو گی کہ اس نے یہ سب کچھ کہا ہے۔ تم تانیہ سے پوچھو۔

سعیدہ: ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم ہم پر اعتبار کرو۔

نزہت: (بات کاٹ کر) جو بھی ہو بہر حال اب مجھے یہ رشتہ نہیں کرنا۔ میں نے سب کچھ بلال سے کہا ہے، اور وہ کہہ رہا ہے کہ اگر تانیہ کی مرضی نہیں ہے تو پھر ہمیں بھی اس رشتے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

سعیدہ: تم میری بات تو سنو......!

نزہت: (رنج سے) مجھے افسوس یہ ہے کہ جو بات آپ کو مجھ سے صاف صاف کرنی چاہئے تھی وہ آپ کے بیٹے کو آ کر کرنی پڑی۔

(فون رکھ دیتی ہے۔ بات کرتے کرتے)

سعیدہ: نزہت تم......

(فون کے بند ہونے کی آواز سنتی ہے)

نزہت...... ہیلو...... ہیلو

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : عمر کا گھر (سعیدہ کا کمرہ)
وقت : رات
کردار : عمر، سعیدہ، حسن

(سعیدہ اور حسن بے حد غصے میں بھرے بیٹھے ہیں)

سعیدہ: تم کس سے پوچھ کر نزہت کے پاس گئے تھے......؟

عمر: (اطمینان سے) مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں تانیہ کا بڑا بھائی ہوں اس کی زندگی کے لئے جو میں نے بہتر سمجھا کیا۔

حسن: (تلخی سے) تم اس کے بھائی ہو...... ہم اس کے ماں باپ ہیں...... ہم سے بڑھ کر پرواہ ہے تمہیں اس کی......؟

عمر: کاش آپ کو واقعی اس کی اتنی پرواہ ہوتی تو......

سعیدہ: (بات کاٹ کر) پورے خاندان میں تم نے ہمیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ کیا کیا باتیں ہوں گی اب تانیہ کے بارے میں سننا اب۔

عمر: (اُلجھ کر) کیا باتیں ہوں گی......؟

حسن: (تلخی سے) کون سا بھائی ہے جو خود لوگوں کو جا کر بتاتا ہے کہ بہن کسی دوسرے کو پسند کرتی ہے۔

عمر: (سنجیدہ) آپ مجھے مجبور نہ کرتے تو میں یہ نہ کرتا لیکن آپ نے مجھے مجبور کیا کہ میں نزہت پھوپھو کو بلال کے لئے تانیہ کی ناپسندیدگی بتا دوں۔

سعیدہ: اور ماں باپ کے منہ پر کالک مل دوں۔

عمر: (تنگ آکر) امی ایسا کچھ نہیں ہوا آپ خواہ مخواہ رائی کا پہاڑ بنا رہی ہیں۔ نزہت پھوپھو اور بلال سمجھدار ہیں۔

سعیدہ: (طنزیہ) بالکل تمہاری اور تمہاری بیوی کی طرح۔

عمر: آپ جو چاہیں کہہ لیں۔

سعیدہ: میں اچھی طرح جانتی ہوں یہ سب کچھ تم نے اپنی بیوی کے کہنے پر کیا ہے۔

عمر: (برا مان کر) آپ سارہ کو اس مسئلے میں نہ لائیں۔

سعیدہ: تم نزہت کو اس مسئلے میں لے آئے اور میں تمہاری بیوی کو نہ لاؤں۔ تم نے بیوی کے کہنے پر خاندان بھر میں ماں باپ اور بہن کو ذلیل کیا۔

عمر: میں نے ایسا کچھ نہیں کیا میں اپنے ماں باپ اور بہنوں کی بھی اتنی پرواہ کرتا ہوں جتنی اپنی بیوی کی......(کہہ کر اُٹھ کر جاتا ہے)

سعیدہ: آپ نے دیکھا اسے ذرہ برابر بھی پرواہ ہے کہ اس نے کیا کیا ہے۔

حسن: (بڑبڑاتا ہے) پتہ نہیں کون سے گناہ کئے تھے میں نے کہ ایسی اولاد ملی مجھے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : شہلا کا گھر
وقت : دن
کردار : شہلا، سلیمہ، عالیہ

(عالیہ بڑے اشتیاق سے سلیمہ کے پاس بیٹھی شہلا کی منگنی کی تصویریں دیکھ رہی ہے۔ شہلا بے تاثر چہرے کے ساتھ بیٹھی ہے)

عالیہ: ہائے کتنی خوبصورت لگ رہی ہے تو شہلا......

سلیمہ: (مسکرا کر) ہاں ماشاء اللہ بڑا روپ آیا تھا میری بچی پر......

عالیہ: شادی پر اس سے بھی زیادہ آئے گا۔

سلیمہ: انشاء اللہ، اللہ خیر خیریت سے وہ دن تو لائے۔

عالیہ: بڑی اچھی تصویریں ہیں شہلا۔

سلیمہ: (اٹھتی ہے) تم بیٹھو اس کے پاس میں مٹھائی لاتی ہوں۔ اتنے دن بعد اپنے سسرال سے میکے آنے کا خیال آیا تمہیں۔ سہیلی بھول گئی۔

عالیہ: بس خالہ مصروف ہی اتنی رہتی ہوں اتنا لمبا چوڑا تو سسرال ہے۔
(مسکرا کر) اب ہر کوئی شہلا کی طرح خوش قسمت نہیں ہوتا۔

سلیمہ: (کمرے سے باہر جاتے ہوئے) یہ بات اسے بھی سمجھا...... ناشکری نہ کرے قدر کرے جو کچھ اللہ دے رہا ہے اسے۔

عالیہ: (حیران ہو کر) یہ خالہ کیا کہہ رہی ہیں......؟

شہلا: (البم کی تصویریں لیتی ہے ہاتھ میں) کچھ نہیں......

عالیہ: چاند سورج کی جوڑی ہے تمہاری اور تمہارے منگیتر کی۔

(شہلا انہیں چند لمحوں کے لئے دیکھتی ہے۔ پھر بڑے عجیب سے انداز میں ہنستے ہوئے انہیں پھاڑ دیتی ہے)

شہلا: چاند اور سورج کبھی اکٹھے دیکھے ہیں......؟

عالیہ: (عالیہ پریشان ہو کر) یہ کیا کر رہی ہو......؟

شہلا: (اطمینان سے) کچھ نہیں......تم سناؤ اپنے سسرال کی......اور اپنے میاں کی۔

(عالیہ ہکا بکا اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : عمر کا گھر (کچن)

وقت : دن

کردار : سارہ، تانیہ

(سارہ کھانا پکا رہی ہے جب تانیہ اندر آتی ہے اور سارہ کے پاس آ کر کہتی ہے)

تانیہ: کیا بنا رہی ہیں......؟

سارہ: (مسکراتے ہوئے اپنے کام میں مصروف) خود ہی دیکھ لو......

تانیہ: (چولہے کے پاس جا کر) اچھا کباب بن رہے ہیں۔

سارہ: (مسکرا کر) تمہاری بھوک ہڑتال ختم ہونے کی خوشی میں۔

تانیہ: (کچھ دیر بعد بے حد مشکور انداز میں) آپ نے میرا بڑا ساتھ دیا بھابھی......لیکن میری وجہ سے آپ کو اس گھر میں بڑی بے عزتی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

سارہ: (اس کا گال تھپتھپا کر) کوئی بات نہیں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

تانیہ: (اُلجھ کر) امی اور ابو کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ وہ پہلے کبھی ایسے نہیں تھے۔

سارہ: (رنج کے ساتھ) جانتی ہوں۔ صرف مجھے ناپسند کرتے ہیں اس لئے ایسا کر رہے ہیں۔

تانیہ: I am sorry Bhabhi.

سارہ: (بات کاٹتی ہے) اس کی ضرورت نہیں...... پلیٹ لے کر کچھ کباب نکالو اور دیکھو کیسے بنے ہیں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : سعیدہ، حسن، ملیحہ

(تینوں کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ سعیدہ چادر کے ساتھ اپنی ناک اور آنکھیں رگڑ رہی ہے)

سعیدہ: اپنی اولاد نے ہی اپنا سر نیچا کر دیا ہے۔ کسی دوسرے سے کیا گلہ کریں ہم......؟

حسن: خاندان میں ہر ایک کی زبان پر یہی ہے کہ تانیہ پسند کی شادی پر اصرار کر رہی ہے۔

ملیحہ: (سنجیدہ سمجھاتے ہوئے) اسی لئے کہہ رہی ہوں ابو کہ بہتری اسی میں ہے کہ معیز کے ساتھ ہی تانیہ کا رشتہ طے کر دیں۔ ورنہ خاندان سے تو اب کوئی اس کے رشتے کے لئے بات نہیں کرے گا۔

سعیدہ: معیز کے ساتھ کر دیں......اور اپنی ہار مان لیں۔

ملیحہ: (سنجیدہ) اسے گھر بٹھا کر بھی کیا کرنا ہے۔ آپ کو پتہ ہے پہلے ہی کتنی مشکل سے میرے لئے رشتہ ملا تھا۔ اب اُس کے لئے کہیں اور ڈھونڈیں گی تو......اور پھر ضروری نہیں ہے کہ وہ کہیں اور رشتے کے لئے مان بھی جائے۔ اسی لئے میں آپ سے کہہ رہی ہوں کہ معیز کے گھر والوں کو آنے دیں یہاں۔

سعیدہ: (غصے سے) یہ سب سارہ اور عمر کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہ سب اُن کی چال ہے۔ ہمیں دکھانا چاہتے تھے کہ جو کام گھر کے لڑکے نے کیا وہی گھر کی لڑکی بھی کر سکتی ہے۔

ملیحہ: (بے زاری سے) امی جتنا کوسنا ہے اُن کو کوس لیں لیکن اب اس مسئلے کو ختم کریں۔ بڑا تماشہ بن گیا ہر جگہ......اس سے پہلے کہ میری سسرال میں بات جائے کچھ کر لیں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : شام

کردار : سارہ، عمر، تانیہ

(سارہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جلدی جلدی ہونٹوں پر لپ اسٹک لگا رہی ہے اور عمر اپنے جوتے پہن رہا ہے۔ تبھی تانیہ اندر آتی ہے اور تیزی کے عالم میں سارہ سے کہتی ہے)

تانیہ: بھابھی ذرا روسٹ کو دیکھ لیں مجھے لگ رہا ہے ابھی ٹھیک سے نہیں بنا۔

سارہ: (جلدی سے) میں دیکھ لیتی ہوں، لیکن تم جا کر نہا لو۔ وہ لوگ آ رہے ہوں گے۔ کچن کے کام کو میں اور ملیحہ دیکھ رہے ہیں نا۔ پھر تمہیں کیا پریشانی ہے۔

عمر: (چھیڑتا ہے) اُسے کیوں پریشانی نہیں ہو گی اس کے سسرال والے ہیں۔ کچھ الٹا سیدھا کھلا دیا تو......

تانیہ: (مسکراتے ہوئے لیکن احتجاجاً کہتے ہوئے جاتی ہے) بھائی......

سارہ: اور تم آنٹی اور انکل سے کہا کہ ذرا اچھے طریقے سے بات کریں معیز کے گھر والوں سے۔ ہم لڑکی والے ہیں ایسی ویسی کوئی بات ہوئی تو تانیہ کے لئے پریشانیاں پیدا ہوں گی۔

عمر: کہا تو ہے میں نے ملیحہ سے...... کہہ رہی تھی کہ کافی سمجھایا ہے اُس نے دونوں کو......اب باقی کیا ہوتا ہے وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے، لیکن تم اچھی لگ رہی ہو۔

سارہ: اچھا......

عمر: ہاں......آج بڑے دنوں کے بعد اس گیٹ اپ میں دیکھ رہا ہوں۔ شاید اس لئے......

سارہ: آج بڑے دنوں کے بعد تم نے مجھ پر غور کیا ہے شاید اس لئے۔

عمر: غور کا یہ سلسلہ کچھ اور طویل کر سکتے ہیں۔

(چڑاتے ہوئے جاتی ہے)

سارہ: جی نہیں...... Thank you very much. لیکن مجھے ڈھیروں کام ہیں کچن میں......

(عمر مسکراتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : شہلا، عمر

(شہلا عمر کے گھر کے اندر سے باہر جا رہی ہے۔ جب صحن کے دروازے سے عمر اندر داخل ہوتا ہے۔ اور شہلا کو دیکھتے ہوئے کچھ شوخ انداز میں کہتا ہے)

عمر: بھئی مبارک ہو۔ چپکے چپکے منگنی کروالی......اور کسی کو بلوایا تک نہیں۔

شہلا: (عجیب انداز میں) میرا بس چلتا تو صرف ایک کو ہی بلواتی۔

عمر: (چھیڑتے ہوئے) یہ ساری منہ دیکھے کی باتیں ہیں۔ مجھے تو سارہ نے بتایا تو مجھے پتہ چلا ورنہ مجھے تو شاید یہ بھی نہ چلتا۔

شہلا: (طنزیہ انداز میں) سب کچھ اب بھابی سے ہی پتہ چلتا ہے۔

عمر: (نہ سمجھتے ہوئے) میں تو سوچ رہا تھا اب منگنی کی خوشی میں تو روز شہلا بی بی نئی چیزیں بنا بنا کر کھلائیں گی ہم کو لیکن......شہلا بی بی تو نظر آنا ہی بند ہو گئی ہیں۔

شہلا: (بڑبڑاتی ہے) منگنی کی خوشی کس کو ہے......؟

عمر: (ہنس کر) کیوں بھئی کیوں نہیں ہے......؟

شہلا: (مسکرا کر) آپ تو ویسے ہی جو مانگیں میں آپ کو یہیں پکا کر کھلا دوں۔ آپ کو نہیں کھلانا تو کس کو کھلانا ہے۔

عمر: (مسکراتے ہوئے کہہ کر اندر جاتا ہے) بس یہ کہہ کر جی خوش کر دیا تم نے ہمارا......جیتی رہو۔

(شہلا وہیں کھڑی آنکھوں میں آنسو لئے اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : عمر کا گھر (کچن)
وقت : دن
کردار : سارہ، حسن

(حسن چائے بنا رہے ہیں۔ جب سارہ اندر داخل ہوتی ہے اور قدرے حیرانی کے عالم میں کہتی ہے)

سارہ: ابو آپ کیوں چائے بنا رہے ہیں۔ میں بنا کر دیتی ہوں۔

حسن: (ٹوکتا ہے) کوئی ضرورت نہیں ہے خدمت گزاری کے اس ڈرامے کی...... ہمارے گھر میں دراڑیں ڈال دی ہیں تم نے......اور تمہارا خیال ہے میں تمہاری چائے کا محتاج ہوں۔

(تلخی سے کہہ کر چائے کا کپ لے کر باہر جاتا ہے۔ سارہ بے حد رنجیدہ کھڑی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)
وقت : رات
کردار : سارہ، عمر

(عمر کمپیوٹر پر کچھ دیکھ رہا ہے۔ جب سارہ اُس کے پاس آ کر سنجیدہ سی کچھ کہتی ہے)

سارہ: مجھے تم سے کچھ کہنا ہے عمر......

عمر: (اپنے کام میں مصروف) ہاں بولو......

سارہ: میں جاب کرنا چاہتی ہوں......

(عمر اُس کے جملے پر کمپیوٹر سکرین سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھتا ہے وہ ایکدم بے حد سنجیدہ نظر آتا ہے۔ سارہ اپنی بات جاری رکھتی ہے)

صوفیہ نے ایک ویکینسی کے بارے میں بتایا ہے مجھے...... اُس نے مجھ سے پوچھے بغیر میری CV بھیج دیا تھا وہاں سے انٹرویو کال آ گئی ہے۔

(عمر کو چپ دیکھ کر رکتی ہے) تم کچھ نہیں کہو گے......؟

عمر: (بے حد سنجیدہ) نہیں اگر تم جاب کرنا چاہتی ہو تو میں تمہیں روکوں گا نہیں۔

سارہ: (تھکے ہوئے انداز میں) ہاں میں جاب کرنا چاہتی ہوں۔ میں چند گھنٹوں کیلئے اس Environment سے نکلنا چاہتی ہوں۔ گھر میں ہر وقت اتنی ٹینشن ہوتی ہے۔ آنٹی چھوٹی چھوٹی بات پر ایسی عجیب عجیب باتیں کرتی ہیں کہ بعض دفعہ مجھے لگتا ہے میرا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا۔

عمر: (بجھے بجھے انداز میں) جانتا ہوں میں......

سارہ: (جیسے بڑبڑا رہی ہے) میں تم سے کسی کی شکایت نہیں کر رہی۔ بس میں کچھ دیر کیلئے اس جگہ سے دور رہنا چاہتی ہوں اور پھر اچھا ہے جاب کرنے سے کچھ اور پیسے آئیں گے۔

(وہ کہتے ہوئے اُٹھ کر بیڈ کی طرف جاتی ہے)

I will be able to support you.

(عمر کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا کچھ سوچتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 19

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : دن

کردار : سارہ، شہلا

(سارہ اپنی کتابوں کو ترتیب دینے میں مصروف ہے۔ جب شہلا چھالیہ کھاتے ہوئے بڑی لاپرواہی کے انداز میں اندر آتی ہے)

شہلا: کیا ہو رہا ہے بھابھی......؟

سارہ: (چونک کر اسے دیکھتی ہے اور اپنے کام میں مصروف رہتی ہے) کچھ خاص نہیں۔

شہلا: آپ کے عام کام بھی بڑے خاص ہوتے ہیں۔ سنا ہے آپ نے نوکری کر لی ہے کہیں۔

سارہ: ٹھیک سنا ہے۔

شہلا: (آرام سے) اچھا کیا اس گھر میں کتنی دیر بیٹھتیں آپ...... گھر میں بیٹھنا پڑھی لکھی لڑکیوں کو نہیں آتا۔

سارہ: (چونک کر ہلکا سا خفا انداز میں) دو سال سے گھر میں ہی بیٹھی ہوئی تھی میں......

شہلا: (بظاہر عام لیکن طنزیہ انداز) دو سال ہوتے ہی کتنے ہیں......؟ میں تو کہہ رہی ہوں اچھا کیا آپ نے...... دو سال بھی خواہ مخواہ ضائع کئے۔ پہلے ہی نوکری کر لیتیں تو اچھا تھا۔ وقت ضائع ہوا۔

سارہ: (اپنے لفظ پر زور دے کر) اپنے گھر پر ضائع کیا ہے۔

شہلا: (مسکراتے ہوئے) اب دفتر میں بیٹھیں گی مردوں کے ساتھ......؟

سارہ: عورتیں بھی ہوتی ہیں وہاں۔

شہلا: (اطمینان سے) کتنی......؟ دو چار......

سارہ: دس بیس۔

شہلا: (بھولپن سے) 100 میں دس بیس...... بھی بڑی ہیں۔

سارہ: تم سے ایک بات کہنی ہے مجھے شہلا......؟

شہلا: کیا بھابھی......؟

سارہ: تمہیں میں بہت بری لگتی ہوں کیا......؟

شہلا: ہائے اللہ بھابھی...... کیسی باتیں کر رہی ہیں......؟ مجھے کیوں بری لگیں گی آپ......؟

سارہ: (سنجیدہ) پھر تم آنٹی سے ہر وقت میرے خلاف باتیں کیوں کرتی ہو......؟

شہلا: آپ کے خلاف......؟ کسی نے غلط کہا ہے آپ سے......

سارہ: (اپنے لفظوں پر زور دے کر) میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے...... اور کئی بار سنا ہے۔

شہلا: (گھبرا کر) میں...... میں...... بھابھی آپ کو سننے میں غلط فہمی ہو گئی ہو گی۔

سارہ: (سنجیدہ) کاش ہو جاتی لیکن مجھے تمہاری یہ حرکت اچھی نہیں لگتی۔ تم آنٹی سے اپنی باتیں کرو۔ گھر کے دوسرے لوگوں کی باتیں کرو لیکن میری بات مت کرو۔

(شہلا چپ چاپ کھڑی اسے دیکھتی رہتی ہے۔ سارہ کمرے سے نکل جاتی ہے)

// Cut //

☆...... ☆...... ☆

منظر:20

مقام : عمر کا گھر (بڑا کمرہ)

وقت : شام

کردار : عمر، سعیدہ، حسن، سارہ

(عمر کھانا کھا رہا ہے بے تاثر چہرے کے ساتھ جبکہ سعیدہ مسلسل غصے میں بول رہی ہے)

سعیدہ: میں نے پہلے ہی کہا تھا عمر کہ یہ سب ہمارے خاندان میں نہیں ہوگا۔ اس خاندان کی کسی بہو نے گھر چھوڑ کر نوکری نہیں کی، اور تو اب اسے نوکری کروانے لگا ہے۔

حسن: (ناراض) کیا کہے گا خاندان......؟

سعیدہ: (تلخ) میں اسی لئے اتنی پڑھی لکھی لڑکی گھر لے کر نہیں آنا چاہتی تھی۔ مجھے پتہ تھا یہ گھر کہاں بیٹھتی ہیں اور تم نے اس وقت مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کام نہیں کرے گی۔

عمر: جھوٹ بولا تھا میں نے......وہ کرنا چاہتی ہے نوکری تو میں کیسے روکوں اسے۔

(سارہ کہیں باہر کھڑی اندر ہونے والی باتیں سن رہی ہے، عمر کی باتیں اسے رنجیدہ کر رہی ہیں۔ وہ اپنے ہونٹ کاٹ رہی ہے)

سعیدہ: وہ بیوی ہے تمہاری......تمہاری اجازت کے بغیر اس کی جرأت بھی کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ اس گھر سے باہر جائے۔

حسن: یہ سب کچھ وہ تمہاری حمایت کی وجہ سے کر رہی ہے۔

سعیدہ: تم زن مرید ہو چکے ہو۔ وہ گھر کا سارا کام میرے سر پر تھوپ کر خود آوارہ پھرنا چاہتی ہے اور تم اسے شہہ دے رہے ہو۔

عمر: (کہتے ہوئے اٹھ کر جاتا ہے) میں اسے نہیں روک سکتا وہ اپنے فیصلے خود کر سکتی ہے اور خود کرتی ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:21

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ

(عمر وارڈ روب سے اپنے کپڑے نکال رہا ہے۔ سارہ بے حد رنجیدہ آواز میں کھڑی اس سے کہہ رہی ہے)

سارہ: تم نے میری حمایت میں انکل اور آنٹی سے ایک لفظ نہیں کہا۔ سب کچھ خاموشی سے سنتے رہے۔

عمر: (بے حد سنجیدہ) تو کیا کرتا......؟ لڑتا جھگڑتا شور مچاتا......؟

سارہ: (مدھم آواز میں) مجھے اور میرے فیصلے کو Defend تو کر سکتے تھے۔

عمر: (عجیب سے انداز میں) تم کیا چاہتی ہو۔ سارہ میں ہر وقت تمہاری حمایت کرتے ہوئے اپنے پیرنٹس کو ذلیل کرتا رہوں......؟

سارہ: عمر......

عمر: (بات کاٹتا ہے) I am sick and tired of this hell called home.

تم جو کچھ کرنا چاہ رہی ہو۔ کر تو رہی ہو۔ پھر یہ کیوں چاہتی ہو کہ میں Verbally certify کروں کہ ہاں تم ٹھیک ہو۔ وہ غلط ہیں۔

سارہ: (بے یقینی سے) تم مجھے Blame کر رہے ہو......؟

(دونوں ہاتھ اٹھا کر بیزاری سے)

عمر: میں کسی کو نہیں صرف اپنے آپ کو Blame کر رہا ہوں۔ یہ سب کچھ میری وجہ سے ہو رہا ہے۔ یہ سارا Mess میرا Create کیا ہوا ہے۔

سارہ: (بے یقینی سے) تم کس چیز کو Mess کہہ رہے ہو......؟ میرے ساتھ شادی کو......؟

(عمر کچھ کہنے کی بجائے کمرے سے نکل جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:22

مقام : سارہ کا گھر

وقت : دن

کردار : سارہ، صوفیہ

(سارہ صوفے پر بیٹھی ٹشو کے ساتھ روتے ہوئے اپنے آنسو پونچھ رہی ہے۔ صوفیہ اس کے پاس بیٹھی ہے اسے تسلی دینے کی کوشش کر رہی ہے)

سارہ: وہ کبھی اس طرح ری ایکٹ نہیں کرتا تھا جیسے اب کرتا ہے۔ وہ بدل گیا ہے۔ وہ پہلے والا عمر نہیں ہے۔

صوفیہ: (دلاسہ دینے والا انداز) سارہ...... سارہ مت روؤ...... حوصلہ کرو۔

سارہ: (رنجیدہ) میں سب کچھ اس کے لئے برداشت کرتی رہی اور اس کی نظروں میں میری کسی قربانی کسی ایثار کی کوئی ویلیو نہیں۔

صوفیہ: (سنجیدہ) تم نے خود کہا تھا کہ عمر آج کل اپ سیٹ ہے اپنے بزنس کی وجہ سے اس لئے......

سارہ: (بے چارگی سے) اس کے بزنس میں ہونے والے کسی مسئلے کی ذمہ دار میں تو نہیں ہوں۔ پھر مجھ سے کیوں Rude ہوتا ہے وہ......

صوفیہ: تو تم اس سے کہو...... یہ ساری باتیں اس کو بتاؤ۔

سارہ: (شکست خوردہ انداز) کیسے بتاؤں......؟ میری ہمت نہیں پڑتی۔ وہ رات کو آتا ہے بعض دفعہ کھانا بھی نہیں کھاتا سو جاتا ہے۔ صبح بھی کئی بار ناشتہ کئے بغیر چلا جاتا ہے۔ کئی کئی دن ہو جاتے ہیں ہمیں آپس میں بات کئے۔

صوفیہ: (پریشان) لیکن اس طرح کب تک چلے گا۔ تم اسے لے کر کسی دن یہاں آؤ میں بات کرتی ہوں اس سے۔

سارہ: اور ممی اور بابا کو سب کچھ پتہ چلے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تم بھی اب یہ سب کچھ ممی کو مت بتانا وہ پریشان ہوں گی۔

(ایکدم اپنے آنسو پونچھتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ ہاتھ میں پہنی گھڑی پر نظر ڈال کر) دیر ہو رہی ہے مجھے۔ ڈرائیور سے کہو مجھے ڈراپ کر دے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:23

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ

(عمر بیڈ پر بیٹھا ایک کتاب پڑھ رہا ہے۔ جب سارہ بیڈ پر آ کر سونے کے لئے بیٹھتی ہے)

سارہ: تم نے مجھ سے جاب کے بارے میں نہیں پوچھا۔

عمر: (کتاب پر نظر) کیا......؟

سارہ: یہی کہ جاب کیسی ہے، کیا پیکج ہے، کیا Designation ہے۔

عمر: (کتاب پر نظر عام سے لہجے میں) ظاہر ہے سب کچھ اچھا ہی ہو گا تب ہی تو تم کر رہی ہو۔

عمر: (اسی انداز میں) چلو اب بتا دو...... حالانکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

سارہ: (کچھ دیر چپ رہ کر) تم اگر جاب سے خوش نہیں تھے تو مجھے سیدھا سیدھا کہہ کیوں نہیں دیتے۔

عمر: (کتاب بند کر کے) سیدھی بات یہ ہے سارہ...... کہ میرے سر پر تمہارے اتنے احسان جمع ہو چکے ہیں کہ میں چاہوں بھی تو تمہیں کسی کام سے منع نہیں کر سکتا۔ تم جو کچھ کر رہی ہو تم اس سے خوش ہو یہ کافی ہے۔ مزید کیا بات کی جائے۔

(کہہ کر کتاب رکھ کر بیڈ سائیڈ ٹیبل لیمپ آف کر کے سو جاتا ہے سارہ آنکھوں میں نمی اور شاک لئے اسے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:24

مقام : عمر کا گھر (کچن)

وقت : شام

کردار : سارہ، شہلا

(سارہ فریج سے کچھ نکال رہی ہے۔ جب شہلا اندر داخل ہوتی ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک ڈونگا ہے)

شہلا: ارے بھابھی آج آپ یہاں کیسے......؟ آپ تو اتوار کے دن اپنے میکے ہوتی ہیں۔

سارہ: (سنجیدہ) آج گھر پر کچھ کام تھا اس لئے نہیں گئی۔

شہلا: (اطمینان سے) اچھا میں عمر بھائی کے لئے قورمہ بنا کر لائی تھی۔ دوپہر کے کھانے کے لئے...... ابھی کھانا تو نہیں کھایا انہوں نے......

سارہ: (اسی انداز میں) اس تکلف کی ضرورت نہیں تھی۔ میں عمر کے لئے کھانا بنا چکی ہوں۔ عمر وہی کھا لے گا۔

شہلا: (جتاتے ہوئے) آپ کو پتہ ہے انہیں میرے ہاتھ کا کھانا کتنا پسند ہے، فرمائش کر کے کھاتے ہیں۔

سارہ: (بے حد سنجیدہ) ٹھیک ہے کھاتا ہو گا لیکن شہلا تم خواہ مخواہ یہ زحمت مت کیا کرو۔ ہمارے گھر میں کھانا بنتا ہے، اور ہم میں سے کوئی بھی قورمے اور کبابوں کا شوقین نہیں ہے۔

شہلا: (چونکتی ہے) کیا مطلب......؟

سارہ: میرے کہنے کا مطلب ہے کہ تم کھانا دینے کے لئے بار بار یہاں آنے کی زحمت نہ کیا

کرو۔ تمہیں گھر پر بھی بہت کام ہوتے ہوں گے اور تمہاری امی اکیلی ہوتی ہیں تم ان کے پاس زیادہ وقت گزارا کرو...... کیونکہ شادی کے بعد تمہیں میکے میں اتنا رہنے کا موقع نہیں ملے گا۔

شہلا: (تلخی سے) آپ سیدھا سیدھا یہ کیوں نہیں کہتی کہ میں یہاں نہ آیا کروں۔

سارہ: کام سے آیا کرو...... ہر ایک کا وقت قیمتی ہوتا ہے۔

(دوٹوک انداز میں کہہ کر وہاں سے جاتی ہے)

شہلا: یہ میری خالہ کا گھر ہے بھابھی اور مجھے یہاں آنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

(سارہ ہونٹ بھینچے فریج کے دروازے پر ہاتھ رکھے کھڑی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:25

مقام : عمر کا گھر

وقت : شام

کردار : سعیدہ، سارہ، شہلا

(شہلا سعیدہ کے پاس بیٹھی ہچکیوں سے رو رہی ہے اور سعیدہ اسے دیکھتے ہوئے چپ کروا رہی ہے)

شہلا: ساری عمر جو بات آپ نے مجھے نہیں کی خالہ...... وہ آپ کی بہو نے کہہ دی۔

سعیدہ: (غصے سے) اُس کی ایسی جرأت کہ وہ تمہیں یہاں آنے سے روکے۔ یہ اس کے باپ کا گھر نہیں ہے۔

شہلا: (روتے ہوئے) باپ کا گھر ہے یا نہیں...... پر اس کے شوہر کا گھر ہے۔ وہ منع کرے گی تو میں یہاں کیسے آؤں گی خالہ...... میں تو یہاں صرف آپ کے لئے آتی ہوں۔

سعیدہ: میں خود پوچھتی ہوں اُس سے...... اس نے تم سے ایسی بات بھی کیوں کی۔

(تبھی سارہ آ جاتی ہے) کیا کہا ہے تم نے شہلا سے......؟ تم ہوتی کون ہو اسے یہاں آنے سے منع کرنے والی۔

سارہ: (سنجیدہ) آنٹی میں نے اسے یہاں آنے سے منع نہیں کیا میں نے صرف یہ کہا ہے۔

شہلا: (بات کاٹ کر) میں ہی جھوٹ بول رہی ہوں سارا قصور میرا ہی ہے۔ میں اب آپ کو اپنی شکل نہیں دکھاؤں گی خالہ......

سارہ: (مدھم آواز میں) شہلا تم اتنی چھوٹی سی بات کا ایشو کیوں بنا رہی ہو؟

سعیدہ: (شور مچانے والے انداز میں) چھوٹی سی بات...... تیرے باپ نے جہیز میں دیا ہے یہ گھر تجھے کہ تو اس کے دروازے میرے رشتے داروں پر بند کر رہی ہے۔ کان کھول کر سن لو آئندہ ایسی بات تو نے شہلا سے کہی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:26

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ

(عمر بے حد خفگی کے عالم میں سارہ سے بات کر رہا ہے۔ ناراض)

عمر: تم نے شہلا کو ہمارے گھر کھانے لانے اور آنے سے کیوں منع کیا......؟

سارہ: (سنجیدہ) میں نے اسے کھانا لانے سے منع کیا لیکن گھر آنے سے نہیں صرف یہ کہا کہ وہ بلاضرورت یہاں نہ آیا کرے۔

عمر: کیوں......؟

سارہ: وہ چوبیس گھنٹے آنٹی کے پاس بیٹھ کر انہیں میرے خلاف بھڑکاتی رہتی ہے۔

عمر: (ناراض) تمہارا دماغ ٹھیک ہے......؟ اسے کیا ضرورت ہے یہ سب کچھ کرنے کی......؟

سارہ: (بڑبڑاتی ہے) یہ اسے پتہ ہوگا لیکن یہ سب کچھ وہ کر رہی ہے۔

عمر: (دوٹوک انداز) وہ بچپن سے اس گھر میں آ رہی ہے اور ایک فیملی ممبر ہے ہمارا......؟ اور تم...... تمہیں ضرورت کیا تھی کہ تم اسے یہاں آنے سے روکو۔

سارہ: (رنجیدہ) آنٹی پہلے ہی اس کے سامنے خاصا ذلیل کر چکی ہیں مجھے۔ اب رہی سہی کسر تم پوری کر دو۔

عمر: یہ میرے Parents کا گھر ہے یہاں کسی کو آنے سے روکنے کا حق صرف انہیں ہے، مجھے یا تمہیں نہیں Mind you......

(سارہ اسے دیکھتی رہ جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 27

مقام : سارہ کا آفس/عمر کا آفس
وقت : دن
کردار : سارہ، عمر

(سارہ اپنے آفس میں بیٹھی عمر کو فون کرتی ہے)

عمر: ہیلو......
سارہ: ہیلو......
عمر: ہاں سارہ کیا بات ہے......؟ کیوں فون کیا......؟
سارہ: (مسکراتے ہوئے) کیوں فون نہیں کر سکتی کیا تم شوہر ہو میرے......؟
عمر: ہاں لیکن مصروف ہوں ابھی میں......
سارہ: (مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے) میں سوچتی رہی تھی آج میں تمہارے آفس آ جاتی ہوں اور پھر وہاں سے دونوں رات کو ڈنر کے لئے نکلتے ہیں۔
عمر: (چونک کر) کیوں......؟ آج ایسی کیا خاص بات ہے......؟
سارہ: (مدھم آواز میں) ہماری سیکنڈ ویڈنگ اینیورسری ہے۔
عمر: (عام سے انداز میں) اوہ......اچھا۔
سارہ: (مایوسی سے) تمہیں یاد نہیں تھا نا......؟
عمر: نہیں......
سارہ: (بجھے انداز میں) میں جانتی تھی۔ ٹھیک ہے تم اگر مصروف ہو تو رہنے دو۔
عمر: خدا حافظ......

(فون بند کرتا ہے۔ سارہ بھی فون بند کر کے کچھ دیر بے حد بجھے بجھے انداز میں فون کو دیکھتی رہتی ہے، اس کی آنکھوں میں نمی ہے۔ عمر بھی دوسری طرف بیٹھا فون کو دیکھ رہا ہے۔ وہ کسی گہری سوچ میں ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 28

مقام : عمر کا گھر (صحن)
وقت : دن
کردار : سارہ، ثمرہ، سعیدہ، شہلا، عمر

(سعیدہ اور شہلا صحن میں بیٹھی ہوئی ہیں جب دروازے پر دستک ہوتی ہے)

شہلا: میں دیکھتی ہوں خالہ......

(شہلا کہتے ہوئے اٹھ کر جاتی ہے اور دروازہ کھولتی ہے سامنے ثمرہ کھڑی ہے)

ثمرہ: السلام علیکم......میں سارہ کی امی ہوں۔
شہلا: (ہاتھ میں چند شاپرز) جی آئیں اندر......

(وہ اندر آنے کے لئے راستہ دیتی ہے۔ ثمرہ اندر آتی ہے۔ سعیدہ اسے دیکھتی ہے لیکن نظر انداز کرتی ہے۔ ثمرہ خود ہی سعیدہ کی طرف جاتی ہے)

ثمرہ: السلام علیکم سعیدہ بہن......کیسی ہیں آپ......؟
سعیدہ: (تلخی سے) مجھے کیا ہونا ہے......؟
ثمرہ: میں ادھر سے گزر رہی تھی تو سوچا چکر لگاتی جاؤں۔ بڑے دن سے سارہ آئی نہیں ہماری طرف تو اس سے ملنے کو جی چاہ رہا تھا۔
شہلا: (کہتے ہوئے جاتی ہے) میں بھابی کو بتا کر آتی ہوں۔
سعیدہ: (جتانے والے انداز میں کہتی ہے) ارے اسے یہاں بلانے کی ضرورت نہیں ہے خود ہی اس کے کمرے میں چلی جائیں گی۔

(ثمرہ بے حد شرمندہ ہو جاتی ہے کھڑے کھڑے)

پہلے بھی تو یہی وطیرہ ہوتا ہے ان کا......آئیں اور بیٹی کے کمرے میں گھس گئیں۔

ثمرہ: (وہ خود ہی سعیدہ کے پاس بیٹھتی ہیں) نہیں میں آپ کے پاس بیٹھتی ہوں۔ مجھے ویسے بھی جلدی جانا ہے۔
سعیدہ: (تلخی سے) ہاں میرے پاس بیٹھو تا کہ تمہاری بیٹی کے کرتوت بتا سکوں میں۔
ثمرہ: (رنگ اڑ جاتا ہے) کیا ہوا......؟
سعیدہ: کیا نہیں ہو رہا اس گھر میں تمہاری بیٹی کی وجہ سے......سارا دن گھر سے باہر رہتی ہے وہ شام کو گھر آ جاتی ہے۔
ثمرہ: (بمشکل بولتی ہے) وہ جاب کرتی ہے اس لئے......
سعیدہ: (تلخی سے) ہاں تو کیوں کرتی ہے۔ کس نے کہا ہے اسے جاب کرنے کے لئے......تم لوگوں کے گھر عورتوں کی کمائی کھانے کا رواج ہوگا۔ ہمارے ہاں نہیں......

(سارہ تبھی اندر سے آتے ہوئے یہ ساری باتیں سنتی ہے)

ہمارے ہاں عورتیں گھر سنبھالتی ہیں، بچے پیدا کرتی ہیں اور سسرال والوں کی خدمت کرتی ہیں۔

سارہ: (سعیدہ کو نظر انداز کرتے ہوئے) ممی آپ اندر آ جائیں۔

سعیدہ: (سعیدہ بات جاری رکھتی ہے) بچہ تو خیر تمہاری بیٹی پیدا کرنے کے قابل ہے نہیں قابل ہوتی تو شادی کو دو سال ہو گئے ہیں اب تک ایک نہیں دو بچے پیدا کر چکی ہوتی لیکن گھر تو سنبھال سکتی ہے وہ تو سنبھالے، لیکن جن لڑکیوں کو مردوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا چسکا پڑ گیا ہو وہ کہاں گھر سنبھالیں گی۔

ثمرہ: (رنجیدہ) آپ زیادتی کر رہی ہیں...... اگر اولاد نہیں ہے تو اس لئے کہ عمر ابھی اولاد نہیں چاہتا آپ اس کا الزام میری بیٹی کے سر تو نہ ڈالیں۔

سعیدہ: تم اپنی بیٹی سے ملنے آئی ہو یا مجھ سے لڑنے۔

ثمرہ: (مصالحانہ انداز میں) نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں میں کیوں لڑوں گی آپ سے...... میں تو بڑی عزت کرتی ہوں آپ کی......

سعیدہ: تو احسان کرتی ہو کیا......؟ عزت نہیں کرو گی تو اور کیا کرو گی۔ تمہاری بیٹی جیسی لڑکی کو بہو بنا کر اپنے گھر رکھا ہوا ہے۔ یہ تو عمر کا دماغ خراب ہے ورنہ میں تو اب تک اسے فارغ کر کے اسے تمہارے گھر بھیج چکی ہوتی۔

ثمرہ: (بے حد رنجیدہ) اچھا میں چلتی ہوں۔ یہ...... یہ کچھ پھل وغیرہ تھے۔ چیزیں ہیں۔
(اٹھ کر کھڑی ہو کر سارہ سے کہتی ہے اور پھر دروازے کی طرف جاتی ہے)
یہ تم رکھ لو...... پھر ملاقات ہوگی...... خدا حافظ۔

(سارہ بے حد رنجیدہ اور غصے میں ماں کے ساتھ دروازے کے پاس جاتی ہے۔ ثمرہ ایک بار دہلیز پر اے پلٹ کر دیکھتی ہے مگر پھر کچھ کہے بغیر وہاں سے چلی جاتی ہے۔ ساہ بے حد رنجیدہ دروازہ بند کر کے واپس صحن میں سعیدہ کے پاس آتی ہے۔ شہلا آرام سے گاجر کھاتے ہوئے سب کچھ دیکھ رہی ہے)

سارہ: آپ کو یہ حق کس نے دیا کہ آپ میری ماں سے میرے بارے میں یہ سب کہیں۔

سعیدہ: (آرام سے) جو سچ ہے وہ تو میں کہوں گی۔

سارہ: (تلخی سے) تھوڑا سچ اپنے بارے میں بھی کہہ دیتیں۔

سعیدہ: (غصے سے) جو تمہاری اصلیت ہے وہ تو میں ہر ایک کو بتاؤں گی۔

سارہ: (رنج سے) کیا ہے میری اصلیت پہلے آپ مجھے تو بتائیں۔

سعیدہ: (دھمکاتی ہے) مجھ سے زبان درازی کی تو زبان کاٹ دوں گی میں تمہاری...... یہ سب تمہاری ماں نے سکھایا ہوگا تمہیں۔

سارہ: (رنجیدہ) میری ماں نے یہی ایک چیز تو نہیں سکھائی مجھے...... میں نے آپ کی بہت

عزت کرنے کی کوشش کی لیکن آپ عزت کے قابل نہیں ہیں۔

سعیدہ: (تلخی سے) تمہاری ماں عزت کے قابل ہے......؟

سارہ: (تلخی سے) میری ماں آپ کی طرح دوسروں کی زندگی سے نہیں کھیلتی۔

سعیدہ: (بلند آواز) دفع ہو جاؤ تم اس گھر سے......

سارہ: (غصے سے) کیوں......؟ یہ میرے شوہر کا گھر ہے۔ میں یہاں سے نہیں جاؤں گی۔

سعیدہ: (طنزیہ) یہ میرے شوہر کا گھر ہے۔ میرے نام ہے۔ تمہارا شوہر تو ایک کمرہ تک نہیں بنا سکتا۔

شہلا: (مزے سے خالہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر) خالہ دفع کریں آپ...... آپ کیوں اپنا دل برا کرتی ہیں۔

سارہ: (بے حد غصے سے شہلا کو کہتی ہے) یہ میرا اور ان کا معاملہ ہے تم کون ہوتی ہو بیچ میں بولنے والی...... ابھی اور اسی وقت یہاں سے چلی جاؤ۔

شہلا: یہ میری خالہ کا گھر ہے۔ تم کون ہوتی ہو مجھے یہاں سے نکالنے والی۔

سارہ: (غصے سے) سارے فساد کی جڑ تم ہو...... سب تم ان کے دماغ میں بھرتی ہو۔

(شہلا ایکدم پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو جاتی ہے۔ تبھی عمر گھر کے دروازے میں داخل ہوتا ہے اور خالہ ایکدم بلند آواز میں روتے ہوئے عمر سے کہتی ہیں)

سعیدہ: تو اگر میری اولاد ہے تو ابھی اور اسی وقت اسے طلاق دے دے۔

(سارہ پلٹ کر دیکھتی ہے عمر کو)

// Cut //

☆......☆......☆

FREEZE

قسط نمبر 12

منظر: 1

مقام : عمر کا گھر (صحن)
وقت : دن
کردار : عمر، سارہ، سعیدہ، شہلا

(عمر بے حد حیرانی سے پہلے سارہ کو دیکھتا ہے پھر اُس کے عقب میں روتی ہوئی شہلا اور غصے میں آگ بگولا سعیدہ کو۔ کچھ نہ سمجھتے ہوئے)

عمر: یہ کیا ہو رہا ہے......؟
سعیدہ: تمہاری بیوی کے ہاتھوں ہماری بے عزتی ہو رہی ہے اور کیا ہو رہا ہے۔
سارہ: میں......
عمر: (شہلا کو دیکھ کر سارہ کی بات کاٹتا ہے) اور یہ شہلا کیوں رو رہی ہے......؟
سعیدہ: (تلخی سے) یہ بھی تم اپنی بیوی سے پوچھو۔
سارہ: (بے حد سنجیدہ) میں بس یہ چاہتی ہوں کہ یہ یہاں سے چلی جائے......اور بس......
شہلا: عمر بھائی بھابھی نے مجھ سے کہا ہے کہ میں فساد کی جڑ ہوں۔ اس گھر میں سارے جھگڑے میری وجہ سے ہوتے ہیں میں یہاں سے چلی جاؤں۔ میں یہاں صرف خالہ کی وجہ سے آتی ہوں ورنہ......

(شہلا بات ادھوری چھوڑ کر پھر رونے لگتی ہے۔)

عمر: (بے حد غصے سے سارہ سے) یہ سب تم نے کہا ہے......؟

(تبھی اندر والے کمرے سے تانیہ بھی باہر نکل آتی)

عمر: ہاں کہا ہے اور پھر کہتی ہوں اس گھر میں سارے مسئلے اس کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں۔
عمر: (جھڑکتا ہے) احمقانہ باتیں مت کرو اور جاؤ اندر کمرے میں جاؤ۔
سعیدہ: (غصے سے) میں تمہیں کہہ رہی ہوں کہ اُسے طلاق دے کر اس گھر سے نکالو اور تم اسے دوبارہ گھر کے اندر بھیج رہے ہو۔
سارہ: (تلخی سے) ایک بھانجی آپ کو اپنی بہو اور بیٹے سے زیادہ عزیز ہے کہ اس کے لئے آپ اپنے بیٹے کا گھر توڑنے پر تیار ہیں۔
سعیدہ: (تلخی سے دوٹوک انداز میں) ہاں ہے وہ مجھے عزیز۔

عمر: (چلا کر سارہ سے) تم خاموش ہو جاؤ۔
سارہ: (اسی طرح غصے میں) کیوں خاموش ہو جاؤں میں......؟ تمہاری ماں کیوں نہیں خاموش ہو سکتی......؟ دو سال سے میں خاموشی کے علاوہ اور کر ہی کیا رہی ہوں......؟
عمر: (غصے سے) اچھا تو مچاؤ شور......
سارہ: (غصے سے) ہاں مچاؤں گی۔ تم اگر مجھے چپ کروانا چاہتے ہو تو شہلا کا اس گھر میں آنا جانا بند کرو۔
عمر: (تلخی اور غصے سے) وہ یہاں بچپن سے آ رہی ہے۔ ہمیشہ آتی رہے گی۔
سارہ: (بے یقینی سے) چاہے مجھے پسند ہو یا نہ ہو......؟
عمر: (دوٹوک انداز میں) ہاں چاہے تمہیں پسند ہو یا نہ ہو۔
سارہ: ہاں تم کیوں روکو گے اسے......وہ تمہارے لئے ہی تو آتی ہے۔
عمر: (بے یقینی سے) کیا مطلب ہے تمہارا......؟
سارہ: (تلخی سے) تم اچھی طرح جانتے ہو میرا مطلب......؟
شہلا: (روتے ہوئے) بھابھی آپ مجھ پر الزام لگا رہی ہیں۔
سارہ: (چلاتی ہے) الزام......؟ 24 گھنٹے تم یہاں عمر کے لئے کھانے بنا بنا کر عمر کے گرد منڈلاتی رہتی ہو اور تم سمجھتی ہو کہ میں اندھی ہوں۔
عمر: (بے حد غصے میں) تمہاری سوچ اور تم بے حد گھٹیا ہو۔ ایک لفظ بھی اب اگر تم نے منہ سے نکالا تو......
سارہ: (غصے سے) تو کیا کرو گے تم......؟ کیا کرو گے......؟
عمر: (غصے سے بے قابو) تو......میں طلاق دے دوں گا......؟
سارہ: (شہلا چونک کر عمر کو دیکھتی ہے۔ بے یقینی سے) اس لڑکی کے لئے اس کے لئے
عمر: (چلا کر) سارہ چپ ہو جاؤ۔
سارہ: (غصے سے) میں نہیں ہوں گی چپ۔
عمر: (غصے سے) تو پھر چلی جاؤ یہاں سے......؟ میں تمہاری شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا۔
سارہ: (بے یقینی سے) تم......تم یہ مجھے کہہ رہے ہو۔ اس کی بجائے تم مجھے یہاں سے جانے کا کہہ رہے ہو؟ یہ اتنی Important ہے تمہارے لئے......؟
عمر: (چلا کر) ہاں ہے......یہی سننا چاہتی ہو تم......؟ ہاں ہے وہ میرے لئے Important
Now get out of my house.

سارہ: (بے یقینی اور غصے سے) یہ میرا گھر ہے اور میں تمہاری بیوی ہوں۔ میں نہیں جاؤں گی یہاں سے...... کم از کم جب تک تمہارے ساتھ میرا رشتہ......

عمر: (ایک دم بے حد طیش میں آ کر) تو یہ رشتہ ختم کر دیتا ہوں میں...... میں تمہیں تین بار طلاق دیتا ہوں۔

(تانیہ بے اختیار اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی ہے۔ سارہ بے حد شاک کے عالم میں عمر کو دیکھتی رہتی ہے۔ شہلا کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آتی ہے۔ پھر وہ اسی طرح روتے ہوئے عمر کے گھر سے چلی جاتی ہے۔ سعیدہ کے چہرے پر بھی سکون آ جاتا ہے۔ سارہ اسی طرح گنگ عمر کو دیکھ رہی ہے۔ تبھی سعیدہ آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑ کر اسے گھر سے باہر نکال دیتی ہے اور ساتھ ساتھ کہتی ہے)

سعیدہ: چل نکل میرے گھر سے باہر...... طلاق دے دی ہے۔ میرے بیٹے نے تمہیں۔ اب جا......

(تانیہ بھاگتے ہوئے آ کر ماں کو روکنے کی کوشش کرتی ہے)

تانیہ: امی نہیں اس طرح مت نکالیں...... رہنے دیں۔

(لیکن سارہ کوئی مزاحمت نہیں کرتی وہ بس شاک کے عالم میں سعیدہ کے ساتھ چلتی جاتی ہے)

سعیدہ: خبردار تم آگے آئی...... بھابھی کی چمچی۔

(جو دروازے سے اسے باہر نکال کر دروازہ بند کر دیتی ہے عمر اس سے پہلے ہی اندر جا چکا ہے)

تانیہ: اس طرح مت نکالیں امی...... اس طرح......

سعیدہ: چل تو تو اندر چل......

(تانیہ اندر روتی رہتی ہے۔ سعیدہ تانیہ کو بھی بازو سے پکڑ کر اندر لے جاتی ہے)

تم نے بھی بھابھی کی طرح جان عذاب کر رکھی ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : دن

کردار : عمر، سعیدہ

(عمر بے حد غصے میں بے حد اپ سیٹ اپنے بیڈ روم میں داخل ہوتا ہے اپنے بیڈ روم میں داخل ہونے کے بعد جیسے اسے سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کرے۔ وہ اسی طرح غصے میں اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھے کھڑا رہتا ہے۔ وہ ساتھ ساتھ ہونٹ کاٹ رہا ہے۔ تبھی سعیدہ مطمئن کمرے میں داخل ہوتی ہے)

سعیدہ: میں تمہیں بتاتی ہوں عمر ہوا کیا تھا۔

عمر: (بات کاٹ کر) مجھے کچھ نہ بتائیں اب طلاق دے دی میں نے اسے۔ اب اور کیا کروں میں......؟

سعیدہ: (حیرانی سے) قصور اس کا ہے تم مجھ سے کس بات پر ناراض ہو رہے ہو......؟

عمر: (باہر جانے لگتا ہے) کسی بات پر ناراض نہیں ہو رہا میں۔

سعیدہ: (عقب سے) اب کہاں جا رہے ہو......؟

عمر: (بڑبڑا کر نکل جاتا ہے) جہنم میں......

(سعیدہ ماتھے پر بل لئے اسے دیکھتی ہے۔ پھر خود بھی اس کے پیچھے باہر جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا روتی ہوئی گھر میں داخل ہوتی ہے۔ سلیمہ قمیض کی ترپائی کرتے کرتے گھبرا کر اٹھ جاتی ہے)

سلیمہ: کیا ہوا شہلا......؟ کیوں رو رہی ہو......؟

شہلا: (وہ ماں سے لپٹ کر رونے لگتی ہے) امی...... امی......

سلیمہ: (بے حد گھبرا کر) ارے کیوں ہولا رہی ہو مجھے...... کیا ہو گیا ہے......؟ کچھ تو بتاؤ۔

شہلا: (روتے ہوئے) سارہ بھابھی نے...... سارہ بھابھی نے

سلیمہ: (پریشان) کیا کہا سارہ بھابھی نے......؟

شہلا: (ہچکیوں سے رو رو کر) سارہ بھابھی نے میرے...... میرے کردار پر بہت برے برے الزام لگائے ہیں۔

(سلیمہ بے اختیار ہکا بکا اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : سارہ کا گھر (لاؤنج)

وقت : دن

کردار : سارہ، حسین، ثمرہ، صوفیہ

(ثمرہ لاؤنج میں صوفیہ اور حسین کے پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ تینوں بے حد پریشان نظر آرہے ہیں)

ثمرہ: میں تو بہت پچھتائی وہاں جا کر...... مجھے پتہ ہوتا کہ اس طرح کی باتیں کریں گی وہ میرے ساتھ تو میں کبھی ان کے گھر نہ جاتی۔ آپ عمر کو بلا کر اس کے ساتھ بات کریں۔ میرے ساتھ یہ سب کچھ کیا انہوں نے......تو سارہ کے ساتھ کیا کرتی ہوں گی وہ......

(تبھی لاؤنج کا دروازہ کھول کر سارہ بے حد شکست خوردہ انداز میں اندر داخل ہوتی ہے۔ تینوں اسے دیکھ کر چونکتے ہیں)

صوفیہ: ارے سارہ......

(تینوں کھڑے ہو کر اس کی طرف جاتے ہیں۔ سارہ کی حالت بہت خراب ہے۔ وہ بمشکل چل رہی ہے۔ ثمرہ آگے بڑھ کر اسے پکڑ کر صوفے پر لا کر بٹھاتے ہوئے کہتی ہے)

ثمرہ: عمر کے ساتھ آئی ہو تو اسے اندر لاتی میں نے بات کرنی تھی اس سے......

سارہ: ٹیکسی میں آئی ہوں۔ اسے کرایہ دے دیں وہ باہر......کھڑا ہے۔

(حسین بے حد پریشان انداز میں باہر جاتے ہیں)

ثمرہ: کیا ہوا ہے تمہیں......؟

(سارہ چپ چاپ کسی بت کی طرح صوفے پر بیٹھی رہتی ہے یوں جیسے کسی شاک میں ہو۔ اسے جھنجوڑ کر)

صوفیہ: سارہ کچھ بولو تو...... کیوں پریشان کر رہی ہو ہمیں۔

(تبھی حسین اندر آتے ہیں)

حسین: تم اس وقت اکیلی ٹیکسی میں کیوں آئی۔ آنا تھا تو ثمرہ کے ساتھ آجاتی یا مجھے فون کرتی میں گاڑی بھجوا دیتا۔ چپ کیوں ہو سارہ......؟

سارہ: (لمبی خاموشی کے بعد کہتی ہے) عمر نے مجھے Divorce دے دی۔

(اور پھر دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہیں۔ حسین، ثمرہ اور صوفیہ پتھر کے بتوں کی طرح ساکت کھڑے رہتے ہیں سارہ اسی طرح رو رہی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:5

مقام : عمر کا گھر

وقت : شام

کردار : حسن، تانیہ، سعیدہ

(تانیہ بے حد خفگی کے عالم میں ماں کے ساتھ بحث کر رہی ہے بے حد غصے سے)

تانیہ: آپ نے سارہ بھابھی کے ساتھ زیادتی کی ہے۔

سعیدہ: (غصے سے) خبردار تم نے اب اسے بھابھی کہا۔ طلاق دے دی تمہارے بھائی نے اسے...... چلی گئی وہ یہاں سے۔

تانیہ: (تلخی سے) یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔ آپ کی وجہ سے......

سعیدہ: (تلخی سے) ہاں میری وجہ سے ہوا ہے پھر......؟ ماں سے زیادہ بھابھی کی وفادار ہو تم۔ جہنم میں جاؤ گی۔

تانیہ: (بڑبڑاتی ہے) آپ کی حمایت کر کے بھی جہنم میں ہی جاؤں گی۔

سعیدہ: خبردار میرے سامنے زبان چلائی تو۔

حسن: (اندر آتے ہوئے خفگی سے) یہ کیا جھگڑا شروع کر رکھا ہے تم دونوں نے۔

سعیدہ: (تانیہ باپ کو دیکھ کر چلی جاتی ہے۔ سعیدہ فخریہ انداز میں کہتی ہے) عمر نے سارہ کو طلاق دے کر گھر سے نکال دیا۔

حسن: (ایکدم شاکڈ) کیا......؟

سعیدہ: (مسکراتے ہوئے) ہاں......اس گھر میں فساد ختم ہو گیا۔

(حسن بے اختیار صدمے کے عالم میں کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں)

جان چھوٹی ہماری......

(بہت دیر کچھ نہیں بولتے۔ سعیدہ کچھ دیر جیسے شوہر کی طرف۔ سے کسی ستائش کی منتظر رہتی ہے اور پھر خفگی سے کہتی ہے)

اس طرح چپ کیوں بیٹھے ہیں......؟

حسن: (مدہم آواز میں) عمر کہاں ہے......؟

سعیدہ: (لاپرواہی سے) پتہ نہیں باہر نکل گیا ہے۔

حسن: (پریشان) باہر کہاں......؟

سعیدہ: (لاپرواہی سے) مجھے کیا پتہ......؟ آجائے گا۔ گھنٹے دو گھنٹے میں۔

(آرام سے بتانا شروع کرتی ہے) بڑا جھگڑا کیا آج اس نے شہلا کے ساتھ...... وہ بے چاری رونے لگی۔ لیکن عمر نے بھی آج میرے کلیجے میں ٹھنڈک ڈال دی۔

(بے حد فخریہ انداز) آخر میرا بیٹا ہے۔

(حسن کچھ جواب دینے کی بجائے اٹھ کر جانے لگتے ہیں)

آپ کدھر جا رہے ہیں......؟ اور یوں گم صم کیوں ہو گئے ہیں......؟

حسن: (پریشان) یہ سب اچھا نہیں ہوا۔ جھگڑے ہر گھر میں ہو جاتے ہیں پر طلاق...... طلاق نہیں ہونی چاہئے تھی۔

سعیدہ: (بے حد برا مان کر) چاہے وہ مجھے اور میری بھانجی کو جی بھر کر ذلیل کرتی۔

(حسن جواب دینے کی بجائے کمرے سے نکل جاتے ہیں سعیدہ کچھ دیر بڑے اپ سیٹ انداز میں بیٹھی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6

مقام : شہلا کا گھر
وقت : رات
کردار : شہلا، سلیمہ، توقیر

(شہلا اب بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے پاس ہی توقیر اور سلیمہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ سلیمہ بے حد خفگی کے عالم میں کہہ رہی ہے)

سلیمہ: اسی لئے بار بار منع کرتی تھی میں تمہیں آپا کے گھر جانے سے......لیکن تم نے ماں کی ایک نہ سنی۔

شہلا: (رنجیدہ) ابو آپ دیکھ لیں امی بھی سارہ بھابھی کی طرح مجھ پر ہی الزام لگا رہی ہیں۔

توقیر: (خفگی سے) بس خبردار اب تم نے ایک بات بھی شہلا سے کی......ٹھیک ہے عمر نے بیوی کو طلاق دے دی لیکن پھر بھی عمر کی بیوی کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ اس نے میری بیٹی پر جھوٹا الزام لگایا۔

سلیمہ: (پریشان بڑبڑانے والے انداز میں) ہر ایک اب یہی بات دہرائے گا۔ جتنے منہ اتنی باتیں......اب خبردار تم نے کسی سے یہ سب کچھ کہا میں آپا کو بھی کہوں گی کہ یہ بات خاندان میں بالکل نہ نکلے کہ جھگڑے کی وجہ کیا تھی۔

(شہلا بے حد گہری نظروں سے ماں کو دیکھتی ہے یوں جیسے اس کے ذہن میں کچھ پک رہا ہو)

ورنہ جنید، جنید کے گھر والے تو منگنی توڑ دیں گے۔ انہوں نے تو بڑے بیٹے کی بھی اسی طرح اس کی منگیتر کے بارے میں کچھ سننے پر منگنی توڑ دی تھی۔

توقیر: (بے ساختہ) میں خود تمہارے ساتھ چلوں گا آپا کی طرف......خود پوچھوں گا ان سے

سب کچھ۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : سارہ کا گھر
وقت : رات
کردار : سارہ، حسین، ثمرہ، صوفیہ

(سارہ ایک صوفے کے کونے میں دونوں پاؤں اوپر کئے ٹانگیں سکیڑے بیٹھی ہے۔ اس کی آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی اور چہرہ سُتا ہوا ہے۔ حسین دوسرے صوفے پر پریشان بیٹھے ہوئے ہیں، صوفیہ سارہ کے بالکل ساتھ چپکی بیٹھی ہے۔ ثمرہ دوسرے صوفے پر بیٹھی ٹشو سے ناک رگڑتے ہوئے رو رہی ہے۔ اور ساتھ باتیں کر رہی ہے)

ثمرہ: میں اسی لئے منع کرتی تھی تمہیں ایسی فیملی میں شادی کرنے سے...... مجھے پہلی بار اُن سے مل کر اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کیسے لوگ ہیں۔ تم نے میری بات نہیں سنی۔ 24 گھنٹے ایک ہی بات ہوتی تھی تمہاری زبان پر......عمر ایسا نہیں ہے۔ عمر ویسا نہیں ہے۔ اب دیکھ لیا تم نے عمر کو بھی۔

حسین: (موضوع بدلنے کی کوشش) اب کوئی فائدہ نہیں ان سب باتوں کا...... جو ہونا تھا ہو گیا۔

ثمرہ: (بے حد غصے میں) سب آپ کا قصور ہے۔ آپ اجازت نہ دیتے تو یہ شادی کبھی نہ ہوتی۔ آپ منع کر سکتے تھے سارہ کو لیکن آپ نے بھی اسے نہیں سمجھایا۔

حسین: صوفیہ تم سارہ کو کھانا کھلاؤ۔

سارہ: (وہ یکدم اٹھ کر چلی جاتی ہے) نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔ مجھے سونا ہے۔

(صوفیہ بھی اس کے پیچھے جاتی ہے۔ حسین اپنی عینک اتار کر آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : ساحل سمندر
وقت : رات
کردار : عمر

(عمر ساحل سمندر پر بے حد اپ سیٹ انداز میں بیٹھا ہوا ہے۔ اُس کے کانوں میں بار بار سارہ کے الزامات گونج رہے ہیں)

Episode 3
Scene : 1

(ساتھ سعیدہ اور شہلا کی باتیں، وہ بے حد رنج اور غصے کے عالم میں ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈروم)
وقت : رات
کردار : سارہ، صوفیہ

(سارہ بیڈروم میں اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی ہے۔ وہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے ہوئے ہے۔ اس کے کانوں میں عمر کی بہت ساری باتیں گونج رہی ہیں۔ اُس کی آنکھوں میں آنسو آ رہے ہیں۔ پھر وہ اپنے ہاتھ کی انگلی میں کانچ کے اس چھلے کو دیکھ کر اسے اُتار دیتی ہے۔ کچھ دیر اسے ہتھیلی پر رکھ کر دیکھتی رہتی ہے۔ پھر اسے انگلیوں میں پکڑ کر توڑ دیتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا بیڈروم)
وقت : رات
کردار : شہلا

(شہلا بے حد خوشی کے عالم میں اپنے کمرے میں پھر رہی ہے یوں جیسے وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ پا رہی ہو۔ اُس کے کانوں میں بار بار عمر کے اس کی حمایت میں کہی ہوئی باتیں اور پھر شہلا سارہ کو طلاق دینا گونج رہا ہے)

Episode : 3
Scene : 1

وہ ایکدم کمرے کی کھڑکی کی طرف جاتی ہے اور وہاں کھڑی ہو کر عمر کے گھر کے صحن کو دیکھتی ہے۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : عمر کا گھر (صحن)
وقت : رات
کردار : حسن، سعیدہ، تانیہ، تانیہ

(سعیدہ بے حد بے تابی کے عالم میں صحن کے چکر کاٹ رہی ہے، تانیہ بھی بے حد پریشانی کے عالم میں بیٹھی ہے۔ سعیدہ ایک بار اس سے پوچھتی ہے)

سعیدہ: نمبر ملا......؟

تانیہ: نہیں عمر بھائی کا سیل فون ابھی تک بند ہے۔

سعیدہ: (بے حد تشویش سے) پتہ نہیں کہاں چلا گیا ہے......؟ ایک تو تمہارے ابو بھی اتنی......

(تبھی دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ سعیدہ تیزی سے دروازے کی طرف جاتی ہے اور دروازہ کھولتی ہے۔ حسن بڑے تھکے ہوئے انداز میں آتے ہیں)

کچھ پتہ چلا......؟

حسن: (پریشان تھکے ہوئے) نہیں...... آفس تو بند ہے اس کا...... جتنے دوستوں کا مجھے پتہ تھا سب سے پوچھ لیا۔ کہیں بھی نہیں ہے۔

سعیدہ: (شکی انداز میں) مجھے یقین ہے یہ پھر اپنے سسرال گیا ہوگا۔

تانیہ: (تلخی سے) کیا لینے گئے ہوں گے اب وہاں...... امی طلاق دینے کے بعد وہاں کس منہ سے جائیں گے وہ......؟

سعیدہ: (حسن سے) آپ ذرا فون ملائیں سارہ کے گھر......

حسن: (غصے سے) میرا دماغ خراب نہیں ہے کہ یہ سب کچھ ہونے کے بعد رات کے بارہ بجے میں سارہ کے گھر فون کر کے یہ پوچھوں کہ عمر وہاں تو نہیں۔ تم سے زیادہ بے وقوف عورت میں نے نہیں دیکھی۔

(حسن غصے سے کہہ کر اندر جاتے ہیں۔ تانیہ بھی ان کے پیچھے اندر چلی جاتی ہے۔ سعیدہ بے حد خفگی کے عالم میں کھڑی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : عمر کا گھر
وقت : رات

کردار : عمر، سعیدہ، حسن

(عمر بے حد تھکے ہوئے انداز میں بڑے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ سعیدہ اور حسن اس کے پیچھے پیچھے اندر آتے ہیں۔ سعیدہ عمر سے کہتی ہے)

سعیدہ: یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا...... فجر ہونے والی ہے۔
(مسلسل بول رہی ہے) ساری رات تمہارے لئے بیٹھے رہے ہیں۔ آخر کہاں گئے تھے تم؟ ضرور سسرال میں بیٹھے ہو گے۔

عمر: (بے حد غصے سے پلٹ کر کہتا ہے) وہ میرا سسرال نہیں رہا اب......

سعیدہ: (کچھ نادم ہو کر) تو پھر کہاں تھے تم......؟

عمر: کہیں نہیں تھا۔

سعیدہ: کھانا لے کر آؤں......؟

عمر: (کہتے ہوئے جاتا ہے) نہیں...... اور برائے مہربانی میرے پیچھے مت آئیں۔ مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔

(کہتا ہوا وہاں سے جاتا ہے۔ سعیدہ بے حد خفگی سے حسن کو دیکھتی ہے)

سعیدہ: آپ نے اس کا انداز دیکھا......؟

(حسن کچھ کہنے کی بجائے خود بھی کمرے سے نکل جاتے ہیں سعیدہ بے حد جز بز ہو کر انہیں جاتا دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 13-A

مقام : عمر کا گھر (عمر کا کمرہ)

وقت : رات

کردار : عمر

(عمر بے حد تھکے ہوئے انداز میں اپنے کمرے میں آتا ہے، اور بیڈ پر بیٹھ کر اپنے جوتے اتارتا ہے۔ تبھی اس کی نظر بیڈ کے پاس پڑے سارہ کے جوتوں پر پڑتی ہے۔ چند لمحوں کے لئے وہ ٹھٹھک جاتا ہے پھر جیسے زبردستی وہ نظر ہٹاتا ہے، اور اپنی گھڑی اتار کر بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہے۔ ایک بار پھر وہ ٹھٹھک جاتا ہے۔ وہاں سارہ کے ایئر رنگز پڑے ہیں۔ اس کے چہرے پر جیسے تکلیف کا احساس آتا ہے۔ وہ نظر ہٹا کر بیڈ پر لیٹ جاتا ہے۔ لائٹ آف کر دیتا ہے، لیکن اندھیرے میں بھی

اس کی آنکھیں کھلی ہیں۔ وہ سو نہیں پا رہا)

Flashback

☆......☆......☆

منظر: 14

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ

(کیمرہ عمر کو فوکس کرتا ہے جو آنکھیں بند کئے بستر پر لیٹتا ہے اور کمرے کی لائٹ آف ہے۔ تبھی سارہ بے حد خفگی کے عالم میں عمر کے اوپر سے ہاتھ بڑھا کر اس کی طرف کا بیڈ سائیڈ ٹیبل لیمپ آن کرتے ہوئے کہتی ہے)

سارہ: آخر تم کمرے میں آتے ہی سونا کیوں شروع کر دیتے ہو......؟

عمر: (مسکراتا ہے اور کہتا ہے اسی طرح آنکھیں بند کئے) تو کیا کروں......؟

سارہ: مجھ سے باتیں کرو۔

عمر: (اسی انداز میں) اچھا چلو کرو۔

سارہ: (اُسے جھنجھوڑتی ہے) آنکھیں کھولو پہلے۔

عمر: (مسکرا کر گہرا سانس) یہ لو یار...... انسان ویسے کانوں سے سنتا ہے آنکھوں سے نہیں۔

سارہ: لیکن انسان دیکھتا سب کچھ آنکھوں سے ہی ہے۔

عمر: (مسکرا کر) تم چاہتی ہو میں تمہیں دیکھوں بھی......؟
(جیسے مصنوعی انداز میں کراہتا ہے) پہلے تو صرف باتیں کرنا چاہتی تھی تم......؟

سارہ: (سنجیدہ) کیوں......؟ تمہیں کیا مسئلہ ہے......؟

عمر: (کہتے ہوئے ایک بار پھر اونگھنے لگتا ہے) کوئی نہیں...... اچھا اب بولو باتیں کرو...... خاموش کیوں ہو گئی۔

سارہ: (اُس کے کندھے پر ہاتھ مارتی ہے ناراضی سے) آنکھیں کھولو عمر ورنہ میں بہت ماروں گی۔

// INTERCUT //

☆......☆......☆

منظر: 13-B

مقام : عمر کا گھر (بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : عمر

(عمر ایکدم آنکھیں کھول دیتا ہے اور جیسے بے اختیار ساتھ والے بیڈ پر دیکھتا ہے۔ وہاں کوئی نہیں۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھتا ہے اور بے حد اپ سیٹ انداز میں بیڈ سائیڈ ٹیبل لیمپ آن کرتا ہے۔ پھر گلاس میں پانی ڈال کر پیتا ہے وہ اس وقت بے حد وحشت زدہ لگ رہا ہے۔ پھر وہ اُٹھ کر کمرے میں چکر لگانے لگتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈروم)
وقت : دن
کردار : سارہ

(سارہ اپنے بیڈ پر لیٹی چھت کو گھور رہی ہے۔ کمرے کی نیم تاریکی میں اس کے کانوں میں جاب کرنے کے بعد عمر کے رویے میں تبدیلی کے سینز میں سے کچھ ڈائیلاگ گونج رہے ہیں۔ وہ بار بار ہونٹ کاٹتے ہوئے اپنی کنپٹی مسل رہی ہے۔ پھر وہ اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔ اب اس کے کانوں میں ثمرا اور حسین کی باتیں گونج رہی ہیں۔ جب وہ اسے شادی سے منع کرنے کے لئے سمجھا رہے تھے۔ وہ اٹھ کر کمرے کی کھڑکی میں جا کر کھڑی ہو جاتی ہے اس کی آنکھوں میں آنسو ہیں اور وہ مسلسل اپنے ناخن کاٹ رہی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : عمر کا گھر
وقت : رات
کردار : عمر، حسن، سعیدہ، سلیمہ، توقیر

(عمر سر جھکائے بیٹھا ہے جبکہ سعیدہ کا انداز معذرت خواہانہ ہے اور توقیر اور سلیمہ غصے میں ہیں۔)

سلیمہ: آخر اس سارے معاملے میں میری بیٹی کا نام بھی کیوں لیا تمہاری بیوی نے......؟ وہ خالہ کی محبت میں یہاں آتی رہی اور تم لوگوں نے یہ صلہ دیا۔

عمر: (مدھم آواز میں) میں آپ سے معذرت کرتا ہوں۔ سارہ کے اس رویے پر۔

توقیر: (غصے سے) تمہاری معذرت سے کیا ہوگا۔ ہماری بے عزتی تو کم نہیں ہوگی۔

عمر: (رنجیدہ) اسے بھی تو طلاق دے دی ہے میں نے......

سعیدہ: (عمر سے) یہ کام پہلے کر دیتے تو نوبت یہاں تک نہ آتی، لیکن ماں کی کہاں سنی تم نے......

سلیمہ: (رنجیدہ اور غصے میں) میری معصوم بچی پر الزام لگاتے ہوئے خدا کا خوف نہیں آیا اسے۔

سعیدہ: (سنجیدہ) تم بے شک شہلا سے پوچھو سلیمہ میں نے اس وقت بھی شہلا ہی کی حمایت کی تھی۔

توقیر: (بات بدلتے ہوئے) اب جو ہوا سو ہوا لیکن خاندان یا محلے میں کسی کو یہ پتہ نہیں چلنا چاہئے کہ اس جھگڑے میں شہلا شامل تھی یا اس پر کوئی الزام لگایا سارہ نے......

سعیدہ: (بے اختیار) میں کوئی بے وقوف ہوں کہ ایسا کروں گی۔ میری بھی بیٹیاں ہیں۔ تم فکر مت کرو شہلا کا کہیں نام تک نہیں آئے گا۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : بلال کا گھر
وقت : دن
کردار : ذروہ، بلال، عمر

(ذروہ اپنے آنسو پونچھ رہی ہے۔ جبکہ عمر بے حد اپ سیٹ انداز میں بلال کے پاس صوفے پر سر جھکائے بیٹھا ہے۔ بلال بھی بے حد پریشان ہے)

بلال: جو بھی تھا عمر تمہیں اس طرح طلاق نہیں دینی چاہئے تھی۔

عمر: (رنجیدہ) پتہ نہیں کیا کرنا چاہئے تھا مجھے کیا نہیں...... لیکن یہ اچھا ہوا وہ مجھ سے اور میرے گھر سے تنگ آ گئی تھی۔ میں اسے Divorce نہ بھی کرتا تب بھی کچھ عرصے کے بعد وہ خود مانگ لیتی۔

ذروہ: (خفگی سے) You are wrong. تمہیں پتہ بھی نہیں ہے وہ کتنی محبت کرتی تھی تم سے...... ابھی پچھلے ہفتے تو گئی تھی میں اس کے آفس...... اور ان دو سالوں میں اس نے ایک بار تمہاری یا تمہارے گھر والوں کی کوئی شکایت نہیں کی مجھ سے۔

عمر: اس نے میری کزن اور مجھ پر الزام لگایا۔ وہ بہنوں کی طرح ہے میرے لئے اور سارہ......

بلال: (بات کاٹتا ہے) تو تم اسے سمجھا سکتے تھے۔ بات کرتے اس ایشو پر...... اس طرح طلاق

دے کر گھر سے نکال دینا۔

عمر: (اٹک کر) میں غصے میں تھا اور گھر سے وہ خود گئی۔ میں نے تو.......

زروہ: (غصے سے روتے ہوئے) تم Deserve ہی نہیں کرتے تھے اسے۔ اس نے کیا نہیں کیا تمہارے لئے۔

عمر: (بے حد نادم) جانتا ہوں میں......اس کے کسی احسان کو Deny نہیں کر رہا میں۔

زروہ: (کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر جاتی ہے) تم نے بڑی زیادتی کی ہے اس کے ساتھ...... خدا تمہیں معاف نہیں کرے گا۔

(عمر بے حد رنج کے عالم میں اسے دیکھتا ہے۔ پھر سر جھکائے چپ بیٹھا رہتا ہے۔ مدھم آواز میں)

بلال: کوئی مصالحت کی صورت نکل سکتی ہے۔ کسی مفتی سے پوچھتے ہیں۔ تین بار طلاق نہ دئیے تم تو...... پھر بھی میں بات کروں...... سارہ اور اس کی فیملی سے......؟

عمر: (سر جھٹک کر) نہیں......

It's all over now.

شاید ہم دونوں کے حق میں یہی بہتر ہے۔

بلال: (خفگی سے) تم...... اصل میں تم بدل گئے ہو۔ محبوبہ بیوی بن گئی تو پھر اس کی قدر نہیں رہی۔

عمر: (رنجیدہ) نہیں...... یہ جو کلاس Difference ہے نا اسے ختم کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس سے شادی سے پہلے مجھے کوئی کامپلیکس نہیں تھا، لیکن اس سے شادی کے بعد کامپلیکس کے علاوہ مجھے اور کچھ نہیں ملا۔ مجھے احساس کمتری ہونے لگا تھا اس سے......

بلال: (بات کاٹ کر) You are talking nonsense.

عمر: ہوسکتا ہے۔ لیکن دو سال میں مجھے لگا جیسے۔

بلال: (بات کاٹتا ہے) اپنے احساس جرم کو چھپانے کے لئے کتنی وجوہات ڈھونڈو گے......؟

(مذاق اڑانے والے انداز میں)

کلاس Inferiority complex, misunderstanding, Difference

شہلا اور تم پر الزامات تمہاری امی کے ساتھ جھگڑا...... یہ سب کچھ کہنے کے بجائے تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ تم نے error of Judgement کیا ہے۔ زیادتی کی ہے اس کے ساتھ۔

(عمر بے حد چپ اسے دیکھتا رہتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : سلیمہ، شہلا

(سلیمہ کمرے میں بیٹھی کچھ کام کر رہی ہے۔ جب شہلا کمرے میں آتی ہے۔ یوں جیسے کہیں باہر جا رہی ہو)

سلیمہ: کہاں جا رہی ہو......؟

شہلا: (آرام سے) خالہ کے گھر......

سلیمہ: (آرام سے) تمہارا دماغ ٹھیک ہے......؟ اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی تمہیں عقل نہیں آئی۔

شہلا: (آرام سے) تو اب تو ہو گیا جو ہونا تھا۔ اب کیا میں خالہ سے بھی جا کر نہ ملوں......؟

سلیمہ: (ناراضی سے) خالہ کو ضرورت ہوگی تو آ کر مل جائے گی تمہیں...... ورنہ اندر بیٹھو۔ تمہارا باپ سختی سے منع کر گیا ہے مجھے کہ تمہیں آپا کی طرف نہ جانے دوں۔ پہلے ہی محلے میں باتیں ہو رہی ہیں تمہارے بارے میں۔

شہلا: (چونک کر) کیسی باتیں......؟

سلیمہ: (پریشان بڑبڑاتے ہوئے) پتہ نہیں کس نے سب کچھ بتایا ہے محلے والوں کو...... ہر کوئی سارہ کے تم پر الزامات کی بات کر رہا ہے۔

شہلا: (لاپرواہی سے) تو کرتا رہے۔

سلیمہ: (دانت پیس کر) کرتا رہے کی بچی...... اگر جنید کے گھر والوں کو یہ باتیں پہنچیں تو کتنا بڑا مسئلہ ہوگا۔ تمہیں پتہ ہے۔ کسی کو منہ دکھا سکیں گے ہم لوگ؟ (جھڑکتی ہے) چل اندر۔

(شہلا بڑے اطمینان سے اندر جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:19

مقام : عمر کا آفس

وقت : دن

کردار : عمر

(عمر اکیلا آفس میں بیٹھا ہوا ہے۔ وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے ہوئے ہے۔ اس کے کانوں میں شہلا اور اس پر سارہ کے الزامات گونج رہے ہیں۔ پھر بھی اس کے کانوں میں سعیدہ کی سارہ کے خلاف باتیں گونجتی ہیں۔ پھر بلال اور زروہ کی باتیں۔ وہ بے حد پریشان لگ رہا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:20

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا بیڈ روم)

وقت : دن

کردار : شہلا، عالیہ

(شہلا اور عالیہ کمرے میں بیٹھی ہیں شہلا کے چہرے پر بے پناہ خوشی ہے جبکہ عالیہ کچھ حیران نظر آ رہی ہے...... حیران)

عالیہ: مجھے تو یقین نہیں آ رہا اتنی چھوٹی سی بات پر عمر نے کیسے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

شہلا: (مسکرا کر فخریہ) چھوٹی سی بات......؟ اس کی بیوی نے بے عزتی کی تھی میری۔

عالیہ: (الجھ کر) پھر بھی...... کسی کزن اور گھر میں ہونے والے جھگڑے کی وجہ سے تو کوئی کسی کو نہیں چھوڑتا۔

شہلا: (بے حد فخریہ) یہی تو کہتی رہی تھی میں تمہیں عالیہ...... وہ محبت کرتا ہے مجھ سے ورنہ میرے لئے اپنی بیوی کو کہاں چھوڑتا۔

عالیہ: (الجھ کر) پتہ نہیں مجھے تو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا۔ ویسے برا کیا اس نے۔

شہلا: (برا مان کر) کیوں برا کیا......؟

عالیہ: طلاق اچھی چیز نہیں ہوتی۔ تم نے بھی اس سارے معاملے میں آ کر غلط کیا۔ کسی کا گھر تباہ کروانا۔

شہلا: (برا مان کر غصے سے) میں نے گھر تباہ کروایا......؟ میرا دل اُجاڑ کر شادی کی تھی سارہ نے عمر کے ساتھ۔

عالیہ: وہ عمر کا قصور تھا۔

شہلا: عمر کو پھنسایا تھا اس نے۔

عالیہ: جو بھی تھا سارہ کا تو کوئی قصور نہیں تھا۔

شہلا: (بے حد غصے سے) تم میری دوست ہو یا اس چڑیل کی......؟

عالیہ: (سنجیدہ) تمہاری دوست ہوں اسی لئے یہ سب کہہ رہی ہوں۔ اس نے شادی کی، اب

طلاق ہو گئی پر تمہیں کیا فائدہ ہوا بے کار میں یہ سب کچھ کرنے کا......؟

شہلا: مجھے کیوں فائدہ نہیں ہوا......؟

عالیہ: (حیران) کیا فائدہ ہوا......؟

شہلا: (بڑے دوٹوک انداز میں) عمر کے ساتھ شادی کروں گی اب میں......

(عالیہ ہکا بکا اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:21

مقام : سارہ کا گھر (ڈائننگ روم)

وقت : رات

کردار : سارہ، صوفیہ، ثمرہ، حسین، ملازم

(سب لوگ ڈنر ٹیبل پر بے حد بے دلی کے عالم میں کھانا کھا رہے ہیں۔ سب لوگ مکمل طور پر خاموش ہیں۔ سارہ صرف چاولوں میں چمچ چلا رہی ہے۔ تبھی ملازم اندر آتا ہے اور آ کر کہتا ہے)

ملازم: عمر صاحب باہر آئے ہیں۔

(سارہ کے ہاتھ سے چمچ چھوٹتے چھوٹتے بچتا ہے۔ باقی سب بھی چونک جاتے ہیں)

حسین: اندر ڈرائنگ میں بٹھاؤ اور چائے کا پوچھو۔

ثمرہ: (بے حد برا مان کر) حسین......

(حسین ان کو ہاتھ کے اشارے سے کچھ کہنے سے روک دیتے ہیں۔ ملازم چلا جاتا ہے)

اب کس لئے آیا ہے وہ یہاں۔

حسین: یہ تو اس سے بات کرنے کے بعد ہی پتہ چلے گا۔ نہ آتا تو ایک دو دن تک میں خود اس کو فون کرنے والا تھا۔ طلاق ہو گئی اب اچھے طریقے سے باقی معاملات بھی ختم ہو جائیں۔

(کہتے ہوئے اٹھ کر جاتا ہے۔ سارہ صوفیہ اور ثمرہ بیٹھی رہتی ہیں چند لمحوں کے بعد ثمرہ بھی جیسے بے بسی کے عالم میں جاتی ہے۔ سارہ اور صوفیہ خاموشی کے عالم میں بیٹھی رہتی ہیں۔ پھر سارہ جیسے بڑبڑانے والے انداز میں آنکھوں میں نمی کے ساتھ کہتی ہے)

سارہ: احساس تو ہوا ہوگا اسے کہ اس نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے۔ ایکسکیوز کرے گا اب

وہ......اسے پتہ ہے میرا قصور نہیں تھا۔

(صوفیہ اسے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:22

مقام : سارہ کا گھر (ڈرائنگ روم)
وقت : رات
کردار : عمر، حسین، ثمرہ

(عمر سارہ کے ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہے جب حسین اندر داخل ہوتے ہیں۔ عمر بے ساختہ اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے)

عمر: السلام علیکم......

حسین: (بے حد متحمل انداز میں) وعلیکم السلام......بیٹھو۔

(عمر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ بے حد نروس اور نادم نظر آ رہا ہے۔ یوں جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ بات کیسے شروع کرے۔ حسین چند لمحوں کے بعد اس سے کہتے ہیں)

کیا پیو گے......؟

(عمر چونک کر اسے دیکھتا ہے۔ حسین بے حد Composed نظر آ رہے ہیں۔ عمر اس کے انداز پر جیسے کچھ اور نادم ہوتا ہے)

عمر: کچھ نہیں۔
(بات کے لئے لفظ نہیں مل رہے) میں......میں......

حسین: (بات کاٹ کر) کوئی وضاحت مت کرنا۔ نہ ہی میں اس ایشو پر یہاں بیٹھ کر تم سے کوئی بحث کروں گا۔ تاکہ اپنی بیٹی کو صحیح اور تمہیں غلط ثابت کر سکوں۔ مجھے افسوس اس بات کا نہیں ہے کہ تم نے اسے Divorce دی۔ اس طریقے پر افسوس ہے جس طرح تم نے یہ سب کچھ کیا۔

عمر: (شکست خوردہ انداز) میں......میں اسے Divorce کرنا نہیں چاہتا تھا۔

حسین: (رنجیدہ) تم کیا چاہتے تھے کیا نہیں یہ ایک غیر ضروری بحث ہے، لیکن اتنی عزت ضرور کرتے میری بیٹی کی کہ اسے اس طرح گھر سے نہ نکالتے۔

عمر: وہ خود اسی وقت گھر سے چلی گئی تھی۔

حسین: (بات کاٹ کر) یہ تم اپنی امی سے پوچھنا کہ وہ کس طرح گھر سے گئی تھی۔ مجھے رنج بیٹی کی Divorce کا نہیں ہے اس بات کا ہے کہ تم نے اور تمہاری فیملی نے میری بیٹی کو Humiliate کیا۔

(تبھی ثمرہ بھی اندر آتی ہے۔ عمر ہونٹ کاٹتے ہوئے سر اٹھا کر دیکھتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:23

مقام : شہلا کا گھر
وقت : دن
کردار : شہلا، ایک لڑکی

(شہلا فون پر باتیں کرتے ہوئے ساتھ چپس کھا رہی ہے، اور بے حد لاپرواہی سے گپ شپ کرنے میں مصروف ہے)

شہلا: ہاں......ہاں عمر کی بیوی نے مجھ پر الزام لگایا تھا کہ میرا عمر بھائی کے ساتھ کوئی چکر ہے۔
(افسوس کرتے ہوئے)

لڑکی: دیکھو ذرا......تمہارا بھلا کیوں چکر ہوتا۔ اور کیا کہا اس نے......؟

شہلا: (اطمینان سے) اور بھی بڑی بڑی خراب باتیں کی تھیں اس نے میرے اور عمر کے بارے میں......میں تو زبان پر بھی نہیں لا سکتی۔

لڑکی: (سینے پر ہاتھ رکھ کر) ہائے اللہ......ایسی پڑھی لکھی لڑکی اور اس طرح کی باتیں......میں تو بڑا اچھا سمجھتی تھی اسے جب بھی سعیدہ خالہ کے گھر گئی میں نے تو یہی سمجھا کہ بڑی رکھ رکھاؤ والی بہو مل گئی ہے۔ سعیدہ خالہ کو...... پر ایسی بدزبان شکی عورت......توبہ توبہ...... پر اس کو تم پر اور عمر پر شک کیسے ہوا......؟

شہلا: (لاپرواہی سے) مجھے کیا پتہ......؟ تمہیں تو پتہ ہے خالہ عمر کی شادی پہلے مجھ سے کرنا چاہتی تھی۔ عمر خود مجھے بڑا پسند کرتا تھا، میری تعریفیں کرتا ہوگا بیوی سے......اسی لئے تو وہ حسد کرنے لگی مجھ سے۔

(بے ساختہ

ڑکی: دفع دور...... اچھا ہوا طلاق دے دی ایسی عورت کو عمر نے...... پورے محلے میں ہر گھر میں باتیں ہو رہی ہیں اس کی...... مجھے تو کچھ پتہ نہیں تھا۔ کل ذکیہ نے مجھے بتایا سب کچھ۔

شہلا: ہاں اس سے فون پر بات ہوئی تھی میری۔

لڑکی: بس تو میں نے بھی سوچا میں بھی دیکھوں آخر معاملہ کیا ہے۔ اچھا اور کیا کیا کہا سارہ نے تمہارے اور عمر کے بارے میں......؟

(شہلا بولنے لگتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:24

مقام : عمر کا گھر (صحن)

وقت : دن

کردار : سعیدہ، عمر، محلے کی ایک عورت

(محلے کی ایک عورت سعیدہ کے پاس صحن میں بیٹھی ہوئی ہے اور باتیں کر رہی ہے...... پریشان)

سعیدہ: تم سے کس نے یہ سب کچھ کہا......؟

(تبھی عمر اندر سے نکلنے لگتا ہے لیکن باتیں سن کر برآمدے میں ہی رک جاتا ہے)

عورت: مجھے کون کہے گا...... پورے محلے میں باتیں ہو رہی ہیں کہ شہلا کی وجہ سے عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

(وہ ایک دم بے حد اپ سیٹ نظر آنے لگتا ہے)

اس کی بیوی کو شک تھا کہ شہلا اور عمر......

سعیدہ: (غصے سے) دماغ خراب ہو گیا تھا اس کی بیوی کا...... جو اس کے منہ میں آیا اس نے بک دیا۔ ایسی کوئی بات ہوتی تو سارہ سے لو میرج کیوں کرتا وہ۔

عورت: (مصنوعی انداز میں ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے) ہاں میں بھی سب سے یہی کہہ رہی تھی، لیکن کوئی مانتا تھوڑی ہے۔ بڑی باتیں ہو رہی ہیں شہلا کے بارے میں۔

سعیدہ: (سمجھاتے ہوئے) لیکن اب تم یہ سب کچھ کسی سے مت کہنا۔

عورت: میں پاگل ہوں کیا......؟ لیکن میرے کچھ نہ کہنے سے بھی محلے والوں کی باتیں رکنے والی نہیں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:25

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : سارہ، صوفیہ، ثمرہ

(ثمرہ خفگی کے عالم میں بات کر رہی ہے)

ثمرہ: کہہ رہا تھا سارہ کو بھیجیں وہ آکر اپنا سارا سامان لے جائے وہاں سے۔

سارہ: (بے ساختہ) میں نہیں جاؤں گی اب وہاں۔

ثمرہ: (دوٹوک انداز میں) تمہارے ابو نے کہہ دیا اسے یہ...... بتا دیا اسے کہ ہمیں دلچسپی نہیں ہے سارہ کے جہیز کے سامان میں...... کیا واپس آتا ہے اور کیا نہیں ہمارے لئے بے معنی ہے۔ جب بیٹی کا گھر تباہ ہو گیا تو باقی چیزوں کو لے کر ہم نے کیا کرنا ہے۔

سارہ: (مدھم آواز) کچھ اور کہا اس نے......؟

ثمرہ: ہاں تم نے اسے کچھ رقم کوئی قرض ادا کرنے کے لئے دی تھی۔ کہہ رہا تھا دو چار مہینوں تک وہ واپس کر دے گا، تمہارا زیور بھی دے گیا۔

سارہ: (بے حد مدھم آواز) کوئی اور بات کی اس نے......؟

ثمرہ: (غصے سے) کیا بات کرتا......؟ بات کرنے کے قابل تھا وہ...... چپ بیٹھا رہا سارا وقت۔

سارہ: (مدھم آواز میں) اور کچھ بھی نہیں کہا اس نے......؟

سارہ: (غصے سے) کیا سننا چاہتی ہو تم......؟

سارہ: (لمبی خاموشی کے بعد) اس نے ایکسکیوز نہیں کی......؟

ثمرہ: (بے حد غصے میں کہہ کر کمرے سے نکل جاتی ہیں) ایکسکیوز......؟ کیا معنی رکھتی ہے اس کی معذرت......؟ اس نے ہمارا گھر تباہ کر دیا اور تم اس کی معذرت کے بارے میں پوچھ رہی ہو۔

صوفیہ: (تلخی سے) وہ یہاں ایکسکیوز کرنے نہیں آیا تھا۔ معاملات ختم کرنے آیا تھا۔ وہ شرمندہ نہیں ہے۔

سارہ: (بے حد رنجیدہ آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں) اس کو ایکسکیوز کرنی چاہئے تھی۔

He owed me an apology.

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:26

مقام : سڑک
وقت : دن
کردار : عمر

(عمر بائیک پر جا رہا ہے۔ وہ بے حد اپ سیٹ نظر آ رہا ہے اس کے کانوں میں حسین کی آواز گونج رہی ہے)

Voice over

حسین: بہت سارے مرد بیویوں کو طلاق دے دیتے ہیں، لیکن اس طرح ذلیل نہیں کرتے۔ اس طرح دھکے دے کر گھر سے نہیں نکالتے۔

(عمر ہونٹ کاٹ رہا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:27

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : عمر، سعیدہ

(عمر بائیک لئے گھر میں داخل ہوتا ہے۔ تو صحن میں سارہ کا فرنیچر پڑا دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے۔ تبھی سعیدہ سارہ کا ایک اور بیگ لا کر باہر صحن میں رکھتی ہے)

عمر: یہ کیا کر رہی ہیں آپ......؟

سعیدہ: (آرام اطمینان سے) سامان نکال رہی ہوں اس کا...... خود ہی کہہ رہے تھے کہ اس کا سامان پیک کر دیں۔

عمر: (خفگی سے) لیکن میں نے یہ نہیں کہا کہ لا کر یوں صحن میں پھینک دیں۔

سعیدہ: (اسی انداز میں) تو لے کر جائے وہ یہ سب کچھ یہاں سے...... اس کے ماں باپ کو بتا دیا ہے اب ہم کیوں رکھیں یہ سب کچھ...... میں نے تمہارے کمرے کا پرانا فرنیچر سیٹ کر دیا ہے اس میں۔

عمر: (سعیدہ کے ہاتھ سے سارہ کا بیگ لے کر) پہلے ہی بہت تباہی پھیلا چکی ہیں میری

زندگی میں آپ...... اب اور کچھ نہ کریں۔

سعیدہ: کیا کیا ہے میں نے......؟

عمر: یہ آپ اپنے آپ سے پوچھیں۔

سعیدہ: (غصے سے) تم اس سے مل آئے ہو اور پھر اس کی زبان بولنے لگے ہو۔

عمر: (سنجیدہ) آپ نے سارہ کی ممی کی بے عزتی کیوں کی......؟

سعیدہ: (آرام سے) میں نے جو کچھ کہا سچ کہا اس سے۔

عمر: آپ نے سارہ کو دھکے دے کر کیوں نکالا......؟

سعیدہ: (بے ساختہ دبنگ انداز میں) طلاق تم نے دی تھی اسے...... میں نے تو صرف دھکے دیئے تھے۔

(عمر کچھ بول نہیں پاتا۔ وہ ماں کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے۔ پھر چلا جاتا ہے اندر کمرے میں۔ سعیدہ کھڑی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:28

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈ روم)
وقت : رات
کردار : سارہ، صوفیہ

(صوفیہ کی آنکھ نیم تاریکی میں سسکیوں کی آواز سے کھلتی ہے وہ پلٹ کر سارہ کی طرف دیکھتی ہے۔ سارہ سو نہیں رہی۔ وہ بیڈ پر ٹانگیں نیچے لٹکائے بیٹھی ہوئی ہے اور صوفیہ کی طرف اس کی پشت ہے۔ صوفیہ بیڈ سے اٹھ کر سارہ کے پاس جا کر بیٹھتی ہے۔ سارہ رو رہی ہے اور ساتھ ساتھ ٹشو سے اپنا ناک بھی رگڑ رہی ہے)

صوفیہ: تم کب تک اس طرح راتوں کو بیٹھ بیٹھ کر روؤ گی...... بھول جاؤ اسے اور جو کچھ ہوا...... ایک Divorce سے کسی کی زندگی ختم نہیں ہوتی۔

سارہ: (رنجیدہ) زندگی ختم نہیں ہوتی پر زندگی بدل ضرور جاتی ہے۔

صوفیہ: تو تم اسے مت بدلنے دو۔

سارہ: (بات بدل کر) ٹھیک ہے اس نے مجھے Humiliate کیا۔ اس نے مجھے

Divorce کر دیا لیکن کیا اسے اتنا بھی احساس نہیں ہے کہ وہ ایک بار ایکسکیوز کر لیتا۔ ایک بار سوری کہتا۔

That he mistreated me.

کیا وہ اتنا بے حس ہے یا پھر وہ مجھے اس کے قابل نہیں سمجھتا۔

صوفیہ: (سنجیدہ) معذرت کے ایک جملے سے کیا ہوگا......؟

سارہ: (روتے ہوئے) کچھ نہیں ہوگا صرف صرف...... میرے اندر ہونے والی توڑ پھوڑ میں کچھ کمی آجائے گی۔ وہ یہاں صرف چیزوں کی بات کرنے آیا......؟ صرف چیزیں واپس کرنے...... حق مہر...... جہیز...... قرض...... اسے سب یاد رہا صرف Apology بھول گئی۔

صوفیہ: (سنجیدہ اور دوٹوک) وہ بے حس اور بے ضمیر تو ہے۔ نہ ہوتا تو یہ سب کچھ نہ کرتا۔ مجھے حیرت صرف یہ ہے کہ تمہیں ابھی بھی اسے ایسا ماننے کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت ہے۔ دوسروں کو نہیں ہے۔

(اٹھ کر جماہی لیتے ہوئے دوبارہ اپنے بستر کی طرف جاتی ہے)

تم معذرت کی ایک لاٹھی کی تلاش میں ہو جس کے سہارے تم ایک بار پھر اسے معاف کر سکو۔

(ساتھ بول رہی ہے)

Don't forgive him this time. وہ Deserve نہیں کرتا تمہاری محبت خلوص اور ایثار نے تمہیں داسی بنایا ہے۔ اس کو دیوتا نہیں۔ وہ ایک بے حد خودغرض اور کم ظرف مرد ہے ویسا ہی مرد جن سے یہ معاشرہ بھرا ہوا ہے۔

(سارہ بے حد رنج میں بیٹھی بہتے آنسوؤں کے ساتھ اس کی باتیں سنتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:29

مقام : عمر گھر

وقت : رات

کردار : عمر، سعیدہ

(عمر رات کے وقت اپنے صحن میں بائیک کھڑی کر رہا ہے وہ بے حد خاموش اور سنجیدہ لگ رہا ہے۔ سعیدہ اس کے پاس آ کر کہتی ہے)

سعیدہ: کھانا لاؤں......؟

عمر: نہیں......

سعیدہ: کیوں......؟

عمر: بھوک نہیں......

سعیدہ: (ناراض انداز میں) بھوک کو کیا ہو گیا ہے تمہاری......؟ نہ صبح کا ناشتہ کر کے جاتے ہو نہ رات کو آ کر کھانا کھاتے ہو۔ آخر ہو کیا گیا ہے تمہیں......؟

عمر: (کچھ بھی مزید کہے بغیر اندر کمرے میں چلا جاتا ہے) کچھ نہیں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:30

مقام : سارہ کا گھر

وقت : رات

کردار : سارہ، حسین

(سارہ باہر لان کے سامنے برآمدے میں رات کے وقت بیٹھی ہے اس کے کانوں میں مختلف اوقات میں عمر کی کہی ہوئی باتیں گونج رہی ہیں

Episode: 1,2,3,4,5,6

اس کی آنکھوں میں نمی بھی نظر آ رہی ہے۔ تبھی حسین باہر نکلتے ہیں اور سارہ کے پاس آ کر قدرے تشویش کے عالم میں کہتے ہیں)

حسین: سارہ کیا کر رہی ہو اس وقت اکیلے یہاں بیٹھ کر......؟

سارہ: (چونک کر نمی صاف کرتے ہوئے) کچھ نہیں...... نیند نہیں آ رہی تھی۔ اندر گھٹن ہو رہی تھی اس لئے یہاں چلی آئی۔

(حسین اس کے پاس سیڑھیوں میں بیٹھ جاتے ہیں۔ بہت دیر دونوں وہیں بیٹھے رہتے ہیں۔ پھر سارہ رنجیدہ آواز میں آہستہ آہستہ کہتی ہے)

وہ برا آدمی تو نہیں تھا پھر کیوں......؟

حسین: (سنجیدہ) بعض دفعہ انسان غلطیاں بھی کرتا ہے۔ بری غلطیاں......

سارہ: (ہنستی ہے تلخی کے ساتھ) جیسے میں نے کی تھی عمر سے شادی کر کے......؟ میرا فیصلہ غلط تھا

تا......؟

حسین: (اسے ساتھ لگاتا ہے بازو پھیلا کر) اب اس کے بارے میں سوچنا بے کار ہے۔

سارہ: (رنجیدہ) Not for me. مرد بڑا احسان فراموش ہوتا ہے پاپا...... میں کبھی بھی Gender biased نہیں تھی لیکن لوگ ٹھیک کہتے ہیں مرد اچھے نہیں ہوتے۔

حسین: ایسا نہیں ہوتا۔

سارہ: (خفگی سے) ایسا ہی ہے۔ آپ کی ساری سوشل فلاسفیز غلط ہیں۔ اچھائی کا بدلہ کبھی بھی نہیں ملتا۔ میں نے عمر کے لئے ہر قربانی کی۔ اس کے گھر میں ایڈجسٹ ہونے کے لئے اپنی Self respect تک گنوادی، لیکن دیکھیں مجھے کیا ملا......؟ Humiliation

حسین: سارہ......

سارہ: (بات کاٹتی ہے) آپ مجھے کم از کم اب انسانی اچھائی کے بارے میں کچھ مت بتائیے گا۔ احسان، ایثار، قربانی، رحم، مدد یہ سب بے کار چیزیں ہیں۔ یہ خوبیاں نہیں ہیں کمزوریاں ہیں۔

حسین: سارہ......

سارہ: (بات کاٹ دیتی ہے۔ آنکھوں میں آنسو آنے لگتے ہیں) اور اس سے بھی بڑی برائی محبت ہے۔ It destroys you.

(کہتے ہوئے تقریباً بھاگتے ہوئے اٹھ کر چلی جاتی ہے)

اور کسی کا کچھ نہیں جاتا۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 31

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : سعیدہ، ملیحہ

(سعیدہ اور ملیحہ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ پریشان)

ملیحہ: عمر بھائی بڑے کمزور ہو گئے ہیں۔

سعیدہ: (اطمینان سے) ابھی کچھ مہینے تو رہے گا اسی طرح...... پھر ٹھیک ہو جائے گا۔

ملیحہ: (رنجیدہ) کوئی بات ہی نہیں کی مجھ سے...... بس سلام دعا اور حال پوچھ کر چلے گئے۔

سعیدہ: (ناراض انداز میں) ایسے ہی کرتا ہے اب...... صبح جلدی چلا جاتا ہے رات کو دیر سے آتا ہے۔ تب بھی سیدھا کمرے میں چلا جاتا ہے۔ پہلے کی طرح ہمارے پاس بھی نہیں بیٹھتا۔

ملیحہ: (مدھم آواز میں) مجھے لگتا ہے اب بھی سارہ کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں۔

سعیدہ: (غصے میں) اس چڑیل نے پتہ نہیں کیا تعویذ گھول کر پلائے ہیں اسے۔

ملیحہ: (گہرا سانس) میری ساس نے تو صاف صاف مجھے کہا تھا کہ قصور ہمارا ہی ہوگا۔ ورنہ بھابھی اچھی تھی تمہاری۔

سعیدہ: (برا مان کر) اور تم نے سن لیا۔

ملیحہ: (بے چارگی سے) اور کیا کرتی امی...... اب کتنے جھوٹ بولتی۔ سارہ بھی تو کتنی بااخلاق تھی۔ میرے سسرال سے جب بھی کوئی آیا اس نے بڑی خدمت کی۔ اب میں کیسے اور کتنے عیب نکالوں اُس میں۔

سعیدہ: (غصے سے) میں جانتی ہوں یہ ساری باتیں تانیہ اور تمہارے باپ نے......

ملیحہ: (بات کاٹ کر) مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا، لیکن اب شادی ہو گئی تھی دونوں کی تو آپ قبول کر ہی لیتیں اسے طلاق ہونے سے اپنے ہی بھائی کا گھر اجڑا ہے۔

سعیدہ: گھر اجڑا ہے تو گھر دوبارہ بسا دوں گی میں اس کا...... میں پہلے ہی شادی کا سوچ رہی ہوں عمر کی۔

ملیحہ: (چونک کر) عمر بھائی کی......؟ مانیں گے......؟

سعیدہ: (آرام سے) منا لوں گی میں...... میں ماں ہوں سو طریقے آتے ہیں مجھے...... بیوی آجائے گی تو ٹھیک ہو جائے گا پھر سے۔

ملیحہ: (سوچ کر) رشتہ ڈھونڈنے میں بھی بڑا مسئلہ ہوگا اب ایک شادی ختم ہونے کے بعد......

سعیدہ: (مسکرا کر) رشتے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لڑکی تو گھر کی ہی ہے۔

ملیحہ: (چونک کر) کون......؟

سعیدہ: (مسکراتے ہوئے) شہلا...... اور کون......؟

// Cut //

☆......☆......☆

قسط نمبر 13

منظر:1

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈروم)

وقت : دن

کردار : سارہ، ثمرہ

(سارہ اپنے بیڈروم میں صوفے پر بیٹھی ہوئی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی ہے۔ جب ثمرہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی ہے۔ سارہ چند لمحوں کے لئے ماں کی طرف متوجہ ہوتی ہے اس کے بعد پھر باہر دیکھنے لگتی ہے۔ ثمرہ اس کے پاس آ کر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے)

ثمرہ: میری سمجھ میں نہیں آتا اس طرح اپنے آپ کو کمرے میں کیوں بند کر لیا ہے تم نے......

سارہ: (بے زاری سے) تو باہر آ کر کیا کروں......؟

ثمرہ: تم اپنی جاب پر جانا شروع کرو۔

سارہ: Resign کر دیا ہے میں نے۔

ثمرہ: (ہکا بکا) کیوں......؟

سارہ: میں دنیا کے سوالوں اور جوابوں کا سامنا نہیں کر سکتی، اور مجھے جاب کرنی ہی نہیں چاہئے تھی۔ غلط کیا میں نے۔

ثمرہ: (رنجیدہ) اس طرح مت کرو اپنے آپ کے ساتھ...... ذرا شکل دیکھو اپنی۔ لگتا ہے پتہ نہیں کتنے مہینوں سے بیمار ہو۔

سارہ: (چہرہ دوسری طرف کرتی ہے) نہ دیکھیں آپ میری شکل......

ثمرہ: (رنجیدہ) سارا دن کمرے میں بیٹھ کر سوچتے اور روتے رہنے سے کیا بدل جائے گا......؟

سارہ: (بے زاری سے) ممی پلیز مجھے تنگ مت کریں۔

ثمرہ: (سنجیدہ انداز میں) باہر نکلو جاب کرو...... آفس میں جانا شروع کرو گی تو ذہن بٹے گا تمہارا۔

سارہ: (تنگ آ کر) میں نے آپ سے کہا نا میں نے نہیں جانا کسی آفس۔ I am the most incompetant and useless person in the world.

ثمرہ: (بے حد پریشان) کیوں اس طرح کی باتیں کرتی ہو......؟ وہ سارے Shelves

دیکھو تمہاری ہی ٹرافیز اور شیلڈز سے بھرے پڑے ہیں۔

سارہ: (بے حد بیزاری سے) اٹھا کر پھینک دیں ان کو بھی۔

ثمرہ: اچھا میرے ساتھ بازار تک چلو...... اس سیزن کے لئے کپڑے تو خرید یں دونوں......

سارہ: (صوفے سے اٹھ کر جا کر بیڈ پر لیٹ جاتی ہے) آپ کو خریدنے ہیں آپ خرید لیں۔ مجھے کچھ نہیں چاہئے۔

(اور چادر سے اپنے چہرے کو ڈھک لیتی ہے۔ ثمرہ بے بسی کے عالم میں اسے بیٹھے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : شاپنگ مال

وقت : رات

کردار : ثمرہ، ثمینہ

(ثمرہ چند شاپنگ بیگ پکڑے شاپنگ مال میں پھر رہی ہے جب اس کا سامنا اچانک ثمینہ سے ہو جاتا ہے۔ بے ساختہ)

ثمینہ: ارے ثمرہ کیسی ہو......؟

ثمرہ: (مسکرا کر) میں ٹھیک ہوں۔ تم کیسی ہو......؟

ثمینہ: (مسکراتے ہوئے) بس مزے میں ہوں شاپنگ کے لئے نکلی تھی۔ تم نے تو لگتا ہے شاپنگ مکمل کر لی......؟

ثمرہ: (اپنے شاپرز کو دیکھ کر) ہاں بس ایک آدھ چیز رہ گئی ہے، لیکن آج کے لئے اتنا ہی سہی۔

ثمینہ: صوفیہ اور حسین کیسے ہیں......؟

ثمرہ: ٹھیک ہیں۔

ثمینہ: اور سارہ......؟

ثمرہ: (چپ سی ہوتی ہے) وہ بھی ٹھیک ہے......؟

ثمینہ: کوئی بچہ وغیرہ ہے اس کا......؟

ثمرہ: (نظریں چرا کر) نہیں......

ثمینہ: (مسکراتے ہوئے) تو کوئی Expect کر رہی ہے کیا......؟

ثمرہ: (مدھم) سارہ کو Divorce ہوگئی۔

ثمینہ: (شاکڈ) My God کب......؟

ثمرہ: (مدھم آواز) دو ماہ ہوئے۔

ثمینہ: (افسوس والے انداز میں) چچ چچ...... کیوں......؟ اس کی تو لو میرج تھی۔

ثمرہ: (رنجیدہ) بس ہماری بے وقوفی تھی کہ ہم نے سمجھایا نہیں اسے۔

ثمینہ: (اپ سیٹ انداز میں) میں آؤں گی کل شام مجھے پتہ ہوتا تو میں پہلے ہی آتی۔ کیسی پیاری بچی تھی تمہاری......اور یہ سب کچھ۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : سارہ کا گھر

وقت : رات

کردار : سارہ، ثمرہ، حسین، ثمینہ،

(سب بیٹھے ہوئے ہیں۔ سارہ سر جھکائے بیٹھی ہے۔ ثمینہ بات کر رہی ہے۔ سنجیدہ)

ثمینہ: میں تو شادی والے دن بھی حیران ہو رہی تھی کہ ثمرہ اور حسین کو آخر کیا ہو گیا ہے۔ کیسے لوگوں میں بیٹی کو بیاہ رہے ہیں۔ کوئی کلاس ہی نہیں تھی ان کی۔

ثمرہ: (شکست خوردہ انداز) بس غلطی ہوگئی ہم سے...... ہم نے سوچا کہ شریف لوگ ہیں لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ سب اتنا تنگ کریں گے سارہ کو......

ثمینہ کا شوہر: (سنجیدہ) دو سال بھی ضائع کیے سارہ نے...... جب شروع میں پتہ چل گیا تھا ان لوگوں کا تو تب ہی چھوڑ دینا چاہیے تھا انہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ Divorce دیتے۔ سارہ کو خلع کے لئے کیس فائل کرنا چاہیے تھا۔

حسین: بس یہ سب آزمائش تھی ہماری...... ہماری قسمت میں تھا۔

ثمینہ: پھر بھی حسین آنکھوں دیکھی مکھی نگلی تم لوگوں نے...... مجھے تو کل رات بھر نیند نہیں آئی۔ کیسی پیاری بچی ہے تمہاری اور آج میں نے دیکھا ہے تو میں پہچان ہی نہیں سکی۔

(سارہ بیٹھی اپنے ناخن کاٹ رہی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : اظفر کا گھر

وقت : رات

کردار : اظفر، ثمینہ

(دونوں ڈنر ٹیبل پر بیٹھے باتیں کر رہے ہیں)

ثمینہ: بڑا افسوس ہوا مجھے سارہ کو دیکھ کر...... اتنی ویک ہوگئی ہے وہ کہ تم بھی میری طرح پہچان نہیں سکو گے۔

اظفر: (سوچتے ہوئے) آپ مجھے پہلے بتاتیں تو میں بھی ساتھ چلا جاتا۔

ثمینہ: میں خود جان بوجھ کر ساتھ نہیں لے کر گئی تمہیں...... میں نے سوچا وہ لوگ تمہیں دیکھ کر Embarrass ہوں گے۔

اظفر: (بات بدل کر خیال آنے پر) Last time جب میری ملاقات ہوئی تھی ان دونوں سے تو مجھے تو کہیں سے بھی یہ نہیں لگا کہ ان دونوں کے بیچ کچھ گڑبڑ ہے۔

ثمینہ: ثمرہ کہہ رہی تھی کہ ساس نے اور سسرال والوں نے زیادہ مسئلے پیدا کیے۔

اظفر: (سلاد کھاتے ہوئے) میں سارہ کو کال کروں گا۔ شادی کے بعد ایک دو بار میں نے اسے کال اور Msgs کیے لیکن اس نے کوئی Response نہیں دیا۔

ثمینہ: (ہمدردانہ انداز میں کچھ سوچتے ہوئے) I really feel for her.

(اظفر بھی کچھ سوچ رہا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:5

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : شہلا، سلیمہ، جنید کی ماں (شکیلہ)

(شہلا بے حد اطمینان کے عالم میں کمرے کے دروازے سے لگی اندر ہونے والی باتیں سن رہی ہے۔ جبکہ اندر کمرے سے سلیمہ اور شکیلہ کی آوازیں آ رہی ہیں)

سلیمہ: شکیلہ تم یقین کرو...... سب کچھ جھوٹ ہے۔ عمر بھلا شہلا کی وجہ سے کیوں بیوی کو چھوڑے

گا وہ تو ویسے ہی اس کی بیوی نے نوکری کر لی عمر کو پسند نہیں تھی یہ بات اور اسی وجہ سے طلاق ہوئی تھی۔

شکیلہ: (غصے والا انداز) میں نہ کوئی بچی ہوں نہ بے وقوف...... پورے خاندان میں باتیں ہو رہی ہیں۔ شہلا اور عمر کے بارے میں۔ کہ سارہ نے شہلا پر الزام لگائے تھے اور عمر نے اس سے چڑ کر بیوی کو طلاق دے دی۔

سلیمہ: جھوٹ بول رہے ہیں سارے۔

شکیلہ: (بات کاٹ کر) مجھے نہیں پتہ کہ کیا جھوٹ ہے اور کیا سچ......لیکن جنید اب شہلا سے شادی پر تیار نہیں ہے۔

سلیمہ: تم لوگ اُسے سمجھاؤ...... بلکہ میں اس کی بات کروا دیتی ہوں عمر سے۔ وہ خود پوچھ لے اس سے۔

شکیلہ: وہ تو یہ مشورہ سن کر ہی غصے میں آ جائے گا۔ خاندان کے لڑکے پہلے ہی اسے بڑی باتیں کر رہے ہیں۔

سلیمہ: میں......

شکیلہ: (دوٹوک انداز میں) نہیں سلیمہ یہ رشتہ اب تم ختم سمجھو۔ میں بس آج یہ منگنی کا سامان ہی دینے آئی تھی۔ اولاد کی مرضی کے خلاف شادی نہیں کر سکتی میں اس کی......اور جنید ایسی لڑکی سے شادی پر تیار نہیں ہے جس کے بارے میں پہلے ہی اس طرح کی باتیں اور خبریں پھیل رہی ہوں۔ ہم اتنے ہمت والے لوگ نہیں ہیں۔

(شہلا بے حد فخریہ انداز میں مسکراتے ہوئے وہاں سے کچن کی طرف چلی جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6

مقام : شہلا کا گھر
وقت : دن
کردار : سلیمہ، شہلا

(سلیمہ کے پاس ڈرائنگ کی میز پر منگنی کی چیزیں پڑی ہوئی ہیں اور وہ بے حد پریشان نظر آ رہی ہے۔ تبھی شہلا چائے کی ٹرے لے کر اندر آتی ہے اور قدرے حیرانی سے دیکھتی ہوئی کہتی ہے)

شہلا: کدھر گئی ہیں آنٹی......؟

سلیمہ: چلی گئی ہیں۔

شہلا: (حیران) کہاں چلی گئیں......؟

سلیمہ: (بے حد پریشان) منگنی کا سامان واپس کرنے آئی تھیں۔ واپس کر کے چلی گئیں۔

شہلا: (حیرانی کی ایکٹنگ) کیا......؟

سلیمہ: (بے حد پریشان) رات کو تمہارے ابو آتے ہیں تو خاندان کے بڑوں کو بٹھا کر کچھ فیصلہ کرتے ہیں۔ اس طرح منگنی کس طرح توڑ کر جا سکتی ہے شکیلہ۔

شہلا: توڑ گئی ہیں تو کوئی ضرورت نہیں منتیں کرنے اور گڑگڑانے کی۔
(ہاتھ سے انگوٹھی اتار کر تقریباً پھینکنے والے انداز میں سامان پر رکھتی ہے)
مجھے بھی ایسا سسرال نہیں چاہئے جسے مجھ پر ذرہ برابر بھی اعتماد نہ ہو۔

(کہتے ہوئے بے حد سنجیدگی سے وہاں سے چلی جاتی ہے۔ سلیمہ حیرانی سے اس کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈروم)
وقت : شام
کردار : سارہ، صوفیہ

(سارہ صوفے پر بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی ہے۔ جب صوفیہ فون لئے اندر آتی ہے۔ فون بڑھاتے ہوئے)

صوفیہ: اظفر کا فون ہے......تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔

سارہ: (الجھ کر) مجھ سے کیا بات کرنا چاہتا ہے......؟

صوفیہ: (لاپرواہی سے) پتہ نہیں تمہاری Divorce کے سلسلے میں کچھ کہنا چاہتا ہوگا۔

سارہ: (ایکدم) مجھے بات نہیں کرنی اس سے......کوئی بہانہ بنا دو۔

صوفیہ: (خفگی سے احتجاجاً) سارہ......

(سارہ مزید کچھ کہے بغیر وہ کتاب پکڑے اٹھ کر کمرے سے نکل جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : عمر کا گھر
وقت : رات
کردار : عمر، حسن، سعیدہ، سلیمہ، توقیر

(سب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ سلیمہ بے حد غصے میں کہہ رہی ہے جبکہ سعیدہ اور حسن پریشان اور شرمندہ نظر آ رہے ہیں...... غصے سے)

سلیمہ: جب ہم نے آپ لوگوں سے کہا بھی تھا کہ اس جھگڑے میں شہلا کا نام نہیں آنا چاہئے تو پھر آپ نے کیوں اس کا نام ہر جگہ لیا۔

سعیدہ: (بے چارگی سے) میں قسم کھانے پر تیار ہوں سلیمہ مجھے تو پتہ بھی نہیں ہے کہ محلے اور خاندان والوں کو کس طرح یہ سب پتہ چلا ہے۔ میں نے تو کسی کے سامنے شہلا کا نام نہیں لیا۔

توقیر: (غصے سے) جھوٹ مت بولیں آپا...... پورے خاندان میں ہر ایک کو پتہ ہے سب کچھ...... اگر ہم نے کسی کو کچھ نہیں بتایا تو یقیناً یہ کام آپ نے ہی کیا ہوگا۔

سلیمہ: میری معصوم بچی کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی۔

(بات کرتے کرتے رونے لگتی ہے۔ عمر بھی بے حد اپ سیٹ نظر آنے لگتا ہے۔ سعیدہ اور حسن بھی بے حد پریشان نظر آ رہے ہیں)

جنید سے رشتہ ٹوٹ گیا۔ خاندان میں اب کون کرے گا میری بیٹی سے شادی۔ گھر بیٹھی رہ جائے گی میری بیٹی۔

سعیدہ: کیوں گھر بیٹھی رہ جائے گی۔ میں عمر کے ساتھ بیاہ کر لے آؤں گی اسے اپنے گھر......

(عمر کو ان کی بات پر جیسے کرنٹ لگتا ہے۔ اتنے ہی ہکا بکا سلیمہ اور توقیر ہوتے ہیں)

بس تم لوگ مان جاؤ......

توقیر: (بے حد الجھ کر بیوی کو دیکھتا ہے) عمر کے ساتھ......؟

سعیدہ: (سعیدہ ایکدم اپنا دوپٹہ توقیر کے سامنے پھیلا دیتی ہے) بڑی غلطیاں کی ہیں ہم لوگوں نے......

(عمر اب بھی ہکا بکا ہے لیکن بول نہیں پا رہا) لیکن اب کوئی غلطی نہیں ہوگی۔ تم مجھے اپنی بیٹی دے دو میں شہلا کو ساری عمر سر پر بٹھا کر رکھوں گی۔

توقیر: (عمر کو دیکھتے ہوئے) لیکن عمر...... تو شہلا سے شادی نہیں کرتا۔

سعیدہ: (عمر کو دیکھے بغیر اعتماد سے) وہ ماضی کی بات تھی...... ٹھوکر کھائی سنبھل گیا۔ سبق سیکھ لیا اس نے...... اب ماں باپ کی نافرمانی نہیں کرے گا۔

(سلیمہ اور توقیر الجھے ہوئے انداز میں سعیدہ کو دیکھتے ہیں پھر سلیمہ کہتی ہے)

سلیمہ: ہم لوگ شہلا سے پوچھ کر بتائیں گے آپ کو...... اس کے پوچھے بغیر ہاں نہیں کر سکتے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : شہلا کا گھر (شہلا کا بیڈ روم)
وقت : رات
کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا کا چہرہ چمک رہا ہے اور وہ بے حد سنجیدہ بیٹھی ماں سے کہتی ہے)

شہلا: ہاں کروں گی میں عمر سے شادی...... آپ ہاں کر کے آئیں۔

سلیمہ: سوچ لو شہلا میں......

شہلا: سوچ لیا ہے میں نے۔

(سلیمہ اور وہ بہت دیر تک ایک دوسرے کو کھڑی دیکھتی رہتی ہیں پھر سلیمہ تھکے ہوئے انداز میں پلٹ کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔ شہلا بے حد خوش کمرے میں پھر رہی ہے۔ یوں جیسے اسے اپنی خوشی پر قابو ہی نہ رہا ہو۔ پھر وہ کمرے کی کھڑکی میں جا کر کھڑی ہوتی ہے۔ جہاں سے عمر کا صحن نظر آ رہا ہے۔ اس کا انداز بے حد فاتحانہ ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : عمر کا گھر
وقت : رات
کردار : عمر، سعیدہ، حسن

(عمر بے حد شاکڈ انداز میں ماں سے بات کر رہا ہے)

عمر: ایسی کوئی بات کرنے سے پہلے آپ کو مجھ سے تو بات کرنی چاہئے تھی۔

سعیدہ: (سنجیدہ) تم کو اندازہ ہے کہ اس وقت شہلا اور شہلا کے ماں باپ کے دل پر کیا گزر رہی ہے۔ تمہاری بیوی کی حماقت اور شک کی وجہ سے اس کی زندگی برباد ہو رہی ہے۔

عمر: (قدرے مدھم آواز) اندازہ ہے مجھے...... اور میں شرمندہ بھی ہوں۔ خالہ اور خالو سے معذرت بھی کر چکا ہوں۔ شہلا سے بھی کرلوں گا لیکن......

سعیدہ: (خفگی سے) تمہاری معافی سے اس کی شادی جنید سے ہو جائے گی......؟ خاندان اور محلے میں ہونے والی اس کی بدنامی ختم ہو جائے گی۔

عمر: (خفا) لیکن مجھ سے شادی بھی ہوئی تو کسی کی زبان بند نہیں ہوگی۔ پہلے اگر لوگ الزام لگاتے تھے تو اب انہیں ثبوت مل جائے گا۔

سعیدہ: (بے ساختہ) لوگوں کو جو کہنا ہے کہیں کم از کم شہلا کا گھر تو بس جائے گا۔

عمر: (بے بس) میں کیسے شادی کرلوں اس سے...... میں اسے ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن کی طرح سمجھتا رہا ہوں۔

سعیدہ: (بے اختیار) پر وہ تمہاری بہن ہے نہیں۔

عمر: میں......

سعیدہ: (التجائیہ انداز میں) تم نے سارہ سے شادی پر ضد کی میں نے دل پر پتھر رکھ کر تمہاری بات مان لی۔ اب شہلا سے شادی کر کے ہماری بات نہ سہی اس کی اور اس کے ماں باپ کی عزت رکھ لو۔

(بات کرتے کرتے رونے لگتی ہے) ورنہ اس بچی کی زندگی تو برباد ہو جائے گی۔ کتنی بار ظلم کریں گے ہم لوگ اس کے ساتھ۔

(عمر بے حد بے بسی کے عالم میں اٹھ کر وہاں سے چلا جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 11

مقام : سارہ کا گھر (لاؤنج)
وقت : دن
کردار : سارہ، زروہ، آٹھ نو ماہ کا بچہ

(سارہ بچے کو گود میں لئے اس کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہے اس کے چہرے پر عجیب سا تاسف

ہے۔ زروہ اس کے قریب صوفے پر بیٹھی باتیں کر رہی ہے۔ سارہ چپ چاپ کچھ بھی کہے بغیر اس کی باتیں سن رہی ہے)

زروہ: کتنا سمجھاتی رہی میں تمہیں کہ اتنا Timid بننے کی ضرورت نہیں ہے سسرال میں...... اتنی قربانیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن تم نے کسی کی بات نہیں سنی۔ تمہیں عمر کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اس کے پاؤں میں بچھ بچھ کر تم نے اسے تمہیں پاؤں کے نیچے روندنے کی عادت تو خود ڈالی۔

سارہ: (بے بسی سے تھکے ہوئے) اب بس کرو زروہ...... تم سے زیادہ ملامت کرتی رہی ہوں میں اپنے آپ کو...... جانتی ہوں سارا قصور میرا ہی تھا۔ میں جن Values پر یقین رکھتی تھی وہ غلط ہیں...... میں جان گئی ہوں۔

زروہ: (بات بدلتی ہے) باتیں تو عمر کو بھی سنائی ہیں میں نے اور بلال نے...... بلکہ باتیں نہیں بے عزتی کی ہے اس کی...... دو دفعہ آیا ہے ہمارے گھر...... دوسری بار تو میں سامنے ہی نہیں آئی اس کے...... میرا دل نہیں چاہا اس کی شکل دیکھنے کو......

سارہ: (مدھم آواز میں) بلال بیسٹ فرینڈ ہے اس کا...... بلال کو تو بھی نہیں چھوڑ سکتا۔

زروہ: (خفگی سے) تمہیں چھوڑ سکتا ہے تو کسی کو بھی چھوڑ سکتا ہے وہ...... پتہ نہیں کیا کیا Reason دیتا ہے وہ طلاق کی...... بلال نے تو اچھی انسلٹ کی اس کی اس بات پر۔ اب کر رہا ہے شادی اسی کزن سے......

(سارہ کو جیسے کرنٹ لگتا ہے۔ وہ بے یقینی سے زروہ کو دیکھتی ہے جو کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اسی خفا انداز میں بتاتی ہے)

اگلے ہفتے نکاح ہے اس کا...... بلال سے بات ہوئی تھی اس کی فون پر......

(سارہ چپ کی چپ بیٹھی ہوئی ہے۔ زروہ اس کے تاثرات سے بے خبر بول رہی ہے)

بلال نے تو بہت برا بھلا کہا اسے...... کہہ رہا تھا ماں باپ نے مجبور کر دیا ہے۔ اس کزن کی منگنی ٹوٹ گئی تمہارے الزامات لگانے کی وجہ سے...... اسے قربانی کا بکرا بننا پڑ رہا ہے۔ بکواس کرتا ہے۔ اس کی مرضی ہے تبھی تو کر رہا ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : شہلا کا گھر
وقت : دن
کردار : شہلا، سلیمہ

(سلیمہ اور شہلا شادی کے ملبوسات سوٹ کیس میں رکھ رہی ہیں کمرے میں شہلا کے جہیز کا دوسرا سامان بھی پڑا ہوا ہے)

شہلا: فرنیچر کب تک ملے گا امی۔

سلیمہ: پتہ نہیں تمہارے ابو سے پوچھوں گی رات کو......

شہلا: اور میرا الیکٹرانکس کا سامان بھی خریدنا ہے ابھی۔

سلیمہ: وہ تو ایک دو دن میں خرید لیں گے سارا...... اس میں کہاں وقت لگتا ہے اتنا...... لیکن یہ باقی چیزوں کا جو بکھیڑا ڈالا ہوا ہے اس کی سمجھ نہیں آ رہی مجھے۔

شہلا: (مسکراتے ہوئے) بکھیڑا کیسا...... بس میں نے ہر چیز لے کر جانی ہے جہیز میں اور عمر کی پہلی بیوی سے زیادہ اچھی اور مہنگی۔

سلیمہ: چیزوں کے بغیر بھی قدر کریں گے وہ تمہاری...... ان کے طلاق یافتہ بیٹے کو اپنی کنواری بیٹی کا رشتہ دے رہے ہیں۔

شہلا: (بڑے فخریہ انداز میں) پھر بھی امی...... سارہ کے جہیز کا سامان چلے جانے کے بعد گھر خالی ہو گیا ہے ان کا۔ میں چاہتی ہوں میرا اتنا سامان ہو کہ ہر ایک کی زبان پر بس میرے جہیز کا ہی ذکر ہو۔

سلیمہ: (سنجیدہ) اور تمہارا ذکر چاہے نہ ہو......؟

شہلا: (مسکرا کر) میرے جہیز کا کریں گے تو میرا بھی کریں گے۔

سلیمہ: (ایکدم موضوع بدلتے ہوئے) عمر بڑا بجھا بجھا لگ رہا ہے مجھے۔ آپا کے گھر دو بار میرا آمنا سامنا ہوا لیکن......

شہلا: (الجھ کر) بجھا بجھا کیوں ہوگا......؟ کام میں مصروف رہتا ہے اس لئے ایسا لگا آپ کو۔

سلیمہ: پھر بھی میں......

شہلا: (بے حد برا مان کر بات کاٹتی ہے) آپ بھی کیسی عجیب عجیب باتیں ڈھونڈتی رہتی ہیں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : عمر، سعیدہ

(عمر بڑے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ جو چھوٹے بڑے ڈبوں سے بھرا ہوا ہے۔ تبھی سعیدہ بھی اندر آتی ہیں۔ وہ بڑی خوش اور پر جوش نظر آ رہی ہیں)

سعیدہ: ارے اچھا ہوا عمر تم آ گئے۔ ابھی یہ سامان آیا ہے۔ شہلا کے گھر سے جہیز کا......

(عمر کرسی پر بیٹھ کر اپنے جوتے اتارنے لگتا ہے۔ اس کا چہرہ بے تاثر ہے۔ سعیدہ اس پر غور کئے بغیر بات کرتی رہتی ہیں)

اسے اٹھا کر رکھنا ہے۔ پورا گھر بھر گیا ہے جہیز سے...... میں نے تو کہا بھی تھا سلیمہ سے کہ کیا ضرورت تھی ان تمام چیزوں کی...... پر وہ کہہ رہی تھی شہلا کی ضد تھی یہ۔

(ہنستی ہیں۔ پھر ایک ڈبہ کھول کر دیکھنے لگتی ہیں۔ عمر جوتے اٹھا کر اندر جاتا ہے۔ پھر چند لمحوں کے بعد واپس آتا ہے۔ قدرے خفگی سے)

عمر: میرے کمرے کی کیا حالت بنائی ہوئی ہے۔

سعیدہ: ارے کیا حالت بنانا ہے۔ وہ شہلا نے Paint کروایا ہے آج اور اب شام کو پردے بھیجے گی لگانے کے لئے۔ کل کارپٹ بھی آ جائے گا اور کہہ رہی تھی کہ......

(عمر مزید بات سنے بغیر کمرے سے نکل جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : سارہ کا گھر (ڈائننگ ٹیبل روم)
وقت : رات
کردار : حسین، صوفیہ، ثمرہ

(ثمرہ اور صوفیہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ڈنر کر رہی ہیں جب حسین آتے ہیں۔ کرسی پر بیٹھتے ہوئے)

حسین: سارہ کہاں ہے......؟

ثمرہ: (ثمرہ اور صوفیہ ایک دوسرے کو دیکھتی ہیں۔ پھر ثمرہ کہتی ہیں) وہ سو رہی ہے۔

حسین: (حیران ہو کر) اس وقت......؟

ثمرہ: ہاں......طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس کی۔

حسین: (چونک کر) کیوں کیا ہوا......؟

ثمرہ: (مدھم اور رنجیدہ انداز میں) زروہ آئی تھی آج......اس نے بتایا کہ عمر شادی کر رہا ہے اگلے ہفتے اپنی کزن کے ساتھ۔

(حسین کچھ دیر ثمرہ کو دیکھتا رہتا ہے۔ پھر ایکدم ٹیبل سے اٹھ جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈروم)

وقت : رات

کردار : سارہ، حسین

(سارہ کا بیڈروم نیم تاریک ہے، اور وہ اپنے بیڈ پر لیٹی ہوئی اندھیرے میں چھت کو گھور رہی ہے۔ جب حسین دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہیں اور لائٹ آن کرتے ہیں۔ سارہ کوئی حرکت نہیں کرتی وہ اسی طرح لیٹی رہتی ہے۔ حسین چپ چاپ آ کر اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ سارہ آنکھیں بند کر لیتی ہے۔ یوں جیسے باپ کا سامنا نہ کر پا رہی ہو۔ حسین اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر جیسے اس کی طبیعت چیک کرنا چاہتے ہوں)

حسین: بخار ہو رہا ہے......ڈاکٹر کے پاس جانا چاہئے۔

سارہ: (اسی طرح آنکھیں بند کئے) نہیں......ٹھیک ہو جائے گا صبح تک......میڈیسن لے لی ہے میں نے۔

حسین: (کچھ دیر خاموش رہ کر) اتنا کمزور تو نہیں سمجھتا تھا تمہیں۔

سارہ: (آنکھیں کھول کر دیکھتی ہے) میں بھی اپنے آپ کو اتنا کمزور نہیں سمجھتی تھی۔

حسین: انسان زندگی میں آزمائش کے بڑے ہونے سے نہیں ہارتا۔ حوصلہ ہارنے سے ہارتا ہے۔

(سارہ کچھ دیر چپ چاپ باپ کو دیکھتی رہتی ہے۔ پھر ایکدم اٹھ کر باپ کی گود میں منہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔ روتے ہوئے)

سارہ: میری سمجھ میں نہیں آتا میں نے اتنا بڑا دھوکہ کیسے کھایا۔

(حسین چہرے پر بے پناہ رنج لئے اس کے بالوں کو سلجھاتے رہتے ہیں)

میں کیوں عمر کو نہیں پہچان سکی......میں نے ایک دھوکے باز جھوٹے اور خودغرض آدمی کے ساتھ کیوں محبت کی۔ He hurt me like hell.

حسین: (رنجیدہ) جو کچھ ہوا اسے بھول جاؤ۔

Just move on.

سارہ: (اسی طرح روتے ہوئے) اس نے مجھے ایک ایسے بھنور میں چھوڑا ہے پاپا جس سے میں کبھی باہر نہیں آ سکتی، کبھی بھی۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : عمر کا گھر

وقت : رات

کردار : عمر، شہلا، سعیدہ، حسن، ملیحہ، تانیہ، کچھ دوسری عورتیں

(شہلا دلہن کے روپ میں عمر کے ساتھ گھر میں داخل ہو رہی ہے سعیدہ بڑے جوش سے اس کا استقبال کر رہی ہے۔ ملیحہ اور تانیہ بجھی بجھی ہیں۔ جبکہ عمر کا چہرہ بے تاثر ہے۔ شہلا بے حد خوش نظر آ رہی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : عمر کا گھر (چھت)

وقت : رات

کردار : عمر، ملیحہ

(عمر اپنے گھر کی چھت پر اندھیرے میں بیٹھا ایک سگریٹ پھونک رہا ہے۔ جب ملیحہ چھت پر آتی ہے۔ وہ عمر کو دیکھ کر کچھ رنجیدہ ہو کر کہتی ہے)

ملیحہ: بھائی......امی بلا رہی ہیں آپ کو۔

عمر: (اسی طرح سر جھکائے جھکائے) تم چلو...... میں آتا ہوں۔

(ملیحہ کچھ دیر کھڑی بڑے رنج کے عالم میں اس کو دیکھتی ہے پھر ہونٹ کاٹتی وہاں سے چلی جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : عمر کا گھر

وقت : رات

کردار : عمر، سعیدہ

(سعیدہ بڑی خوشی کے عالم میں سونے کا ایک سیٹ عمر کو تھما رہی ہے)

سعیدہ: یہ سیٹ منہ دکھائی میں شہلا کو دینا۔ کب سے سنبھال کر رکھا تھا میں نے......

(عمر چپ چاپ سیٹ پر ایک نظر ڈال کر سیٹ لے لیتا ہے)

کہ جس دن وہ میری بہو بنے گی تو اسے دوں گی۔

(وہ عمر کو بے اختیار گلے سے لگا کر کہتی ہیں)

میں بڑی خوش ہوں عمر تجھ سے......تو نے میری بات رکھ لی۔

(عمر کا چہرہ بے تاثر ہے۔ مگر اس کی آنکھیں بڑی رنجیدہ ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:19

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : عمر، شہلا

(عمر اپنے بیڈ روم میں شہلا کے پاس بیڈ پر بیٹھا اس کی طرف وہ سیٹ بڑھا رہا ہے۔ شہلا شرماتے ہوئے لیکن بڑی خوشی کے عالم میں وہ سیٹ لیتی ہے۔ وہ اسے کھول کر دیکھتی ہے، اور بڑی خوشی سے کہتی ہے)

شہلا: بڑا خوبصورت ہے۔

عمر: (اسی سپاٹ انداز میں) امی نے بنوایا ہے تمہارے لئے۔

(ایکدم اس کی مسکراہٹ کچھ بجھتی ہے۔ وہ سیٹ عمر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے)

شہلا: آپ پہنا دیں......دیکھیں مجھ پر کیسا لگتا ہے۔

(وہ سیٹ کا ڈبہ لے کر اسے بند کرتے ہوئے ایک طرف رکھتے ہوئے کہتا ہے)

عمر: میں جانتا ہوں تم پر اچھا ہی لگے گا۔ ضرورت کے وقت پہننا۔

(شہلا اس کی بات محسوس کرتی ہے۔ عمر کچھ دیر خاموش رہ کر جیسے کچھ لفظ ڈھونڈ رہا ہے۔ پھر کہتا ہے)

میں تم سے بہت شرمندہ ہوں۔

شہلا: کیوں......؟

عمر: میری وجہ سے تمہیں بہت زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔

شہلا: (بے حد مدھم آواز) ہاں بہت زیادہ......

عمر: (نادم انداز) اگر میرے بس مین ہوتا تو میں جنید کے ساتھ کبھی تمہاری منگنی نہ ٹوٹنے دیتا اور......

شہلا: (بے ساختہ بات کاٹتی ہے) اس وقت کسی دوسرے کی بات کرنا ضروری ہے کیا......؟

عمر: (بے حد رنجیدہ اور پشیمان) کاش یہ سب کچھ نہ ہوا ہوتا...... میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں تم سے شادی...... میں نے تمہارے حوالے سے اس طرح کبھی نہیں سوچا تھا، اور میں جانتا ہوں تم نے بھی میرے بارے میں یہ سب کچھ نہیں سوچا ہوگا۔

شہلا: جی......

عمر: زندگی بڑی عجیب چیز ہے۔

(وہ کہہ کر خاموش ہو جاتا ہے۔ دونوں کے درمیان خاموشی کا لمبا وقفہ آتا ہے۔ جسے شہلا توڑتی ہے۔ مدھم آواز میں)

شہلا: جو کچھ ہوا اسے بھول جائیں......

(عمر کا ہاتھ پکڑ کر) زندگی کو نئے سرے سے شروع کرنا چاہئے۔ آپ مجھے ہمیشہ بہت اچھے لگے ہیں اور میں ہمیشہ آپ سے......

عمر: (ہاتھ نرمی سے چھڑا کر بات کاٹتا ہے) تمہیں مجھ سے اظہار محبت کی ضرورت نہیں ہے میں جانتا ہوں کہ کن حالات کی وجہ سے تمہیں اس رشتہ کو قبول کرنا پڑ رہا ہے۔ مجبوری نہ ہوتی تو......

شہلا: (بے ساختہ) میں مجبور نہیں ہوں اور......

(اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتا ہے)

عمر: اس کمرے میں بہت زیادہ سامان بھر دیا ہے تم نے...... مجھے گھٹن ہونے لگی ہے۔ کل اگر یہاں سے کچھ چیزیں کم ہو جائیں تو مجھے بہتر لگے گا۔

(شہلا۔ بے حد الجھ کر کمرے کو دیکھتی ہے۔ جس کی دیواروں کو اس نے چھوٹی بڑی آرائشی اشیا سے بھر دیا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:20

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)

وقت : دن

کردار : عمر، شہلا

(عمر کمرے میں داخل ہوتا ہے اور کمرے میں داخل ہوتے ہی چونک جاتا ہے۔ وہاں کتابوں کا ریک نہیں ہے۔ وہ پلٹ کر اپنے پیچھے اندر آتی شہلا سے کہتا ہے)

عمر: کتابوں کا ریک کہاں ہے......؟

شہلا: وہ میں نے ہٹا دیا۔

عمر: کیوں......؟

شہلا: (بے حد اطمینان سے) آپ نے خود ہی سامان کم کرنے کو کہا تھا۔ کتابیں کون پڑھتا ہے یہاں...... میں نے انہیں اسٹور میں بند کر کے رکھ دیا، دیکھیں کتنی جگہ ہو گئی ہے یہاں۔

(بے حد عجیب نظروں سے شہلا کو دیکھتا ہے۔ پھر اس خالی کونے کو دیکھتا ہے۔ پھر کچھ کہے بغیر وارڈ روب کھول لیتا ہے اور کپڑے نکالنے لگتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:21

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : سارہ

(سارہ اپنے بیڈ پر بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی ہے۔ جب اس کا سیل بجنے لگتا ہے۔ وہ چونک کر سیل

فون کو دیکھتی ہے، اور پھر اٹھاتی ہے۔ اس پر اظفر کا نام آ رہا ہے۔ وہ کال ریسیو کرتے کرتے رک جاتی ہے۔ فون کچھ دیر بجتے رہنے کے بعد بند ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر بعد سیل دوبارہ بجنے لگتا ہے۔ سارہ اب بھی اسی طرح بیٹھی فون کو دیکھتی رہتی ہے۔ فون کچھ دیر کے بعد بند ہو جاتا ہے۔ سارہ فون آف کر کے رکھ دیتی ہے اور دوبارہ کتاب پڑھنے لگتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:22

مقام : عمر کا گھر (کچن)

وقت : دن

کردار : شہلا، سعیدہ

(شہلا جمائیاں لیتی ہوئی کچن میں آتی ہے۔ جہاں سعیدہ صبح صبح ناشتہ تیار کر رہی ہے)

سعیدہ: ارے شہلا تم کیوں اٹھ گئی اتنی سویرے......؟

شہلا: عمر کو ناشتہ تیار کر کے دینا ہے۔

سعیدہ: ارے یہ ایسا کون سا بڑا کام ہے۔ پہلے بھی میں دے رہی تھی اب بھی دے دوں گی۔ تم کیوں خواہ مخواہ نیند خراب کر رہی ہو۔

(بڑے پیار سے) جاؤ جا کر سو جاؤ۔ ابھی تو دو مہینے میں نے کسی کام کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دینا۔ سارے چاؤ پورے کرنے ہیں اپنی بہو کے میں نے۔

(شہلا اسی طرح جمائیاں لیتی باہر نکل جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:23-A

مقام : شاپنگ مال

وقت : رات

کردار : سارہ، صوفیہ

(سارہ صوفیہ کے ساتھ شاپنگ مال میں ونڈو شاپنگ کر رہی ہے صوفیہ کی نظر ایک شاپ میں ڈسپلے پر لگے بیگ پر پڑتی ہے۔ وہ سارہ کو متوجہ کر کے رکتی ہے)

صوفیہ: دیکھو اچھا بیگ ہے۔

(سارہ بھی کھڑی ہو کر دیکھنے لگتی ہے)

پرائس دیکھوں......؟

(سارہ کو ماضی کا ایک سین یاد آتا ہے)

// FLASH BACK //

(عمر اور سارہ کا شاپنگ کرتے ہوئے بیگ دیکھنا اور سارہ کا اسے مہنگا کہتے ہوئے نہ خریدنا)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 23-B

مقام : شاپنگ مال

وقت : رات

کردار : سارہ، صوفیہ

(سارہ بے اختیار مال میں ونڈو کے سامنے کھڑی بڑبڑاتی ہے)

سارہ: 3000 روپے...... بہت مہنگا ہے۔

We can't afford.

صوفیہ: (کچھ حیران) کیوں......؟ Reasonable ہے۔ پہلے بھی تو اتنے ہی مہنگے بیگز لیتے ہیں ہم......

(سارہ بے حد الجھ کر بے حد خالی نظروں سے صوفیہ کو دیکھتی ہے صوفیہ ایک دم جیسے سمجھ جاتی ہے۔ بے ساختہ کہتی ہے)

تم عمر کے گھر میں نہیں ہو اب۔

(سارہ اسے دیکھتی رہتی ہے۔ پھر ایک دم اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگتے ہیں۔ گھبراتی ہے)

Don't start it now.

(سارہ اس ونڈو میں پڑے بیگ کو دیکھتے ہوئے روتی رہتی ہے آس پاس سے گزرتے ہوئے لوگ اسے حیرانی سے دیکھتے ہیں۔ لیکن سارہ کو جیسے کچھ ہوش نہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 24

مقام : سائیکاٹرسٹ کا آفس

وقت : دن

کردار : سائیکاٹرسٹ، سارہ

(سارہ سائیکاٹرسٹ کے پاس بیٹھی ہے)

سائیکاٹرسٹ: کیا چیز اپ سیٹ کرتی ہے آپ کو بار بار......؟

سارہ: سب کچھ......

سائیکاٹرسٹ: سب کچھ کیا......؟

سارہ: جو کچھ ہوا۔

سائیکاٹرسٹ: اور یہ اس لئے ہے کیونکہ آپ اس ''سب کچھ'' کو اپنے ذہن سے نکالنے کی کوشش نہیں کر رہیں۔

سارہ: I do but I fail.

سائیکاٹرسٹ: کیوں......؟

سارہ: پتہ نہیں...... بس یہ احساس کہ...... He tricked me. He used me. He dumped me.

یہ احساس میں اپنے اندر سے نہیں نکال پا رہی۔

سائیکاٹرسٹ: بس......؟ یا کچھ اور بھی ہے......؟

سارہ: پتہ نہیں......

سائیکاٹرسٹ: Just do one thing. آپ کے دل میں جو بھی ہے۔ ہر روز رات کو کاغذ پر لکھ لیں اور پھر پھاڑ دیں۔ سارا غصہ، ساری مایوسی، ساری شکایتیں...... وہ سب کچھ جو آپ اپنے شوہر کے خلاف اپنے دل میں محسوس کرتی ہیں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 25

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : سارہ

(سارہ اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی ایک کاغذ پر کچھ لکھ رہی ہے۔اس کے چہرے پر رنج ہے۔اس کے بعد وہ کاغذ کو اٹھا کر پھاڑ دیتی ہے اور ویسٹ پیپر باسکٹ میں پھینکتی ہے۔
کیمرہ اب ویسٹ پیپر باسکٹ اور آس پاس کے کارپٹ کو فوکس کرتا ہے۔ جو پھٹے کاغذ کے ٹکڑوں سے بھرا ہوا ہے۔سارہ اب نئے کاغذ پر لکھ رہی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:26

مقام : سائیکاٹرسٹ کا آفس

وقت : دن

کردار : سارہ، سائیکاٹرسٹ

(سارہ پھر سائیکاٹرسٹ کے سامنے بیٹھی ہے)

سائیکاٹرسٹ: اب کیسا محسوس کر رہی ہیں آپ......؟ Better۔

سارہ: (سنجیدہ) ہاں......

سائیکاٹرسٹ: (مسکراتا ہے) گڈ...... Self ventilation worked for you.

سارہ: (الجھے انداز میں) اب بس ایک چیز سمجھ نہیں آرہی۔

سائیکاٹرسٹ: کیا......؟

سارہ: (الجھے انداز میں) میں اس کے بغیر ساری زندگی کیسے گزاروں گی......؟ ہم نے تو اپنی زندگی کے اگلے پچاس سال ایک دوسرے کے ساتھ پلان کئے تھے پھر اب......(وہ بات ادھوری چھوڑ کر ایک بار)
کیسے......؟

(پھر رونے لگتی ہے۔سائیکاٹرسٹ جیسے بے بسی سے سانس لیتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:27

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : عمر، شہلا

(عمر اپنے کمرے میں بیٹھا ہے اور کباب کھا رہا ہے جبکہ شہلا پاس بیٹھی ہے۔عمر کا چہرہ بے تاثر ہے)

شہلا: کیسے ہیں......؟

عمر: (بے تاثر آواز میں) اچھے ہیں۔

شہلا: (جیسے مایوس ہوتی ہے) بس اچھے ہیں۔

عمر: اور کیا کہنا چاہئے......؟

شہلا: پہلے تو بہت تعریف کیا کرتے تھے میرے ہاتھ کے پکے کھانے کی......اور اب کبھی بغیر پوچھے بات تک نہیں کرتے۔

عمر: (اسی انداز میں کھانا کھاتے ہوئے) کھانا کھا لیتا ہوں تو اس کا یہی مطلب ہے کہ اچھا ہے۔

شہلا: چند لفظ بولنے سے دل بڑھ جاتا میرا......

عمر: (بات بدل کر) تم وقت ضائع مت کیا کرو میرے لئے کھانے پکانے پر...... دوسرے کاموں پر لگایا کرو۔

شہلا: (جیسے شاک لگتا ہے اسے) میں وقت ضائع کرتی ہوں......؟ میں اپنے شوق سے آپ کے لئے کھانا بناتی ہوں۔ ہمیشہ سے بناتی ہوں اور آپ ہمیشہ شوق سے کھاتے تھے۔

عمر: (کہتے ہوئے اٹھ جاتا ہے) اب شوق نہیں رہا مجھے اسی لئے کہہ رہا ہوں تم سے۔

(شہلا رنج سے اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:28

مقام : عمر کا گھر (صحن)

وقت : دن

کردار : سعیدہ، شہلا

(سعیدہ اور شہلا صحن میں بیٹھی باتیں کر رہی ہیں۔سعیدہ چاول چن رہی ہے اور ساتھ شہلا سے کہتی ہے)

سعیدہ: عمر کوئی بات وات کرتا ہے......؟

شہلا: باتیں کہاں کرتے ہیں۔صبح میرے اٹھنے سے پہلے چلے جاتے ہیں اور رات کو اتنی دیر سے آتے ہیں۔آتے ہی سونے کے لئے لیٹ جاتے ہیں۔

سعیدہ: (کچھ دیر چپ رہ کر جیسے کچھ سوچ کر) جب وہ یہاں ہوتی تھی تو تب تو بڑی باتیں کرتا

تھا۔ جتنا بھی دیر سے آتا۔

(شہلا کے چہرے کا رنگ بدلتا ہے) کمرے سے دونوں کے ہنسنے بولنے کی آوازیں آ رہی ہوتی تھیں۔ اب تو بس...... کہوں گی میں اس سے کہ تمہیں کہیں لے کر جایا کرے جیسے اسے ہر ہفتے گھمانے لے جاتا تھا۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:29

مقام : عمر کا گھر

وقت : شام

کردار : عمر، شہلا، سعیدہ

(عمر کمرے میں بیٹھا ہے شہلا اس کے سامنے کھانا کھا رہی ہے جب سعیدہ کہتی ہے)

سعیدہ: جب سے شادی ہوئی ہے شہلا کو کہیں گھمانے پھرانے ہی نہیں لے گئے۔ کہیں گھمانے پھرانے لے جاتے۔

شہلا: میں نے تو کتنی بار کہا ہے ان سے خالہ کہ سمندر پر لے جائیں۔ پر سنتے کہاں ہیں۔

عمر: (کھانا کھاتے ہوئے) میں بہت مصروف ہوں آج کل تم تانیہ کے ساتھ چلی جاؤ کسی دن۔

سعیدہ: (طنزیہ انداز میں) لو بھلا شوہر کی بجائے نندوں کے ساتھ بھیج رہے ہو اسے۔ کبھی سارہ کو تو نہیں بھیجا تھا اکیلے۔

سعیدہ: (عمر کا ہاتھ رکتا ہے۔ طنزیہ انداز میں) اسے تو ہر ہفتے اس کے ماں باپ کے گھر سے لے جاتے تھے اور......

عمر: (بات کاٹتا ہے تلخی سے) سارہ کا ذکر کیوں کر رہی ہیں......؟

سعیدہ: کیوں اس کا ذکر کیوں نہ کروں۔

(عمر اپنے سامنے پڑے کھانے کے برتن اٹھا کر دور پھینکتا ہوا کھڑا ہو جاتا ہے اور بے حد غصے میں کہتا ہے)

عمر: وہ اس گھر سے چلی گئی...... چلی گئی...... کوئی، دوبارہ اس کے بارے میں ایک لفظ نہیں کہے گا مجھ سے۔

(وہ کہہ کر کمرے سے نکل جاتا ہے، سعیدہ اور شہلا ہکا بکا انداز میں ایک دوسرے کو دیکھتی رہ جاتی ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:30

مقام : ساحل سمندر

وقت : دن

کردار : سارہ، صوفیہ

(سارہ ساحل سمندر پر چپ چاپ بیٹھی دور ایک چٹان پر بیٹھے ایک جوڑے کو دیکھ رہی ہے۔ جو آپس میں بڑی محبت کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔ اس کی آنکھوں میں رنج ہے۔ تبھی صوفیہ آتی ہے اور اسے ایک بھٹہ تھماتی ہے)

صوفیہ: یہ لو...... کھاؤ۔

(گہرا سانس لے کر مسکرا کر سمندر کو دیکھ کر) کتنے مہینوں کے بعد نکلے ہیں باہر......

(سارہ بھٹہ ہاتھ میں لئے ابھی بھی اس جوڑے کو دیکھ رہی ہے)

اچھا لگ رہا ہے نا......؟

سارہ: (جیسے چونک کر) کیا......؟

صوفیہ: (کچھ خفا ہو کر) یہاں آ کر......؟

(آنکھوں میں نمی کے ساتھ دور بیٹھے ہوئے اس جوڑے کو دیکھ کر جیسے خود کلامی کرتی ہے)

سارہ: میں اس کے ساتھ مہینے میں ایک بار یہاں آئی تھی۔ ہم وہاں بیٹھتے تھے جہاں وہ دونوں بیٹھے ہیں۔ اسی طرح باتیں کرتے تھے۔ اسی طرح ہنستے تھے۔

صوفیہ: (بڑے چبھنے والے انداز میں کہتی ہے) اب وہ اپنی نئی بیوی کے ساتھ آتا ہوگا یہاں۔

(سارہ کی آنکھوں کی افسردگی بڑھتی ہے)

اس کے ساتھ باتیں کرتا ہوگا اس کے ساتھ ہنستا ہوگا۔

(بھٹہ کھاتے ہوئے توقف کے بعد)

اور بھٹہ بھی کھاتا ہوگا۔

(سارہ ہاتھ میں پکڑا بھٹہ دیکھتی ہے۔ پھر اسے بڑے آرام سے وہیں چٹان پر رکھ دیتی ہے اور اٹھ کر کھڑی ہوتی ہے۔ صوفیہ حیرانی سے اسے دیکھتی ہے۔ آواز دیتی ہے)

سارہ...... سارہ۔

(پھر خود بھی اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:31

مقام : ساحل سمندر
وقت : شام
کردار : عمر، شہلا

(شہلا چٹان پر عمر کے ساتھ بیٹھی بھٹہ کھا رہی ہے۔ عمر سمندر کو گہری سوچ میں دیکھ رہا ہے)

شہلا: کوئی بات کریں۔
عمر: (چونک کر) کیا بات......؟
شہلا: کوئی بھی بات......؟
عمر: (سنجیدہ) تم کرو باتیں۔
شہلا: (بڑے لاڈ سے) میں تو اتنی دیر سے کر رہی ہوں۔ آپ بھی تو کچھ کہیں نا۔ اتنی دیر سے چپ بیٹھے ہیں۔
عمر: (جیسے کوشش کر کے کچھ سوچتا ہے پھر بے بسی سے) کیا بات کروں......؟
شہلا: سمندر کتنا خوبصورت ہے۔
عمر: ہاں......
شہلا: بڑا گہرا ہوتا ہے۔
عمر: ہاں۔
شہلا: انسانوں کی طرح۔
عمر: (بے ساختہ) انسانوں سے کم۔
شہلا: (چونک کر) کیا مطلب......؟
عمر: (چپ رہ کر) کچھ نہیں......
شہلا: (دوبارہ سمندر کو دیکھتی ہوئی) میں ہمیشہ سوچتی تھی کبھی آپ کے ساتھ یہاں آؤں گی۔
عمر: (سنجیدہ) میرے ساتھ تو بہت بار آئی تھی تم یہاں۔

(بھٹہ کھاتے کھاتے بڑے پیار سے عمر کے کندھے کے ساتھ لگتی ہے)

شہلا: وہ تو سب لوگوں کو بھی لاتے تھے آپ ساتھ...... میں تو اکیلے آنا چاہتی تھی آپ کے ساتھ۔
عمر: (ایکدم کھڑا ہو جاتا ہے) چلتے ہیں۔
شہلا: (حیرانی سے) ابھی تو آئے ہیں۔

عمر: شام ہو رہی ہے۔
شہلا: (برا مان کر) بھٹہ تو کھا لوں میں......

(عمر پھر بیٹھ جاتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد عمر کی طرف بھٹہ بڑھا کر)

آپ کھائیں گے......؟

عمر: (سر ہلا کر) نہیں......
شہلا: (پیار سے) میرے لئے۔
عمر: (منہ دوسری طرف کرتا ہے) مجھے پسند نہیں ہے یہ......

(شہلا الجھ کر دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:32

مقام : سارہ کا گھر
وقت : دن
کردار : سارہ، اظفر

(سارہ کے لاؤنج میں فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔ کچھ دیر بجتی رہتی ہے۔ پھر سارہ اندر داخل ہو کر فون اٹھاتی ہے)

سارہ: ہیلو......
اظفر: (بے ساختہ) Thank God
آپ نے فون تو اٹھایا۔
سارہ: (الجھ کر) سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔
اظفر: (بے ساختہ) آپ کی اس بات سے مجھے یقین آ گیا کہ میں سارہ حسین سے ہی بات کر رہا ہوں۔
سارہ: (بے ساختہ پہچانتی ہے) اظفر......
اظفر: (ہنستا ہے) ارے......It's a miracle...... آپ نے تو پہچان لیا مجھے......؟
سارہ: (بات بدل کر) کیسے ہیں آپ......؟
اظفر: Fit and Fine.

آپ کیسی ہیں......؟

سارہ: میں ٹھیک ہوں۔

اظفر: پچھلے تین ہفتوں سے تقریباً ہر روز دو تین بار تو کال کرتا ہوں میں آپ کو......آپ کا سیل تو ہمیشہ آف ملتا ہے اور گھر پر آپ کبھی سو رہی ہوتی ہیں۔کبھی Available نہیں ہوتی۔

سارہ: (گول مول انداز) ہاں وہ بس کچھ ایسے ہی ہے۔

اظفر: کیا کر رہی تھیں......؟

سارہ: کچھ نہیں......

اظفر: (چھیڑنے والے انداز میں) اور اس وقت یہی کرتی ہیں......؟

سارہ: (چونک کر) ہاں......

اظفر: تو پھر کچھ کر لیا کریں۔

سارہ: کیا......؟

اظفر: مجھ سے بات۔

سارہ: (بات بدل کر) آپ کی جاب کیسی جا رہی ہے......؟

اظفر: اے ون......

سارہ: آنٹی ثمینہ کیسی ہیں......؟

اظفر: Perfectly alright.

سارہ: اور......؟

اظفر: (کچھ خاموش رہ کر) آپ کی Divorce کا سن کر بڑا افسوس ہوا مجھے۔
(توقف کے بعد) لیکن اس سے کم جتنا آپ کی شادی کا سن کر ہوا تھا۔

سارہ: (بے اختیار ہنس پڑتی ہے) اچھا......افسوس ہوا تھا آپ کو......؟

اظفر: (بے ساختہ مسکرا کر) خوشی تو ہو نہیں سکتی تھی۔آپ کو ہنستے سن کر اچھا لگا۔اگر آپ کو برا نہ لگے تو کسی دن ملنے آؤں آپ سے......؟

سارہ: (کچھ دیر کے بعد) ہاں......کیوں نہیں۔

اظفر: Thanks......مجھے لگا آپ منع کریں گی۔

سارہ: (حیران) کیوں......؟

اظفر: (جتاتے ہوئے) مجھے Discourage کرنا پسند ہے نا آپ کو......

سارہ: (بے ساختہ) ایسا تو نہیں ہے۔

اظفر: (جتاتے ہوئے) تاریخ تو یہی کہتی ہے۔

(سارہ کچھ چپ رہتی ہے۔اظفر جلدی سے بات بدلتا ہے)

اچھا میں آپ کو دوبارہ فون کروں گا۔ایک میٹنگ شروع ہونے والی ہے ہماری......

(فون رکھتے ہوئے)

Bye and take care.

سارہ: Thank you.

(وہ ریسیور پکڑے کچھ سوچتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:33

مقام : بلال کا گھر

وقت : شام

کردار : بلال، زروہ، عمر

(زروہ دروازہ کھولتی ہے سامنے عمر ہے۔وہ کچھ کہے بغیر دروازہ کھلا چھوڑ کر اندر چلی جاتی ہے اور آواز دیتے ہوئے بیڈروم میں جاتی ہے)

زروہ: بلال عمر آیا ہے، اور مجھے چائے بنانے کے لئے مت کہنا میں فارغ نہیں ہوں۔

(عمر سنتا ہے اس کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوتا ہے لیکن وہ وہیں کھڑا رہتا ہے۔تبھی بلال نکلتا ہے)

بلال: اوہ عمر......آؤ اندر۔

عمر: نہیں بس یہیں ٹھیک ہے۔مجھے کام تھا اس۔

بلال: (بازو سے پکڑ کر اندر لاتا ہے) اندر تو آؤ، زروہ کا تو تمہیں پتہ ہی ہے اب تک ناراض ہے وہ تم سے......بیٹھو۔بزنس کیسا جا رہا ہے......؟ رضوان بتا رہا تھا کہ کوئی بڑا کانٹریکٹ کیا ہے ابھی Recently تم نے۔

عمر: (مسکراتے ہوئے) ہاں......ایک اٹالین کمپنی کے ساتھ مل کر کام کروں گا اب میں......اور فیکٹری بنانے میں بھی مدد کریں گے وہ۔

بلال: That's Wonderful.
بزنس میں پاؤں جم گئے تمہارے۔

عمر: (ایک چیک نکال کر) ہاں...... یہ ایک چیک ہے۔ تم انکل حسین کو دے دینا۔ سارہ سے کچھ رقم قرض لی تھی میں نے...... وہ واپس کر رہا ہوں۔ میں خود جانا چاہتا تھا لیکن ہمت نہیں ہو رہی۔

بلال: (چیک لے کر) میں دے دوں گا۔

عمر: (بہت دیر خاموش رہ کر کچھ جھجکتے ہوئے) سارہ کیسی ہے......؟

بلال: (غور سے عمر کا چہرہ دیکھ کر) ویسی ہی ہے جیسے پہلے تھی۔ زروہ بتا رہی تھی کہ Mentally بہت اپ سیٹ ہے۔ کسی سائیکاٹرسٹ سے علاج کروا رہی ہے۔ نروس بریک ڈاؤن ہو گیا تھا اس کا...... تمہاری شادی کے بعد۔

(عمر چونک کر اسے دیکھتا ہے اور ایکدم بہت اپ سیٹ ہوتا ہے)

چائے پیو گے......؟

عمر: (ایکدم اٹھ کھڑا ہوتا ہے) نہیں......

(اٹکتے ہوئے کہہ کر نکل جاتا ہے)

مجھے جانا ہے...... پھر آؤں گا تو۔

(بلال اسے جاتا دیکھتا رہتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:34

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈروم)

وقت : رات

کردار : عمر، شہلا

(عمر اپنے بیڈ پر لیٹا کنپٹیاں مسل رہا ہے۔ یوں جیسے اس کے سر میں درد ہو رہا ہے۔ تبھی شہلا چائے کا کپ لے کر کمرے میں داخل ہوتی ہے اور قدرے تشویش کے عالم میں عمر کے پاس چائے کا کپ رکھ کر بیٹھتی ہے)

شہلا: بہت درد ہو رہا ہے......؟

عمر: ہاں......

شہلا: (وہ عمر کے ماتھے پر ہاتھ رکھتی ہے) لائیں میں سر دبا دوں۔

(عمر بے اختیار اس کا ہاتھ ہٹاتا ہے اور اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے شہلا کو اس کے ہاتھ جھٹکنے سے جیسے تکلیف ہوتی ہے)

عمر: نہیں ٹھیک ہو جاؤں گا خود ہی...... میڈیسن لے لی ہے میں نے۔

(عمر اٹھ کر چائے پینے لگتا ہے شہلا اس کے پاس بیٹھی رہتی ہے عمر چائے پیتے ہوئے اس کی نظروں سے الجھ کر کہتا ہے)

تم جاؤ جا کر اپنا کام کرو۔

شہلا: (جتانے والے انداز میں) آپ کے پاس بیٹھنا بھی میرا کام ہے۔

عمر: میں تھوڑی دیر اکیلے لیٹا رہوں گا تو ٹھیک ہو جاؤں گا۔

(شہلا کو اس کی بات سے بے حد رنج پہنچتا ہے، وہ اٹھ کر باہر نکل جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:35

مقام : سارہ کا گھر

وقت : شام

کردار : سارہ، اظفر، ثمرہ

(ثمرہ اظفر کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی اندر ڈرائنگ میں آ رہی ہے اظفر کے ہاتھ میں پھول ہیں جنہیں وہ ٹیبل پر آ کر رکھ دیتا ہے)

ثمرہ: مجھے تو بہت خوشی ہو رہی ہے۔ تمہیں اس طرح یہاں دیکھ کر...... ثمینہ بھی ساتھ آ جاتی تو میں بھی گپ شپ لگاتی۔

اظفر: (مسکرا کر) پچھلی بار ممی مجھے ساتھ لے کر نہیں آئیں۔ اس بار میں انہیں ساتھ نہیں لایا۔

ثمرہ: (ہنس کر کہتی ہے) چلو پھر اگلی بار تم دونوں ساتھ آنا، بیٹھو میں ذرا سارہ کو بلا کر لاتی ہوں۔ وہ تو حیران ہی ہو جائے گی تمہیں دیکھ کر......

(کہتے ہوئے جاتی ہے۔ اظفر بیٹھ جاتا ہے تھوڑی دیر کے بعد سارہ کمرے میں نروس جھجکتی داخل ہوتی ہے۔ اظفر اسے دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے)

سارہ: ہیلو......

اظفر: ہیلو...... میں نے شاید یوں اچانک آ کر پریشان کر دیا آپ کو......؟

ساره: نہیں پریشان نہیں حیران......

اظفر: (پھول اٹھا کر دیتا ہے) Happy Birthday!

(سارہ شاکڈ ہوتی ہے پھر جیسے خود کو سنبھالتے ہوئے پھول پکڑتی ہے)

سارہ: تھینک یو......لیکن آپ کو کیسے پتہ چلا کہ......

اظفر: جب پہلی بار آپ سے ملا تو ہم نے ایک دوسرے سے پوچھا تھا۔

سارہ: (الجھ کر مسکرا کر) اوہ......ہاں......اتنے سال پرانی بات......آپ کو یاد ہے۔

اظفر: (معنی خیز انداز میں) آپ کی ہے اس لئے یاد ہے۔

سارہ: پلیز بیٹھیں۔

اظفر: نہیں میں بیٹھنے نہیں آیا......آپ کو لینے آیا ہوں۔

سارہ: (تبھی ثمرہ اندر داخل ہوتی ہے) مجھے لینے......؟

اظفر: لیکن آنٹی سے پوچھنا ہوگا مجھے۔

ثمرہ: (کچھ چونک کر) کیا بھئی......؟

اظفر: میں سارہ کو ذرا باہر ڈنر کے لئے لے جانا چاہتا ہوں۔ آج ان کی برتھ ڈے ہے تو میں چاہتا ہوں یہ مجھے ڈنر کرائیں۔

ثمرہ: (بے ساختہ خوش ہو کر) ارے پلیز ضرور...... بہت خوشی سے۔ اچھا ہے کچھ آؤٹنگ ہوگی اس کی بھی۔

سارہ: (جلدی سے) تھینک یو......لیکن مجھے کچھ کام ہے۔

ثمرہ: (بات کاٹ کر) کوئی کام نہیں ہے تمہیں...... اگر ہے بھی تو میں کرلوں گی۔ تم کپڑے Change کرو اور جاؤ اظفر کے ساتھ۔

سارہ: ممی میں......

(سارہ کے ہاتھ سے پھول پکڑ کر ٹیبل پر رکھتا ہے اور اس سے کہتا ہے)

اظفر: آنٹی کپڑے Change کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے ہی ٹھیک ہے۔ چلیں......

(سارہ بے حد بے چارگی اور خفگی سے ثمرہ اور اظفر کو دیکھتی ہے پھر باہر کی طرف قدم بڑھاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:36

مقام : ہوٹل

وقت : رات

کردار : سارہ، اظفر

(دونوں ڈنر ٹیبل پر بیٹھے ہیں۔ ایک ہوٹل میں۔ کچھ شرمندہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے)

سارہ: کپڑے Change کر لینے دیتے تو بہتر تھا اب اس حلیے میں کینڈل لائٹ ڈنر کرنا بھی عجیب لگ رہا ہے مجھے۔ بالوں میں برش تک نہیں کرنے دیا مجھے۔

اظفر: (لاپرواہی سے......شرارتی انداز میں) تو پھر کیا ہوا آپ ابھی بھی اس ہال میں بیٹھی ہوئی سب سے خوبصورت لڑکی ہیں۔ فلور منیجر کو چھوڑ کر۔

سارہ: (مسکرا کر بات بدلتی ہے) Thanks......Menu طے کریں......؟

اظفر: (اپنا کارڈ کھول کر) وہ میں کروں گا۔

(اپنا کارڈ بند کرتی ہے ویٹر پاس آجاتا ہے)

سارہ: ضرور......ظاہر ہے ڈنر میری طرف سے ہے تو آپ کو ہی کرنا چاہئے۔

اظفر: یہ آپ کا تکلف ختم نہیں ہو جانا چاہئے اب......؟ برا تو نہیں لگے گا اگر میں تمہیں تم کہہ کر مخاطب کروں......؟

سارہ: I don't mind.

اظفر: (ویٹر کے پاس آنے پر) تھینک یو...... پہلے چکن کارن سوپ...... سچوان چکن...... چکن چلی ڈرائی......اور ڈرنکس میں میرے لئے ڈائٹ پیپسی۔

(پھر سارہ کو دیکھتا ہے اور بات ادھوری چھوڑتا ہے۔ ویٹر سے)

سارہ: میرے لئے بھی۔

(ویٹر جاتا ہے آرڈر نوٹ کر کے۔ ادھر ادھر دیکھ کر میوزک سے محظوظ ہوتے ہوئے)

اظفر: کبھی آئی ہو یہاں......؟

سارہ: نہیں آج پہلی بار آئی ہوں۔

اظفر: نئی جگہ ہے لیکن میری فیورٹ ہے، کم از کم چند ماہ تک۔

سارہ: کیوں......؟

اظفر: (مسکراتے ہوئے) پسند جلدی بدل جاتی ہے میری۔

سارہ: (مسکراتی ہے) بری عادت ہے یہ......

اظفر: (مسکراتے ہوئے) جانتا ہوں...... پر عادت ہے کیا کروں......؟

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 37

مقام : شہلا کا گھر

وقت : دن

کردار : شہلا، عالیہ

(شہلا اور عالیہ بیٹھی باتیں کر رہی ہیں...... لاپرواہی سے)

شہلا: ہاں وہ کچھ عجیب ہو گیا ہے لیکن ٹھیک ہو جائے گا۔ آخر کتنی دیر اپنی پہلی بیوی کو یاد کرتے گزارے گا۔ کبھی نہ کبھی تو میں اچھی لگوں گی اسے۔ میری باتیں میری عادتیں میرے ہاتھ کا پکا کھانا میرے کام کرنے کا طریقہ اچھا لگتا ہے اسے۔ تو آخر میں کیوں نہیں لگوں گی۔

عالیہ: ہاں...... ہاں...... ٹھیک ہو جائے گا عمر...... اور سسرال والے کیسے ہیں تمہارے...... ابھی تک رشتہ دار ہی ہیں یا سسرال والے بن گئے......؟

شہلا: (مسکراتے ہوئے) ارے نہیں خالہ تو اب بھی جان چھڑکتی ہیں مجھ پر...... کھانا پکانے تک نہیں دیتی۔ عمر کا ناشتہ تک خود تیار کرتی ہیں۔

عالیہ: (منہ بنا کر) یہی تو چالاکیاں ہوتی ہیں ساسوں کی...... بیٹے کو دکھاتی رہتی ہیں کہ دیکھو اس عمر میں بھی میں کام کر رہی ہوں اور تمہاری بیوی کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔

شہلا: (چونک کر) کیا مطلب......؟

عالیہ: (چالاک انداز میں) اپنی ساس کو ساس سمجھو اور خالہ سمجھنا چھوڑ دو۔ ورنہ ساری عمر اسی طرح عمر کے پیچھے بھاگتی رہو گی۔ خالہ سے جو ملنا تھا مل گیا۔ اب ان کی جی حضوری کی ضرورت نہیں۔ عمر کے آگے پیچھے پھرو تم...... اسے 24 گھنٹے نظر آؤ گی تم تو اس کے دل میں جگہ بناؤ گی۔

(شہلا اسے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 38

مقام : ہوٹل

وقت : رات

کردار : سارہ، اظفر

(سارہ اور اظفر ہوٹل میں بیٹھے ہیں۔ نیپکن سے منہ پونچھتے ہوئے سارہ ویٹر کو اشارہ کرتے ہوئے)

سارہ: دیر ہو رہی ہے۔ اب چلنا چاہئے ہمیں۔

اظفر: ہاں لیکن اس سے پہلے ایک چیز......

سارہ: (حیران ہو کر) کیا......؟

(اظفر ایک رنگ کی ڈبیا کھول کر سارہ کے آگے کرتا ہے۔ سارہ چونک کر اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

FREEZE

قسط نمبر 14

منظر:1

مقام : ہوٹل
وقت : رات
کردار : سارہ، اظفر

(سارہ بے حد حیرانی سے اس رنگ کو دیکھ رہی ہے)

سارہ: یہ کیا ہے......؟

اظفر: I am proposing you Sarah.

سارہ: (اپ سیٹ ہو کر) اظفر...... میں اس لئے تمہارے ساتھ نہیں آئی تھی۔

اظفر: جانتا ہوں۔

(سارہ ویٹر کو پاس آتے دیکھ کر پرس کھولنے لگتی ہے لیکن اظفر اس سے پہلے ہی والٹ کھول چکا ہے)

Let me pay the bill.

(سارہ کچھ کہے بغیر ٹیبل سے اٹھ کر باہر جانے لگتی ہے۔ اظفر کچھ اپ سیٹ انداز میں بل ادا کر کے اس کے پیچھے جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : کار پارکنگ
وقت : رات
کردار : سارہ، اظفر

(سارہ گاڑی کی طرف جا رہی ہے۔ اظفر اس کے پیچھے جاتا ہے۔ پیچھے لپکتا ہے پھر راستہ روک کر کھڑا ہو جاتا ہے)

اظفر: سادہ پلیز رکو...... میری بات سنو...... آخر کیوں React کر رہی ہو اس طرح......؟ میں نے کوئی اتنی Absurd بات تو نہیں کی۔

سارہ: (رنجیدہ اور غصے میں) میں سمجھ رہی تھی کہ تم میری برتھ ڈے سیلبریٹ کرنے کے لئے

یہاں لے کر آئے ہو۔

اظفر: تو میں تمہاری برتھ ڈے سیلبریٹ کرنے کے لئے ہی یہاں لایا ہوں۔ ایک نئی زندگی دینا چاہتا ہوں تمہیں......

سارہ: (غصے سے) مجھے ضرورت نہیں ہے کسی نئی زندگی کی...... میں اپنی اس پرانی زندگی سے بہت خوش ہوں۔

اظفر: (بے ساختہ طنزیہ) خوش ہو......؟ اسی لئے سائیکاٹرسٹ کے پاس جا جا کر سیشن کروا رہی ہو۔

سارہ: (بے حد خفا) That's none of your business.

اظفر: (ایکدم معذرت کے ساتھ) سوری...... I am sorry Sarah.

(سارہ کچھ کہے بغیر گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ جاتی ہے اظفر بھی اس کے پیچھے دروازہ کھول کر اندر بیٹھتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

مقام : سڑک (گاڑی)
وقت : رات
کردار : سارہ، اظفر

(اظفر سارہ کے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اس سے بات کر رہا ہے، تھوڑا سا ترچھا ہو کر)

اظفر: کسی کو پرپوز کرنے میں کیا برائی ہے......؟

سارہ: زبردستی کرنے میں ہے۔

اظفر: (ناراض ہو کر) زبردستی......؟ میں تم سے محبت کرتا ہوں سارہ......

سارہ: (دونوں ہاتھوں کے اشارہ سے جھنجھلا کر) Oh stop it. تم مردوں کے پاس عورتوں کو بے وقوف بنانے کے لئے اس ایک جملے کے علاوہ کوئی اور جملہ نہیں ہوتا۔

اظفر: (برا مان کر) میں بے وقوف نہیں بنا رہا ہوں تمہیں...... میں شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے۔

سارہ: (بے حد بلند آواز میں) مجھے شادی نہیں کرنا۔ میں دیکھ اور بھگت چکی ہوں شادی اور محبت کا عذاب۔

اظفر: ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا۔

ساره: (بے حد خفا انداز میں) That's What I fear the most.
میں اس کو آٹھ سال سے جانتی تھی اور میں اس کو نہیں جان سکی۔ تمہارے ساتھ تو آٹھ ملاقاتیں بھی نہیں ہوئیں میری۔

اظفر: (بے ساختہ) Then let's get to know each other.

ساره: (ہاتھ کے اشارے سے دوٹوک انداز میں) اظفر اس وقت مجھے گھر جانا ہے۔

(اظفر ہونٹ بھینچے اُسے چند لمحے دیکھتا رہتا ہے۔ پھر گاڑی اسٹارٹ کرنے لگتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : ساره کا گھر (ساره کا بیڈ روم)
وقت : رات
کردار : ساره، صوفیہ، ثمره

(ساره کمرے میں داخل ہوتی ہے۔ صوفیہ وہاں پہلے سے ہی وارڈروب سے کچھ کپڑے نکال رہی ہے۔ ثمره ساره کے پیچھے اندر آتی ہے۔ ساره بیڈ پر بیٹھ کر اپنا جوتا اتار لیتی ہے)

ثمره: یہ اظفر اندر کیوں نہیں آیا......؟ باہر سے ہی کیوں چلا گیا......؟

ساره: (بے حد تلخی سے) کیونکہ میں نے اسے اندر بلایا ہی نہیں۔

ثمره: کیوں......؟

ساره: میں نہیں ساتھ جانا چاہتی تھی اس کے...... پھر بھی آپ نے۔ I don't like him.

صوفیہ: کیا ہوا......؟

ثمره: آخر کچھ پتہ بھی تو چلے۔

ساره: پرپوز کر رہا تھا وہ مجھے۔

(ثمره اور صوفیہ بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھتی ہیں)

اب دوبارہ اس کا فون آئے تو مجھ سے بات مت کروائیں مجھے بات نہیں کرنی اس سے۔

ثمره: (مدھم آواز میں) پرپوز کرنے میں کوئی بری بات تو نہیں ہے۔

(کھڑی ہو کر بے حد اونچی آواز میں)

ساره: ممی مجھے شادی نہیں کرنی دوبارہ۔ Let me make it very clear to you.

صوفیہ: (ثمره کو لے کر کمرے سے نکلتی ہے) اچھا...... اچھا...... ٹھیک ہے۔ آئیں ممی چلیں بعد میں بات کیجئے گا اس ٹاپک پر۔

ساره: (بلند آواز میں) مجھے بعد میں بھی اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنی۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:5-A

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)
وقت : دن
کردار : عمر، شہلا

(عمر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنے بال سنوار رہا ہے۔ جب شہلا ناشتے کی ٹرے لے کر کمرے میں آئی ہے۔ عمر دیکھتا ہے)

عمر: آج تم کیوں ناشتہ لائی ہو......؟ امی کدھر ہیں......؟

شہلا: اب میں ہی ناشتہ کروایا کروں گی آپ کو...... میں نے کہہ دیا ہے خالہ سے۔

عمر: اس کی ضرورت نہیں تھی میں باقاعدگی سے ناشتہ نہیں کرتا۔ تمہیں خواہ مخواہ صبح اٹھنا پڑے گا۔

(وہ ناشتہ رکھ کر خود بھی سامنے بیٹھ جاتی ہے۔ عمر بھی ناشتہ کرنے بیٹھ جاتا ہے)

شہلا: اٹھ جاؤں گی۔ اچھا ہے اسی طرح آپ سے صبح دو باتیں ہو جایا کریں گی۔ ورنہ تو آپ رات کو ہی گھر آتے ہیں۔

(شہلا پراٹھے کی طرف عمر کو متوجہ کرتی ہے۔ وہ پراٹھے کا لقمہ توڑتے توڑتے رکتا ہے)

آج میں نے خاص قسم کے پراٹھے بنائے ہیں آپ کے لئے۔

(شہلا اس سے پہلے ہی بڑے پیار سے پراٹھے کا ایک لقمہ توڑ کر اس کے منہ کی طرف بڑھاتی ہے۔ عمر حیرانی سے اسے دیکھتا ہے۔ اسے کچھ یاد آتا ہے)

// Intercut //
Flash Back

منظر:6

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)
وقت : دن
کردار : عمر، ساره

(سارہ اور عمر ساتھ ساتھ بیٹھے ہیں۔ ناشتے کے لئے۔ سارہ کچھ معذرت والے انداز میں پراٹھے کو دکھاتے ہوئے کہہ رہی ہے۔ ہنستے ہوئے)

سارہ: یہ میری زندگی کا پہلا پراٹھا ہے۔ شکل پراٹھے والی نہیں ہے۔ اور ذائقہ بھی...... لیکن میں نے بڑی محنت کی ہے اس پر......

عمر: (عمر ایک لقمہ توڑ کر کھاتا ہے) برا نہیں ہے۔ کھایا جا سکتا ہے۔

سارہ: (سارہ ایک لقمہ توڑ کر اس کے منہ میں ڈالتی ہے) اب......؟

عمر: (کھاتے ہوئے) اب تو ذائقہ بہت اچھا ہو گیا ہے۔ اس طرح تو دس پراٹھے اس طرح کے کھا سکتا ہوں۔

(سارہ ہنستی ہوئی ایک اور لقمہ اس کے منہ میں ڈالتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 5-B

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈروم)

وقت : دن

کردار : عمر، شہلا

(عمر بے حد بے دلی سے شہلا کا ہاتھ نیچے کر دیتا ہے اور خود لقمہ توڑتے ہوئے کھاتا ہے)

شہلا: میرے ہاتھ سے کھا لیتے تو کیا ہو جاتا......؟

عمر: میں بچہ نہیں ہوں۔

شہلا: میں محبت سے کھلا رہی تھی عمر...... بیوی ہوں آپ کی...... کھلا سکتی ہوں۔

عمر: (بات ٹالتے ہوئے) مجھے پانی لا دو۔

(شہلا آنکھوں میں امڈتے آنسوؤں کے ساتھ اٹھ جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 7

مقام : سارہ کا گھر (لاؤنج)

وقت : رات

کردار : سارہ، حسین

(تینوں لاؤنج میں بیٹھے ہیں۔ سارہ صوفے پر اپنا سر پکڑے خفگی کے عالم میں بیٹھی ہے...... بے بسی سے)

ثمرہ: اسے سمجھائیں حسین ایسا رشتہ کہاں ملتا ہے آج کل وہ بھی Divorce ہونے کے بعد۔

سارہ: (تلخی سے) میری ہی نہیں اس کی بھی Divorce ہو چکی ہے ایک...... ایک Divorce میں ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے ہیں جو مجھے زندگی میں دوبارہ نہیں لگ سکتے۔

ثمرہ: کتنی چاہ کر رہے ہیں وہ لوگ...... کتنی منتیں کر کے گئی ہے ثمینہ...... حالانکہ جو کچھ ہم نے پہلے ان کے ساتھ کیا تھا اس کے بعد تو انہیں ہم سے بات تک نہیں کرنی چاہئے تھی۔

سارہ: تو نہ کرتے۔

ثمرہ: صرف اظفر کی وجہ سے کر رہی ہے وہ اتنی منتیں...... بیٹا مجبور کر رہا ہے اسے۔ ایسا کوالیفائیڈ لڑکا...... ایسا ہینڈسم...... ایسی فیملی...... اکلوتا بیٹا ہے وہ۔

سارہ: (بڑبڑاتی ہے) پہلے بھی اکلوتے سے ہی ہوئی تھی میری شادی......

ثمرہ: زمین اور آسمان کا فرق ہے عمر اور اظفر میں......

سارہ: (بے ساختہ) آپ تنگ آ گئی ہیں مجھ سے......؟

ثمرہ: میں کیوں تنگ آؤں گی تم سے......؟ لیکن کب تک تم اس طرح...... گھر بیٹھی رہو گی۔

سارہ: میں نے جاب ڈھونڈنا تو شروع کر دیا ہے۔

ثمرہ: میں گھر بسانے کی بات کر رہی ہوں۔

سارہ: میں بار بار یہ حماقت نہیں کر سکتی۔

ثمرہ: (تلخی سے) عمر کو دیکھو...... چھ ماہ انتظار نہیں ہوا اس سے...... شادی کر لی اس نے آرام سے زندگی گزار رہا ہوگا۔ تمہیں بھی یہی کرنا چاہئے۔ تم کیوں اپنی زندگی ضائع کرنے پر تلی ہو۔

سارہ: (اٹھ کر بڑبڑاتے ہوئے چلی جاتی ہے) ضائع ہو چکی ہے میری زندگی...... میں کیا ضائع کروں گی اسے۔

حسین: (ثمرہ کا کندھا تھپک کر) میں بات کروں گا اس سے...... تم Desperate مت ہو۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 8

مقام : عمر کا گھر

وقت : دن

کردار : عمر، شہلا

(عمر بائیک لئے گھر کے دروازے سے نکل رہا ہے جب شہلا اسے رخصت کرتے ہوئے بڑے ناز سے کہتی ہے)

شہلا: آج رات واپسی پر میرے لئے گجرے لے کر آئیں۔

عمر: (بے تاثر انداز میں) کیوں......؟

شہلا: (اس کا لہجہ جیسے شہلا کو کاٹ دیتا ہے) مجھے اچھا لگتا ہے ہاتھوں میں پہننا...... شادی کو اتنے ہفتے ہوگئے۔ آپ ایک بار بھی میرے لئے گجرے نہیں لائے۔

عمر: (ٹالتے ہوئے) میں رات کو دیر سے آتا ہوں۔

شہلا: (بے ساختہ) جتنی بھی دیر سے آئیں۔ لائیں...... گجرے تو رات کو بارہ بجے بھی مل جاتے ہیں۔

عمر: (خفا انداز میں) رات کے بارہ بجے گجرے پہن کر تم کیا کرو گی......؟

شہلا: (ترکی بہ ترکی) سارہ کیا کرتی تھی......؟

(عمر اس کے جملے پر ساکت ہوتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں سرخی سی آتی ہے۔ شہلا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے دیکھتی رہتی ہے۔ عمر کچھ کہے بغیر باہر نکل جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : سارہ کا گھر (اسٹڈی روم)

وقت : رات

کردار : سارہ، حسین

(سارہ اسٹڈی روم میں بیٹھی ایک کتاب پڑھ رہی ہے۔ جب حسین اندر داخل ہوتے ہیں۔ سارہ چونک کر انہیں دیکھتی ہے پھر مسکراتی ہے۔ وہ بھی مسکراتے ہیں)

حسین: میں لائٹ آن دیکھ کر آگیا۔ مجھے پتہ نہیں تھا کہ تم بیٹھی ہو۔

سارہ: بس جا رہی ہوں اب میں...... کسی کام سے اسٹڈی میں آئی تھی تو Books کو Arrange کرنے بیٹھ گئی۔

حسین: (شیلف کو دیکھ کر) ہاں بہت دنوں سے میں بھی یہی کام کرنے کا سوچ رہا تھا۔ فرصت ہی نہیں مل رہی تھی۔

سارہ: (مسکراتے ہوئے جانے کے لئے اٹھنے لگتی ہے) چلیں میں نے کردیا۔

حسین: (مدھم آواز اور گہرے لہجے میں کہتے ہیں) زندگی میں صرف کتابوں کو ہی ترتیب کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سارہ: (سارہ کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوجاتی ہے) بابا......

حسین: (کچھ دیر بعد) آج اظفر آیا تھا میرے پاس......

سارہ: (بے زاری سے) کون سی نئی بات ہے پچھلے کئی مہینوں سے یہی تو ہو رہا ہے کبھی وہ آتا ہے کبھی اس کے پیرنٹس...... اور ممی اس کے بعد میرے پیچھے پڑ جاتی ہیں۔

حسین: ثمرہ غلط نہیں کہتی۔

سارہ: (ناراض) کم از کم آپ اس ایشو پر ممی کو سپورٹ نہ کریں۔

حسین: اظفر اچھا لڑکا ہے۔ وہ خوش رکھے گا تمہیں......

سارہ: بات خوشی کی نہیں ہے۔

حسین: پھر......

سارہ: (رنجیدہ) بات اعتبار کی ہے۔ میں اب دوبارہ کسی پر اعتبار نہیں کرسکتی، اور رشتے اعتبار کے بغیر نہیں بنتے۔

حسین: بیٹا ساری عمر تم اکیلے صرف ایک وجہ کے ساتھ نہیں گزار سکتی۔ کہ تم کسی پر اعتبار نہیں کرسکتی۔

سارہ: آپ ممی جیسی باتیں نہ کریں۔

حسین: نہیں کرتا، لیکن تم سوچو اس بارے میں...... میں یہ نہیں کہتا کہ فوراً شادی کرلو، لیکن اس بارے میں سوچنا ضرور چاہئے تمہیں۔

(سارہ کچھ کہے بغیر اسٹڈی سے چلی جاتی ہے۔ حسین بیٹھے رہتے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : عمر کا گھر

وقت : رات

کردار : عمر، شہلا

(عمر دروازے سے اندر بائیک لاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑے دو گجرے شہلا کی طرف بڑھاتا ہے۔ جو خوشی سے بے حال ہوتے ہوئے دونوں کلائیاں اس کے آگے کرتے ہوئے کہتی ہے)

شہلا: پہنا دیں۔

عمر: (بے حد تلخی سے) اس گھر میں ماں باپ رہتے ہیں میرے۔ میں یہاں صحن میں کھڑے ہو کر تمہیں گجرے نہیں پہنا سکتا۔

(وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس پر گجرے رکھ کر اندر جاتا ہے۔ وہ گجرے پکڑے بے حد صدمے کے عالم میں کھڑی رہتی ہے۔ اس کے ہونٹ کپکپاتے ہیں۔ یوں جیسے وہ اپنے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : عمر، شہلا

(عمر اپنی شرٹ بدل رہا ہے۔ جب شہلا اندر آتی ہے، اور آکر گجرے لے کر اس کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے)

شہلا: یہاں تو پہنا سکتے ہیں نا۔ یا یہاں بھی آپ کو اپنے ماں باپ اور بہنوں کا خیال آئے گا۔

(عمر کچھ کہنے کی بجائے اس کے ہاتھ سے چھیننے والے انداز میں گجرے لیتا ہے اور بے حد بیزاری سے اس کے ہاتھوں میں گجرے پہنا دیتا ہے۔ اس کا انداز شہلا کو تکلیف دیتا ہے)

جانتی ہوں آپ کی دوسری شادی ہے آپ کے سارے ارمان پورے ہو چکے ہیں، لیکن میری پہلی شادی ہے۔ میرے بہت سے ارمان ہیں۔

عمر: (بات کاٹ کر بے حد سرد مہری سے) کھانا ملے گا یا ابھی تم اپنے ارمانوں پر تقریر کرو گی......؟

(شہلا رنجیدہ آنسو پیتی ہونٹ کاٹتی کمرے سے نکل جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : سارہ کا گھر

وقت : رات

کردار : سارہ، ثمرہ، صوفیہ کی ساس

(سارہ ڈرائنگ میں داخل ہوتے ہوئے رک جاتی ہے۔ صوفیہ کی ہونے والی ساس سارہ کے بارے میں کہہ رہی ہیں)

ساس: سارہ کی کب کر رہے ہیں دوبارہ شادی......؟

ثمرہ: بس دیکھیں ارادہ تو جلدی ہی ہے۔ بس وہ کچھ اپ سیٹ ہو گئی تھی اپنی Divorce کے بعد اس لئے شادی کے نام پر چڑنے لگی ہے۔

ساس: I understand لیکن ابھی اتنی Young ہے۔ اس طرح اس کی ضد پر گھر پر تو نہیں بٹھانا چاہئے اسے آپ کو۔

ثمرہ: نہیں ہمارا ارادہ بھی نہیں ہے اسے گھر پر بٹھانے کا...... ہم تو چاہتے ہیں صوفیہ کی شادی سے پہلے ہی اس کی شادی کر دیں۔

(سارہ ناخن کاٹتے ہوئے واپس کچن میں چلی جاتی ہے)

بہت اچھا پرپوزل آیا ہوا ہے اس کے لئے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : سارہ، صوفیہ

(صوفیہ سارہ سے کہہ رہی ہے)

صوفیہ: کیسا لگا تمہیں ابرار......؟

سارہ: اچھا ہے......

صوفیہ: اور اس کے پیرنٹس......؟

سارہ: وہ بھی اچھے ہیں۔

صوفیہ: مجھے پتہ تھا تمہیں بھی اچھے لگیں گے۔

سارہ: (کچھ دیر بعد) لیکن مجھے ان کی ایک بات اچھی نہیں لگی۔

صوفیہ: کیا......؟

سارہ: میری شادی کے بارے میں کیوں بات کر رہی تھیں وہ ممی سے۔

صوفیہ: تو اس میں کیا ہے......؟ اب ہماری فیملی سے رشتہ داری ہو جائے گی تو ان سے......تو ایسی باتیں تو ہوتی ہیں پھر۔

سارہ: پھر بھی......

(سنجیدگی سے کہتی ہوئی اُٹھتی ہے)

صوفیہ: ممی اور بابا سے کون ہے جو تمہاری شادی کے بارے میں نہیں پوچھتا۔ تمہارا خیال ہے۔ سب تمہاری Divorce کے بارے میں جاننے کے بعد تمہاری دوسری شادی کے بارے میں بات ہی نہیں کریں گے......؟

(سارہ کچھ اضطراب کے انداز میں اسے جاتا دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : عمر کا گھر (صحن)

وقت : دن

کردار : سعیدہ، سلیمہ، شہلا

(دونوں صحن میں بیٹھی باتیں کر رہی ہیں۔ بے حد خوش)

سعیدہ: اپنی شہلا کا قدم تو بڑا ہی مبارک ثابت ہوا ہے میرے گھر کے لئے۔

(شہلا چائے کے برتن اُٹھا کر بڑے فخریہ انداز میں صحن سے جاتی ہے)

جب سے وہ آئی ہے عمر کا بزنس دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

سلیمہ: (مسکراتے ہوئے) ماشاء اللہ۔

سعیدہ: بڑی بختاور ہے میری بہو۔ ایک وہ سارہ تھی جب تک یہاں رہی ایک کے بعد ایک مسئلہ ہوتا رہا۔

سلیمہ: بس آپا ہر ایک اپنا اپنا رزق لیکر آتا ہے۔

سعیدہ: ہاں پر میری شہلا تو ہم سب کا رزق بھی ساتھ لیکر آئی ہے۔ فلیٹ بک کرایا ہے عمر نے۔ گاڑی بھی لے لی ہے۔ اب میں تو یہی دعا کرتی ہوں اللہ جلدی سے اولاد بھی دے دے اسے۔ میرے گھر میں رونق آئے۔

سلیمہ: (بے ساختہ) آمین آپا...... میں تو خود ہر وقت دعا کرتی رہتی ہوں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : سارہ کا گھر (کچن)

وقت : دن

کردار : سارہ، ثمرہ، ملازمہ

(سارہ کچن میں ملازمہ کے ساتھ کھانا تیار کرتی ہے جب ثمرہ بے حد گھبرائی ہوئی اندر آتی ہے)

ثمرہ: سارہ جلدی باہر نکلو۔

سارہ: کیا ہوا......؟

ثمرہ: تمہارے بابا ہاسپٹل میں ہیں۔

سارہ: (سارہ کے ہاتھ میں پکڑا برتن گرتا ہے) کیا ہوا بابا کو......؟

ثمرہ: (بے حد گھبرائے ہوئے پریشان انداز میں کہہ کر جاتی ہے) پتہ نہیں ابھی فون آیا ہے یونیورسٹی سے۔

(سارہ بھی حواس باختہ پیچھے نکلتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : ہاسپٹل

وقت : دن

کردار : ڈاکٹر، سارہ، ثمرہ، صوفیہ

(ڈاکٹر تینوں کے پاس کھڑا بات کر رہا ہے)

ڈاکٹر: پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ Everything is alright now. بہت Mild ہارٹ اٹیک تھا۔

(تینوں کے چہروں پر جیسے اطمینان ابھرتا ہے)

ٹھیک وقت پر یہاں پہنچ گئے۔ اب I.C.U میں سے کمرے میں شفٹ کر دیا ہے۔

(کہتے ہوئے جاتا ہے۔ وہ تینوں کمرے کی طرف جاتی ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17-A

مقام : سڑک
وقت : شام
کردار : عمر، شہلا

(عمر گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے۔ شہلا اس کے برابر میں بیٹھی ہے۔ وہ بے حد خوش نظر آ رہی ہے)

شہلا: میوزک لگائیں......؟

(عمر خاموشی سے ہاتھ بڑھا کر گاڑی کا سٹیریو آن کر دیتا ہے)

اللہ کتنی دعائیں کی تھیں میں نے کہ اللہ جلدی جلدی ہمیں ایک گاڑی دے پھر اس میں میں آپ کے ساتھ اسی طرح لانگ ڈرائیو پر جایا کروں۔

(عمر گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے کہیں کھو جاتا ہے)

// Flash Back //

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : سڑک
وقت : دن
کردار : عمر، سارہ

(سارہ عمر کے پیچھے بائیک پر بیٹھی ہوئی ہے۔ دونوں باتیں کر رہے ہیں)

عمر: یار میں اس سال کے اینڈ تک اور کچھ لوں نہ لوں ایک سیکنڈ ہینڈ گاڑی ضرور لے لوں گا۔

(بے ساختہ منت کرنے والے انداز میں)

سارہ: پلیز...... حالت خراب ہو جاتی ہے میری اتنی گرمی میں۔

عمر: (چھیڑتا ہے) اسی لئے منع کرتا تھا بائیک والے سے شادی مت کرو۔

سارہ: گاڑی دیکھ کر شادی کرتی تو پریذیڈنٹ آف پاکستان سے شادی کرتی۔

عمر: (ہنستا ہے) وہ بچ گیا میں پھنس گیا۔

سارہ: (اس کی پشت پر مکے مارتی ہے) عمر...... عمر......

عمر: (کراہتا ہوا) ایکسیڈنٹ کرواؤ گی کیا......؟

سارہ: (دوبارہ اس کی کمر کے گرد ہاتھ ڈالتے ہوئے) ویسے گاڑی لے لو گے تو بڑے فائدے ہوں گے۔ روز رات کو کہیں جایا کریں گے۔

عمر: کہاں......؟

سارہ: کہیں بھی...... سی ویو...... پارک ٹاورز...... بار بی کیو ٹو نائٹ...... فورم۔

عمر: (ہنستا ہے) تم گاڑی بکواؤ گی میری ایک ہفتے میں۔

سارہ: (بے حد خفا ہو کر) ٹھیک ہے مت لے کر جانا کہیں بھی...... چار جگہوں پر نہیں پھر سکتے۔ اتنا چھوٹا دل ہے تمہارا۔

عمر: (والہانہ انداز میں) یار تم پر تو جان بھی قربان ہے۔ گاڑی ہو نہ ہو تم روز کہو تو روز پھرانے کے لئے لے جا سکتا ہوں میں۔

سارہ: (وہ اس کی پشت پر اپنا سر پیار سے رکھتی ہے) پتہ ہے مجھے۔

عمر: (مسکراتے ہوئے چھیڑتا ہے) اب اس طرح کی حرکتیں سڑک پر کھلے عام کرو گی تو پولیس پکڑ لے گی ہم دونوں کو......

سارہ: (بے حد غصے سے اس کی پشت پر یکے بعد دیگر مکے مارتی ہے) عمر...... عمر...... عمر۔

(وہ بے اختیار بریک لگاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17-B

قام : سڑک
ت : رات
کردار : عمر، شہلا

(عمر بے اختیار بریک لگاتا ہے)

ہلا: کیا ہوا......؟

(وہ ہڑبڑا کر جیسے اسے دیکھتا ہے۔ پھر جیسے ہوش میں آتے ہوئے گیئر بدلتا ہوا کہتا ہے)

مر: کچھ نہیں......

ہلا: بار بی کیو ٹو نائٹ جانا ہے۔

مر: (بے حد سرد مہری سے) آج نہیں...... دیر ہو رہی ہے۔ پھر کسی دن چلیں گے۔

ہلا: (خفا) لیکن میں تو کھانا تک نہیں کھا کر آئی۔

عمر: تو جا کر کھا لینا۔

(شہلا بے حد مایوس ہوتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:19

مقام : سارہ کا گھر (حسین کا بیڈ روم)

وقت : دن

کردار : سارہ، حسین

(حسین بستر پر بیٹھے ایک کتاب پڑھ رہے ہیں جب سارہ سوپ کا پیالہ لے کر اندر داخل ہوتی۔ اور قدرے بے حد خفگی کے عالم میں کہتی ہے)

سارہ: آپ پھر کتاب پڑھ رہے ہیں پاپا...... کتنی بار کہا ہے کہ آرام کریں۔

حسین: (مسکراتے ہوئے) بیٹا اب مزید کتنے دن بستر پر لیٹ کر آرام کر سکتا ہوں میں... بہت آرام کر لیا اب Monday سے یونیورسٹی جانے کا سوچ رہا ہوں میں۔

سارہ: (پاس بیٹھ کر سوپ دیتے ہوئے) فی الحال کہیں نہیں جائیں گے آپ...... صرف گھر رہیں گے۔ جب تک ڈاکٹر کہہ نہیں دیتا کہ آپ کام پر جانے کے لئے فٹ ہیں۔

حسین: (سوپ پیتے ہوئے) میں فٹ ہوں ڈاکٹرز کو خواہ مخواہ وہم میں ڈالنے کی عادت ہوتی۔ لوگوں کو۔

سارہ: (ہلکی سی نمی آنکھوں میں) آپ نے بہت پریشان کر دیا تھا ہمیں...... آپ کو خدانخواستہ کچھ ہو جاتا تو...... ہم...... ہم لوگ کیا کرتے۔

حسین: (بے حد سنجیدہ ہوتے ہوئے) اسی لئے کہتا ہوں میں تم سے...... تم شادی کر لو۔ ایک کا سہارا ضروری ہے اس سوسائٹی میں...... میں بھی یہی سوچ کر پریشان ہوتا ہوں میرے بعد تمہارا کیا ہوگا......؟ صوفی کی تو بات طے کر دی ہے ہم نے...... لیکن تم۔

سارہ: (بے ساختہ) میں آپ لوگوں کے ساتھ رہوں گی۔ آپ کے ساتھ ممی کے ساتھ......

حسین: شوہر کا ہونا ضروری ہوتا ہے بیٹا...... میرے اور ثمرہ کے بعد کیا ہوگا تمہارا...... تم تب رہو گی......؟

(سارہ چپ ہو جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:20

مقام : عمر کا گھر

وقت : رات

کردار : عمر، سعیدہ، شہلا

(عمر اندر کمرے میں داخل ہوتا ہے)

عمر: السلام علیکم......

(لپک کر عمر کو گلے لگا کر اس کا منہ چومتی ہے)

سعیدہ: وعلیکم السلام...... جیتے رہو۔

(عمر حیران ہوتا ہے۔ حسن بھی ٹی وی دیکھتا بیٹھا خوش نظر آ رہا ہے)

اللہ لمبی عمر دے۔ خوشحالی دے...... کب سے انتظار کر رہی تھی تمہارے آنے کا۔

عمر: (حیران) کیوں...... کیا ہوا......؟

سعیدہ: (خوشی سے بے حال) ارے خوشی کی خبر ہے۔ اللہ نے رحمت کر دی ہے ہمارے گھر پر...... ارے شہلا مٹھائی تو لا منہ میٹھا کرواؤ عمر کا۔

عمر: (اور حیران ہوتے ہوئے) ایسی بھی کیا بات ہے۔

(تبھی شہلا مٹھائی پلیٹ میں لئے شرماتی ہوئی اندر داخل ہوتی ہے)

سعیدہ: ارے تو باپ بننے والا ہے۔

(عمر کو جیسے کوئی پوری قوت سے پیٹ میں گھونسہ دے مارتا ہے وہ بے ساختہ شہلا کو دیکھتا ہے۔ جو مٹھائی کی پلیٹ اس کے آگے بڑھاتے ہوئے شرما رہی ہے، لیکن بے حد خوش نظر آ رہی ہے۔ سعیدہ مٹھائی کا ایک ٹکڑا اٹھا کر عمر کے منہ میں ڈالتی ہے۔ عمر سے مٹھائی کھائی نہیں جا رہی۔ وہ بمشکل اس کو نگلتا ہوا وہاں سے ایک لفظ بھی کہے بغیر چلا جاتا ہے۔ شہلا اس کے تاثرات کو نوٹس کرتے ہوئے بے چین ہوتی ہے۔ سعیدہ اطمینان سے کہتی ہے ہنستے ہوئے)

دیکھو کیسے گھبرا گیا ہے۔

ارے بھئی مجھے تو مٹھائی دو کچھ اور......

(شہلا سے پلیٹ لے کر حسن کی طرف جاتے ہوئے)

صبح سے آدھا ڈبہ مٹھائی کا کھا چکے ہیں آپ۔

تو روز روز ایسے موقع تھوڑی آتے ہیں۔

(شہلا وہیں کی وہیں کھڑی رہتی ہے۔ پھر اندر جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:21

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈروم)

وقت : رات

کردار : عمر

(عمر اپنے بیڈ پر گم صم سر جھکائے بیٹھا ہے۔ وہ بے حد اپ سیٹ نظر آ رہا ہے۔ اسے ماضی کا ایک سین یاد آ رہا ہے)

Flash Back

Episode: 10

Scene: 9

(عمر اور سارہ کے بچے کے بارے میں جملے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:22

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈروم)

وقت : رات

کردار : عمر، شہلا

(عمر چونک کر جیسے حال میں واپس آتا ہے۔ شہلا کمرے میں داخل ہو رہی ہے۔ وہ چلتے ہوئے آ کر عمر کے بالکل قریب بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔ پھر کچھ دیر بعد)

شہلا: آپ کو خوشی نہیں ہوئی......؟

عمر: (نظریں ملائے بغیر) ہوئی ہے۔

شہلا: (بے حد آس سے) تو پھر کچھ کہیں مجھ سے۔

عمر: (اس کے چہرے کو دیکھ کر عجیب انداز میں) تم بہت خوش قسمت ہو۔

(چہرہ اور آنکھیں چمک اٹھتی ہیں۔ وہ ہنستے ہوئے عمر کے کندھے پر سر رکھتی ہے)

شہلا: وہ تو میں ہوں۔

(مدھم آواز میں کہتے ہوئے کندھے سے اس کا سر ہٹا کر اٹھ کر کمرے سے نکل جاتا ہے)

عمر: لیکن میں نہیں ہوں۔

(شہلا کی ہنسی اور چمک ایکدم غائب ہو جاتی ہے۔ وہ اضطراب کے عالم میں عمر کو جاتے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:23

مقام : سارہ کا گھر (لاؤنج)

وقت : دن

کردار : سارہ، زروہ

(سارہ اور زروہ لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی ہیں)

سارہ: میں بہت بات کر چکی ہوں اس ٹاپک پر مجھے اب اور بات نہیں کرنی۔

زروہ: تم کیوں اپنے ساتھ زیادتی کر رہی ہو......؟

سارہ: (بے ساختہ) وہ زندگی نے کی ہے۔

زروہ: (سنجیدہ) تو زندگی ہی ایک دوسرا موقع دے رہی ہے۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ انکل اور آنٹی تمہاری وجہ سے کتنے پریشان ہیں۔

سارہ: (رنجیدہ) اور میں......میری پریشانی کا کسی کو احساس نہیں ہے۔

زروہ: اظفر ہر لحاظ سے عمر سے بہتر ہے۔

سارہ: (بڑبڑاتی ہے) میں نے کب کہا نہیں ہے، لیکن میں شادی نہیں کر سکتی اس سے۔

زروہ: کیوں نہیں کر سکتی......؟ ایک طرف وہ خبیث ہے جس نے تمہیں طلاق دیتے ہی فوراً شادی کر لی، اور اب باپ بننے والا ہے۔

(سارہ کرنٹ کھا کر اسے دیکھتی ہے)

اور ایک تم ہو کہ ابھی تک اس صدمے کو بھول نہیں پا رہی۔

(شاکڈ انداز میں)

سارہ: باپ......؟

(مذاق اڑانے والے انداز میں)

زروہ: وائف Expect کر رہی ہے اس کی...... دیکھا اب اسے یاد نہیں آیا گھر کے اور بزنس

کے حالات...... جو وہ تمہیں سنایا کرتا تھا، اور تم انتظار میں بیٹھی رہی کسی Perfect ٹائم کے...... جب فیملی سٹارٹ ہوتی۔

(سارہ پتھر کے بت کی طرح بیٹھی اسے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:24

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈروم)

وقت : رات

کردار : سارہ

(سارہ رات کو اپنے بیڈ پر بیٹھی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی ہے اس کے کانوں میں حسین، ثمرہ، صوفیہ، صوفیہ کی ساس اور زروہ کی شادی کے بارے میں مختلف باتیں گونج رہی ہیں۔ وہ بے حد رنجیدہ نظر آ رہی ہے۔ تبھی اس کے سیل پر کال آنے لگتی ہے۔ وہ فون اٹھا کر دیکھتی ہے اس پر اظفر کا نام ہے۔ وہ پہلے فون دوبارہ رکھنے لگتی ہے۔ اس کے بعد فون رکھتے رکھتے جیسے کچھ سوچ کر کال ریسیو کرتی ہے)

سارہ: ہیلو۔

اظفر: Thank God.

کال تو ریسیو کی آج تم نے...... مجھے تو یقین تھا ہر روز کی طرح آج بھی کال کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیسی ہو تم......؟

سارہ: میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو......؟

اظفر: تمہاری آواز سن کر کچھ بہتر محسوس کر رہا ہوں ورنہ کیسا ہوں گا تمہیں اندازہ ہوگا۔ کیا کر رہی تھی......؟

سارہ: کچھ نہیں......

اظفر: (چھیڑتے ہوئے) جانتا ہوں اسی لئے فون کرتا ہوں تمہیں...... انسان کو اتنا بیکار بھی نہیں بیٹھنا چاہئے۔

(سارہ مسکرا دیتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:25

مقام : سارہ کا گھر (کچن)

وقت : رات

کردار : سارہ، ثمرہ

(سارہ ثمرہ کے ساتھ کچن میں کچھ پکانے کی تیاری کر رہی ہے)

ثمرہ: اب ثمینہ کل پھر آ رہی ہے۔

(کچن میں ادھر سے ادھر جاتے ہوئے)

میں تو شرمندہ ہوتی ہوں اب اس کا سامنا کرتے ہوئے۔ آج کل کہاں کوئی اس طرح جوتیاں چٹخاتا ہے کسی کے رشتے کے لئے...... لیکن آفرین ہے اس پر...... اور وہ بھی کہتی ہوگی کہ شاید میں ہی بیٹی کو نہیں سمجھاتی۔

سارہ: (کچھ کہنے لگتی ہے) ممی......

ثمرہ: (بات کاٹ کر) پتہ ہے مجھے تمہیں اس ٹاپک پر بات کرنا پسند نہیں ہے۔ نہیں کرتی میں اس پر بات......

سارہ: (مدھم آواز میں) آپ ثمینہ آنٹی کو ہاں کہہ دیں۔

ثمرہ: (بے یقینی سے) کیا......؟ کیا کہہ دوں......؟

(سارہ سر جھکائے آنسو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے مشین کے ساتھ میدہ مکس کرتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:26

مقام : سارہ کا گھر

وقت : رات

کردار : سارہ، ثمرہ، صوفیہ، زروہ، چند اور لڑکیاں

(سارہ مایوں کے لباس میں اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی ہے وہ بے حد رنجیدہ نظر آ رہی ہے۔ اس کے ہاتھوں پر مہندی لگی ہوئی ہے۔ بیڈ پر اور کمرے میں مختلف ملبوسات پڑے نظر آ رہے ہیں۔ صوفیہ دو دوسری لڑکیوں کے ساتھ ملبوسات کو ایک سوٹ کیس میں پیک کر رہی ہے تبھی زروہ دروازہ کھول کر اندر آتی ہے۔ بے حد خوشی میں دور سے ہی)

زروہ: ہیلو......

صوفیہ: (صوفیہ متوجہ ہو کر کہتی ہے) شکر ہے آپ بھی تشریف لے آئی ہیں۔ سارہ کب سے فون کر رہی تھی آپ کو......آپ کا اور بلال بھائی دونوں کا فون آف تھا۔

(خفگی کے عالم میں صوفیہ سے کہتے ہوئے۔ سارہ کی طرف آتی ہے)

زروہ: ہاں ہم لوگ ذرا ڈیٹ پر نکلے ہوئے تھے۔ یار ہم ٹریفک جام میں پھنسے ہوئے تھے اوپر سے بار بار فون۔

(اور بے حد جوش کے عالم میں سارہ سے گلے ملتی ہے۔ سارہ اس کے گلے لگتے بے آواز طریقے سے رونے لگتی ہے۔ زروہ محسوس کر لیتی ہے اندر آتی ثمرہ بھی یہ دیکھ کر رنجیدہ ہوتی ہے۔ زروہ بھی کچھ رنجیدہ ہوتی ہے لیکن پھر اسے گلے سے الگ کرتے ہوئے اس کے آنسو صاف کرتی ہے)

زروہ: بس کافی ہے۔

(ثمرہ اندر آتے آتے واپس چلی جاتی ہے۔ صوفیہ بھی لڑکیوں کے ساتھ باہر نکل جاتی ہے)

اب نکاح ہونے والا ہے تمہارا...... یہ کل رخصتی کے لئے بچا کر رکھو۔

(سارہ اسی طرح روتے جاتی ہے سر جھکائے دوپٹے میں منہ چھپائے)

شکل ٹھیک کرواپنی......ابھی تمہارے سسرال والے آنے والے ہیں۔

(زروہ خفگی سے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتی ہے)

سارہ......

سارہ: مجھے صرف یہ سمجھ نہیں آرہی میں اپنے نام کے ساتھ عمر کی بجائے کسی اور کا نام کیسے لگاؤں گی۔ مجھے تو عادت ہی نہیں عمر کے نام کے علاوہ کسی اور نام کو اپنے نام کے ساتھ دیکھنے کی۔ بڑا ظلم کیا ہے اس نے میرے ساتھ...... بڑا ظلم کیا ہے۔ اُس نے مار دیا مجھے۔

(وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے زروہ کے گلے لگ جاتی ہے۔ زروہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آجاتے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:27-A

مقام : اظفر کا گھر (اظفر بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : اظفر، سارہ

(اظفر سارہ کی انگلی میں ایک انگوٹھی پہنا رہا ہے)

// Flash Back //

سارہ کو عمر کے ساتھ شادی کی رات یاد آتی ہے جب وہ اُسے رِنگ پہنا رہا ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:27-B

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : اظفر، سارہ

(سارہ جیسے جھٹکے سے اپنے آپ کو حال میں لانے کی کوشش کرتی ہے۔ اظفر اسے انگوٹھی پہناتے ہوئے کہتا ہے)

اظفر: اچھی لگی تمہیں......؟

سارہ: بہت اچھی ہے۔

اظفر: عمر کی رنگ سے زیادہ......؟

(سارہ چونک کر اسے دیکھتی ہے۔ اظفر بے حد اطمینان سے مسکراتے ہوئے یہ سب کچھ کہہ رہا ہے)

رنگ دی تھی اس نے یا نہیں......؟ کیا دیا تھا ویڈنگ نائٹ پر اس نے تمہیں......؟

سارہ: اظفر مجھے اس کے بارے میں بات نہیں کرنا ہے۔ اسے زندگی سے نکال کر نئی زندگی شروع کر چکی ہوں میں۔

(وہ مسکراتے ہوئے اپنا سیل فون نکال کر اس پر ایک نمبر ڈائل کرنے لگتا ہے)

اظفر: Wonderful

(سارہ اس کی اس حرکت پر حیران ہوتی ہے، لیکن نظر انداز کرتی ہے تبھی اظفر سیل کان سے لگاتا ہے۔ دوسری طرف سے ہیلو کی آواز آنے پر وہ مسکراتے ہوئے فون سارہ کے کان کی طرف بڑھاتا ہے۔ حیرانی سے)

سارہ: کس کا فون ہے......؟

(اس کے کان سے فون لگاتے ہوئے مسکراتا ہے)

اظفر: سرپرائز...... Guess

(قدرے حیرانی سے)

سارہ: ہیلو......

(دوسری طرف سے عمر کی آواز آتی ہے)

عمر: ہیلو......

(سارہ کا رنگ فق ہو جاتا ہے)

// Inter Cut //

☆......☆......☆

منظر:28-A

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)
وقت : رات
کردار : عمر، شہلا

(عمر اپنے بیڈ پر لیٹا فون پکڑے ایکدم اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس نے سارہ کی آواز پہچان لی ہے...... بے تابی سے)

عمر: ہیلو......ہیلو......

(وہ کچھ دیر جھجکتے ہوئے انداز میں کہتا ہے)

سارہ......

(ساتھ والے بیڈ پر لیٹی شہلا جیسے سارہ کے نام پر کرنٹ کھا کر آنکھیں کھول دیتی ہے)

// Inter Cut //

منظر:27-C

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈ روم)
وقت : رات
کردار : اظفر، سارہ

(سارہ عمر کے منہ سے اپنا نام سن کر جیسے ہوش میں آتی ہے اور کرنٹ کھا کر فون بند کرتی ہے۔ بے ساختہ)

اظفر: فون کیوں بند کر دیا......؟

سارہ: (فون پھینکنے والے انداز میں اظفر کی طرف پھینکتی ہے) کیا مطلب تھا اس حرکت کا......؟

کیوں کال ملائی تم نے اسے......؟

اظفر: (بے حد اطمینان سے) میں چاہتا ہوں تم اسے فون پر میرے ساتھ اپنی شادی کی اطلاع دو۔

سارہ: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

ظفر: مجھے ہے۔ میں چاہتا ہوں تم اسے بتاؤ کہ تم اب میری بیوی ہو اور تم اس سے نفرت کرتی ہو۔

سارہ: (رنج اور غصے سے) He is nobody to me.

ظفر: گڈ......یہی بات اُس سے فون پر کہو۔

سارہ: (غصے سے) تم......تم کس طرح کے آدمی ہو......؟

اظفر: (بے ساختہ) تمہارے ایکس ہزبینڈ سے بہتر ہوں۔

(اس کا طعنہ سارہ کو چبھتا ہے وہ بے حد غصے میں بستر سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر اپنا زیور اتارنا شروع کرتی ہے، اور تقریباً پھینکنے والے انداز میں زیور کو اتار کر رکھتی جاتی ہے)

// Intercut //

☆......☆......☆

منظر:28-B

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)
وقت : رات
کردار : عمر، شہلا

(عمر فون کو دیکھتا ہے جو اب بند ہو گیا ہے۔ ساتھ والے بیڈ پر لیٹی شہلا اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے)

شہلا: کس کا فون ہے......؟

عمر: (عمر ایکدم جیسے ہوش میں آتا ہے) کسی کا نہیں۔

شہلا: سارہ کا فون ہے......؟

عمر: نہیں......

شہلا: میں نے آپ کو سارہ کا نام لیتے سنا۔

عمر: وہم ہے تمہارا......

شہلا: میں جاگتے میں خواب نہیں دیکھتی۔ سارہ نے فون کیا تھا آپ کو۔

عمر: (وہ بے حد بلند آواز میں غصے سے کھڑا ہو کر شہلا سے کہتا ہے) تم میری جان چھوڑ سکتی ہو کچھ دیر کے لئے یا نہیں۔

(وہ کمرے سے جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 27-D

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈ روم)
وقت : رات
کردار : اظفر، سارہ

(سارہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے زیورات اتار رہی ہے جب اظفر اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے)

اظفر: I am sorry.

(سارہ آئینے میں اس کا عکس دیکھتے ہوئے اپنے بالوں کی پنیں اتارتے اتارتے رکتی ہے۔ پھر وہ پلٹ کر الجھی نظروں سے اظفر کو دیکھتی ہے)

سارہ: تمہیں کیا ضرورت تھی اسے کال کرنے کی......؟

(مسکراتے ہوئے ٹالنے والے انداز میں)

اظفر: کہا نا I am sorry. You are looking really pretty.

سارہ: (جیسے اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے) ہمارے درمیان Divorce ہو چکی ہے۔ وہ شادی کر چکا ہے اسی کزن کے ساتھ جس کے ساتھ وہ انوالوڈ تھا۔ اس کی بیوی ماں بننے والی ہے۔ اسے کیا فرق پڑے گا میری شادی کے بارے میں جان کر یا یہ جان کر کہ میں اس سے نفرت کرتی ہوں۔

(سارہ کی بات کو فون کی گھنٹی کاٹتی ہے۔ سارہ اور اظفر دونوں فون کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ پھر اظفر بیڈ پر پڑے فون کی طرف جاتا ہے اور اسے اٹھا کر دیکھتا ہے وہ عمر کی کال ہے وہ بے اختیار مسکرا کر سارہ کو دیکھتا ہے۔ پھر وہ فون کو ہاتھ میں بلند کرتے ہوئے سارہ کی طرف آتا ہے)

اظفر: تمہارا ایکس ہزبینڈ اب کال کر رہا ہے تمہیں۔ Would you like to speak to him?

سارہ: اس کی کال مت لو۔

اظفر: (اطمینان سے کال ریسیو کرتے ہوئے اسپیکر آن کر دیتا ہے) سوری میں اتنا فرمانبردار

ہزبینڈ نہیں بن سکتا۔

عمر کی آواز: ہیلو......ہیلو......ہیلو......سارہ......

(سارہ کا نام سننے پر اظفر کے چہرے پر بے حد عجیب سے تاثرات آتے ہیں۔ سارہ کی آنکھوں میں غصے اور بے بسی سے آنسو آ رہے ہیں)

سارہ پلیز کوئی بات کرو۔ میں جانتا ہوں یہ تم ہو۔

(پھر وہ ایکدم ڈریسنگ روم کی طرف جانے کی کوشش کرتی ہے)

ہیلو......ہیلو......سارہ......سارہ۔

(اظفر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ سارہ ہونٹ بھینچے پوری قوت سے اس سے اپنے ہاتھ کو چھڑانے کی کوشش کرتی ہے وہ ساتھ پوری کوشش کر رہی ہے کہ اس کے منہ سے کوئی آواز نہ نکلے تاکہ عمر تک آواز نہ جائے۔ عمر اب بھی بار بار دوسری طرف سے ہیلو کہتے ہوئے سارہ کا نام لے رہا ہے۔ سارہ اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش میں آنسوؤں سے رو رہی ہے اور پھر غصے اور بے بسی کے عالم میں وہ اظفر کے ہاتھ کو اپنے ناخنوں سے زخمی کرتی ہے۔ اظفر بے حد غصے میں اس کے گال پر ایک تھپڑ کھینچ مارتا ہے۔ اور ساتھ ہی فون بند کر دیتا ہے سارہ گال پر ہاتھ رکھے چند لمحوں کے لئے کھڑی رہتی ہے۔ پھر تقریباً بھاگتے ہوئے جا کر باتھ روم میں گھستی ہے اور دروازہ بند کر لیتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 29

مقام : عمر کا گھر (صحن)
وقت : رات
کردار : عمر، شہلا

(عمر نے فون پر تھپڑ کی آواز سنی ہے لیکن وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا۔ بے حد اپ سیٹ انداز میں وہ کال ڈس کنیکٹ ہونے پر ایک بار پھر فون کو دیکھتا ہے۔ وہ اب صحن میں نکل آیا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ سارہ کو دوبارہ کال کرے شہلا اس کے عقب میں باہر نکل آئی ہے۔ وہ بے حد غصے سے کہتی ہے)

شہلا: آپ اسے طلاق دے چکے ہیں۔

عمر: (عمر پلٹ کر اسے دیکھتا ہے) جانتا ہوں تم اندر جا کر سو جاؤ۔

شہلا: (رنجیدہ غصے سے کانپتے ہوئے) میں نہیں سوؤں گی۔ میں بیوی ہوں آپ کی......آپ

کے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔ اس کا اب آپ سے کوئی تعلق نہیں اس گھر اور آپ پر کوئی حق نہیں۔ پھر وہ کیوں رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے آپ سے۔

عمر: (بے حد غصے سے لیکن ہلکی آواز میں) کیا تم یہ چاہتی ہو کہ میں اس وقت گھر سے باہر چلا جاؤں......؟ اگر نہیں تو تم اندر چلی جاؤ۔

(شہلا غصے میں کانپتی آنکھوں میں آنسو لئے کچھ دیر کھڑی عمر کو دیکھتی رہتی ہے۔ پھر پلٹ کر اندر جاتی ہے۔ عمر دوبارہ فون پر کال کرتا ہے اور ہونٹ بھینچ لیتا ہے۔ فون آف ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:30

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : اظفر، سارہ

(سارہ باتھ روم میں باتھ ٹب کے کنارے پر بے حد بے بسی کے عالم میں بیٹھی آنسو بہا رہی ہے۔ وہ اپنا سر بھی پکڑے ہوئے ہے۔ باتھ روم کے دروازے کو اظفر ہاتھوں سے اور پیروں کی ٹھوکروں سے پیٹتا ہوا بے حد غصے میں گالیاں بکتے ہوئے اسے دروازہ کھولنے کا کہہ رہا ہے۔ کچھ دیر کے بعد آخر کار باہر خاموشی ہو جاتی ہے۔ سارہ جیسے کچھ پرسکون ہوتی ہے، لیکن اس کے آنسو بہتے رہتے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:31

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : عمر، شہلا

(شہلا نیم تاریک کمرے میں اپنے بیڈ پر بیٹھی رو رہی ہے۔ تبھی عمر کمرے میں واپس آتا ہے، اور آتے ہی شہلا کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ پھر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے وہ قدرے جھلائے ہوئے انداز میں کہتا ہے)

عمر: اب تمہیں کیا ہوا......؟

(شہلا جواب دینے کی بجائے اسی طرح روتی رہتی ہے۔ عمر کچھ دیر ایسے ہی بیٹھا رہتا ہے پھر بے بسی سے کہتا ہے)

آئی ایم سوری...... مجھے تم سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔ سو جاؤ تم اب......

شہلا: وہ کیوں آپ سے رابطہ کرتی ہے......؟ اب کیوں......؟

عمر: وہ نہیں کرتی۔

شہلا: میرے سامنے فون آیا۔

عمر: پہلی دفعہ آیا اور رابطے سے کیا ہوگا۔ طلاق ہو چکی ہے ہماری۔ شادی کر چکا ہوں میں...... بات کر بھی لوں تو کیا ہوگا۔ تمہیں کس چیز کا خوف ہے......؟

شہلا: مجھے کوئی خوف نہیں ہے۔ مجھے صرف اپنے بچے کے مستقبل کی فکر ہے۔

عمر: (لیٹ جاتا ہے قدرے نرمی سے کہہ کر) کچھ نہیں ہوگا تمہارے بچے کے مستقبل کو......سو جاؤ اب۔

(شہلا بھی قدرے مطمئن انداز میں لیٹ جاتی ہے۔ عمر لائٹ آف کر دیتا ہے، لیکن اس کی آنکھیں کھلی ہیں۔ شہلا عمر کے سینے پر ہاتھ رکھ لیتی ہے۔ عمر ہاتھ نہیں ہٹاتا شہلا اطمینان سے آنکھیں بند کر لیتی ہے۔ عمر کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ہے۔ وہ بے حد مضطرب لگ رہا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:32

مقام : بلال کا گھر

وقت : دن

کردار : بلال، عمر

(بلال اپنے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولتا ہے، اور عمر کو دروازے پر کھڑے دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے)

بلال: ارے عمر تم...... خیریت اتنی صبح صبح...... میں تو آفس کے لئے نکل رہا ہوں۔

عمر: جانتا ہوں میں......

بلال: آؤ اندر آؤ۔

عمر: نہیں مجھے بس زروہ سے بات کرنی ہے۔

بلال: زروہ سے......؟ کیوں......کیا ہوا......؟

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:33

مقام : بلال کا گھر

وقت : دن

کردار : بلال، عمر، زروہ

(عمر بلال کے اپارٹمنٹ پر بیٹھا ہوا ہے۔ بلال اس کے برابر بیٹھا ہے جبکہ زروہ سینے پر بازو باندھے سردمہری والے انداز میں کھڑی ہے)

زروہ: سارہ تمہیں کال نہیں کر سکتی۔

عمر: میں اس کی آواز پہچانتا ہوں......وہ اسی کی آواز تھی۔

بلال: نہیں تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

عمر: مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی وہ وہی تھی۔ اس نے صرف ایک بار ہیلو کہا...... پھر اس نے کوئی بات نہیں کی، اور پھر مجھے یوں لگا جیسے کسی نے اسے تھپڑ مارا۔

زروہ: (بلال کو دیکھ کر) تمہارا دماغ خراب ہے۔ اسے کون مارے گا۔ اور BTW کل اس کی شادی تھی۔

(عمر کو زروہ کی بات پر جیسے کرنٹ لگتا ہے)

اور ایسی بے وقوف نہیں ہے وہ کہ اپنی شادی کی رات کو وہ تمہارے جیسے خودغرض، دھوکے باز اور کمینے آدمی کو فون کرے۔

بلال: (زروہ کہہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے) زروہ بس اسی طرح بولتی رہتی ہے میں پھر بھی اسے کہوں گا۔ سارہ سے بات کرے۔ آج سارہ کی ولیمہ Reception ہے اس پر ملاقات ہوگی اس سے، لیکن I am sure تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

عمر: شاید......ایسا ہی ہے۔

I am happy for her میری Best wishes اسے Convey کر دینا۔

(بلال جواب میں کچھ کہنے کی بجائے عمر کو دیکھتا ہے۔ عمر اس سے نظریں چراتا ہے۔ پھر کھڑا ہو جاتا ہے)

او کے خدا حافظ۔

(کہتا ہوا چلا جاتا ہے۔ بلال کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:34

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈروم)

وقت : دن

کردار : سارہ، ملازمہ

(سارہ دروازے پر ہونے والی دستک کی آواز پر ہڑبڑا کر اٹھتی ہے وہ باتھ روم کے ٹب سے ٹیک لگائے نیچے فرش پر سو رہی ہے۔ باہر ملازمہ کہہ رہی ہے)

ملازمہ: سارہ بی بی آپ کے پیرنٹس آئے ہیں۔

سارہ: (سارہ اٹھتے ہوئے کہتی ہے) آتی ہوں میں۔

(پھر باتھ روم کے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے وہ اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارنے لگتی ہے۔ پھر جیسے کسی چیز کی ضرورت پڑنے پر وہ باتھ روم کی Closet کھولتی ہے، اور کچھ حیران رہ جاتی ہے۔ Closet کی نچلی شیلف پر میڈیلنز کی شیشیوں اور بوتلوں کا ایک لمبا چوڑا اسٹاک ہے۔ وہ کچھ حیرانی کے عالم میں ان میں سے ایک نکال کر اس پر لکھی تحریر پڑھتی ہے، اور کچھ شاکڈ ہوتی ہے۔ وہ ایک اینٹی ڈیپریسنٹ کی بوتل ہے۔ وہ باری باری ان باٹلز کو نکال نکال کر دیکھتی رہتی ہے، اور پھر جیسے بے دم ہو جاتی ہے۔ بیسن میں کھلے Tap سے پانی بہہ رہا ہے اور وہ اسی طرح اسی کھلے Closet میں پڑی ڈرگز کو دیکھ رہی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:35

مقام : اظفر کا گھر (ڈائننگ روم)

وقت : دن

کردار : سارہ، اظفر، ثمینہ، ثمرہ، صوفیہ، حسین

(سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہنستے ہوئے باتیں کر رہے ہیں جب سارہ اندر داخل ہوتی ہے اور فوری طور پر کچھ جھجک جاتی ہے۔ اٹھ کر آگے بڑھتے ہوئے سارہ کو گلے لگاتی ہے اور اس کا منہ

چومتی ہے)

ثمینہ: ارے سارہ بیٹا آؤ......آؤ......وہاں کیوں رک گئی ہم لوگ تو تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے۔

(سارہ قدرے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ ان سے ملتی ہے۔ پھر وہ ثمرہ، حسین اور صوفیہ سے بھی ملتی ہے، اور اسی دوران اس کی نظر ٹیبل پر بیٹھے اظفر پر بھی پڑتی ہے۔ جس کے چہرے پر بے پناہ اطمینان ہے، اور سنجیدگی یوں جیسے رات کو کچھ ہوا ہی نہیں۔ سارہ کو اظفر کے برابر کی کرسی پر بیٹھنے کا کہتے ہوئے)

ثمینہ: یہاں بیٹھو بیٹا......

(سارہ قدرے نارمل انداز میں بیٹھ جاتی ہے۔ ثمینہ سارہ کو ناشتہ سرو کرنے لگتی ہے سارہ ناشتہ کرتے ہوئے بے حد الجھے انداز میں ان سب کو دیکھ رہی ہے۔ تھوڑی دیر میں حسین کھڑے ہوتے ہیں)

حسین: اب چلتے ہیں ہم......رات کو ویسے کی Reception میں ملاقات ہوگی۔

ثمینہ: حسین بیٹھتے ابھی......اتنی اچھی تو گپ شپ ہو رہی تھی۔

(خود بھی اٹھتی ہے)

ثمرہ: یہ گپ شپ تو ہوتی رہے گی اب......رشتہ داری ہوگئی ہے آنا جانا تو لگا رہے گا اب۔

(خوش دلی سے)

ثمینہ کا شوہر: بس یہ تو آپ دونوں کا احسان ہے کہ انہوں نے سارہ کو ہماری بہو بنا دیا۔

حسین: کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ......خوش قسمت تو ہم ہیں کہ اظفر جیسا داماد ملا ہے ہمیں۔

(بے ساختہ)

اظفر: داماد نہیں بیٹا انکل......ممی تو بیٹی کہہ رہی ہیں سارہ کو......

ثمرہ: (سب ہنستے ہیں۔ اظفر کو ساتھ لپٹاتے ہوئے) بالکل بیٹا ہی ہے ہمارا......

// Cut //

FREEZE

☆......☆......☆

قسط نمبر 15

منظر 1:

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈروم)

وقت : دن

کردار : سارہ، زروہ

(سارہ صوفے پر بیٹھی ہوئی ہے۔ زروہ اس سے فون پر بات کر رہی ہے۔ خوشگوار انداز میں)

زروہ: کیسی ہو تم......؟

سارہ: میں ٹھیک ہوں۔

زروہ: اور اظفر......؟

سارہ: (مدھم آواز میں) اظفر بھی......

زروہ: آنٹی وغیرہ وہیں ہیں ابھی......؟

سارہ: نہیں ابھی کچھ دیر پہلے واپس گئے ہیں۔ تم نے بھی تو آنا تھا یہاں۔

زروہ: ہاں لیکن بس میری بیٹی کی طبیعت خراب تھی صبح سے۔ اس لئے نہیں آئی۔ میں رات کو ریسیپشن پر تو ملوں گی ہی تمہیں۔

سارہ: ہاں رات کو تو ملاقات ہوگی ہی۔

زروہ: آج عمر آیا تھا ہماری طرف تھوڑی دیر پہلے۔

سارہ: (ایکدم محتاط ہو کر) تو......؟

زروہ: پتہ نہیں کہہ رہا تھا سارہ نے مجھے رات کو فون کیا۔ میں نے اس کی آواز پہچانی۔ اس کے بعد میں نے فون پر تھپڑ کی آواز سنی۔

(سارہ بے اختیار ندامت سے آنکھیں بند کرتی ہے۔ ہونٹ کاٹتے ہوئے)

میں نے کہا دماغ خراب ہے تمہارا......شادی کر لی ہے سارہ نے اور کل اس کی ویڈنگ نائٹ تھی وہ تمہیں کیوں فون کرتی۔

سارہ: کچھ کہا اس نے۔

زروہ: نہیں کیا کہنا تھا۔ بلال کہہ رہا تھا وہ تمہارے لئے Best Wishes دے رہا تھا۔

(سارہ کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آتی ہے)

اچھا دفع کرو اسے مجھے یہ بتاؤ اظفر نے منہ دکھائی میں کیا دیا تمہیں......؟

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : عمر کا گھر (صحن)

وقت : دن

کردار : شہلا، تانیہ، ایک دوست، دوسری دوست

(شہلا صحن میں چارپائی پر بیٹھی ہوئی ہے۔ جب تانیہ باہر کا دروازہ کھول کر اپنی دو دوستوں کے ساتھ اندر آتی ہے۔ شہلا کو دیکھ کر ایکدم کچھ نروس ہوتی ہے)

تانیہ: السلام علیکم......

دونوں دوستیں: السلام علیکم

شہلا: وعلیکم السلام۔

تانیہ: (تعارف کرواتی ہے) میری فرینڈز ہیں۔

شہلا: اچھا...... میں تانیہ کی بھابھی ہوں۔

(بے ساختہ حیران ہو کر تانیہ کو دیکھ کر)

ایک دوست: بھابھی......؟

(تانیہ اور نروس ہوتی ہے اور شہلا کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے)

وہ تو سارہ بھابھی ہیں۔

شہلا: تم نے انہیں بتایا نہیں کہ عمر سارہ کو طلاق دے چکا ہے۔

دوسری: (حیران) طلاق......؟

(اٹکتے ہوئے گھبراتے ہوئے)

تانیہ: ہاں...... وہ میں...... مجھے یاد نہیں رہا بتانا۔ یہ میری نئی بھابھی ہیں...... آؤ اندر چلو۔

(دونوں کو ساتھ لے کر اندر جاتی ہے۔ وہ دور جاتے ہوئے باتیں کر رہی ہیں اور شہلا ان کی باتیں سن سکتی ہے)

پہلی: لیکن سارہ بھابھی کو کیوں چھوڑا......؟

(ان کی باتوں کے ساتھ شہلا کے چہرے کے تاثرات بدل رہے ہیں)

دوسری: وہ اتنی اچھی تھیں۔

پہلی: تم نے بھائی کی دوسری شادی کا بتایا تک نہیں۔

تانیہ: (گھبرا کر کمزور آواز میں) اچانک ہوئی تھی۔ اس لئے۔

پہلی: سارہ بھابھی تو اتنی اچھی تھیں۔ یہ کیا کیا عمر بھائی نے۔

دوسری: مجھے ذرا اچھی نہیں لگی تمہاری نئی بھابھی۔

انیہ: (بے ساختہ) آہستہ بولو......

(شہلا کا چہرہ بالکل سرد مہری کا تاثر لئے ہوئے ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:3

نام : عمر کا گھر

ت : دن

ردار : تانیہ، شہلا، ایک دوست، دوسری دوست

(تانیہ اور دونوں فرینڈز چائے پی رہی ہیں جب شہلا اندر داخل ہوتی ہے اور بڑی سرد مہری سے کہتی ہے)

ہلا: تم انہیں اپنے کمرے میں لے جاؤ۔ مجھے ڈرائنگ صاف کرنا ہے۔

انیہ: (حیران) پر ڈرائنگ تو میں صاف کرتی ہوں۔

ہلا: تو پھر تم صاف کر دو۔

انیہ: (حیران) پر ڈرائنگ تو صاف ہے۔

ہلا: (بلند آواز میں) نہیں ہے۔

نیہ: (شرمندہ ہو کر دوستوں کو دیکھ کر) ابھی چائے پینے کے بعد خود ہی صاف کر دوں گی۔

ہلا: (دوٹوک) مجھے ابھی کرنا ہے۔ عمر کے دوستوں نے آنا ہے۔ تمہاری فرینڈز نے تو ابھی چند گھنٹے اور بیٹھنا ہوگا۔ اس لئے کہہ رہی ہوں دوسرے کمرے میں لے جاؤ۔

ا: (شرمندہ جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہوتی ہے) نہیں ہم بس جانے والے ہیں۔

ری: (چائے کا کپ رکھتے ہوئے) ہاں تانیہ...... ہمیں بھی دیر ہو رہی ہے۔

یہ: لیکن چائے تو پی لو۔

ما: (اپنا بیگ اٹھا کر) پھر کبھی۔

دوسری: اچھا......خدا حافظ۔

(بے حد نادم آواز میں ان دونوں کو ساتھ لئے شہلا کو شاکی نظروں سے دیکھ کر باہر جاتی ہے)

تانیہ: میں دروازے تک آتی ہوں۔

(اس کے جانے کے بعد شہلا بے حد اطمینان سے ایک سموسہ اٹھا کر کھانے لگتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈروم)

وقت : دن

کردار : سارہ، اظفر

(سارہ بے حد اپ سیٹ انداز میں کمرے میں صوفے پر بیٹھی ہے۔ وہ سر پکڑے ہوئے ہے۔ جب اظفر اندر آتا ہے اور بے حد اطمینان سے کہتا ہے)

اظفر: تم نے اپنی چیزیں پیک نہیں کیں۔ پارلر جانا ہے۔ اتنا ٹائم لگ جاتا ہے ٹریفک جام میں کتنا ٹائم لگ جاتا ہے۔

(سارہ اسی طرح بیٹھی رہتی ہے۔ وہ اس کی طرف دیکھتی تک نہیں اظفر کچھ دیر اس کے جواب کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ پھر اس کی طرف آتا ہے اور اس کے پاس صوفہ پر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتا ہے لیکن سارہ اپنا ہاتھ کھینچ لیتی ہے)

I am sorry. I acted silly last night.

لیکن میاں بیوی میں ایسی باتیں ہوجاتی ہیں۔

That's what marriage is all about.

سارہ: (سنجیدہ) No that's not what mariage is all about.

اظفر: (مسکراتے ہوئے مدافعانہ انداز میں نرمی سے) Ok I am sorry. I am really sorry.

میں نے غلطی کی میں Apologize کر رہا ہوں۔ اب ناراضگی چھوڑ دو۔

سارہ: تم میڈیسن لے رہے ہو......؟

(اظفر کے چہرے کے تاثرات یک دم بدل جاتے ہیں)

اظفر: تم سے کس نے کہا......؟

سارہ: میں نے باتھ روم میں اینٹی ڈیپریسنٹ اور Sedates دیکھے ہیں۔

اظفر: (نظریں چرا کر) ہر گھر میں ہوتے ہیں۔

سارہ: (بے ساختہ) اتنی تعداد میں......؟

اظفر: (سرد مہری سے) That's none of your business.

سارہ: (اپنے لفظوں پر زور دے کر) It's my business.
تم میرے شوہر ہو۔

اظفر: (اکھڑے ہوئے انداز میں) تو......؟ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم میری زندگی کے ہر معاملے میں ٹانگ اڑاؤ۔

سارہ: (سنجیدہ) جو معاملہ میری زندگی پر اثر انداز ہوگا مجھے اس کے بارے میں پوچھنے کا حق ہے۔

اظفر: (ایکدم کھڑا ہوتے ہوئے تلخی سے) یہی سب کچھ تم عمر کے ساتھ کرتی ہوگی۔ اسی لئے اس نے تمہیں Divorce دے دی۔

(سارہ بول نہیں پاتی اس کی بات پر چپ کی چپ رہ جاتی ہے اظفر کمرے سے نکل جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:5

مقام : عمر کا گھر (بڑا کمرہ)

وقت : رات

کردار : شہلا، سعیدہ، حسن

(شہلا اپنے کپڑے اٹھائے کمرے سے گزر رہی ہے، اور سعیدہ اور حسن وہاں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے ہیں۔ جب سعیدہ شہلا کو روکتے ہوئے کہتی ہے)

سعیدہ: شہلا تانیہ کی دوستوں کو کیا کہا ہے تم نے......؟

شہلا: (ایکدم رک کر اکھڑ انداز میں) کیا کہا ہے میں نے......؟

سعیدہ: وہ کہہ رہی تھی تم نے ان کے ساتھ بدتمیزی کی۔ چائے نہیں پینے دی۔

شہلا: (تلخی سے بلند آواز میں) بدتمیزی میں نے کی یا آپ کی بیٹی نے کی جس نے انہیں بتایا تک نہیں کہ عمر مجھ سے شادی کر چکا ہے۔

سعیدہ: (حسن اس کے انداز پر متوجہ ہوتے ہیں۔ ہکا بکا) یہ تم کس طرح بات کر رہی ہو......؟

شہلا: (بے حد تلخی سے) جس طرح کرنی چاہئے۔ اس گھر کا خرچہ میرا شوہر چلاتا ہے۔ یہاں جو میری عزت کرے گا اسی کا مہمان بیٹھ کر چائے پیئے گا۔ یہ آپ اپنی بیٹیوں کو بتا دیں۔

(نکل جاتی ہے)

(سعیدہ اور حسن شاکی انداز میں ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہتے ہیں۔ جیسے اپنی شرمندگی چھپانے کے لئے سعیدہ کہتی ہے)

سعیدہ: غصے میں ہے اس لئے ایسے بول رہی ہے ورنہ ایسی ہے تو نہیں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 6-A

مقام : ساحل سمندر

وقت : شام

کردار : عمر

(عمر اکیلا ساحل سمندر پر ننگے پاؤں ریت میں چل رہا ہے اس کے کانوں میں سارہ کی آواز گونج رہی ہے)

// Flash Back //

☆......☆......☆

منظر: 7

مقام : ساحل سمندر

وقت : دن

کردار : سارہ، عمر

(سارہ اور عمر ننگے پاؤں ریت پر پھر رہے ہیں)

عمر: ہاتھ تو پکڑاؤ یار...... اتنے فاصلے پر چلو گی تو اگلی بار نہیں لے کر آؤں گا یہاں۔

سارہ: (ناراض ہو کر) دھمکا رہے ہو مجھے......؟ مجھے نہیں لاؤ گے تو کسے لاؤ گے......؟

عمر: (چھیڑتا ہے) اپنی نئی بیگم کو......

سارہ: (بے ساختہ) اچھا تو پھر میں بھی اپنے نئے شوہر کے ساتھ آؤں گی یہاں۔

عمر: (خفا ہو کر) جان سے مار دوں گا۔

سارہ: (حیران) مجھے......؟

عمر: اسے......

سارہ: میں بھی جان سے مار دوں گی۔

عمر: اسے......؟

سارہ: تمہیں......

عمر: (دونوں ہنستے ہیں۔ مسکراتے ہوئے) میں تو پہلے ہی مر چکا ہوں تم پر...... اچھا ہاتھ تو دو۔

سارہ: (دونوں ہاتھ پیچھے کر کے) دھمکیاں دو گے تو نہیں دوں گی۔

عمر: (پیار سے) یار دھمکا کون رہا ہے۔ پیار سے کہہ رہا ہوں۔ ہاتھ پکڑ کر چلنے کو دل چاہ رہا ہے۔

(سارہ ہاتھ پکڑا دیتی ہے۔ دونوں کچھ دیر خاموشی سے چلتے ہیں گہرا سانس لے کر)

سارہ: جب ہم بوڑھے ہو جائیں گے نا تو اسی طرح یہاں آ کر واک کیا کریں گے۔ ساحل سمندر پر ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر...... اپنے Pets کو بھی لایا کریں گے۔

عمر: میں تو اپنے پوتے پوتیوں کو لایا کروں گا۔

(سارہ کھلکھلا کر ہنستی ہے عمر بھی ہنستا ہے۔ پھر عجیب سرشاری کے انداز میں گہرا سانس لے کر)

سارہ: کتنا لمبا سفر طے کرنا ہے نا ہمیں ساتھ ساتھ......

عمر: ہاں......

سارہ: But it'll be lovely to grow old together.

(مسکراتے ہوئے)

عمر: Only if we are holding hands in hands.

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 7-B

مقام : ساحل سمندر

وقت : شام

کردار : عمر

(عمر اکیلا ساحل سمندر پر کھڑا رنجیدہ ڈوبتے سورج کو دیکھ رہا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : عمر کا گھر (صحن)
وقت : رات
کردار : عمر، شہلا

(شہلا بے حد اپ سیٹ اور رنجیدہ صحن میں بیٹھی ہوئی ہے وہ اپنے پرانے گھر کے کمرے کی اس کھڑکی کو دیکھتی ہے جہاں سے وہ عمر کو اکثر دیکھتی ہے۔ وہ کھڑکی اب بند ہے۔ وہ بہت رنجیدہ ہو رہی ہے۔ کچھ دیر کے بعد وہ اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر اپنی ہتھیلی کی لکیروں کو دیکھنے لگتی ہے۔ تبھی صحن کے دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ وہ لپکتی ہوئی جاتی ہے اور دروازہ کھولتی ہے۔ عمر اندر آتا ہے۔ شہلا بے اختیار کہتی ہے)

شہلا: کہاں تھے آپ......؟
عمر: کہیں نہیں......
شہلا: فون کیوں آف کیا ہوا ہے......؟ اتنی رات سے کہاں آ رہے ہیں......؟
عمر: آفس سے......
شہلا: آفس میں نہیں تھے آپ...... خالو پتہ کر کے آئے تھے۔ آپ تو سارا دن آفس میں گئے ہی نہیں۔

(عمر چپ چاپ اندر چلا جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)
وقت : رات
کردار : عمر، شہلا

(عمر بیڈ روم میں داخل ہوتا ہے۔ شہلا اس کے پیچھے داخل ہوتی ہے)

شہلا: سارہ کے گھر گئے ہوئے تھے نا آپ۔
(عمر کرنٹ کھا کر پلٹ کر اسے دیکھتا ہے)
میں جانتی ہوں وہیں گئے تھے آپ...... کل رات......؟ اسی لئے فون کیا تھا اس نے

آپ کو۔
عمر: بکواس بند کرو اپنی تمہیں شرم نہیں آتی۔
شہلا: (بے حد غصے سے) آپ کو شرم کیوں نہیں آتی۔ آپ کی پرانی بیوی کو کیوں نہیں آتی۔ طلاق کے باوجود مل رہے ہیں آپ دونوں۔
عمر: (جیسے دانت پیستے ہوئے) اس کی شادی ہو گئی ہے سن لیا تم نے...... اور میرا کوئی رابطہ نہیں ہے اس سے۔
شہلا: شادی......؟ شادی کب ہوئی اس کی......؟
عمر: کل......
(تلخی سے کہہ کر وارڈ روب کھول کر کپڑے نکالنے لگتا ہے۔ شہلا کے چہرے سے ایکدم اضطراب ختم ہو جاتا ہے۔ وہ پرسکون نظر آنے لگتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : سارہ کا گھر
وقت : رات
کردار : سارہ، صوفیہ، اظفر، حسین، ثمرہ

(سب لوگ اظفر کی کسی بات پر قہقہہ لگا رہے ہیں۔ صرف سارہ ہے جس کے چہرے پر ایک مصنوعی مسکراہٹ ہے جبکہ ثمرہ بری طرح کھلکھلا کر ہنس رہی ہے۔ سارہ صرف چپ چاپ اظفر کو دیکھ رہی ہے جو اس وقت بے حد خوشگوار انداز میں باتیں کر رہا ہے)

ثمرہ: بس کرو اظفر بیٹا تم نے تو ہنسا ہنسا کر پیٹ میں بل ڈال دیئے ہیں۔
اظفر: لیکن ممی ابھی تو میں نے صرف کچھ jokes سنائے ہیں تو جوکس پورے سنائے ہی نہیں میں نے۔
ثمرہ: وہ تم اپنی بیگم کو سنانا تاکہ اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئے۔
اظفر: بڑا مشکل کام دے رہی ہیں آپ مجھے...... سارہ تو مسکراتی تک نہیں میری کسی بات پر...... ابھی بھی دیکھیں۔
سارہ: (کچھ گڑبڑا کر) نہیں میں سونا چاہ رہی تھی اور مجھے نیند آ رہی ہے اس لئے۔

حسن: (جلدی سے) ہاں بالکل رات بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ ابھی تم لوگ جا کر سوؤ۔

سارہ: (وہ کہتے ہوئے اٹھ کر چلی جاتی ہے) نہیں آپ لوگ بیٹھیں باتیں کریں۔

(اس کے جانے پر ثمرہ سنجیدہ اور قدرے نادم انداز میں اظفر سے کہتی ہے)

ثمرہ: سارہ ایسی نہیں تھی۔ بڑی جولی تھی۔ بس جو کچھ ہوا اس نے اسے بدل کر رکھ دیا۔

اظفر: I understand. آپ فکر نہ کریں۔

(ثمرہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دیتے ہوئے)۔

میں بھی اسے بدل کر رکھ دوں گا۔

(ثمرہ مسکراتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : سارہ، اظفر

(سارہ بیڈ پر کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی ہے۔ تبھی اظفر دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔ سارہ چند لمحوں کے لئے اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے لیکن پھر اسے نظرانداز کر دیتی ہے۔ اظفر مسکراتا ہوا آ کر بیڈ پر بیٹھتا ہے وہ سارہ کے بالکل پاس بیٹھ کر اس کے بالوں کو سہلانے لگتا ہے)

اظفر: تمہاری ناراضگی ابھی تک ختم نہیں ہوئی......؟

سارہ: (سارہ اس کی موجودگی سے جیسے خائف نظر آتی ہے) میں ناراض نہیں ہوں۔

اظفر: ہونا بھی نہیں چاہئے۔ تمہارے پیرنٹس بہت خوش ہیں کہ انہیں میرے جیسا داماد ملا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے......؟

(سارہ چپ رہتی ہے)

تم اتنی کوائیٹ تو نہیں تھی سارہ جتنی اب ہوگئی ہو۔ یا Divorce کی وجہ سے ہے۔ یا مجھ سے شادی کی وجہ سے۔

سارہ: میں ایسے ہی ہوں۔

اظفر: (بے حد اطمینان سے) ویسے جب میں تمہارے اتنے قریب ہوتا ہوں تو تمہیں عمر تو یاد

آتا ہوگا۔

(سارہ کی آنکھوں میں تکلیف نظر آتی ہے۔ اس کا سانس چند لمحوں کے لئے رکتا ہے۔ اظفر اب بھی اس کے بالوں کی لٹوں کو اپنی انگلیوں کے گرد لپیٹ رہا ہے)

سارہ: نہیں......

اظفر: حیرت ہے...... جب میں تمہارے پاس ہوتا ہوں تو مجھے تو میرلین بہت یاد آتی ہے۔

(سارہ چونک کر اس کا چہرہ دیکھتی ہے)

تم نے پوچھا نہیں میری اور اس کی Divorce کیوں ہوئی......؟

سارہ: (ایکدم بات کاٹ کر) اظفر مجھے تمہارے ماضی میں ہونے والی چیزوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

اظفر: (اطمینان سے) مجھے ہے۔

سارہ: (تنگ آ کر) تم کیوں اس طرح کی باتیں کرتے ہو......؟

اظفر: (اطمینان سے) کیونکہ میں پاگل ہوں...... کہہ دو کہ میں پاگل ہوں۔

(سارہ اس کا چہرہ دیکھتی رہ جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : عمر کا گھر

وقت : رات

کردار : عمر، سعیدہ، حسن

(سعیدہ اور حسن کمرے میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے ہیں۔ جب عمر اندر داخل ہوتا ہے)

عمر: السلام علیکم......

سعیدہ/حسن: وعلیکم السلام......

سعیدہ: (روکتی ہے) ذرا بات سنو عمر......

عمر: جی......

سعیدہ: (شکوہ والے انداز میں) کبھی ماں باپ کے پاس بھی بیٹھ جایا کرو۔

(عمر خاموشی سے بیٹھ جاتا ہے)

گھر آتے ہی تم سیدھا کمرے میں چلے جاتے ہو۔

حسن: (حمایت کرتا ہے) وہ بے چارہ اتنی دیر سے آتا ہے اور پھر تھکا ہوا ہوتا ہے۔

سعیدہ: (ڈانٹتی ہے) آپ چپ رہیں۔ ساری دنیا کام کرتی ہے۔ تم سے بات کرنی ہے میں نے۔

عمر: جی کریں...... میں سن رہا ہوں۔

سعیدہ: تمہاری بیوی بڑی بدتمیزی کرتی ہے ہم لوگوں کے ساتھ۔ جواب سوال کرتی ہے۔ طعنے دیتی ہے۔ تم اپنی بیوی کو سمجھاؤ۔

عمر: وہ میری بیوی نہیں ہے آپ کی بھانجی ہے۔ آپ کی مرضی سے آئی ہے یہاں۔

سعیدہ: میری مرضی سے آئی ہے تو کیا تم ذلیل کراؤ گے مجھے اس سے۔

عمر: تو کیا کروں......؟ طلاق دے دوں اسے......؟

سعیدہ: میں نے طلاق کا کب کہا......؟

عمر: آپ کے پاس یہی حل ہوتا ہے ہر مسئلے کا۔

سعیدہ: تم بیوی کی حمایت کر رہے ہو......؟

عمر: میں کسی کی حمایت نہیں کر رہا۔ مجھے اس گھر کے کسی معاملے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ وہ آپ سے کیا کہتی ہے۔ آپ اس سے کیا کہتی ہیں...... مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔

سعیدہ: تم...... تم کو ہم لوگوں کی پرواہ ہی نہیں ہے۔

عمر: مجھے اپنی بھی پرواہ نہیں ہے۔ میری ذمہ داری اس گھر کی ذمہ داریاں اور اخراجات پورے کرنا ہیں۔ اس گھر کے جھگڑے سلجھانا نہیں...... اور شہلا میری پسند نہیں ہے آپ کی پسند ہے، اور آپ کی پسند کو میں غلط نہیں کہہ سکتا۔

(وہ اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ سعیدہ شاکڈ اور رنجیدہ انداز میں اسے جاتا دیکھتی رہتی ہے)

سعیدہ: آپ نے دیکھا کیسے ماں سے بات کر کے گیا ہے......؟

(حسن جواب دینے کی بجائے خود بھی اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ سعیدہ دیکھتی رہ جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : اظفر کا گھر (لاؤنج)

وقت : دن

کردار : سارہ، ثمینہ

(سارہ اور ثمینہ لاؤنج میں بیٹھی ہوئی ہیں)

ثمینہ: اظفر بالکل ایسا نہیں تھا۔ یہ صرف میرلین کے ساتھ Divorce کی وجہ سے اس طرح کا ہو گیا ہے، لیکن اب تو بہت بہتر ہو گیا ہے۔

سارہ: کیا بہتر ہو گیا ہے؟ وہ اب بھی Sedates لیتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بات پر Flareup ہوتا ہے۔ گالیاں دیتا ہے۔ ہاتھ اٹھاتا ہے اور آپ کہہ رہی ہیں وہ بہتر ہو گیا ہے۔

ثمینہ: تم دیکھنا وہ یہ سب کچھ چھوڑ دے گا۔ بس ایک بار تم دونوں کا کوئی بچہ ہو جائے تو دیکھنا اظفر کیسے بدلتا ہے۔ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے اس لئے پوزیسو ہے تمہارے بارے میں......

سارہ: پوزیسو......؟ .He is abnormal وہ مجھ پر شک کرتا ہے۔ کہیں آنے جانے نہیں دیتا۔ فون پر بات کرنے سے منع کر دیا ہے اس نے مجھے، اور آپ کہتی ہیں وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔

ثمینہ: اس نے بہت بڑا دھوکا کھایا ہے۔ میرلین Cheat کرتی تھی اسے۔ وہ شادی کے بعد بھی اپنے کسی بوائے فرینڈ کے ساتھ ملتی تھی۔ اظفر پھر بھی اتنی شدید محبت کرتا تھا اس سے کہ وہ اسے معاف کرنے کو تیار تھا لیکن اس نے زبردستی اظفر کو Divorce کر دیا۔

سارہ: لیکن اس سب کا مجھ سے کیا تعلق ہے۔ اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں۔

ثمینہ: ہاں بیٹا لیکن وہ نہیں سمجھتا نا۔ اسے لگتا ہے کہ کہیں تم بھی اسی طرح اسے چھوڑ کر نہ چلی جاؤ۔ لیکن دیکھنا چند سال گزرنے دو۔ ایک دو بچے ہو جائیں اظفر بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ I swear.

سارہ: (بے بسی سے) پتہ نہیں کیا ٹھیک ہو گا یا نہیں......

ثمینہ: (سمجھاتے ہوئے) تمہیں Patience دکھانی چاہئے لڑکیاں تو بہت کچھ برداشت کرتی ہیں۔ And it pays off تم بس وہ کیا کرو جو وہ کہتا ہے۔ خاموشی سے اس کی بات مان لیا کرو۔ اسے چلانے یا ہاتھ اٹھانے کا موقع ہی نہ دو۔

سارہ: (بے حد رنج سے کہہ کر وہاں سے اٹھ کر جاتی ہے) آپ نے بہت زیادتی کی ہے ممی یہ سب کچھ مجھ سے اور میرے پیرنٹس سے چھپا کر۔

(ثمینہ بے حد سنجیدہ بیٹھی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈ روم)

وقت : دن

کردار : سارہ، اظفر

(سارہ صوفہ پر بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی ہے۔ جب اظفر بے حد غصے میں کمرے میں داخل ہوتا ہے)

اظفر: ممی سے کیا کہا ہے تم نے میرے بارے میں......؟

سارہ: (ایکدم پریشان ہو کر کتاب رکھ دیتی ہے) کیا کہا ہے......؟

اظفر: تم کو منع کیا تھا میں نے...... تمہیں ہمدردیاں لینے کے لئے ڈرامہ کرنے کی عادت کیوں ہے......؟

سارہ: کسی نہ کسی سے تو بات کرنی تھی مجھے تمہارے Attitude کی۔

(اظفر اس کے چہرے پر تھپڑ مارتا ہے۔ سارہ غصے سے کہتی ہے)

اظفر مجھ پر ہاتھ مت اٹھانا۔

اظفر: (اظفر جواباً اس کے کان کی لو پکڑ کر مسلنے لگتا ہے) ورنہ کیا کرو گی تم......؟

(تکلیف سے اس کی آنکھوں میں آنسو آتے ہیں۔ اپنے آپ کو چھڑاتے ہوئے)

سارہ: Just leave me.

(وہ اب اس کے ایئر رنگز کو کھینچ رہا ہے۔ سارہ اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کر رہی ہے)

اظفر: میں ساری عمر تمہیں اسی طرح ٹریٹ کروں گا تم کیا کرو گی...... میرلین کی طرح کسی بوائے فرینڈ کے ساتھ مل کر مجھے Cheat کرنا۔

(اس کے آنسو بہہ رہے ہیں)

سارہ: اظفر مجھے چھوڑ دو۔

اظفر: (تلخی سے) اور پھر Divorce لے لینا...... بلکہ ابھی لے لو۔

سارہ: (روتے ہوئے) You are hurting me.

(ایک دم اُسے چھوڑ کر Challenge کرنے والے انداز میں)

اظفر: تو...... جاؤ...... چلی جاؤ...... سب کو بتاؤ جا کر کہ میں کیا کرتا ہوں تمہارے ساتھ۔

(سارہ ایک لمحے کے لئے اسے دیکھتی ہے۔ پھر کمرے سے نکل جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : سارہ کا گھر

وقت : دن

کردار : ثمرہ، صوفیہ، سارہ

(ثمرہ اور صوفیہ بہت سے شاپنگ بیگز میں سے کپڑے نکال نکال کر دیکھ رہی ہیں۔ تبھی سارہ اندر داخل ہوتی ہے)

ثمرہ: ارے سارہ آؤ آؤ لمبی عمر ہے تمہاری۔

(سارہ صوفہ پر بیٹھتی ہے)

ابھی تمہارا ہی ذکر کر رہے تھے۔

صوفیہ: یہ دیکھو شاپنگ کر کے آئے ہیں۔

ثمرہ: میں تو صوفیہ سے کہہ رہی تھی کہ سارہ سے بھی پوچھ لے اور اسے بھی ساتھ لے لے لیکن تم تو شادی کے بعد سے گھر سے نکلنا ہی بھول گئی ہو۔

صوفیہ: اور کیا ممی کتنی دفعہ اسے پہلے بھی ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ ہر بار اس کے پاس کوئی نہ کوئی بہانہ ہوتا ہے۔

(کپڑے دکھاتے ہوئے)

دیکھو اچھے ہیں نا......؟

سارہ: (مدھم) ہاں بہت اچھے ہیں۔

ثمرہ: صوفی کی ساس بھی آج شاپنگ سینٹر میں شاپنگ کرتے ہوئے ملی۔ تمہارا پوچھ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ وہ تو ماشاءاللہ اتنی خوش ہے اپنے گھر کہ ہمیں بھی بھول گئی ہے۔

صوفیہ: میں نے تو ویسے بھی شکر کیا ہے سارہ کی شادی پر...... ورنہ ابرار کی ممی نے پوچھ پوچھ کر جان تنگ کر دی تھی سارہ کی کب کر رہے ہو شادی......؟ سارہ کی بات چلی کہیں......؟
ابرار بتا رہا تھا بڑی وہمی خاتون ہیں وہ ان معاملات میں۔

ثمرہ: ہاں ذرا پرانے خیالات کی ہیں، لیکن اچھی خاتون ہیں۔ ثمینہ سے بھی دور پار کی رشتہ داری ہے ان کی...... بڑی تعریف کرتی ہیں وہ بھی ثمینہ اور اظفر کی۔

صوفیہ: تم کیوں اتنی چپ بیٹھی ہو......؟

سارہ: (سر جھکائے) نہیں...... وہ میں کپڑے دیکھ رہی ہوں۔

ثمرہ: اظفر ٹھیک ہے......؟

سارہ: (مدھم آواز) ہاں......

صوفیہ: (چھیڑتے ہوئے) آج اکیلے آنے کیسے دیا وہ تو باڈی گارڈ کی طرح ساتھ چپکا ہوتا ہے تمہارے......شادی کے بعد اتنے مہینوں میں ایک بار تمہیں یہاں اکیلے رہنے نہیں دیا اس نے۔

ثمرہ: تو اچھا ہے نا......سارہ نے آکر کرنا بھی کیا ہے۔شوہر کے ساتھ اور اس کے گھر میں ہی دل لگانا چاہیے شادی کے بعد لڑکیوں کو۔

صوفیہ: (ایکدم سارہ کے کان کی لو پر نظر پڑتی ہے) یہ تمہارے کان کو کیا ہوا......؟

سارہ: (گھبراتی اور اٹکتی ہے) وہ......آ......وہ شرٹ پہنتے ہوئے ایئر رنگ شرٹ میں پھنس گیا تو کھینچتے ہوئے کان اس طرح ہو گیا۔

ثمرہ: دکھاؤ......کیسے سرخ ہو رہا ہے۔

(ایکدم پریشان ہو کر)

اور خون بھی نکل رہا ہے۔کیا کرتی ہو سارہ......تم نے کچھ لگایا تک نہیں۔

سارہ: (اٹکتے ہوئے) نہیں......وہ......بس میں جلدی میں تھی۔

سارہ: (صوفیہ سے کہتی ہے) جاؤ ذرا میڈیکل کٹ لے کر آؤ۔حد ہی ہے اتنی لاپرواہی......

(تفصیلی معائنہ کرتی ہوئی)

کان زخمی کر لیا۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : اظفر کا گھر (لاؤنج)

وقت : دن

کردار : سارہ، اظفر، ثمینہ

(سارہ بے حد قلکی ہوئی اظفر کے لاؤنج میں داخل ہوتی ہے۔جہاں ثمینہ اور اظفر کے درمیان Argument ہو رہی ہے۔وہ دونوں چونک کر سارہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔اور دونوں کے چہروں پر ہی اطمینان آتا ہے مسکراتے ہوئے)

اظفر: میں نے کہا تھا آپ سے...... وہ واپس آ جائے گی۔(سارہ کی طرف لپکتی ہوئی جو صوفے پر بیٹھتی ہے)

ثمینہ: بیٹا کہوں اس طرح غصے میں چلی گئی۔میں نے کہا بھی ہے کہ کوئی ایسی بات ہو تو پہلے مجھے کہو۔(ثمینہ بھی پاس بیٹھتی ہے۔ایک دم سارہ چہرہ ڈھانپ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔ثمینہ گھبراتی ہے)

سارہ......سارہ

(اظفر بے حد سنجیدہ کھڑا رہتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : ہاسپٹل

وقت : دن

کردار : شہلا، عمر، ننھی بچی

(شہلا ہاسپٹل کے بستر پر بیٹھی بڑے فخریہ انداز میں اپنی بچی کو عمر کو پکڑا رہی ہے۔عمر بچی کو گود میں لئے اسے دیکھتا رہتا ہے۔پھر اسے چومتا ہے اس کی آنکھوں میں آنسو ہیں)

Voice Over

شہلا: اولاد تو سب کو بدل دیتی ہے عمر حسن۔

(عمر کو دیکھتے ہوئے سوچتی ہے)

میں دیکھوں گی تمہاری اولاد کس طرح نہیں بدلے گی۔میں پہلے تمہاری بیوی تھی اب بچی کی ماں ہوں۔یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اب مجھے نظرانداز کر سکو۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : زروہ کا گھر (کچن)

وقت : دن

کردار : سارہ، زروہ

(زروہ کچن میں کام کر رہی ہے۔سارہ کچن ٹیبل پر بیٹھی ہوئی)

زروہ: شکر ہے تمہیں آج میری طرف آنے کی فرصت مل گئی۔ کتنے دن سے کہہ رہی تھی میں تمہیں لیکن تمہیں وقت ہی نہیں مل رہا تھا۔

سارہ: بس کچھ مصروف رہی میں اس لئے۔

(چھیڑتے ہوئے)

زروہ: ہاں بھئی اب تمہیں کہاں فرصت ملے گی اپنے میاں کے چونچلوں سے۔

(بجھے بجھے سے انداز میں)

سارہ: نہیں ایسا نہیں ہے۔ مجھے تم سے کچھ بات کرنا تھی۔ پہلے سوچ رہی تھی فون پر بات کر لوں، لیکن پھر بس بہتر لگا کہ یہاں آ جاؤں۔

زروہ: کیا بات کرنی ہے......؟ کوئی گڈ نیوز تو نہیں ہے......؟

سارہ: (بالکل خالی ذہن کے ساتھ) کیسی گڈ نیوز......؟

زروہ: کوئی فیملی میں تو اضافہ نہیں ہونے والا......؟

سارہ: (سر جھٹک کر) نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ مجھے کچھ اور بات کرنا ہے تم سے۔

زروہ: لیکن ایسا کچھ ہوا تو مجھے سب سے پہلے بتانا ہے تم نے۔

(ایک دم اسے جیسے کچھ یاد آتا ہے)

ارے کل بازار میں میری ملاقات تابندہ سے ہوئی۔

سارہ: تابندہ سلمان......؟

زروہ: ہاں وہی......

سارہ: مجھے فون کیا تھا چند ہفتے پہلے اس نے......صوفی سے نمبر لے کر۔ اس کی بہن صوفیہ کی کلاس فیلو تھی۔

زروہ: ہاں پتہ ہے مجھے۔ بتا رہی تھی۔ اب پھر Divorce لے رہی ہے۔

سارہ: ہاں......اس نے کہا تھا مجھے بھی۔ اس کا Husband اچھا نہیں ہے۔ افیئر چل رہا ہے اس کا کسی کے ساتھ۔

(خفگی کے عالم میں)

زروہ: بکواس کر رہی ہے وہ......اب ہر بار کوئی نیا بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

(سارہ کے چہرے کے تاثرات اس کی باتوں کے ساتھ ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں)

پہلی شادی کے وقت سسرال والے برے تھے اب Husband برا ہو گیا ہے۔

سارہ: (مدھم آواز میں) ہو بھی تو سکتا ہے۔ کوئی سیکنڈ ٹائم Unlucky بھی تو ہو سکتا ہے۔

لاکھ میں کوئی ایک......لیکن اگر دوسری شادی میں کوئی مسئلہ ہو تو پھر سارا مسئلہ لڑکی میں ہی ہوتا ہے۔

(سارہ بجھ جاتی ہے)

خیر دفع کرو اسے......تم نے کیا کہنا تھا مجھے......؟

(بمشکل گڑبڑاتے ہوئے بولتی ہے)

رہ: کچھ نہیں......وہ بس میں......ایسے ہی باتیں کرنے آئی تھی۔

وہ: (ایکدم اسے غور سے دیکھ کر) ویسے تم کچھ کمزور نہیں ہو گئی شادی کے بعد......؟

رہ: (ٹالتے ہوئے) نہیں میں ٹھیک ہوں۔

وہ: (چھیڑتے ہوئے) اظفر صاحب ڈائٹنگ تو نہیں کروا رہے۔

وہ: (ایکدم کھڑی ہوتی ہوئی) میں اب چلتی ہوں۔ ممی کی طرف جانا ہے دیر ہو رہی ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 19

قام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈروم)

ت : رات

ردار : سارہ، اظفر

(اظفر پوری قوت سے چلا رہا ہے۔ سارہ پر اور وہ بے حد نروس اور گھبرائی ہوئی ہے)

ظفر: تم کس سے پوچھ کر گھر سے نکلی تھی......؟

ارہ: میں ممی کو بتا کر گئی تھی۔

ظفر: مجھ سے پوچھا تم نے......؟

ارہ: اظفر میں دو گھنٹے کے لئے گئی تھی اور میں......

ظفر: ایک منٹ کے لئے بھی تم کیوں گئی تھی۔

ارہ: جب سے شادی ہوئی ہے میں کہیں اکیلے نہیں گئی۔ کسی دوست کی طرف نہیں۔ تم شاپنگ تک کے لئے مجھے نہیں جانے دیتے۔ میں بند ہو کر رہ گئی ہوں اس گھر میں۔

اظفر: (چلاتے ہوئے) اپنے ساتھ لے کر جاتا ہوں نا تمہیں شاپنگ کے لئے......؟ پھر......؟ پھر کیا تکلیف ہے تمہیں......

سارہ: (بے ساختہ) مجھے پرواہ نہیں ہے شاپنگ کی...... میں پریشان تھی اس لئے زروہ کے پاس گئی۔

اظفر: (غصے سے) کیا پریشانی ہے تمہیں......؟ اوہ...... ہاں...... میرے قصے سنائے ہوں گے تمہیں۔ کیا کیا بتا کر آئی ہو تم اسے......؟

سارہ: میں نے کچھ نہیں بتایا کسی کو......؟

اظفر: کان کھول کر سن لو...... آئندہ تم گھر سے اکیلے کہیں گئی تو میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا۔ تم کو اس گھر کے اندر رہنا ہے۔ سنا تم نے......

سارہ: (دونوں ہاتھ اٹھا کر ہتھیار ڈالنے والے انداز میں) Please don't shout. میں نہیں جاؤں گی۔

(بے حد غصے میں بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑا سارہ کا سیل فون اٹھاتے ہوئے)

اظفر: اور تم کسی کو فون نہیں کرو گی نہ ہی کسی کا فون آئے یہاں۔

(PTCL کا فون بھی دیوار کے ساتھ لگی تار تقریباً کھینچ کر نکالتا ہے اور اسے فون کے گرد ہی لپیٹتے ہوئے کمرے سے نکل جاتا ہے۔ سارہ ہکا بکا اسے دیکھ رہی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:20

مقام : عمر کا گھر (کچن)

وقت : دن

کردار : شہلا، حسن، سارہ

(حسن کچن میں چائے بنا رہے ہیں۔ جب شہلا بے حد ناراضی کے عالم میں اندر آتی ہے)

شہلا: میری سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ صبح صبح چائے نہیں پئیں گے تو کون سی قیامت آ جائے گی۔ آپ کچن میں شور کرتے ہیں۔ میری بیٹی کی نیند خراب ہوتی ہے۔ بالکل ساتھ تو کمرہ ہے ہمارا...... آخر باہر برآمدے میں جا کر چائے کیوں نہیں بناتے......؟

حسن: (مدافعانہ انداز میں) برآمدے میں سردی ہوتی ہے۔

شہلا: اپنے آرام کی فکر ہے۔ کبھی بیٹے کی اولاد کی بھی سوچ لیا کریں۔ کل سے تالا لگایا کروں گی کچن کو۔

(تلخی سے کہتے ہوئے چلی جاتی ہے حسن بے حد رنجیدہ کھڑے رہتے ہیں۔ اُن کے کانوں میں سارہ

ی آواز گونجنے لگتی ہے)

Voice Over

ارہ: آپ مجھے بتا دیا کریں میں بنا دیا کروں گی۔ ساتھ ہی تو کمرہ ہے میرا...... بلکہ بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہے اب...... مجھے پتہ چل گیا ہے کس وقت چائے پیتے ہیں آپ۔ کل سے آپ کو کمرے میں دے آیا کروں گی۔

(حسن بے حد رنجیدہ انداز میں کپ نکالنے لگتے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:21

قام : عمر کا گھر (صحن)

ت : دن

کردار : شہلا، سعیدہ

سعیدہ صحن میں بیٹھی سبزی بنا رہی ہے۔ جب شہلا نکلتی ہے اور بیرونی دروازے کی طرف جاتی ہے۔ سعیدہ ٹوکتی ہے)

سعیدہ: کہاں جا رہی ہو تم......؟

شہلا: (تلخی سے) آپ کا ٹوکنا ضروری ہوتا ہے۔ بازار جا رہی ہوں۔

سعیدہ: ابھی کل بھی تو تم گئی تھی۔

شہلا: (دو بہ دو) کل پھر جاؤں گی آپ کو کیا ہے......؟

سعیدہ: (کمزور آواز میں) اتنے فضول پیسے کیوں خرچ کرتی ہو......؟

شہلا: (طعنے سے) میرے شوہر کی کمائی ہے وہ خرچ کرنے کے لئے ہی دیتا ہے۔

(پھر جانے لگتی ہے)

آپ کو کیا......؟

سعیدہ: کم از کم سر ڈھک کر تو جایا کرو، محلے میں لوگ باتیں کرتے ہیں۔

شہلا: محلے میں نہیں یہ باتوں کی بیماری صرف آپ کو ہی ہے۔ سارا دن خالی بیٹھ کر اعتراض کرنے کے علاوہ اور کوئی کام ہے آپ کو...... میں جہاں مرضی جاؤں جیسے مرضی جاؤں۔ آپ کون ہوتی ہیں پوچھنے والی۔

سعیدہ: (رنج سے) میں وہی خالہ ہوں تمہاری جو اس گھر میں تمہیں بیاہ کر لائی تھی۔

شہلا: (دوٹوک انداز میں) اس گھر میں میں اپنی عقل اور اپنی قسمت سے آئی ہوں۔ اسی لئے بسی ہوئی ہوں۔ خالہ تو کسی اور کو بھی بیاہ کر لائی تھی یہاں...... پھر نکال دیا خالہ نے اسے۔

سعیدہ: (ایکدم رونے لگتی ہے دوپٹہ منہ پر رکھ کر) اسی کی تو سزا مل رہی ہے مجھے تمہاری شکل میں...... وہ ہیرا بہو تھی میری۔ عزت کرنے والی اونچے خاندان کی۔

شہلا: تو لے آئیں۔ اسے پھر...... ہیرا بہو۔ اب مگر مچھ کے آنسو بہاتے بیٹھی ہیں۔

(تلخی سے کہہ کر باہر جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:22

مقام : شاپنگ مال

وقت : رات

کردار : سارہ، اظفر، نواز

(سارہ اظفر کے ساتھ شاپنگ مال میں پھر رہی ہے۔ جب اچانک سارہ کا ایک کلاس فیلو نواز اسے روکتا ہے)

نواز: ارے سارہ......

سارہ: او نواز۔

نواز: کیسی ہو تم......؟

سارہ: میں ٹھیک ہوں...... تم کیسے ہو......؟

نواز: ارے میں بھی ٹھیک ہوں۔

(اظفر سپاٹ انداز میں اسے دیکھ رہا ہے)

ابھی پرسوں آیا ہوں USA سے، اور دیکھو سب سے پہلے تم سے ملاقات ہو رہی ہے۔

(نواز جوش میں اظفر کو نظر انداز کئے صرف سارہ سے باتیں کر رہا ہے)

تمہارا مجنوں کیسا ہے......؟

سارہ: میں......

نواز: (بات کاٹ کر) ٹھیک ہے USA میں تھا پر ایسا بھی کیا کہ تم دونوں مجھے اپنی شادی پر انوائٹ ہی نہ کرتے۔ عمر کو تو ذرا مل لوں پھر پوچھتا ہوں۔

سارہ: (قدرے پریشان) نواز تم......

نواز: اور کوئی بچے وچے ہیں تم لوگوں کے۔

(ہنستے ہوئے)

یا ابھی تک اپنے رومانس سے فرصت نہیں مل رہی۔

سارہ: (ایکدم بات کاٹ کر) نواز یہ میرے شوہر ہیں اظفر۔

نواز: (شاکڈ) کیا مطلب......؟ تمہاری شادی تو عمر کے ساتھ ہوئی تھی۔

سارہ: (مدھم آواز میں) Divorce ہو گئی۔

نواز: (بے حد ہکا بکا انداز میں) Oh...... آئی ایم سوری۔

(سارہ نظریں چرا رہی ہے۔ نواز قدرے نادم انداز میں اظفر سے ہاتھ ملاتا ہے)

Glad to meet you.

آ...... آ...... مجھے پتہ نہیں تھا۔ اچھا میں چلتا ہوں پھر ملتے ہیں۔

(پھر چلا جاتا ہے۔ اظفر کے چہرے کے تاثرات بہت خراب ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:23

مقام : سڑک

وقت : رات

کردار : سارہ، اظفر

(اظفر گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے۔ سارہ اس کے برابر میں بیٹھی ہے اظفر کا موڈ بے حد آف ہے۔ سارہ وقتاً فوقتاً بے حد محتاط نظروں سے اسے دیکھ رہی ہے۔ اظفر بالآخر کہتا ہے)

اظفر: اس طرح کے اور کتنے مردوں کے ساتھ تعلقات ہیں تمہارے......؟

سارہ: Mind you اظفر...... وہ کلاس فیلو تھا میرا۔

اظفر: عمر بھی کلاس فیلو تھا تمہارا جو بعد میں تمہارا شوہر بنا۔

سارہ: بار بار عمر کا ذکر کیوں کرتے ہو تم......؟

اظفر: کیونکہ تمہیں اچھا لگتا ہوگا۔

سارہ: میں اب تمہاری بیوی ہوں اظفر...... وہ کچھ نہیں ہے میرا۔

اظفر: (طنزیہ) اوہ...... وہ کچھ نہیں ہے۔ اس لئے وہ تمہارا کلاس فیلو اسے تمہارا مجنوں کہہ رہا تھا۔

سارہ: (مدھم آواز میں) وہ ماضی تھا۔

اظفر: (طنزیہ) جو ہمیشہ یاد رہتا ہے۔ لگتا ہے کافی نام کمایا ہے تم نے اور عمر نے یونیورسٹی میں۔ اپنے لوافیئر کے حوالے سے۔

سارہ: اظفر پلیز...... اب بس کرو۔

اظفر: کیا بس کروں......؟

(ایک دم بات کرتے کرتے جیسے غصے سے بے قابو ہو کر پوری قوت سے چلاتا ہے)

تم بس کرو۔ تم...... اور آئندہ اگر میں نے دوبارہ تمہیں تمہارے کسی کلاس فیلو سے بات بھی کرتے دیکھا تو I'll fix you.

(سارہ خائف ہو جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:24

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈروم)

وقت : رات

کردار : عمر، شہلا، بچی

(عمر کمرے میں اپنی بچی کے ساتھ کھیل رہا ہے جب شہلا اندر داخل ہوتی ہے اور کچھ دیر ان دونوں کو دیکھتے رہنے کے بعد کہتی ہے)

شہلا: ہمارا فلیٹ کب تیار ہو رہا ہے......؟

عمر: ابھی سال ڈیڑھ سال لگے گا۔

شہلا: کیوں......؟ پہلے تو آپ کہہ رہے تھے کہ دو ماہ تک مکمل ہو جائے گا پھر اب سال ڈیڑھ سال کیوں۔

عمر: پہلے یوں اچانک تانیہ کی شادی نہیں کرنی پڑ رہی تھی۔ شادی کے لئے کافی رقم امی کو دینی پڑ رہی ہے اور فیکٹری کی کنسٹرکشن بھی ہو رہی ہے۔ اس لئے فلیٹ کا کام روک دیا میں نے۔

شہلا: اتنی جلدی کیا ہے تانیہ کی شادی کرنے کی۔

عمر: (اسے پہلی بار دیکھ کر سنجیدگی سے) میری بہن کی شادی میرا مسئلہ ہے تمہارا نہیں۔ میں جانتا ہوں مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔

شہلا: (جھلا کر) اب ڈیڑھ سال اور مجھے اس جہنم میں رہنا پڑے گا۔

(سنجیدہ)

عمر: اس جہنم سے کیا مراد ہے تمہاری......؟

شہلا: آپ مجھے کسی کرائے کے گھر میں شفٹ کر دیں۔ میں نہیں رہ سکتی آپ کی ماں کے ساتھ۔ جو کچھ وہ پہلے سارہ کے ساتھ کرتی رہی ہیں۔ اب میرے ساتھ کر رہی ہیں۔

عمر: (بے حد آرام سے کہہ کر کمرے سے نکل جاتا ہے) اگر وہ وہی کچھ کر رہی ہیں تو پھر تم صبر کرو۔ سارہ نے صبر کیا تھا۔ اسے الگ گھر میں نہیں رکھا میں نے۔

(شہلا ہونٹ کاٹتے اسے جاتا دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:25

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈروم)

وقت : رات

کردار : سارہ، اظفر

(اظفر بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا ہے جبکہ سارہ وارڈ روب سے کچھ ڈھونڈتے ڈھونڈتے آ کر ڈریسنگ ٹیبل اور بیڈ سائیڈ ٹیبل کے دراز کھول کر دیکھ رہی ہے۔ پھر وہ اظفر سے کہتی ہے)

سارہ: اظفر میری چیک بک اور ATM کارڈ نہیں مل رہا۔ دراز میں کچھ رقم پڑی تھی وہ بھی نہیں ہے۔

اظفر: (ٹی وی دیکھتے ہوئے) میں نے اٹھائی ہے......؟

سارہ: (مسکراتی ہے) نہیں پوچھ رہی ہوں۔

اظفر: تو بتا تو رہا ہوں میں نے اٹھائی ہیں۔

سارہ: (حیران) کیوں......؟

اظفر: (اطمینان سے مسکرا کر) فکر مت کرو تمہارے پیسے کو استعمال کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے میرا۔ میں نے تمہاری رقم تمہارے اکاؤنٹ میں جمع کروا کر چیک بک اور ATM کارڈ اپنے لاکر میں رکھ دیا ہے۔

سارہ: وہی تو پوچھ رہی ہوں کیوں...... ؟

اظفر: کیونکہ تمہیں ان چیزوں کی کیا ضرورت ہے۔ تمہیں اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو تم مجھ سے کہو میں وہ چیز تمہیں لا دوں گا، لیکن پیسہ پاس رکھ کر تم نے کیا کرنا ہے......؟

سارہ: (اپ سیٹ) تم نے شادی سے لے کر اب تک مجھے کسی قسم کی کوئی رقم نہیں دی۔ اب جو رقم میرے والدین مجھے دیتے ہیں کم از کم وہ تو میرے پاس رہنے دو۔

اظفر: (اطمینان سے) ہاں میں نے تمہیں پیسے نہیں دیئے اور دوں گا بھی نہیں، لیکن میں نے تمہیں ہر وہ چیز دی ہے جس کی تمہیں ضرورت ہے۔ ساتھ لے جا کر شاپنگ بھی کروا دیتا ہوں۔ پھر......؟

سارہ: (الجھے انداز میں اسے دیکھ کر) .I don't understand you مجھے اگر روپوں کی ضرورت پڑی تو میں...... میرے پاس تو ایک روپیہ نہیں ہے۔

اظفر: یہی تو کہہ رہا ہوں تم نے کیا کرنا ہے روپے کو۔ تم مجھے یا ممی سے کہو میں تمہیں وہ چیز لا دوں گا۔ گھر کے اندر بیٹھ کر ویسے بھی تمہیں پیسے خرچ کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، اور گھر کے باہر میں تمہیں جانے نہیں دوں گا۔

(وہ بے حد اطمینان سے کہتا ہوا کمرے سے نکل جاتا ہے)

And trust me تمہاری ساری رقم میرے پاس محفوظ ہے۔ اگر ہماری Divorce ہوتی ہے تو میں تمہیں واپس کر دوں گا۔ بینک Statement کے ساتھ۔

(کمرے میں ٹی وی پر ایک انگلش سٹ کام کے کسی ڈائیلاگ پر ایکٹرز ہنستے ہیں۔ سارہ بے دم سے انداز میں بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:26

مقام : عمر کا گھر (بڑا کمرہ)

وقت : دن

کردار : سعیدہ، شہلا، عمر

(شہلا بے حد غصے کے عالم میں سعیدہ سے کہہ رہی ہے)

شہلا: ہر بوجھ میرے شوہر پر ڈال دیتے ہیں۔ ہر کام اس کے سر پر ہوتا ہے۔

سعیدہ: وہ تمہارا شوہر ہونے سے پہلے میرا بیٹا ہے۔

شہلا: (ترکی بہ ترکی) وہ آپ کا بیٹا ہونے سے پہلے میری بیٹی کا باپ ہے۔ ہر چیز کے لئے عمر

پیسہ دے۔ ہر چیز کے لئے عمر حاضر۔ خالو اپنی پینشن کا کیا کرتے ہیں۔ تانیہ کی شادی پر اپنی گریجویٹی کا پیسہ خرچ کیوں نہیں کرتے۔

سعیدہ: کہاں سے خرچ کریں گریجویٹی کا پیسہ...... وہ خرچ ہو چکا ہے۔ ان کے اکاؤنٹ میں کچھ ہوتا تو ہم کیوں اپنی بیٹی کی شادی کے لئے یوں تمہاری باتیں سنتے۔

شہلا: خرچ کیسے ہو گیا......؟ آخر کس چیز پر خرچ کیا......؟ اپنی بیٹیوں میں بانٹ دیا ہو گا۔ انہیں عیش کروانے کے لئے۔

سعیدہ: تم کیوں میرے اور میری بیٹیوں کے پیچھے پڑ گئی ہو آخر ہم نے بگاڑا کیا ہے تمہارا......؟

شہلا: (دو بہ دو) تو سنوارا کیا ہے۔ آپ نے میرا......؟

سعیدہ: (رنجیدہ) میں عمر کو مجبور نہ کرتی تو جتنا بدنام تم ہر جگہ ہو چکی تھی اب تک اپنے گھر پر بیٹھی ہوتی۔

شہلا: (تلخی سے) میں بدنام ہوئی......؟ بھول ہے آپ کی...... میں نے خود ہر ایک کو اپنے اور عمر کے بارے میں باتیں بتائی تھیں۔ میں نے خود منگنی تڑوائی تھی اپنی عمر سے شادی کے لئے۔ آپ عمر کو نہ بھی کہتیں تب بھی اسے کرنی پڑتی مجھ سے شادی......

(تبھی شہلا کو اپنے عقب میں کسی کے آنے کا احساس ہوتا ہے وہ پلٹتی ہے وہاں عمر کھڑا ہے۔ بے ساختہ عمر سے)

سعیدہ: تو نے سنی اس کی باتیں......؟

عمر: (بے حد ٹھنڈے انداز میں کہہ کر اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے) سن لیں۔

(شہلا دم سادھے کھڑی رہتی ہے۔ پھر اندر چلی جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:27

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈروم)

وقت : رات

کردار : سارہ، اظفر

(اظفر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنی ٹائی ناٹ لگا رہا ہے جب سارہ ایک ساڑھی میں ملبوس واش روم سے نکلتی ہے۔ اظفر پلٹ کر اسے دیکھتا ہے بڑے غور سے)

اظفر: یہ ساڑھی پہن کر جاؤ گی تم......؟

سارہ: ہاں۔

اظفر: مجھے یہ کلر پسند نہیں ہے۔ .I hate blue تم کوئی اور ساڑھی پہنو۔

ساره: تمہارے سامنے تو پریس کروائی تھی میں نے...... تب کہہ دیتے۔ اب تو میں تیار ہوگئی ہوں۔

اظفر: (آرام سے) تب نہیں کہا اب تو کہہ رہا ہوں نا...... ساڑھی بدل کر آؤ۔

(سارہ کچھ کہے بغیر وارڈ روب کی طرف جاتی ہے اور ایک دوسری ساڑھی نکال کر باتھ روم میں چلی جاتی ہے۔ اظفر تیار ہوتا رہتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد سارہ اندر سے ایک وائٹ ساڑھی پہن کر نکلتی ہے۔ اظفر اس پر پہلی نظر ڈالتے یہ کہتا ہے)

یہ ساڑھی اچھی نہیں لگ رہی تم پر......

(سارہ کچھ دیر کے لئے ہکا بکا رہ جاتی ہے۔ پھر کہتی ہے)

سارہ: کوئی بات نہیں...... میرا اچھا لگنا ضروری بھی نہیں ہے۔

(اطمینان سے)

اظفر: In that case ہمارا تمہارے پیرنٹس کے گھر جانا بھی ضروری نہیں ہے۔

سارہ: صوفیہ کی شادی کی تاریخ طے کرنے کے لئے آ رہے ہیں وہ لوگ آج۔

اظفر: میری بہن نہیں ہے وہ تمہاری ہے۔ ساڑھی......

(سارہ ہونٹ کاٹتے ہوئے وارڈ روب کو کھول کر اس میں سے ایک سیاہ ساڑھی نکال کر اظفر سے کہتی ہے)

سارہ: یہ پہن لوں۔

اظفر: ہاں...... یہ ٹھیک ہے۔

(سارہ ساڑھی لے کر واش روم میں جاتی ہے اور کچھ دیر بعد واش روم سے ساڑھی پہنے نکلتی ہے۔ اظفر اپنے سیل پر کوئی Msg چیک کر رہا ہے، اور وہ اس پر ایک نظر ڈالتے ہی کہتا ہے)

اس میں تم بہت موٹی لگ رہی ہو۔ یہ بھی نہیں۔

(سارہ چپ چاپ کھڑی اسے دیکھتی رہتی ہے۔ پھر وارڈ روب کی طرف جا کر اس میں سے ایک ساڑھی نکالتی ہے اور اسے لے کر واش روم میں جاتی ہے اور وہاں باتھ ٹب کے کنارے پر بیٹھ کر رونے لگتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:28

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)

وقت : دن

کردار : عمر، شہلا، بچی

(عمر کی بیٹی فرش پر بیٹھی کھیل رہی ہے۔ عمر صوفے پر بیٹھا چپ چاپ اسے دیکھ رہا ہے۔ شہلا بے حد محتاط انداز میں اندر آتی ہے)

شہلا: میں خالہ سے جھوٹ بول رہی تھی۔ میں نے غصے میں ایسی باتیں کی ہیں ورنہ میں......

عمر: (بات کاٹ کر سرد آواز میں) میں تانیہ کی شادی کے بعد تمہیں ایک کرائے کے گھر میں شفٹ کر دوں گا۔ تو جب تک تم یہاں ہو میں اس گھر میں کوئی جھگڑا سننا نہیں چاہتا۔

شہلا: عمر مجھے اپنی صفائی میں تو کچھ کہنے دیں۔

عمر: کیسی صفائی......؟

شہلا: میں......

عمر: (اس کی بات کاٹ کر بے حد مدھم لہجے میں کہتا ہے) یہ جو بیٹی ہے نا میری۔ اسے اپنے جیسا مت بنانا۔

(پھر اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ شہلا کو لگتا ہے جیسے وہ اس کے چہرے پر تھپڑ مار کر گیا ہے۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ وہ بے حد رنجیدہ نظر آنے لگتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:29

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈ روم)

وقت : رات

کردار : سارہ

(سارہ واش روم میں واش بیسن کے سامنے پانی کھولے اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار رہی ہے۔ یوں جیسے وہ اپنے چہرے سے Anxiety اور بے بسی کو دھو ڈالنا چاہتی ہو۔ چند لمحے بھیگے ہوئے چہرے کو آئینے میں دیکھتے رہنے کے بعد Closet کھولتی ہے جس میں اظفر کی دوائیاں پڑی ہیں اور ان میں سے ایک باٹل نکال کر ایک گولی نکال کر اسے پانی کے ساتھ نگل لیتی ہے۔ وہ بے حد شکست خوردہ نظر آ رہی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:30-A

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈ روم)

وقت : دن

کردار : سعیدہ، شہلا، بچی

(شہلا کمرے میں بیٹھی اپنی بچی کو کچھ کھلا رہی ہے۔ جب سعیدہ کچھ بھیگے ہوئے کپڑے اپنے ہاتھ میں لئے صحن سے اندر آتی ہے اور قدرے خفگی کے عالم میں شہلا سے کہتی ہے)

سعیدہ: میرے کپڑے باہر لٹکے لٹکے بارش میں بھیگ گئے تم نے اپنے کپڑے اتار لئے تو میرے اور اپنے خالو کے بھی اتار لیتی۔

شہلا: (بے حد تلخی سے) میں نے ٹھیکہ نہیں لے رکھا آپ کے کاموں کا۔ سارا دن فارغ بیٹھی رہتی ہیں۔ اپنے کپڑے بھی نہیں اتار سکتیں۔

(سعیدہ بے حد رنجیدہ اسے دیکھتی ہوئی اپنے کمرے میں جاتی ہے)

// Flash Back //

☆......☆......☆

منظر:31

مقام : عمر کا گھر (سعیدہ کا بیڈ روم)
وقت : دن
کردار : سارہ، سعیدہ

(سارہ بستر پر بڑے سلیقے سے تہہ شدہ سعیدہ کے کپڑے رکھتی ہے اور پلٹ کر سعیدہ کو دیکھتی ہے جو ابھی ابھی کمرے میں داخل ہو رہی ہے)

سارہ: آنٹی آپ کے کپڑے صحن سے اتار کر لائی ہوں۔

سعیدہ: (تلخی سے) کس نے کہا تھا تمہیں......؟

سارہ: وہ بارش شروع ہو گئی تھی بھیگ جاتے۔

سعیدہ: تو بھیگ جاتے......کوئی ضرورت نہیں ہے ایسے ڈرامے کرنے کی۔

(سارہ چپ کمرے سے نکل جاتی ہے)

// INTERCUT //

☆......☆......☆

منظر:30-B

مقام : عمر کا گھر
وقت : دن
کردار : سعیدہ

(سعیدہ گیلے کپڑے ہاتھ میں لئے بے اختیار رونے لگتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

قسط نمبر 16

منظر:1

مقام : اظفر کا گھر (لاؤنج)
وقت : دن
کردار : سارہ، ثمینہ

(سارہ اور ثمینہ لاؤنج میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ ثمینہ مسکراتے ہوئے سارہ سے کہہ رہی ہے)

ثمینہ: میں نے تم سے کہا تھا نا وہ دل کا بہت اچھا ہے۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اب اس کا ڈاکٹر بتا رہا تھا کہ ایک مہینے سے کوئی میڈیسن نہیں لے رہا وہ، اور پھر بھی دیکھو بالکل ٹھیک ہے۔ بالکل تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچائی۔

سارہ: میرے لئے تو یہ Miracle ہی ہے۔ وہ واقعی بہت بدل گیا ہے۔

(تبھی ثمینہ کا موبائل بجنے لگتا ہے۔ وہ اٹھا کر دیکھتی ہے اور مسکراتے ہوئے سارہ کی طرف بڑھتی ہے)

ثمینہ: اب دیکھو پھر کال آ رہی ہے تمہاری......دن میں دس دس بار کال کرنا شروع ہو گیا ہے یہ تمہیں......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:2

مقام : ہوٹل
وقت : رات
کردار : سارہ، اظفر

(دونوں کھانا کھا رہے ہیں)

اظفر: آج کتنی دیر بعد ہم اس طرح کھانا کھا رہے ہیں۔ It feels so good۔ کوئی بات کرو۔

سارہ: (مدھم آواز میں) تم کرو میں سن رہی ہوں۔

اظفر: (مسکراتے ہوئے) I am very happy Sarah.
(ایکدم) تم خوش نہیں ہو کیا......؟

سارہ: میں کیوں خوش نہیں ہوں گی وہ میرا بچہ نہیں ہے کیا......؟

اظفر: پھر کچھ کہو......کوئی بات کرو۔

سارہ: کھانا بہت اچھا ہے۔

اظفر: (بے حد سنجیدہ) میں کھانے کی نہیں اپنی بات کر رہا ہوں۔ I promise sarah تمہیں اب مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ میں بہت خیال رکھوں گا تمہارا...... اپنے ہونے والے بچے کا You will find me a changed person.

(سارہ مسکرا دیتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 3-A

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈروم)
وقت : دن
کردار : شہلا، سعیدہ

(شہلا اپنے کمرے میں ٹی وی دیکھ رہی ہے۔ جب سعیدہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی ہے)

سعیدہ: شہلا کل رات کے کھانے پر کچھ اہتمام کر لینا۔ ملیحہ اور تانیہ کو کھانے پر بلایا ہے میں نے۔

شہلا: ایک تو میں آپ کے ان کھانوں سے تنگ آ گئی ہوں۔ آپ کو اگر بیٹیوں کی دعوتوں کا شوق ہے تو پھر ان کے لئے کھانا بازار سے منگوایا کریں آپ۔

سعیدہ: چار ماہ پہلے آئی تھیں دونوں اکٹھے۔

شہلا: چار ماہ میں چار سال تو نہیں ہوئے۔ میں اس حالت میں چودہ کھانے تیار نہیں کر سکتی۔

سعیدہ: میں صرف دو ڈشز کی بات کر رہی ہوں۔ کباب بازار سے منگوا لوں گی میں۔

شہلا: میں کل ویسے بھی امی کے پاس جا رہی ہوں ایک ہفتہ رہنے کے لئے......؟ آپ جو چاہیں پکائیں اور جو چاہیں کھلائیں انہیں۔

(تلخی سے کہہ کر دوبارہ ٹی وی کی طرف متوجہ ہوتی ہے)

اور میرے کمرے کا دروازہ بجا کر اندر آیا کریں۔

(سعیدہ کو کھڑے کھڑے سارہ یاد آتی ہے)

// INTERCUT //

☆......☆......☆

منظر: 4

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈروم)
وقت : دن
کردار : سارہ، سعیدہ

(سعیدہ اسی جگہ کھڑی ہے جہاں اب کھڑی ہے جبکہ سارہ بھی کھڑی ہے)

سارہ: جی آپ بتا دیں کیا کیا پکانا ہے۔ میں پکا لوں گی۔

سعیدہ: اب یہ بھی میں ہی بتاؤں گی تمہیں...... تمہیں خود پتہ ہونا چاہئے کہ کیا پکانا ہے تمہیں۔ ملیحہ کے ساتھ اس کی ساس اور نندوں نے بھی آنا ہے۔ ان کے پاس بیٹھنا...... کمرے میں مت گھس جانا۔

سارہ: جی......

سعیدہ: اپنے خاندان کی بہو کو یہ سب بتانا نہیں پڑتا وہ خود ہی آئے گئے کی چاہ کرتی ہے، اور یہاں بہو کو آ کر بتانا پڑتا ہے، اور یہ ہر وقت دروازہ بند مت رکھا کرو۔ یہ تمہاری جاگیر نہیں ہے۔

(کہتے ہوئے تلخی سے مڑتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 3-B

مقام : عمر کا گھر (عمر کا بیڈروم)
وقت : دن
کردار : سعیدہ، شہلا

(سعیدہ بے حد رنجیدہ ہو کر کمرے سے نکلتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 5

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈروم)
وقت : رات
کردار : اظفر، سارہ

(سارہ ایک بیگ میں اپنے کپڑے رکھ رہی ہے، جب اظفر اندر داخل ہوتا ہے)

اظفر: یہ کیا ہو رہا ہے......؟

سارہ: (مسکراتے ہوئے) تیاری......

اظفر: کیسی تیاری......؟

سارہ: (کپڑے رکھنا جاری رہتا ہے) گھر جا رہی ہوں میں صوفی کی شادی کے لئے۔

اظفر: (سنجیدہ) لیکن صوفی کی شادی تو ایک ہفتے کے بعد ہے۔

سارہ: ہاں لیکن مجھے مدد کروانا ہے۔ می اور بابا اور خود صوفی روز فون کر رہے ہیں۔

اظفر: لیکن میں اس حالت میں تمہیں وہاں جانے نہیں دے سکتا۔ وہاں کون خیال رکھے گا تمہارا۔

سارہ: سب رکھیں گے۔ I am alright ایک ہفتے کی تو بات ہے۔

اظفر: (دوٹوک) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ You wont go.

سارہ: (جھنجھلا کر) اظفر میں نے گھر والوں کو بتا دیا ہے، وعدہ کیا ہے میں نے آج آنے کا۔

اظفر: (بے ساختہ) مجھ سے پوچھ کر وعدہ کرنا چاہئے تھا تمہیں۔

سارہ: (الجھ کر) مجھے نہیں پتا تھا کہ میری بہن کی شادی پر جانا بھی میرے لئے ایک ایشو ہو جائے گا۔

(سیل اٹھا کر کال کرنے لگتا ہے) کیا کر رہے ہو......؟

اظفر: تمہارے پیرنٹس سے خود بات کر لیتا ہوں میں۔

سارہ: (ایک دم محتاط ہو کر) ضرورت نہیں ہے اس کی......

اظفر: (کال جاری رکھتا ہے) ہے ضرورت...... میں پوچھنا چاہتا ہوں ان سے کہ ایسا کون سا کام ہے وہاں جو وہ میری بیوی کے بغیر نہیں کر سکتے۔

سارہ: (آ کر فون پکڑ لیتی ہے) اظفر پلیز...... ان سے کچھ مت کہو۔ میں نہیں جاتی۔ میں ان کو سمجھا لوں گی۔

اظفر: اگر ان کو سمجھانا اتنا آسان تھا تو یہ کام تم نے پہلے ہی کیوں نہیں کیا۔ You know what.

اصل میں تم اس گھر میں رہنا ہی نہیں چاہتی۔ کس کے لئے ایک ہفتہ پہلے رہ رہی ہو وہاں کون آنے والا ہے وہاں پر...... عمر سے کوئی رابطہ نکال لیا ہے یا کوئی اور ڈھونڈ

لیا ہے۔

(سارہ کو اس کے الزامات پر تکلیف ہوتی ہے)

اوہ یاد آیا ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے وہ ہے نا زروہ کا شوہر بلال...... تمہارا پرانا کلاس فیلو جو اکثر بظاہر زروہ کی دی ہوئی چیزیں پہنچانے تمہارے پاس آتا ہے۔

(بے ساختہ دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر)

سارہ: You are sick. You are really sick.

اظفر: میں Sick ہوں...... یا تم۔

(سارہ کچھ کہے بغیر کرے سے نکلنے لگتی ہے۔ اظفر اسے پکڑ لیتا ہے)

تم میری بات سنے بغیر یہاں سے جا کیسے سکتی ہو......؟

(اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش)

سارہ: اظفر...... مجھے چھوڑ دو...... Don't start it again.

(اظفر پوری قوت سے دھکا دیتا ہے وہ کرسی سے ٹکراتی ہوئی فرش پر گرتی ہے۔ اظفر اسے پوری قوت سے ایک ٹھوکر مارتا ہے۔ سارہ کے حلق سے ایک چیخ نکلتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 6

مقام : ہاسپٹل

وقت : دن

کردار : سارہ، اظفر، ثمینہ

(سارہ ہاسپٹل کے بیڈ پر بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کی آنکھیں متورم ہیں اور وہ چہرے سے بیمار لگ رہی ہے۔ ثمینہ اس کے پاس بیٹھی ہوئی اپنی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو ٹشو سے پونچھتے ہوئے کہہ رہی ہے)

ثمینہ: اظفر بہت شرمندہ ہے۔ بہت زیادہ...... ساری رات ہاسپٹل کے کوریڈور میں بیٹھا رہا ہے۔ کہہ رہا تھا اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ یہ ہو جائے گا، لیکن بیٹا اب تم اسے معاف کر دو۔ جو ہو گیا وہ ہو گیا۔

سارہ: (رنجیدہ) آپ کے اور آپ کے بیٹے کے نزدیک اس بات کی کوئی ویلیو نہیں ہے کہ میرے بچے کی جان چلی گئی۔

ثمینہ: تم کیسی باتیں کر رہی ہو سارہ...... وہ ہمارا بھی خون تھا۔ ہم سے زیادہ دکھ کس کو ہو سکتا

ہے، اور اظفر وہ تو رات بھر روتا رہا ہے۔

سارہ: (رنجیدہ) اس کے رونے سے کیا ہوگا......؟ کچھ بھی نہیں...... آپ نے میرے پیرنٹس کو انفارم کیا ہے......؟

ثمینہ: (منت والے انداز میں) سارہ دیکھو پلیز ایک موقع اور دو اظفر کو...... یہ سب کچھ کسی کو بتانے کا کیا فائدہ ہے۔ اظفر کل کے Incident کے بعد بدل گیا ہے۔ تم ایک موقع اور دو اسے۔

(بے بسی اور دوٹوک انداز میں)

سارہ: ممی میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں۔
I can't take it any more.

ثمینہ: (ایکدم بدلے ہوئے لہجے میں) صوفی کی شادی ہو رہی ہے اور تم اس طرح گھر واپس جاؤ گی تو لوگ کیا کہیں گے۔ صوفی کی ساس میرے رشتہ داروں میں سے ہے۔ اور میں تو کوئی Justification نہیں دوں گی۔ تمہارے اس طرح جانے کی...... آگے تم سوچ لو۔

سارہ: آپ مجھے بلیک میل کر رہی ہیں......؟

ثمینہ: (فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر) بیٹا میں کیوں کروں گی...... تم بہو ہو میری...... میں بڑا پیار کرتی ہوں تم سے...... اس لئے کہہ رہی ہوں کہ اظفر کو ایک موقع اور دو اس بار مس کیرج ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اور اولاد دے دے گا بعض دفعہ تو ویسے ہی مس کیرج ہو جاتا ہے۔

(سارہ بے بسی سے انہیں دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈروم)

وقت : رات

کردار : اظفر، سارہ، صوفیہ، ثمینہ، ثمرہ، حسین

(سارہ اپنے بیڈروم میں بیڈ پر بیٹھی ہے۔ صوفیہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھی ہوئی ہے۔ باقی سب لوگ بھی آس پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ سب پریشان نظر آ رہے ہیں۔ سارہ بالکل بے تاثر چہرے کے ساتھ کمرے میں ہونے والی باتیں سن رہی ہے)

ثمینہ: بس پتہ بھی نہیں چلا کیسے باتھ روم میں گر گئی۔ میں اور اظفر تو فوراً ہاسپٹل لے کر گئے اسے۔

ثمرہ: لیکن ہمیں کیوں نہیں انفارم کیا۔

ثمینہ: وہ بس رات کا وقت تھا۔ سارہ نے ہی منع کیا تھا کہ آپ لوگوں کو ڈسٹرب نہ کریں۔

حسین: سارہ بے وقوف ہے۔ Parents ڈسٹرب ہوتے ہیں کبھی......؟

اظفر: (مایوسی سے) بس انکل یہ سب کچھ ایسے ہی ہونا تھا۔ I was so excited about the baby and it all ended up in smoke.

حسین: پریشان مت ہو۔ ابھی Young ہو تم لوگ اللہ تعالیٰ پھر سے اولاد سے نوازے گا۔

ثمینہ: انشاء اللہ...... انشاء اللہ۔ بس ڈاکٹر نے کہا ہے ابھی دو ہفتے مکمل بیڈ ریسٹ۔

اظفر: سارہ کو صوفی کی شادی بھی مس کرنا ہوگی۔

صوفیہ: کوئی بات نہیں ہے۔

ثمرہ: سارہ کی صحت اور زندگی زیادہ Matter کرتی ہے۔

صوفیہ: میرے لئے Possible ہوتا تو میں شادی کو Postpone کر دیتی۔

ثمینہ: نہیں...... نہیں بیٹا بدشگونی والی بات ہے۔ میں اور اظفر تو آئیں گے ہی شادی میں...... بلکہ اگر سارہ ایک دو دن میں کچھ بہتر ہوئی تو اسے بھی ساتھ لانے کی کوشش کریں گے۔

صوفیہ: (سارہ کو ساتھ لگاتے ہوئے) Don't worry. سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

(سارہ بالکل خالی آنکھوں سے اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : اظفر کا گھر (اظفر کا بیڈروم)

وقت : رات

کردار : اظفر، سارہ

(اظفر اپنے بیڈ پر گہری نیند سو رہا ہے۔ سارہ اپنے بیڈ پر بیٹھی جاگ رہی ہے۔ اس کے کانوں میں اظفر کی کہی ہوئی باتیں گونج رہی ہیں۔ وہ اپنی کنپٹیاں مسل رہی ہے۔ پھر وہ اٹھ کر باتھ روم چلی جاتی ہے تھوڑی دیر بعد وہ آتی ہے تو اس کے ہاتھ میں اینٹی ڈیپریسنٹ کی ایک بوتل ہے۔ وہ اپنے بیڈ پر

بیٹھ کر پہلے ایک گولی نکال کر پانی کے ساتھ نگلتی ہے۔ آوازیں اب بھی اس کے ذہن میں گونج رہی ہیں۔ کچھ دیر کے بعد وہ ایک اور گولی نکال کر وہ بھی نگل لیتی ہے۔ پھر وہ اٹھ کر کمرے میں اندھیرے میں چلنے لگتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : ہاسپٹل

وقت : دن

کردار : سارہ، عمر، ڈاکٹر، نرس

(عمر اور ڈاکٹر کوریڈور میں چل رہے ہیں)

ڈاکٹر: تم ابھی کچھ دیر اور رکتے تو ہم لنچ کے لئے نکل سکتے تھے۔ میں ابھی گھنٹے بھر میں آف ہونے والا ہوں۔

عمر: نہیں یار مجھے جلدی ہے۔ یہ تو میں یہاں سے گزر رہا تھا تو میں نے سوچا تمہیں بھی فیکٹری کی اوپننگ میں انوائٹ کرلوں ورنہ تو شاید فون پر ہی بلاتا۔ اب آجانا۔

ڈاکٹر: آؤں گا......آؤں گا...... میں ویسے بھی فارغ ہوں سنڈے کو۔

نرس: (راستہ روک کر) ڈاکٹر صاحب ایک Patient آئی ہے ہمارے پاس ایمرجنسی میں...... اس کے بازو اور چہرے پر کچھ چوٹیں ہیں۔ لگتا ہے بازو میں فریکچر ہے، لیکن اس کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ اپنا کچھ زیور دے رہی ہے۔ کہہ رہی ہے بعد میں پیسے دے دے گی۔

ڈاکٹر: (ساتھ چلتے ہوئے) چلو میں دیکھتا ہوں۔ کیسی چوٹیں ہیں......؟

نرس: پتہ نہیں کہہ رہی ہے گری ہے۔ لیکن مجھے تو لگتا ہے۔ شوہر نے مارا ہے۔ ورنہ شادی شدہ ہو کر اس طرح اکیلے خالی ہاتھ یہاں کیوں آتی۔

ڈاکٹر: Too bad.

عمر: میں Pay کردیتا ہوں جتنے بھی Expenses ہوں۔ تم ان کا علاج کرو۔

ڈاکٹر: (موڑ مڑ کر) کہاں ہے......؟

نرس: یہ......

(سامنے ایک بینچ پر سارہ بیٹھی ہے۔ وہ اپنا بازو پکڑے ہوئے ہے اس کے چہرے اور ایک آنکھ پر Bruises ہیں اور اس کے ہونٹوں پر کچھ خون ہے۔ عمر اسے دیکھ کر ساکت ہو جاتا ہے)

(عمر بے اختیار شاکڈ انداز میں کہتا ہے)

عمر: سارہ......

(سارہ جیسے کرنٹ کھا کر اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور پھر بے اختیار کھڑی ہو جاتی ہے۔ چند لمحوں تک جیسے وہ سمجھ نہیں پاتے اور پھر ایکدم سارہ اپنا بازو پکڑ کر پلٹ کر ہاسپٹل سے باہر جانے کی کوشش کرتی ہے عمر تیزی سے اس کے پیچھے جاتا ہے)

کیا ہوا ہے تمہیں......؟

(سارہ اسے دیکھے بغیر چلتی رہتی ہے۔ عمر اس کا راستہ روک کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ اسے بازو سے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب سارہ غراتی ہے)

سارہ: Stay away from me.

(لیکن اس کی طرف دیکھتی نہیں۔ عمر چپ کھڑا رہ جاتا ہے۔ تبھی وہ ڈاکٹر آگے آکر سارہ سے کہتا ہے)

ڈاکٹر: آپ آئیں میرے ساتھ میں ٹریٹمنٹ دیتا ہوں آپ کو۔

سارہ: (ڈاکٹر سے) میں اس کی موجودگی میں کوئی ٹریٹمنٹ نہیں لوں گی۔

(وہ بے اختیار عمر کو دیکھ کر آنکھ کے اشارے سے کہہ کر سارہ کو لے جاتا ہے)

ڈاکٹر: عمر تم جاؤ۔ I will manage it.

(عمر بے حد رنج کے عالم میں وہاں کھڑا رہتا ہے)

سارہ: مجھے اپنے شوہر کو کال کرنی ہے۔

ڈاکٹر: میں وہ بھی کروا دیتا ہوں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : دن

وقت : ہاسپٹل

کردار : ڈاکٹر، عمر، اظفر

(عمر کوایڈور میں ایک بینچ پر چپ چاپ بیٹھا ہے، جب اظفر کوایڈور میں داخل ہوتا ہے اور عمر کو دیکھتے

ہی اُس کے پاس ٹھٹھک جاتا ہے۔عمر اُسے دیکھتا نہیں وہ سر جھکائے بیٹھا ہے۔)
اظفر اُس کے پاس کھڑے ہو کر تلخی سے کہتا ہے۔

اظفر: اوہ تو تم پہلے ہی موجود ہو یہاں...... اُس نے فون کر کے بلایا ہے...... یا ملاقات طے تھی تم دونوں کی یہاں پر؟

(چونک کر سر اُٹھا کر)

عمر: سوری...... میں نے آپ کو نہیں پہچانا......

اظفر: ......کوئی بات نہیں مجھے پہچاننا کوئی ایسا ضروری ہے بھی نہیں......

(کھڑا ہوتا ہے حیران ہوتے ہوئے)

عمر: ......میں سمجھا نہیں۔

(ڈاکٹر باہر نکلتے ہوئے عمر سے)

ڈاکٹر: Sarah is alrite

(تلخی سے)

اظفر: ......یہ آپ مجھے بتا رہے ہیں یا اسے بتا رہے ہیں؟

(چونک کر)

ڈاکٹر: ایکسکیوزمی......آپ کون ہیں......؟

(تلخی سے)

اظفر: سارہ اظفر کا شوہر......اظفر۔

(یکدم کچھ معذرت خواہانہ انداز میں)

ڈاکٹر: سوری آپ کی وائف اندر ہیں، اور وہ ٹھیک ہیں۔

(اظفر مزید کچھ کہے بغیر اندر چلا جاتا ہے)

ہیرلائن فریکچر ہے اس کے بازو میں۔

ڈاکٹر: بس ایک ہی بات کہہ رہی ہے کہ میں گری ہوں، لیکن اس کے بازو پر چوٹوں کے کچھ اور بھی نشان ہیں۔I am sure اگر یہ اس کا شوہر ہے تو یہ Abuse کرتا ہے اسے۔ اور وہ بھی Regularly۔

اظفر: (تبھی اندر سے اظفر کے چلانے کی آواز آتی ہے) کیوں آئی ہو تم یہاں پر......؟

سارہ: (بے حد کمزور اور مدھم آواز) میں ٹریٹمنٹ لینے کے لئے۔

اظفر: کیوں کیا مر رہی تھی تم......؟

(عمر اور ڈاکٹر ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے اندر سے آنے والی آوازیں سن رہے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : ہاسپٹل
وقت : دن
کردار : سارہ، اظفر

(سارہ فریکچرڈ بازو پکڑے بڑے ملتجیانہ انداز میں اظفر سے کہہ رہی ہے)

سارہ: .آئی ایم سوری......

اظفر: (غصے سے) کس لئے......؟ تمہیں تو فخر ہونا چاہئے اپنی بے حیائی پر۔

سارہ: (گڑگڑاتے ہوئے) اظفر پلیز ہم گھر جا کر بات کریں گے۔

اظفر: وہ جو Son of a bitch باہر بیٹھا ہے۔اس کے سامنے بات کرنے سے شرم آتی ہے تمہیں۔

سارہ: (گڑگڑاتے ہوئے) پلیز......

اظفر: (زہریلے انداز میں) میں جانتا تھا تم میری آنکھوں میں دھول جھونک رہی ہو۔ I knew it کہ تمہارا اس آدمی کے ساتھ کانٹیکٹ ہے۔
You will rot in hell.
جب تم نے اسے بلوا لیا تو پھر مجھے کیوں بلوایا۔

(بے حد غصے میں باہر جاتا ہے۔اس کے پیچھے جاتے ہوئے)

سارہ: اظفر......اظفر۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : ہاسپٹل
وقت : دن
کردار : سارہ، اظفر، عمر، ڈاکٹر

(عمر اور ڈاکٹر باہر کھڑے ہیں۔ اظفر لمبے ڈگ بھرتا غصے میں باہر نکلتا ہے۔ سارہ اس کے پیچھے نکلتی ہے۔ وہ عمر کی طرف دیکھتی نہیں۔ وہ بس سر جھکائے اظفر کے پیچھے لپک رہی ہے۔ عمر اسے دیکھتا ہے اور ایکدم جیسے بے قابو ہوتے ہوئے اس کے پیچھے جانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن ڈاکٹر اس کا بازو پکڑ لیتا ہے)

ڈاکٹر: Don't یہ میاں بیوی کا مسئلہ ہے۔

(عمر بے حد بے بسی اور رنج کے عالم میں ڈاکٹر کو دیکھتا ہے)

You are an outsider.

(پھر دور اظفر کے پیچھے جاتی سارہ کو)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : سارہ کا گھر (لاؤنج)
وقت : دن
کردار : عمر، ثمرہ، حسین

(عمر، ثمرہ اور حسین کے لاؤنج میں بیٹھا ہے۔ حسین کے چہرے پر پریشانی ہے جبکہ ثمرہ کے چہرے پر بے یقینی)

ثمرہ: اول تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔
Sarah is happily married. ماشاء اللہ...... اس کا ہزبینڈ تمہارے جیسا نہیں ہے۔ اور اگر ایسا ہو بھی تو تمہارا کیا تعلق ہے اس سے۔

عمر: میرا کوئی تعلق نہیں ہے اس سارے معاملے سے لیکن میں اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔

ثمرہ: (تلخی سے) جو کچھ تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اس کے بعد بھی......؟ تم تکلیف کی بات کر سکتے ہو۔

(بے حد سنجیدہ لیکن مکمل انداز میں پہلے ثمرہ سے اور پھر عمر سے کہتے ہیں)

حسین: فضول Argument کی ضرورت نہیں ہے۔ عمر تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے اور اگر ایسی کوئی بات ہے بھی تو یہ سارہ اور اظفر کا معاملہ ہے، اور ہمارا مسئلہ ہے۔
You need not be bothered.

(عمر بے حد رنج اور بے بسی سے انہیں دیکھتا رہتا ہے۔ پھر ایکدم اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ غصے سے)

ثمرہ: Can you believe it.
یہ آدمی میری بیٹی کا گھر تباہ کرنے کے لئے کس حد تک جا سکتا ہے۔ کیسے کیسے الزام لگا رہا ہے میرے داماد پر۔ سارا قصور آپ کا ہے جو اسے اندر لے کر آئے۔ دروازے سے بھیج دیتے تو اچھا تھا۔

حسین: (بے حد سنجیدہ اور پریشان) ثمرہ ہمیں سارہ کے گھر جانا ہے۔ کچھ نہ کچھ غلط ہے۔

(ثمرہ بے حد حیرانی سے حسین کو دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : بلال کا گھر (لاؤنج)
وقت : دن
کردار : عمر، بلال، زروہ

(عمر زروہ اور بلال کے لاؤنج میں بیٹھا ہے۔ زروہ فون کر رہی ہے بے حد نارمل اور خوشگوار انداز میں)

زروہ: ہیلو...... السلام علیکم آنٹی...... میں زروہ بات کر رہی ہوں۔ کیسی ہیں آپ......؟ جی میں بھی ٹھیک ہوں...... آنٹی سارہ سے بات کروا دیں...... سو رہی ہے، لیکن اس وقت کب سے سونا شروع کر دیا اس نے...... خیریت تو ہے طبیعت کو کیا ہوا اس کی......؟ بخار ہے...... اچھا آپ اسے بتا دیں کہ میں اور بلال شام کو چکر لگائیں گے آپ کی طرف۔ اس کی طبیعت ہی پوچھ لیں گے۔ اچھا آج کوئی گیسٹ آ رہے ہیں۔ چلیں تو پھر کل کل بھی...... چلیں آپ سارہ کو بتا دیں کہ میں نے فون کیا تھا۔ اللہ حافظ......

عمر: (فون بند کر کے گم صم ہو جاتی ہے۔ عمر ہونٹ بھینچتے ہوئے کہتا ہے) میں نے کہا تھا وہ سارہ سے بات نہیں کروائیں گی تمہاری۔

زروہ: (بے حد شاکڈ اور بے بس) میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ کچھ نہیں...... ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔

عمر: (ایکدم) تم دونوں سارہ کے پیرنٹس سے بات کرو۔ وہ تمہاری بات سنیں گے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : اظفر کا گھر (لاؤنج)

وقت : رات

کردار : ثمرہ، اظفر، ثمینہ، حسین

(ثمینہ ثمرہ سے اپنے لاؤنج میں قدرے گھبرائے ہوئے انداز میں گلے مل رہی ہے)

ثمینہ: What a pleesent surprise.

ثمرہ: ہاں بس ہم مارکیٹ تک نکلے تھے تو اچانک یہاں آنے کا ارادہ بن گیا۔

ثمینہ: (ساتھ لے کر) بہت اچھا کیا۔ آئیں...... آئیں بیٹھیں۔

اظفر: (اچانک آتا ہے حیران ہو کر) اوہ...... السلام علیکم۔

حسین: (ہاتھ ملا کر) وعلیکم السلام۔ کیسے ہو بیٹا......؟

اظفر: (سنجیدہ) میں ٹھیک ہوں۔ مجھے بتایا نہیں کسی نے کہ آپ لوگوں کا آنے کا ارادہ ہے آج۔

حسین: بس اچانک ہی ارادہ بن گیا۔

اظفر: (بٹھاتے ہوئے) بیٹھیں...... سارہ تو کچھ طبیعت خراب ہے وہ تو کچھ دیر پہلے میڈیسن لے کر سوئی ہے۔

ثمرہ: (چونک کر) کیوں......؟ کیا ہوا سارہ کو......؟

اظفر: ایسے ہی کچھ بخار تھا۔

ثمرہ: (اٹھتے ہوئے) میں دیکھتی ہوں اسے۔

اظفر: (روکتا ہے) نہیں پلیز آنٹی اسے ڈسٹرب نہ کریں۔ وہ آرام کر رہی ہے اسے آرام کرنے دیں۔

حسین: (اطمینان سے) وہ آرام کر لے۔ ہم پھر مل لیتے ہیں اسے۔ آج تو ہم بھی لمبی گپ شپ کرنے آئے ہیں ابھی کافی دیر بیٹھیں گے تب تک اٹھ جائے گی سارہ......

اظفر: (بے اختیار ثمینہ کو دیکھ کر) پتہ نہیں...... اگر اٹھ گئی تو آ جائے گی۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : اظفر کا گھر

وقت : رات

کردار : حسین، ثمرہ، ثمینہ، اظفر، سارہ

(ثمرہ اور حسین ثمینہ کے پاس بیٹھے ہنستے ہوئے چائے پی رہے ہیں جب اظفر سارہ کو لئے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ ثمرہ اور حسین چائے پینا بھول کر کرنٹ کھا کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں)

ثمرہ: کیا ہوا سارہ کو......؟

اظفر: آنٹی باتھ روم میں سلپ ہو گئی تھی۔ آج دوپہر کو But she is fine now

ثمرہ: لیکن تم نے ہمیں نہیں بتایا۔

ثمینہ: (ایکدم) پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے اس لئے...... ابھی بھی اسی لئے چاہ رہے تھے کہ وہ آرام کرے۔

ثمرہ: (اس کے چہرے کو چھوتے ہوئے بے تابی سے) باتھ روم میں کیسے گر گئی......؟ باتھ روم میں گرنے سے اس طرح کی چوٹیں کیسے آ سکتی ہیں۔

ثمینہ: تم سارہ سے پوچھ لو۔

سارہ: (نظریں چرا کر) وہ بس مجھے پتہ نہیں چلا۔ اور میں گر گئی۔ لیکن میں ٹھیک ہوں اب۔

حسین: (مصنوعی تحمل کے ساتھ) چند دن کے لئے ہم سارہ کو ساتھ لے کر جانا چاہتے ہیں۔ ہم لوگوں کا دل بہلے گا اور سارہ کا بھی بہل جائے گا۔ سارہ تم اپنی چیزیں پیک کر لو۔

اظفر: سارہ نہیں جائے گی۔ سارہ کو آرام کی ضرورت ہے۔

ثمرہ: ہمارے گھر میں بھی وہ آرام ہی کرے گی۔ میں بہت خیال رکھوں گی اس کا۔

ثمینہ: ضد والی بات ہے۔ سارہ سے پوچھ لیں۔ وہ جانا چاہتی ہے تو چلی جائے۔

سارہ: (جھجک کر) نہیں میں ٹھیک ہوں یہاں۔

حسین: (بے ساختہ) بیٹا صرف چند دن کے لئے...... اس کے بعد آ جانا تم یہاں۔

اظفر: (سنجیدہ) آپ نے سن لیا وہ نہیں جانا چاہتی۔

ثمرہ: (بے ساختہ) اظفر وہ ہماری بیٹی ہے۔ ہمارا حق ہے اس پر۔

اظفر: (غصے سے) وہ میری بیوی ہے۔ میرا حق ہے اس پر...... آپ نے چائے پی لی...... اب آپ جائیں۔

حسین: تم کس طرح بات کر رہے ہو۔

اظفر: جس طرح مجھے کرنی چاہئے۔

ثمرہ: سارہ تم چلو ہمارے ساتھ۔

اظفر: وہ نہیں جائے گی۔

حسین: ہم اسے لینے آئے ہیں اور اسے لے کر جائیں گے۔
(بازو پکڑ کر) آؤ سارہ......

اظفر: (بازو چھڑا کر سارہ کا) اندر جاؤ تم......اور آپ دونوں دوبارہ ہمارے گھر آنے کی زحمت نہ کریں۔

حسین: (چلا کر) اس لئے تا کہ تم میری بیٹی کے ساتھ یہ جانوروں والا سلوک کر سکو......؟

اظفر: کون سا سلوک......؟
(ہنستا ہے) وہ تو آپ دونوں باقاعدہ پلاننگ کر کے اسے یہاں سے لینے آئے تھے۔
(سارہ سے کہتا ہے) ہے نا......اندر جاؤ تم۔

حسین: (روکتا ہے) تم ہمارے ساتھ جاؤ گی۔ کہیں نہیں جاؤ گی۔

اظفر: میں نہیں چاہتا کہ آپ دونوں کو یہاں سے دھکے دے کر نکالوں۔ اس لئے عزت اسی میں ہے کہ آپ دونوں یہاں سے چلے جائیں۔

سارہ: (اظفر سے خفا انداز میں) Don't talk to my father like that.

اظفر: (چلا کر) شٹ اپ...... تمہیں کہا ہے اندر جاؤ۔

ثمینہ: (مداخلت کرتے ہوئے) اظفر بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

اظفر: (چلا کر) ممی......آپ بھی یہاں سے جائیں۔
You don't have to poke your nose into my affairs)

(وہ سارہ کا بازو پکڑ کر اسے تقریباً گھسیٹتا ہوا وہاں سے لے جاتا ہے حسین اور ثمرہ شاکڈ انداز میں دیکھتے ہیں۔ ثمینہ بے حد نادم نظر آ رہی ہے)

ثمرہ: یہ سب کرتے ہو تم لوگ اس کے ساتھ یہاں۔

ثمینہ: ثمرہ پلیز میری بات سنو۔

حسین: (غصے سے) میں اب پولیس کو لے کر یہاں آؤں گا۔

ثمینہ: (بے حد گھبرا کر) حسین...... حسین...... پولیس کو اس معاملے میں نہ ڈالیں۔ میں اور زبیر اظفر سے بات کر کے۔

اظفر: (تبھی اظفر آ کر غصے سے کہتا ہے) گیٹ آؤٹ......اب میں دیکھتا ہوں کون سی پولیس میری بیوی کو یہاں سے لے جا سکتی ہے۔ گیٹ آؤٹ۔ I say get out.
(حسین اور ثمرہ وہاں سے نکل جاتے ہیں۔ ثمینہ سر پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 17

مقام : شہلا کا اپارٹمنٹ
وقت : رات
کردار : شہلا، عمر

(شہلا اپنے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولتی ہے۔ عمر سے اس کی نظریں ملتی ہیں عمر کی نظروں میں بے حد ٹھنڈک اور وحشت ہے۔ وہ چند لمحوں کے لئے وہیں کھڑا اسے دیکھتے رہنے کے بعد اندر آتا ہے)

شہلا: میں بہت تنگ آ گئی ہوں آپ کی عادت سے۔ آخر فون کیوں بند کر دیتے ہیں آپ......
اور رات کے دو بج رہے ہیں۔ کس قدر پریشان......

عمر: (پوری قوت سے چلاتا ہے) تم منہ بند کر سکتی ہو اپنا۔

(شہلا چپ کی چپ ہو جاتی ہے۔ وہ عمر کو دیکھتی رہ جاتی ہے۔ وہ اب لاؤنج میں جا کر بیٹھ جاتا ہے۔ شہلا کچھ کہنے کے لئے آگے بڑھتی ہے۔ غراتے ہوئے)
یہاں سے چلی جاؤ۔

(شہلا رک جاتی ہے۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ پھر وہ آنسو پیتے ہوئے وہاں سے چلی جاتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر: 18

مقام : اپارٹمنٹ (لاؤنج)
وقت : رات
کردار : عمر

(عمر لاؤنج میں بیٹھا سگریٹ پیتا ہوا وحشت زدہ انداز میں سوچوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس کی آنکھوں کے سامنے Flashes کی صورت میں یونیورسٹی میں سارہ کے ساتھ گزرا ہوا وقت شادی کے بعد کا وقت طلاق اور آج کے سارے واقعات آ رہے ہیں۔ وہ بے حد وحشت زدہ انداز میں سگریٹ پی رہا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:19

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈروم)
وقت : دن
کردار : سارہ، حسین

(کھڑکی سے سورج کی روشنی سارہ کے چہرے پر پڑتی ہے۔ وہ کسمساتے ہوئے آنکھیں کھولتی ہے۔ کچھ دیر خالی خالی نظروں سے کھڑکی کو دیکھتی ہے۔ پھر کروٹ لیتی ہے اور اس کی نظر اپنے پاس کرسی پر بیٹھے حسین پر پڑتی ہے۔ جو ٹک ٹک اسے دیکھ رہے ہیں۔ سارہ ایک گہرا سانس لے کر اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھیں ڈھانپ لیتی ہے۔ حسین اٹھ کر اس کے پاس بستر پر بیٹھ جاتے ہیں اور اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگتے ہیں۔ سارہ ہاتھ ہٹا کر انہیں دیکھتی ہے)

حسین: ہمیں بہت پہلے یہ سب کچھ بتانا چاہیے تھا تمہیں۔
سارہ: میں آپ کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی۔
حسین: تمہیں اس حالت میں دیکھ کر نہیں ہوئے ہم ڈسٹرب......؟
سارہ: آئی ایم سوری......
حسین: No, we are sorry کہ ہم نے تمہیں ایک غلط گھر میں بھیجا۔ We are sorry.
سارہ: آپ کا کوئی قصور نہیں۔ I think I desreved all this.
حسین: اس طرح کی باتیں مت کرو۔
(رنجیدہ)
سارہ: Life is not worth living. آپ لوگوں سے کیا کہیں گے میرے بارے میں......؟

حسین: صرف یہ کہ میں نے اپنی بیٹی کو بچا لیا۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:20

مقام : اپارٹمنٹ (لاؤنج)
وقت : دن
کردار : شہلا، عمر، مائدہ

(شہلا مائدہ کو اٹھائے بیڈروم سے نکل کر لاؤنج میں آتی ہے، اور ٹھٹھک جاتی ہے۔ عمر لاؤنج میں ٹانگیں ٹیبل پر رکھے کھڑکی سے باہر دیکھ رہا ہے۔ ٹیبل پر پڑا ایش ٹرے سگریٹ کے ٹکڑوں سے بھرا ہوا ہے، اور بہت سارے ٹکڑے اور راکھ ٹیبل پر گری ہے۔ شہلا قدرے بے چین انداز میں مائدہ کو نیچے اتار کر عمر کی طرف جانے کا اشارہ کرتی ہے۔ مائدہ تیزی سے کھلکھلاتی ہوئی عمر کی طرف جاتی ہے، اور عمر کو پکڑ کر اس کی گود میں آنا چاہتی ہے۔ عمر اسے جھٹک کر وہاں سے اٹھ کر اندر بیڈروم میں چلا جاتا ہے۔ شہلا کو جیسے کوئی سینے پر گھونسہ مارتا ہے۔ وہ پتھر کے بت کی طرح وہاں کھڑی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:21

مقام : سارہ کا گھر
وقت : دن
کردار : ثمرہ، زروہ

(زروہ ثمرہ کے ساتھ چلتے ہوئے اندر آ رہی ہے)

زروہ: I am so shocked to hear all this.
ثمرہ: (رنجیدہ) ہمیں تو اب تک یقین نہیں آ رہا کہ......
زروہ: اس نے آرام سے آنے دیا......؟
ثمرہ: آرام سے......؟ پولیس کے ساتھ گئے تھے رات کو حسین ان کے گھر...... بڑا ہنگامہ ہوا ان

کے گھر پر...... لیکن پھر Finally ثمینہ نے سارہ کو بھجوا دیا۔

زروہ: سارہ نے آپ سے بھی کبھی ذکر نہیں کیا کہ......

(ثمرہ نفی میں بے بسی سے سر ہلاتی ہے۔ بے حد رنجیدہ)

کہا ہے......؟

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:22

مقام : سارہ کا گھر

وقت : دن

کردار : سارہ، زروہ

(سارہ بستر پر بیٹھی ہوئی ہے۔ زروہ اس کے پاس بیٹھی آنسو بہا رہی ہے)

زروہ: کیوں چھپایا تم نے یہ سب کچھ......؟

سارہ: (بے حد بے تاثر انداز میں) تو اور کیا کرتی......؟

زروہ: (غصے سے) جب پہلی بار اس نے ہاتھ اٹھایا تھا اسی وقت گھر چھوڑ کر آ جاتی۔

سارہ: (اسے دیکھ کر) شادی کی رات کو ہی گھر چھوڑ کر آ جاتی۔

زروہ: (جیسے دھچکا لگتا ہے اسے) شادی کی رات کو...... میرے خدا...... عمر نے ٹھیک کہا تھا۔ اس نے کسی کو تمہیں مارتے سنا تھا اوہ سارہ اوہ سارہ...... تمہیں بتانا چاہئے تھا۔ تم آخر کس چیز کا انتظار کر رہی تھی۔

سارہ: (سوچ کر الجھ کر) میں سب کچھ ٹھیک ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔

زروہ: (غصے سے) ٹھیک ہوا کچھ......؟ اب بھی عمر وہاں ہاسپٹل میں نہ ہوتا تو......

سارہ: (بے ساختہ بڑبڑاتی ہے) یہ جہنم میرے لئے عمر نے ہی تیار کیا تھا۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:23

مقام : عمر کا اپارٹمنٹ

وقت : رات

کردار : عمر، شہلا

(شہلا رات کو نیند میں کروٹ لیتے ہوئے آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ برابر کے بیڈ پر لیٹے ہوئے عمر کو دیکھتی ہے، اور پھر سو نہیں پاتی۔ عمر آنکھیں کھولے اندھیرے میں چھت کو دیکھ رہا ہے۔ شہلا بے حد رنج کے عالم میں بستر پر لیٹ کر خود بھی چھت کو گھورنے لگتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:24

مقام : سارہ کا گھر (ڈائننگ ٹیبل)

وقت : دن

کردار : سارہ، حسین، ثمرہ

(تینوں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہیں۔ سارہ کھانا کھاتے کھاتے اپنی پلیٹ کو دیکھتے دیکھتے کسی گہری سوچ میں ڈوب جاتی ہے)

Voice over

اظفر کی آواز: تم رائس مت کھایا کرو۔

سارہ: کیوں......؟

اظفر: مجھے پسند نہیں ہے۔

سارہ: لیکن مجھے پسند ہے۔

اظفر: لیکن مجھے نہیں ہے۔ تم آخر ہر بات میں اپنی من مانی کیوں کرتی ہو۔ میری ہر بات منہ بند کر کے کیوں نہیں مان لیتی۔

ثمرہ: کھانا کیوں نہیں کھا رہی سارہ......؟

سارہ: (بڑبڑا کر) آ...... ہاں...... میں...... میں کھا رہی ہوں۔

(حسین بھی کھانا کھاتے رکتے ہیں۔ سارہ اب چاولوں کی پلیٹ کو غور سے دیکھ رہی ہے)

ثمرہ: کیا دیکھ رہی ہو......؟ چاول اچھے نہیں بنے کیا......؟

سارہ: (وہ بے حد بے دلی سے چاول کھانے لگتی ہے) نہیں...... میں ایسے ہی۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:25

مقام : ہاسپٹل
وقت : دن
کردار : شہلا، سلیمہ، ننھی بچی

(شہلا اپنی بچی پکڑے بے حد بے تابی کے عالم میں سلیمہ سے کہہ رہی ہے)

شہلا: عمر کو فون کیا آپ نے......؟

سلیمہ: دو تین بار فون کیا ہے تمہارے ابو نے...... کہہ رہا ہے کل ہاسپٹل آؤں گا۔

شہلا: کیوں کل کیوں......؟

سلیمہ: کہہ رہا تھا آج کوئی کلائنٹس آئے ہیں فیکٹری میں ......فوری طور پر نہیں آ سکتا۔

شہلا: (ناراض) تو رات کو آ جائے۔

سلیمہ: رات کو بھی مصروف ہے وہ......صبح آفس جاتے ہوئے آئے گا۔

شہلا: (بے حد رنجیدہ) بیٹی پیدا ہوئی ہے اس لئے اس طرح کر رہا ہے میرے ساتھ۔

سلیمہ: تم خواہ مخواہ وہم مت کرو، عمر بھلا کیوں ایسا کرے گا۔ وہ سمجھدار ہے۔ کوئی جاہل تو نہیں ہے۔ کوئی ضروری کام ہی ہوگا اسی لئے نہیں آ سکا۔

شہلا: مائدہ کی دفعہ تو فوری آ گیا تھا۔

سلیمہ: تب فیکٹری کہاں تھی اس کی۔

(شہلا بے حد اپ سیٹ ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:26

مقام : سارہ کا گھر
وقت : دن
کردار : سارہ، ثمرہ

(سارہ چپ چاپ ٹی وی لگائے فٹ بال کا ایک میچ دیکھ رہی ہے اس کا انداز بے حد میکانیکی ہے۔ تبھی ثمرہ آتی ہے اور کچھ حیرانی سے ٹی وی دیکھتے ہوئے بیٹھتی ہے)

ثمرہ: سارہ تم فٹ بال کب سے دیکھنے لگی......؟

سارہ: (چونک کر پہلے ثمرہ کو پھر ٹی وی کو دیکھتی ہے) جی......

Voice Over

اظفر: مجھے اس چینل کے علاوہ کچھ نہیں دیکھنا۔

سارہ: لیکن میں Play دیکھ رہی تھی اظفر۔ تم دس منٹ کے بعد Switch کر لینا۔

اظفر: تم کیا دیکھتی ہو ان Plays میں......مرد......؟

سارہ: (بے حد غصے میں) مجھے کیا کرنا ہے مردوں کو دیکھ کر۔

اظفر: یہ تو تمہیں پتہ ہوگا، لیکن میرے بیڈ روم کے ٹی وی پر صرف یہ چینل چلے گا۔ چاہے میں کمرے میں ہوں یا نہ ہوں۔

ثمرہ: (چینل Change کر دیتی ہے) کوئی اور چینل لگاتے ہیں۔ I can't stand football.

(سارہ بے حد الجھی نظروں سے ٹی وی سکرین دیکھنے لگتی ہے جہاں اب کوئی میوزک کا پروگرام آ رہا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:27

مقام : عمر کا اپارٹمنٹ
وقت : رات
کردار : شہلا، عمر، ننھی بچی

(عمر ننھی بچی کے سامنے کھڑا بے حد چپ چاپ اسے دیکھ رہا ہے یوں جیسے کسی گہری سوچ میں ہو۔ تبھی شہلا اندر آتی ہے)

شہلا: کیا دیکھ رہے ہیں......؟

(عمر خاموشی سے ہٹ جاتا ہے اور بستر پر لیٹ جاتا ہے۔ بے حد بے چین اور خفا انداز میں اس کے پاس بیٹھتی ہے)

آپ میری بات کا جواب کیوں نہیں دیتے۔

(اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی ہے)

کیا ہو گیا ہے آپ کو......

(عمر ہاتھ کھینچ لیتا ہے)

دو بیٹیاں ہو گئی ہیں تو اس لئے آپ اس طرح کر رہے ہیں میرے ساتھ۔ اگلی دفعہ بیٹا ہو جائے گا اور......

عمر: مجھے اب کوئی اولاد نہیں چاہئے۔

(سرد انداز میں)

دو بچے ہیں......کافی ہیں۔

شہلا: لیکن بیٹیاں ہیں۔آپ کو بیٹے کی ضرورت۔

عمر: (بات کاٹ کر دو ٹوک انداز) مجھے نہیں ہے بیٹے کی ضرورت...... مجھے اور اولاد نہیں چاہئے۔

(رنجیدہ)

شہلا: پھر اس طرح کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ......؟ میں کتنی محبت کرتی ہوں آپ کے ساتھ آپ کو پتہ ہی نہیں۔

عمر: (وہ کہتا ہے پھر بستر سے اٹھ کر چلا جاتا ہے) تمہاری محبت نے میری زندگی تباہ کر دی۔

(شہلا دم بخود بیٹھی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:28

مقام : سارہ کا گھر

وقت : رات

کردار : سارہ، حسین

(سارہ وارڈ روب میں اپنے کپڑے دیکھ رہی ہے جب حسین دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوتے ہیں)

سارہ: او بابا......آپ آ گئے۔

حسین: ہاں...... بزی ہو تم......؟

سارہ: کوئی خاص نہیں۔بس کپڑے رکھ رہی ہوں۔آپ کو کوئی کام ہے......؟

حسین: (ہاتھ میں پکڑے کاغذ بڑھاتے ہوئے) بس یہ دینا ہے......؟

سارہ: (کاغذ لیتے ہوئے) یہ کیا ہے......؟

حسین: (مدھم آواز میں) اظفر نے Divorce بھجوا دی ہے۔

(سارہ کا ہاتھ پیپرز پکڑتے ہوئے کپکپاتا ہے)

ہمارے لئے اچھا ہوا ہے۔ورنہ کورٹ میں بہت دیر لگتی۔تم کپڑے Change کرو،

ہم لانگ ڈرائیو پر چلتے ہیں۔بہت سی باتیں کریں گے۔

(وہ کہتے ہوئے جاتے ہیں۔سارہ چپ چاپ انہیں جاتا دیکھتی ہے پھر ان پیپرز کو لے کر صوفے پر بیٹھ جاتی ہے اور بے حد آہستہ انہیں کھول کر دیکھتی ہے۔اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگتے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:29

مقام : سلیمہ کا گھر

وقت : دن

کردار : سلیمہ، شہلا

(شہلا بے حد پریشان سلیمہ سے بات کر رہی ہے)

شہلا: پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے اسے باتیں تو پہلے بھی نہیں کرتا تھا لیکن اب تو بالکل چپ ہو گیا ہے۔بچیوں تک کے پاس نہیں جاتا۔مجھے لگتا ہے خالہ نے کوئی تعویذ کروایا ہے۔

سلیمہ: بے وقوف ہو تم بھلا وہ کیوں کچھ کروائیں گی۔

شہلا: ان کا بیٹا ان سے چھین لیا یہ کم ہے ان کے لئے......تعویذ نہیں کرواتیں تو پھر پٹیاں ضرور پڑھاتی ہیں اسے۔

سلیمہ: وہ تو بہت کم آتا ہے یہاں......آپا تو یاد کرتی رہتی ہیں اسے۔میں نے بھی عمر کو کبھی یہاں نہیں دیکھا۔

شہلا: پھر آخر ہو کیا گیا ہے اسے۔

سلیمہ: اس کا تو مجھے پتہ نہیں لیکن تجھے وہم ہو گیا ہے۔

شہلا: (بے حد پریشان) امی کہیں کوئی دوسری عورت تو نہیں آ گئی اس کی زندگی میں......

// Cut //

☆... ☆......☆

FREEZE

سارہ: (بے حد ناراض) پلیز ممی...... مجھ سے محبت کی بات نہ کریں۔ مجھ سے عمر کی بات بھی نہ کریں۔

ثمرہ: (التجائیہ انداز) ایک دفعہ اس سے مل لو۔

سارہ: میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔ جتنی نفرت مجھے اظفر سے ہے۔ اس سے زیادہ عمر سے ہے۔ اس نے میری زندگی تباہ کی ہے۔

ثمرہ: وہ تلافی کرنا چاہتا ہے۔

سارہ: (بے حد غصے سے) تلافی...... کیسے کرے گا وہ تلافی......؟

ثمرہ: (خاموش رہ کر) شادی کرنا چاہتا ہے تم سے۔

سارہ: (ایکدم خاموش ہوتی ہے۔ پھر غصے سے پھٹ پڑتی ہے) آپ سب نے مجھے ایک فٹ بال کیوں سمجھ لیا ہے۔

ثمرہ: سارہ......

سارہ: (بات کاٹ کر غصے اور رنج سے) میں انسان ہوں ممی...... میں سوچتی ہوں۔ میں محسوس کرتی ہوں۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ میرے ساتھ کھیلنا بند کر دیں۔ مجھے میرے وجود کے ساتھ جینے دیں۔

ثمرہ: وہ بہت پچھتا رہا ہے۔ ایک دفعہ تم اس کی بات تو سنو۔

سارہ: (دوٹوک انداز میں) مجھے نہیں سننی...... مجھے نہیں سننی...... It's over....it's over. عمر نام کا باب بند ہو چکا ہے۔ مجھے نہیں کھولنا اسے دوبارہ۔ مجھے کسی مرد کی ملکیت بن کر نہیں جینا اب۔

(ثمرہ اسے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:4

مقام : سارہ کا گھر (سارہ کا بیڈ روم)

وقت : دن

کردار : سارہ، عمر، ملازمہ

(سارہ اپنے کمرے میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی ہے۔ جب ملازمہ فون لا کر اسے دیتی ہے)

ملازمہ: سارہ بی آپ کا فون ہے۔

...... ہے......؟

ملازمہ: پتہ نہیں جی......

سارہ: ہیلو......

عمر: ہیلو...... سارہ......

(سارہ کرنٹ کھا کر فون بند کرتی ہے، عمر فون ہاتھ میں لئے چپ چاپ بیٹھا رہتا ہے۔ وہ چند لمحوں کے بعد دوبارہ فون کرتا ہے۔ سارہ ہاتھ میں پکڑے فون کو بجتے دیکھتی رہتی ہے لیکن کال ریسیو نہیں کرتی)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:5

مقام : زروہ کا گھر (لاؤنج)

وقت : دن

کردار : عمر، سارہ، زروہ

(زروہ سارہ کو لئے لاؤنج میں داخل ہو رہی ہے)

زروہ: مجھے لگتا ہے میں اپنا سیل گاڑی میں ہی چھوڑ آئی۔ تم بیٹھو میں ابھی لے کر آتی ہوں۔

(قدرے بوکھلائے انداز میں کہہ کر لاؤنج سے چلی جاتی ہے۔ سارہ چلتے ہوئے بیٹھنے کی بجائے کھڑکی میں آ کر کھڑی ہو جاتی ہے اور باہر دیکھتی ہے۔ تبھی قدموں کی آواز پر وہ پلٹتی ہے اور ساکت ہو جاتی ہے۔ سامنے عمر کھڑا ہے)

دونوں بہت دیر تک ایک دوسرے کو دیکھتے رہتے ہیں۔ پھر سارہ ایکدم اپنا بیگ اٹھا کر بیرونی دروازے کی طرف جانے لگتی ہے۔ عمر اسے روکنے کی کوشش میں اس کے سامنے آتا ہے۔

عمر: سارہ...... پلیز...... ایک بار مجھ سے بات کرو۔

(سارہ اسے دھکیلتی ہوئی ایک طرف ہٹا کر آگے جانے کی کوشش کرتی ہے لیکن عمر ایک بار پھر بیرونی دروازے کے سامنے آ جاتا ہے)

ایک بار میری بات سن لو...... سارہ...... کچھ تو بولو...... سارہ مجھ سے بات کرو...... ایک بار۔

(سارہ دانت پیستے ہوئے بے حد غصے کے عالم میں اسے کھینچتے ہوئے دروازے سے ہٹانے کی کوشش کرتی ہے لیکن وہ ہٹا نہیں پاتی۔ وہ بے بسی سے کوشش کرتی رہتی ہے۔ عمر اسی طرح دروازے کے سامنے جما رہتا ہے۔ سارہ بالآخر اسے ہٹانے کی کوشش میں ناکام ہو جاتی ہے اور وہ غصے میں رُک

کراسے دیکھتی ہے۔ پھر ایکدم جیسے غصے میں بے قابو ہو کر عمر کے چہرے اور سینے پر تھپڑ اور مکے مارنے لگتی ہے۔ عمر اپنے آپ کو بچانے کی کوشش نہیں کرتا وہ بے حد خاموشی سے پٹتا رہتا ہے۔ وہ اسے مارتے مارتے ایکدم جیسے بے بس ہو کر تھک کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے)

سارہ: تم نے میری زندگی تباہ کردی......تم نے مجھے جہنم میں پھینک دیا۔

(وہ روتے ہوئے دیوار سے ٹیک لگائے نیچے بیٹھ جاتی ہے۔ عمر گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھتا ہے اور اس کے آگے دونوں ہاتھ جوڑ دیتا ہے اس کے گالوں پر آنسو بہہ رہے ہیں۔ سارہ روتے ہوئے بے حد رنج کے عالم میں دیوار سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:6

مقام : عمر کا اپارٹمنٹ

وقت : دن

کردار : شہلا، سلیمہ، ننھی بچی

(شہلا اپنے اپارٹمنٹ کے دروازے پر سٹول رکھے دروازے کے اوپر ایک تعویذ لٹکا رہی ہے۔ پھر وہ سٹول سے نیچے اتر آتی ہے اور سلیمہ کی طرف جاتی ہے۔ جو ننھی بچی کو گود میں لئے بیٹھی ہے)

شہلا: امی آپ کو یقین ہے نا کہ تعویذوں کا اثر ہوگا......؟

سلیمہ: پیر صاحب نے تو کہا ہے۔

شہلا: میں نے تکیے کے غلاف میں بھی تعویذ سی دیا ہے اور پانی کی بوتل میں بھی ڈال دیا ہے۔

سلیمہ: ساتھ اللہ سے دعا بھی کرنا۔

شہلا: (بے ساختہ) اتنے سالوں سے اور کیا کر رہی ہوں۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:7

مقام : زروہ کا اپارٹمنٹ

وقت : دن

کردار : سارہ، عمر

(سارہ اور عمر آمنے سامنے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے وہیں فرش پر کوریڈور میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

(مدھم آواز)

عمر: تمہارے جانے کے بعد مجھے احساس ہو گیا تھا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی۔

سارہ: (بڑبڑاتے ہوئے) اس کے باوجود تم ایک بار مجھ سے ایکسکیوز نہیں کر سکے۔

عمر: (سر جھکا کر) اتنی ہمت کہاں تھی کہ تمہارا سامنا کرتا یا تم سے بات کرتا۔

سارہ: (رنجیدہ) تم میرے پیرنٹس ہی سے کہہ دیتے۔ تمہاری ایکسکیوز اس احساس جرم اور ندامت کو کم کر دیتی جو میں اپنی فیملی کے سامنے اٹھائے پھری۔

عمر: (رنجیدہ) میں نے انکل اور آنٹی سے ایکسکیوز کی تھی۔ دونوں بار جب میں تمہارے گھر آیا تھا تو میں نے ان سے کہا تھا۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا تھا کہ وہ میری طرف سے تم سے بھی ایکسکیوز کریں۔

سارہ: (آنسوؤں کے ساتھ) میں معذرت کے ایک جملے کا انتظار کرتی رہی، اور تم نے دوسری شادی کر لی۔

عمر: (سر جھٹک کر) اس کے لئے شادی کی بجائے کوئی اور لفظ ہونا چاہیے۔ میں کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں تھا ان دنوں...... اور شہلا اور امی نے مجھے Exploit کیا۔ تمہارے الزامات کی وجہ سے شہلا کی منگنی ٹوٹ گئی۔ وہ پوری فیملی میں بدنام ہوگئی تھی۔ اس وقت میں اسے مظلوم سمجھ رہا تھا۔ میں نے سوچا اس کے ساتھ زیادتی ہوئی۔

سارہ: (بے حد رنج سے) اور تم اسے اپنے گھر اور اپنے دل میں لے آئے۔

عمر: گھر میں...... ہاں...... دل میں...... دل میں تو آج تک نہیں آئی وہ۔ میں آہستہ آہستہ جان گیا تھا کہ اس نے کیا کیا۔ دنیا میں اس سے زیادہ نفرت مجھے کسی دوسری عورت سے نہیں، لیکن میں رہتا رہا اس کے ساتھ...... اس سے زیادہ تکلیف میں اپنے آپ کو نہیں دے سکتا تھا۔

سارہ: (ہنستی ہے آنسوؤں کے ساتھ) تکلیف......؟ بیوی...... گھر...... بچے...... کیا تکلیف اور کیسی تکلیف......؟

عمر: (بے بس) میں چار سال خاموشی اور تنہائی کے جہنم میں رہا ہوں۔

سارہ: (رنجیدہ) اور پھر بھی تمہارے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں۔ میرے پاس کیا ہے۔ کچھ نہیں۔

عمر: (اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر) میرا دل خالی ہے سارہ...... یہاں کچھ نہیں ہے۔

سارہ: (شکوہ کرنے والے انداز میں) تم خالی دل کے ساتھ جی رہے ہو...... جی سکتے ہو۔ تمہاری چوائس تھی یہ سب کچھ...... کہیں نہ کہیں شہلا وہ اہمیت رکھتی تھی تمہارے لئے جو

میں نہیں رکھتی تھی۔

عمر: تم کبھی اپنے آپ کو شہلا کے ساتھ کھڑا نہیں کر سکتی۔ تم یہ کر کے زیادتی کرو گی میرے ساتھ۔

سارہ: میں نے اسے اپنے ساتھ کھڑا نہیں کیا۔ تم نے کیا...... تم نے تو میری جگہ کھڑا کر دیا اسے۔

عمر: (بے ساختہ) یہ سب اس کا قصور ہے سب......

سارہ: اس کا کوئی قصور نہیں ہے، تمہارا قصور ہے۔ میرا تعلق تو تم سے تھا۔ اس نے تو کبھی نہیں تھا۔ مجھے Expectations تم سے تھیں اس سے تو کبھی نہیں تھیں۔ مجھے تو اس نے Let down نہیں کیا۔ تم نے کیا۔ اس کو الزام مت دو۔

عمر: (سر جھکا کر) ہاں میرا قصور تھا۔ مانتا ہوں۔ میں کمزور پڑ گیا تھا۔ مجھے لگنے لگا تھا کہ تم مجھ سے اور میرے گھر سے تنگ آ گئی ہو۔ تمہارے احسانوں نے مجھے بونا بنا دیا تھا، تمہارے سامنے، اور جب یہ سب کچھ ہوا تو مجھے لگا طلاق میرے لئے نہ سہی لیکن تمہارے لئے بہتر رہے گی۔

سارہ: (بے حد رنجیدہ بھیگے گالوں کے ساتھ) احسان...... میں نے تو کبھی احسان نہیں کیا تم پر...... میں نے تو صرف محبت کی تم سے۔ تم نے محبت کو احسان میں کب بدل دیا......؟

عمر: (منت والا انداز) ایک اور موقع سارہ...... ایک اور موقع۔

سارہ: وہ سب بہت پیچھے رہ گیا ہے عمر...... تمہارا گھر ہے، بچے ہیں۔ You don't need me now.
میرا وجود کیا دے گا تمہیں......؟

عمر: (بے ساختہ) سکون......

سارہ: (سر جھٹک کر) بے کار رشتہ ہے یہ۔

عمر: (بے ساختہ) میرے لئے نہیں...... میں ترس رہا ہوں اس کے لئے۔

سارہ: بس کرو عمر......

عمر: (بولتا رہتا ہے) چار سال میں کسی کا ہاتھ پکڑ کر ساحل کی ریت پر نہیں چلا۔
I miss that.

سارہ: (خفگی سے) تم شہلا کا ہاتھ پکڑ کر چلتے۔

عمر: چار سال سے کسی کا سر اپنے سینے پر رکھ کر میں نے کسی کو کتاب پڑھتے نہیں دیکھا۔

I miss that.

سارہ: (اس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر) اپنی بیوی سے کہتے۔

عمر: چار سال سے کسی نے بائیک چلاتے ہوئے اپنے رومال سے میرے چہرے اور ماتھے کا پسینہ صاف نہیں کیا۔
I miss that.

سارہ: (بے حد رنج سے) شہلا تھی نا......

عمر: چار سال سے میں نے کسی کو اپنی جیب کے سارے پیسے نکال کر نہیں دیئے۔

سارہ: (آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے) اپنی بیوی کو دیتے کس نے روکا تھا۔

عمر: چار سال سے کسی نے میرے سینے پر سر رکھ کر رات کو نیند میں مجھ سے باتیں نہیں کیں۔
I miss that.

سارہ: (بہتے آنسوؤں کے ساتھ) تمہیں ضرورت ہی نہیں تھی اس کی۔

عمر: چار سال سے کسی نے میرے ساتھ آدھا سموسہ اور پیپسی شیئر نہیں کی۔
I miss that.

سارہ: (رو پڑتی ہے) تم زیادتی کر رہے ہو میرے ساتھ عمر......

عمر: چار سال سے کسی نے مجھے ناشتے میں جلا ہوا پراٹھا نہیں کھلایا۔
I miss that.

سارہ: (روتے ہوئے ہنستی ہے) صرف دو بار جلا تھا پراٹھا......

(وہ اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلاتا ہے۔ اس پر ویسا ہی کانچ کا چھلا پڑا ہے)

عمر: میں آج کانچ کے چھلے کی بجائے بہت مہنگی رنگ دے سکتا ہوں تمہیں...... لیکن کانچ کا چھلہ اس لئے لایا ہوں کیونکہ اب ساری عمر اس کانچ کے چھلے کی طرح احتیاط سے رکھوں گا تمہیں......

(سارہ روتی رہتی ہے۔)

سارہ: ......یہ اب ممکن نہیں ہے عمر...... بہت دیر ہو گئی ہے......

(وہ اسی طرح روتے ہوئے اُٹھ کر چلی جاتی ہے۔)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:8

مقام : سارہ کا گھر
وقت : دن
کردار : سارہ،ثمرہ

سارہ بیرونی دروازے سے لاؤنج میں داخل ہوتی ہے وہ بے حد تھکی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ لاؤنج میں بیٹھی ایک میگزین دیکھتی ثمرہ اسے دیکھ کر چونک کر میگزین رکھ کر اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ سارہ تھکے ہوئے انداز میں اپنا بیگ کندھے سے اتارتے ہوئے صوفہ پر بیٹھتی ہے۔

ثمرہ: (غور سے، دیکھتے ہوئے) چائے بنواؤں؟
سارہ: ......نہیں......
ثمرہ: (جلدی سے)......جوس......
سارہ: ......نہیں......دل نہیں چاہ رہا......
ثمرہ: (کچھ سوچ کر)......اچھا......کیسی ہے زروہ......؟
سارہ: ......ٹھیک ہے......
ثمرہ: (جیسے لفظ ڈھونڈنے کی کوشش)......اچھا......اور......
سارہ: ......اور کیا؟......
ثمرہ: عمر سے ملاقات ہوئی؟
سارہ: (ہلکی سی خفگی کے ساتھ)......یعنی آپ کو پتہ تھا وہ مجھے اس لئے بلوا رہی ہے......
ثمرہ: بات کرنے میں کیا حرج ہے سارہ؟
سارہ: بات کرنے کا فائدہ کیا ہے؟
ثمرہ: ......وہ بہت شرمندہ ہے۔
سارہ: اسے ہونا بھی چاہئے تھا......
ثمرہ: اس نے کیا کہا تم سے؟
سارہ: اس نے زندگی کو maths کا فارمولا سمجھ لیا ہے جو وہ جب بھی لگائے گا جواب اس کے مرضی کا آئے گا۔
ثمرہ: ......وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے سارہ......
سارہ: سارا مسئلہ اسی وجہ سے تو ہے......اسی کا تو ہے......اسے محبت تھی تو اس نے یہ سب کچھ

کیوں کیا؟......
ثمرہ: ......تم......
سارہ: (بے حد رنج سے) میں پاگل ہوں...... میں احمق ہوں...... میں بے وقوف ہوں...... لیکن میں معذور نہیں ہوں ممی کہ عمر نام کی لاٹھی کے بغیر چل نہ سکوں......
(بے حد خفگی سے کہہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے ثمرہ اسے دیکھتی رہتی ہے)۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:9

مقام : عمر کا بیڈروم
وقت : رات
کردار : عمر،شہلا

عمر اپنے بیڈ پر نیم تاریکی میں بیٹھا ہوا سگریٹ سلگائے ہوئے ہے۔ وہ بڑا آپ سیٹ نظر آ رہا ہے۔ سارہ کی باتیں اس کے کانوں میں گونج رہی ہیں۔
تبھی برابر کے بیڈ پر سوئی شہلا کروٹ لیتے ہوئے اٹھ جاتی ہے۔ وہ عمر کو بیٹھے دیکھتی ہے اور کچھ پریشان اٹھ کر بیٹھتی ہے۔

شہلا: آخر کیا بات ہے؟...... مجھے بتاتے کیوں نہیں...... کیوں اس طرح رات کو جاگتے رہتے ہیں؟
عمر: (اس کی طرف دیکھے بغیر سرد مہری سے)......تمھیں کیا مسئلہ ہے میرے راتوں کو جاگنے سے......؟
شہلا: میں بیوی ہوں آپ کی؟......
عمر: (بڑبڑاتا ہے)......یہی تو مسئلہ ہے سارا......
شہلا: (چھلا کر رنج سے) کیوں اس طرح کرتے ہیں میرے ساتھ عمر؟......
عمر: (ایک دم پلٹ کر عجیب نظروں سے)......تو مت رہو میرے ساتھ پھر...... چھوڑ کیوں نہیں دیتی مجھے......؟
شہلا: نہیں چھوڑ سکتی......
(عمر اسے کچھ دیر عجیب نظروں سے دیکھتا رہتا ہے پھر یک دم اٹھ کر باہر نکل جاتا ہے اپنا سیل فون اٹھا کر)

(شہلا بے حد رنج کے عالم میں بیٹھی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:10

مقام : سارہ کا بیڈ روم/عمر کا لاؤنج

وقت : رات

کردار : سارہ،عمر

سارہ اپنے بیڈ پر بیٹھی ایک کتاب پڑھ رہی ہے جب بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑا فون بجنے لگتا ہے، وہ فون اٹھا کر کال ریسو کرتی ہے۔

سارہ: ہیلو......

ہیلو......

......ہیلو

عمر دوسرے طرف چپ چاپ فون کان سے لگائے رہتا ہے......

سارہ قدرے خفگی سے فون بند کرتی ہے اور فون رکھنے لگتی ہے لیکن دوبارہ کال آنے لگتی ہے وہ کال لیتی ہے۔

سارہ: ہیلو......

ہیلو......

عمر: ......ہیلو......

سارہ یک دم چپ ہو جاتی ہے یوں جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کہے

سارہ: (کچھ دیر کے بعد)......کیوں فون کیا ہے؟......

عمر: (مدھم آواز میں) پتہ نہیں

سارہ: ......تم نے مجھے ڈسٹرب کیا......میں سو رہی تھی......

عمر: تم کتاب پڑھ رہی تھی؟......

(یک دم ہاتھ میں پکڑی کتاب پر نظر ڈال کر اور آپ سیٹ ہوتی ہے اور کتاب کو بیڈ پر رکھ کر تختی سے کہتی ہے)

سارہ: ......نہیں......کتابیں پڑھنا چھوڑ دیا میں نے

......don`t call me again......

عمر: (مدھم آواز میں)......پھر کیا کروں؟

سارہ: (بے ساختہ)......وہ تم کو سوچنا ہے......

عمر: ......میں ہی سوچ رہا ہوں......

(سارہ کچھ کہے بغیر فون بند کر دیتی ہے وہ بے حد آپ سیٹ انداز میں فون ہاتھ میں لیے بیٹھی رہتی ہے، عمر بھی دوسری طرف بے حد آپ سیٹ انداز میں فون ہاتھ میں لئے بیٹھا رہتا ہے۔)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:11

مقام : سارہ کا لاؤنج

وقت : دن

کردار : سارہ،ثمرہ

لاؤنج میں ایک بہت خوبصورت بکے پڑا ہوا ہے۔ سارہ اپنے کمرے سے تیار کندھے پر شولڈر بیگ ڈالے باہر نکلتی ہے ثمرہ اخبار دیکھ رہی ہے۔ سارہ باہر نکل کر اس بکے کو دیکھتی ہے اور بے اختیار خوشی اور اشتیاق کے عالم میں بکے کے پاس آتی ہے۔

سارہ: nice flowers......کہاں سے آئے؟

ثمرہ: (مدھم آواز میں)......عمر نے بھیجے ہیں۔

(پھولوں کو ہاتھ لگاتے لگاتے سارہ کی مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے اور وہ اپنے چہرے کے تاثرات چھپاتے ہوئے پلٹ کر ثمرہ سے کہتی ہے)

سارہ: ......میں باہر جا رہی ہوں ممی، دو تین گھنٹے تک آؤں گی۔

ثمرہ: کہاں جا رہی ہو؟

سارہ: ......ایک انٹرویو ہے میرا......

(کہتے ہوئے جاتی ہے اور ثمرہ اسے دیکھتی رہتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:12

مقام : زروہ کا لاؤنج

وقت : دن

کردار : زروہ، عمر

دونوں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں زروہ کچھ جھلا کر کہہ رہی ہے

زروہ: میں کیا کر سکتی ہوں عمر...... وہ نہیں سنتی میری بات......

عمر: (بے چین انداز میں)...... جانتا ہوں...... لیکن......

زروہ: (اٹھ کر جھلائے ہوئے انداز میں)...... اور بات سنتے بھی کیوں...... وہ ٹھیک کہتی ہے...... یہ اس کی زندگی ہے......

عمر: (بات کاٹ کر)...... ایک چانس...... صرف ایک......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:13

مقام : سارہ کا کچن

وقت : دن

کردار : سارہ، زروہ

(سارہ حتمی انداز میں کہتی ہے)

سارہ: ایک بھی نہیں...... ایک چانس بھی نہیں

زروہ: تم ہمیشہ اسے معاف کرتی ہے...... یاد ہے نا تمھیں......؟

سارہ: (بے ساختہ)...... غلط کرتی تھی......

زروہ: (دوٹوک انداز میں)...... تم آج بھی اس سے محبت کرتی ہو...... تم بھی اس کا انکار نہیں کر سکتی ہو......

سارہ: (بات کاٹ کر)...... میں نے کب انکار کیا کہ میں اس سے محبت نہیں کرتی...... ہاں محبت ہے مجھے اس سے...... لیکن اب ضرورت نہیں ہے اس کی مجھے......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:14

مقام : عمر کا آفس

وقت : دن

کردار : عمر، زروہ

عمر اپنے آفس میں بیٹھا بے حد آپ سیٹ انداز میں فون پر زروہ سے بات کر رہا ہے۔

عمر: جانتا ہوں اسے میری ضرورت نہیں ہے...... لیکن مجھے تو ہے ضرورت اس کی ساری عمر رہے گی......

زروہ: (بے بسی سے)...... وہ بہت ضدی ہو گئی ہے عمر...... سنتی نہیں کسی کی

عمر: (بے ساختہ) میں منا لوں گا اسے...... ہمیشہ مناتا رہا ہوں...... میں ملنا چاہتا ہوں اس سے......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:15

مقام : سارہ کا بیڈ روم

وقت : رات

کردار : زروہ، سارہ

زروہ اور سارہ فون پر باتیں کر رہے ہیں۔

سارہ: کیا کروں گی ایک بار پھر اس سے مل کر......؟

زروہ: (بے ساختہ)...... کچھ مت کرنا...... بس ہمارے ساتھ پکنک پر چلنا......

سارہ: (دوٹوک انداز میں)...... میں نہیں جاؤں گی......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:16

مقام : ساحل سمندر

وقت : شام

کردار : زروہ، بلال، بچہ، عمر، سارہ

زروہ، بلال اور بچہ ساحل سمندر پر گیند کے ساتھ کھیل رہے ہیں، کچھ فاصلے پر سارہ اور عمر چپ چاپ بیٹھے ہوئے ہیں، وہ ان تینوں کے فیملی کو دیکھ رہے ہیں بے حد رنجیدہ نظروں سے ......

عمر گہرا سانس لے کر سارہ سے کہتا ہے......اس کی طرف دیکھ کر

عمر: زروہ بتا رہی تھی تم جاب ڈھونڈ رہی ہو......؟

سارہ: ڈھونڈ لی ہے......اگلے ماہ سے جوائن کروں گی......

عمر: ......میرے آفس میں جگہ خالی ہے......

سارہ: (بے ساختہ)......thank you ضرورت نہیں......نہ تمھیں......نہ مجھے......

عمر: (رنجیدہ)......بہت غلط اندازے لگانے لگی ہو میرے بارے میں......

سارہ: (دل شکستہ مسکراہٹ کے ساتھ)......ہمیشہ سے غلط اندازے ہی لگائے ہیں میں نے ......اسی لئے تو مار کھائی ہے زندگی سے......

(عمر بے حد رنج کے عالم میں ایک سگریٹ سلگاتا ہے سارہ اسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے)

سارہ: سگریٹ کب سے پینے لگے ہو؟

عمر: (گہری نظر ڈال کر) جب سے تم گئی ہو......

سارہ: ......کیوں......؟

عمر: (مدھم آواز میں ایک کش لے کر) دنیا کو نہیں جلا سکتا اپنا وجود تو پھونک سکتا ہوں میں......

(سارہ بے حد رنج سے اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:17

مقام : شہلا کا اپارٹمنٹ

وقت : دن

کردار : شہلا، عالیہ

شہلا عالیہ کو لئے لاؤنج میں فرنیچر دکھا رہی ہے

شہلا: یہ سارا فرنیچر نیا بنوایا ہے......اس سال پھر Change کر لیا ہے میں نے......

عالیہ: (چیزوں کو اشتیاق سے دیکھ کر)......لگتا ہے عمر اب گھر میں بڑی دلچسپی لینے لگا ہے......

شہلا: (نظریں چرا کر آگے چلی جاتی ہے) اور یہ کارپیٹ اور پردے بھی دیکھو...... میں نے ایک انڈین ڈرامے میں دیکھ کر خاص طور پر ڈھونڈ کر خریدے ہیں۔

(عالیہ چیزوں کو دیکھ کر ستائشی نظروں سے عمر کی باتیں کرتی رہتی ہے اور شہلا اس سے نظریں ملا بغیر اس کے کسی بھی سوال پر کوئی تبصرہ کیے بغیر اس کو لے لے کر پھرتی رہتی ہے)

عالیہ: بڑے اچھے ہیں......ابھی عمر شام کو جلدی گھر آتا ہوگا...... بچے بھی ہیں اب تو......

شہلا: ......اور یہ تم نے جھولا دیکھا ہے؟

عالیہ: ہاں بڑی اچھا لگ رہا ہے......عمر گھمانے پھرانے لے کر جاتا ہے اب تمھیں......

شہلا: ......تمھیں میں نے اپنا یہ ہوم تھیٹر دکھایا ہے میں تو اب صرف اسی پر ڈرامے دیکھتی ہو بڑا مزہ آتا ہے۔ یوں لگتا ہے سینما میں بیٹھی ہوں۔

عالیہ: ہاں (بھئی بڑے عیش ہیں تیرے)......اب تو عمر بھی بڑی تعریفیں کرتا ہوگا تمھاری...

شہلا: ......اور تم نے میرا ڈبل ڈور فریج ہی نہیں دیکھا......آؤ دکھاؤں......

عالیہ: (حسرت سے) بڑی لکی ہو تم جیسا شوہر چاہتی تھی ویسا شوہر مل گیا تمھیں......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:18

مقام : سارہ کا ٹیرس

وقت : دن

کردار : سارہ، حسین

سارہ ٹیرس پر کھڑی ایک کینوس پر paint کرنے میں مصروف ہے۔ تبھی حسین ٹیرس پر آتے ہ سارہ کو پتہ نہیں چلتا، حسین کچھ دیر چپ چاپ اس کے عقب میں کھڑے رہتے ہیں۔ تبھی سارہ لینے کے لئے پلٹتی ہے اور یک دم چونک جاتی ہے۔

سارہ: ......اوہ پاپا......آپ کب آئے؟......

حسین: (اشارہ کر کے کینوس کی طرف) جب تم نے ان پھولوں میں رنگ بھرنا شروع ک ......

سارہ: (بے ساختہ)......اچھے لگ رہے ہیں نا پھول......

حسین: (مسکراتے ہوئے محبت سے) مجھے تو ان میں رنگ بھرنی والی زیادہ اچھی لگ ہے......

سارہ: (سر جھٹک کر) آپ کی بیٹی جو ہے نا اس لئے

حسین: ......کتنی دیر کے بعد تمھیں اس طرح خوش دیکھنے لگا ہوں

سارہ: (مدھم آواز میں کچھ سوچ کر)......کتنی دیر کے بعد ہی خوشی سے متعارف ہوئی ہوں میں
......آج تین سال کے بعد میں نے کینوس پر کوئی سٹروک لگایا ہے۔
(کچھ حیران سے انداز میں)
......can you believe تین سال بعد......i am finally free now

حسین: ......And i am very happy for you

سارہ: (عجیب سے انداز میں سوچتے ہوئے)......اتنا عرصہ ہو گیا پاپا میں اپنے لئے چھوٹی چھوٹی چیزیں کرنا ہی بھول گئی تھی......
اپنی مرضی سے سونا جاگنا......اپنی مرضی سے باہر چلے جانا......کسی ہوٹل میں بیٹھ کر اپنی مرضی کا مینو منگوانا......اکیلے اپنی مرضی کا شاپنگ کرنا......یہ خوف لئے بغیر کہ واپس جانے پر......میں تین سال دنیا سے کٹی رہی ہوں اور پاپا مجھے لگتا ہے دنیا بہت آگے چلی گئی ہے......میں......میں بہت پیچھے رہ گئی ہوں

حسین: (بے ساختہ)you will catch up

سارہ: (رنجیدہ مسکراہٹ کے ساتھ ایک سٹروک لگاتی ہے)......I know I will......پر بہت وقت لگے گا۔

// Cut //
☆......☆......☆

منظر:19

مقام : سارہ کا بیڈروم
وقت : شام
کردار : سارہ، عمر

سارہ اپنے کمرے میں کندھے پر لٹکا بیگ اتارے ہوئے داخل ہوتی ہے اور سامنے پڑا بکے دیکھ کر ٹھٹھکتی ہے پھر قدرے خفگی کے عالم میں سیل نکال کر فون کرنے لگتی ہے۔

سارہ: کیا ملے گا تمھیں اس طرح بار بار پھول بھیج کر؟

عمر: (جواباً سلام کرتا ہے)......السلام علیکم......

سارہ: (کچھ جھلا کر) وعلیکم السلام......کیوں وقت اور روپیہ ضائع کر رہے ہو اپنا؟......

عمر: (ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ)......پورا پاکستان ضائع کر رہا ہے......میں نے ضائع کر دیا

تو کیا......

سارہ: ......تم......

عمر: (مدھم آواز میں بات کاٹ کر)......پھول ہی بھیجتا ہوں نا......کچھ اور کہا ہے میں نے......؟

سارہ: ......عمر تم......

عمر: (بات کاٹ کر)......کوئی اور رشتہ نہیں دوست تو رہ سکتے ہیں ہم......

سارہ: تم

عمر: (بات کاٹ کر)......آفس میں پہلا دن کیسا رہا تمھارا؟......

سارہ: (خاموش)..........

عمر: (خود ہی انتظار کر کے)......یعنی اچھا رہا؟......

سارہ: (بے ساختہ)......میں نے کیا کہا؟

عمر: یعنی برا تھا......؟

سارہ: (یک دم کچھ نرم مدھم آواز میں سینڈلز اتارتے ہوئے)......ٹھیک تھا......

عمر: کولیگز کیسے ہیں تمہارے؟......

سارہ: اچھے ہیں......

(عمر چائے کا کپ اٹھا کر پینے لگتا ہے جب کپ اس کے ہاتھ سے چوٹ کر گرتا ہے گرم چائے تھوڑی سی عمر پر گرتی ہے......عمر کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلتی ہے، سارہ بے اختیار بے چین ہو کر کہتی ہے)

سارہ: کیا ہوا؟

عمر: (ٹشو سے کپڑے صاف کرتے ہوئے)......کچھ نہیں......

سارہ: (پریشان ہو کر) چائے گرائی ہے کیا؟

عمر: (بے ساختہ)......ہاں

سارہ: (پریشان)......زیادہ گرم تھی کیا؟

عمر: ......نہیں......بچ گیا......

سارہ: (بے ساختہ)Thank God............

(پھر جیسے کچھ چپ ہوتی ہے)

// Cut //
☆......☆......☆

منظر:20

مقام : زروہ کا گھر

وقت : رات

کردار : زروہ، بلال، عمر، سارہ

چاروں ٹیبل پر کھانے لے گئے بیٹھے ہوئے ہیں جب زروہ، سارہ اور عمر سے کہتی ہے۔

زروہ: کچھ بات کرو تم دونوں آپس میں......

بلال: ......ہاں......آخر ہم لوگ کب تک بولتے رہیں گے؟

(سارہ اور عمر بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں پھر نظریں چراتے ہیں)

عمر: ......جب کوئی بات ہو گی تو کر لیں گے......اب احمقوں کی طرح بغیر وجہ کے نہیں بول سکتے......

زروہ: (بے حد خفگی سے عمر کے کندھے پر ہاتھ مار کر)......دفع ہو جاؤ تم دونوں یہاں سے......

(بلال بھی خفگی سے بولنے لگتا ہے پھر سارہ بھی کچھ کہنے لگتی ہے یوں لگتا ہے جیسے چاروں جھگڑا کر رہے ہو)

عمر: (Voice Over) کچھ وقت لگا تھا اس خاموشی کو توڑنے میں جو سامنے آنے پر ہم دونوں کو بار بار گھیر لیتی تھی......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:21

مقام : زروہ کا گھر

وقت : رات

کردار : زروہ، بلال، سارہ، عمر

چاروں بیٹھے کوئی موی دیکھ رہے ہیں ٹریجک موی کے سین پر زروہ ٹشو کے ساتھ روتے ہوئے اپنا ناک رگڑ رہی ہے، جبکہ بلال اطمینان سے پاپ کارن کھا رہا ہے اور سارہ اور عمر چپ چاپ ایک صوفے پر بیٹھے ہیں ان کے بیچ فاصلہ ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:22

مقام : ساحل سمندر

وقت : رات

کردار : زروہ، بلال، سارہ، عمر

زروہ اور بلال آگے چل رہے ہیں سمندر کے کنارے......جبکہ سارہ اور عمران سے پیچھے چپ چاپ چل رہے ہیں۔

سارہ: میں نے بہت کوشش کی اپنے اور اُس کے بیچ اِن ساری دیواروں کو اسی طرح رکھنے کی جیسے وہ تھیں......لیکن وہ ٹوٹ گئی تھیں ایک ایک کر کے......یوں جیسے وہ سب ریت کی بن گئی تھیں......وہ اب بھی وہی عمر تھا جو میرے لئے اب بھی کچھ بھی چھوڑ سکتا تھا......میں وہی سارہ تھی جس کے لئے اب بھی عمر کے برابر کسی کو لا بیٹھانا مشکل تھا......اور یہ سب ایسا ہی تھا تو پھر میرے اور اُس کے درمیان زندگی کیوں آ گئی تھی؟

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:23

مقام : سارہ کا گھر

وقت : رات

کردار : سارہ، عمر

عمر گاڑی روک رہا ہے سارہ کے گھر کے باہر......سارہ اپنا بیگ پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

سارہ: ......اندر آؤ گے؟

عمر: ......نہیں......

سارہ: ......گھر پہنچنے پر فون کرنا مجھے......بہت رات ہو گئی ہے......

عمر: ......کچھ اور؟

سارہ: ......کچھ نہیں......خدا حافظ......

(گاڑی سے اُترنے لگتی ہے جب عمر اس کے سامنے اپنی بند مٹھی کرتا ہے وہ اترتے اترتے رک جاتی ہے حیرانی سے مٹھی کو دیکھ کر کہتی ہے)

سارہ: ......کیا......؟

(عمر آہستہ آہستہ مٹھی کھول دیتا ہے اُس کی ہتھیلی پر ایک کانچ کا چھلہ ہے سارہ کو جیسے ایک دھچکا سا لگتا ہے اس کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے وہ عمر کو دیکھتی ہے)

(سارہ اسے دیکھتی ہے پھر اُس کی ہتھیلی پر پڑے چھلے کو...... پھر ونڈ سکرین سے باہر......)

سارہ: کئی سال پہلے اس کے ہتھیلی پر پڑا ایسا ہی ایک چھلہ پوری کائنات لگا تھا مجھے...... کائنات تو آج بھی لگ رہی ہے...... فیصلہ تب آسان تھا آج مشکل تھا...... پر فیصلہ کرنا تھا مجھے......

(خاموشی کا ایک لمبا وقفہ آتا ہے پھر سارہ ایک گہرا سانس لے کر کہتی ہے)

سارہ: پہلی بار چھلہ تم نے پہنایا تھا یا میں نے خود پہنا تھا......

عمر: (قدرے گڑبڑا کر)...... پتہ نہیں...... I don`t remeber

سارہ: (بے حد خفگی سے اسے گھورتی ہے)...... یہ تک یاد نہیں ہے تمھیں......

عمر: (بے ساختہ)......اس بار یاد رکھوں گا......

(وہ ہلکی سی خفگی کے ساتھ اسے دیکھتی ہے پھر ہاتھ پھیلاتی ہے عمر کے چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے وہ اُس کے ہاتھ میں وہ چھلہ پہنا دیتا ہے، پھر بہت دیر تک اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دیکھتا رہتا ہے۔ پھر کہتا ہے)

عمر: Thank you

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:24

مقام : ہوٹل

وقت : رات

کردار : سارہ، عمر، زروہ، بلال

(سارہ بے حد خوبصورت سی ساڑھی پہنے عمر اور بلال اور زروہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے۔ چاروں ہوٹل میں کھانا کھا رہے ہیں۔ زروہ اور بلال عمر اور سارہ سے بھی زیادہ زرق برق کپڑوں میں ملبوس ہیں۔ وہ زروہ کی پلیٹ سے کانٹے سے سلاد اُٹھا کر کھاتے ہوئے)

بلال: تم دونوں کوئی بات کرو آپس میں......

زروہ: ہاں یوں لگتا ہے ہماری شادی ہوئی ہے۔ تم لوگوں کی نہیں۔

بلال: ہاں یہ تھری پیس سوٹ...... زندگی میں صرف ایک خوشی کے موقع پر پہنا ہے میں نے...... اور وہ آج کا دن ہے۔

زروہ: (چونک کر) کیوں ولیمہ پر بھی تو پہنا تھا تم نے اپنے۔

بلال: (بے ساختہ) میں خوشی کے دن کی بات کر رہا ہوں۔

زروہ: (خفگی سے) تم سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہو۔

بلال: (اطمینان سے کہہ کر) لیکن تم ساری عورتیں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوتی ہو۔ (دور بیٹھی ہوئی لڑکی کو دیکھ کر زروہ ناراضی سے ٹیبل کے نیچے ٹھوکر مارتی ہے) جیسے یہ سامنے ٹیبل والی......

عمر: (بے اختیار تکلیف سے چیختے ہوئے) اُف...... زروہ یہ میرا پاؤں تھا۔

زروہ: (بے ساختہ گھبرا کر) Oh I am so sorry. میں نے تو اس کے پاؤں پر مارا تھا۔

بلال: (اطمینان سے عمر سے) اب تمہیں احساس ہوا کہ میرے ساتھ گھر میں کیا کیا ہوتا ہے۔

زروہ: کیا ہوتا ہے۔؟

بلال: (مصنوعی گھبراہٹ) کیا ہوتا ہے۔؟ کچھ نہیں۔

زروہ: (کچھ خفگی سے سارہ سے) اب چپ کا یہ روزہ کب ٹوٹے گا۔؟

سارہ: (کچھ نروس ہو کر) کیا۔؟

بلال: (مسکراتا ہے) ٹوٹ گیا۔

عمر: (بے حد خفگی سے) You know what تم دونوں پاگل ہو۔

زروہ: (لڑنے والے انداز میں) اچھا تو پھر۔؟

بلال: (سنجیدہ) Thank you for the compliment.

زروہ: اور یہ بل کون دے گا۔؟

بلال: ظاہر ہے دولہا دے گا اور کون دے گا۔ جس نے کھایا وہی دے۔

عمر: (بے حد خفگی سے سارہ کو دیکھ کر بلال سے) کھانا...... ایک ڈش منگوائی ہم دونوں نے اور وہ بھی یہ پڑی ہے۔ یہ باقی سب کچھ تو تم دونوں نے منگوایا اور کھایا ہے۔

بلال: (بے حد خفگی سے زروہ کو دیکھ کر اپنا والٹ نکالتے ہوئے) دیکھا...... اور تیار ہو کر آؤ ڈنر

کے لئے ...... میں کہہ بھی رہا تھا جتنا مرضی میک اپ کرلو۔ بل ہمیں ہی دینا پڑتا ہے۔

زروہ: بہت ہی Cheapster ہو تم عمر......

سارہ: (بے اختیار زروہ سے کہتی ہے) شٹ اپ......

(اور وہ اور عمر بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ یوں جیسے اُن دونوں کو کچھ یاد آیا ہو)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:25

مقام : سارہ کا اپارٹمنٹ (لاؤنج)

وقت : دن

کردار : سارہ، عمر

(عمر سارہ کو لئے دروازہ کھول کر اپارٹمنٹ کے اندر داخل ہوتا ہے سارہ عجیب سی اُداس خوشی کے ساتھ اپارٹمنٹ کو دیکھتی ہے۔ اپارٹمنٹ فلی فرنشڈ ہے)

سارہ: یہ کب لیا تم نے؟

(بے حد اُداس مسکراہٹ کے ساتھ چلتا ہوا لاؤنج میں آتا ہے)

عمر: Divorce سے چند دن پہلے بک کروایا تھا۔ تمہارے نام پر ہے...... تمہیں تمہاری برتھ ڈے پر سرپرائز دینا چاہتا تھا۔ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ تمہارے ساتھ کبھی دوبارہ رہ پاؤں گا یہاں۔

(سارہ بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکرا دیتی ہے۔ اپارٹمنٹ دیکھتے ہوئے آگے جاتی ہے۔ اور ایکدم اس کا چہرہ اور آنکھیں چمکتی ہیں۔ لاؤنج میں ایک شیلف پر بہت ساری کتابیں ہیں۔ سارہ آگے بڑھ کر اُن کتابوں کو دیکھتی ہے۔ اور ایک دم پلٹ کر عمر کو)

سارہ: میری بکس......

عمر: ہاں......

سارہ: میں نے سوچا تم پھینک چکے ہوں گے انہیں۔

عمر: پھینک سکتا تھا؟

(سارہ پلٹ کر شیلف پر پڑی کتابوں کو نم آنکھوں کے ساتھ چھونے لگتی ہے۔ پھر اسی طرح بھیگی آنکھوں کے ساتھ بولنے لگتی ہے)

سارہ: I think گھر کو Redecorate کرنا پڑے گا مجھے۔

And for that i will be needing some money.

(عمر آگے بڑھ کر آتا ہے۔ اور اپنا والٹ نکال کر اسے کھول کر سارہ کی طرف بڑھا دیتا ہے۔ وہ ایک لمحہ کے لئے والٹ کو دیکھتی ہے پھر ایک دم عمر کے ساتھ لپٹ جاتی ہے)

Voice Over

مجھے کبھی اندازہ بھی نہیں تھا کہ جو میرا ماضی تھا وہ کبھی دوبارہ میرا حال میرا مستقبل بن کر میرے سامنے آسکتا ہے۔ اور جب ایسا ہو گیا تھا تو یہ یقین کرنا مشکل تھا۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:26

مقام : سارہ کا اپارٹمنٹ

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ

(سارہ اور عمر صوفہ پر بیٹھے فلم دیکھ رہے ہیں۔ فلم بے حد رومانٹک ہے اُن دونوں کے درمیان صوفہ پر جگہ ہے)

Voice Over

سارہ: کچھ وقت لگا تھا مجھے اور اسے قریب آنے میں...... اس فاصلے کو ختم کرنے میں جو میرے اور اس کے درمیان آ گیا تھا۔ جو کوشش کے باوجود بار بار آ جاتا تھا۔

(فلم سکرین پر ہیروئن کا چہرہ دیکھتے ہوئے جیسے بڑبڑاتا ہے)

عمر: بہت خوبصورت ہے۔

(سارہ فلم دیکھتے دیکھتے چونکتی ہے۔ ایک نظر عمر کو دیکھتی ہے جو مکمل طور پر سکرین پر اس ہیروئن میں مگن ہے۔ پھر اسکرین کو دیکھتی ہے اور اسی انداز میں کہتی ہے)

سارہ: ایسی خوبصورت بھی نہیں ہے۔

(عمر چپ رہتا ہے اور اسی طرح محویت سے فلم دیکھتا رہتا ہے۔ سارہ کچھ دیر چپ بیٹھتی ہے۔ خود بھی فلم دیکھتے ہوئے لیکن کچھ دیر بعد جیسے کچھ بے چین ہو کر کہتی ہے)

بہت بری ایکٹریس ہے۔

عمر: (اسکرین سے نظریں ہٹائے بغیر) نہیں خیر ایسی بری بھی نہیں ہے۔

(سارہ اس کی بات اور اس کی اسکرین پر محویت سے کچھ ڈسٹرب ہوتی ہے۔ اور ایک دم ریموٹ اُٹھا کر چینل تبدیل کرتی ہے)

کیا ہوا۔؟

سارہ: مجھے نیوز سننی ہیں۔

عمر: اس وقت کون سی نیوز لگی ہے۔ ویدر فور کاسٹ چل رہی ہوگی۔

سارہ: مجھے وہی سننی ہے۔

(وہ اس کے کچھ قریب آ کر اس کے کندھے پر اپنا سر ٹکاتی ہے۔ عمر بازو اس کے گرد کر لیتا ہے۔ سارہ مسکراتی ہے۔ چند لمحے دونوں نیوز دیکھتے ہیں۔ پھر عمر کہتا ہے۔ بڑبڑانے والے انداز میں)

عمر: اب فلم لگا دو۔

(سارہ بے حد خفگی سے سر اُٹھا کر اسے دیکھتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:27

مقام : شاپنگ مال

وقت : رات

کردار : سارہ، عمر

(سارہ اور عمر شاپنگ مال میں پھر رہے ہیں)

Voice Over

عمر: کچھ وقت لگا تھا مجھے اس کے دل میں جگہ بنانے میں ...... اسے یہ یقین دلانے میں کہ میں اب بھی قابل اعتماد ہوں۔ میں اب بھی اسی کا ہوں۔

(عمر ایک دم سارہ کو بیگز کی اسی دکان کے اندر ہاتھ پکڑ کر لے جاتے ہوئے)

اندر آؤ تمہیں کچھ شاپنگ کروانی ہے یہاں سے۔

سارہ: (حیرت سے) کیسی شاپنگ۔؟

عمر: بیگز...... 25 ہزار کے۔

سارہ: (چند لمحوں کے لئے شاکڈ ہو کر اسے دیکھتی ہے) تمہیں یاد ہے۔؟

عمر: (مسکرا کر دیکھتا ہے) بھولا کیا ہوں۔؟

سارہ: (سر ہلاتی ہے) نہیں عمر......

(عمر زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:28

مقام : سارہ کا اپارٹمنٹ

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ

(عمر فریج سے پانی نکال کر پی رہا ہے۔ سارہ کھانا ٹیبل پر لگا رہی ہے)

سارہ: انکل کیسے ہیں اب۔؟

عمر: (تھکے ہوئے) ٹھیک ہیں۔ ابھی ہاسپٹل سے گھر شفٹ کر کے آیا ہوں۔ لیکن ڈاکٹر کہہ رہے ہیں کہ ریسٹ کرنا پڑے گا۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ میں تین تین گھروں کے درمیان کیسے رہوں گا۔

سارہ: (پریشان) کیوں۔ کیا ہوا؟

عمر: (کرسی پر بیٹھتے ہوئے) تقریباً روزانہ جانا پڑے گا مجھے ابو کے پاس ...... میرے علاوہ اور کون ڈاکٹر کے پاس لے کر جائے گا انہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا میں ان کے پاس جاؤں شہلا کے پاس یا یہاں ......

سارہ: (سنجیدہ) تو۔؟

عمر: (دوٹوک انداز میں) میں شہلا کو Divorce دینا چاہتا ہوں۔ میں اس رشتے کو مزید نہیں چلا سکتا۔ میں Financially اسے اور اپنی بیٹیوں کو Support کروں گا اسے کبھی کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ But let me clear this mess.

سارہ: (دوٹوک انداز میں) نہیں ......

عمر: (بات کاٹ کر) سارہ میں تین تین گھروں کے درمیان نہیں بھاگ سکتا۔

Why don`t you understand?

سارہ: (ایک دم) تو پھر یہاں آنا چھوڑ دو۔

عمر: (بہت دیر چپ رہ کر رنجیدہ انداز میں) تم بہت ظالم ہوگئی ہو۔

سارہ: (بے ساختہ) اور تم بہت خود غرض۔

عمر: (تلخی سے) خود غرض......اس عورت نے میری اور تمہاری زندگی تباہ کر دی اور تمہیں اس سے ہمدردی ہے۔

سارہ: مجھے اس سے ہمدردی نہیں ہے مجھے تمہاری بیٹیوں سے ہمدردی ہے۔

عمر: (بے ساختہ) میں اس سے اولاد چاہتا ہی نہیں تھا۔

سارہ: (سنجیدہ) لیکن اولاد تو ہو گئی۔ تم مرد بڑے خود غرض ہوتے ہو۔ کبھی تم لوگوں اپنی Ego کے لئے کسی کو قربان کر دیتے ہو۔ کبھی کسی کو اپنی ضرورت کے لئے......عورت کیا حیثیت رکھتی ہے تمہارے سامنے۔

عمر: (سنجیدہ بات کاٹ کر) میں فرشتہ نہیں سارہ......

سارہ: (بے ساختہ) کم از کم انسان تو ہو...... میں نے ایک دفعہ نہیں دو دفعہ طلاق کی ذلت دیکھی ہے۔ جس جہنم سے میں گزری ہوں میں کیوں کسی دوسرے کو اس جہنم میں ڈالوں۔ جو جس طرح ہے چلنے دو۔

عمر: تمہیں یاد ہے اس نے کیا کیا تھا تمہارے ساتھ۔

سارہ: وہ بے وقوف تھی۔ میں نہیں ہوں۔ اور میں اس کے ساتھ وہ نہیں کروں گی جو اس نے میرے ساتھ کیا۔ جہاں تک انکل اور آنٹی کا تعلق ہے۔ تم چاہو تو انہیں یہاں لے آؤ۔

I can take care of them.

(خود بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے عمر چپ اسے دیکھتا رہتا ہے)

اب یہ بھی تمہیں احسان لگے گا۔

عمر: (بے حد رنجیدہ) تو پھر اسے کیا سمجھوں میں۔؟

سارہ: (کھانا شروع کرتے ہوئے) محبت ......کھانا خود کھاؤ گے یا میں کھلاؤں۔؟

عمر: (بے حد ممنون) میں ساری عمر بھی کوشش کروں تو بھی میں تمہارے برابر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

سارہ: (مسکرا کر) اچھی بات ہے۔ ضرورت بھی نہیں ہے۔ کھانا کھاؤ۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:29

مقام : عمر کا گھر (صحن)

وقت : رات

کردار : عمر، سارہ، سعیدہ

(سعیدہ صحن کے دروازے کی طرف جا رہی ہے۔ اور دروازہ کھولتی ہے اور پھر دروازے پر کھڑے عمر اور سارہ کو دیکھ کر شاکڈ ہو جاتی ہے۔ سارہ چادر اوڑھے ہوئے ہے۔ چند لمحوں تک سعیدہ ہکا بکا سارہ کو دیکھتی رہتی ہے پھر ایک دم وہ آگے بڑھ کر سارہ کو گلے لگا لیتی ہے۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔ سارہ بھی رونے لگتی ہے)

عمر: امی اندر تو آنے دیں اسے۔

سعیدہ: (وہ سارہ سے الگ ہوتے ہوئے) ہاں......ہاں......نہیں......نہیں......ابھی یہیں رکو۔

(دوپٹے سے اپنے آنسو پونچھتی اسے وہیں روکتی اندر جاتی ہے اور پھر تیل کی ایک بوتل لے کر آتی ہے۔ اور دروازے کے دونوں طرف تیل ڈالتی ہے۔ سارہ اور عمر کو بے اختیار ماضی کا وہ سین یاد آ جاتا ہے۔ جب شادی کے دن اسی دہلیز پر کھڑے وہ سعیدہ کے استقبال کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ اور سعیدہ اُن کے استقبال کو نہیں آتی۔ سعیدہ سارہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے آتی ہے۔ اور پھر اس کا ماتھا اور چہرہ چومنے لگتی ہے)

میں نے بڑا ظلم کیا ہے۔ بڑی زیادتی کی تمہارے ساتھ۔

(سارہ بھی رو رہی ہے) اللہ مجھے معاف کرے......تم بھی مجھے معاف کر دو سارہ......

(سعیدہ اپنے کانوں سے اپنے جھمکے اُتار کر اب سارہ کے کانوں میں ڈال رہی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:30

مقام : شہلا کا اپارٹمنٹ

وقت : دن

کردار : شہلا، سلیمہ

(شہلا فون پر سلیمہ کے ساتھ بات کر رہی ہے۔ اور کچھ خوش نظر آ رہی ہے مطمئن ہو کر)

شہلا: ہاں امی مجھے لگتا ہے تعویذ کام کر رہے ہیں۔ عمر پہلے سے بہتر ہو گیا ہے۔ بات کرنے لگا ہے آج تو مائدہ کو بھی باہر سیر کرانے لے کر گیا ہے۔

سلیمہ: (خوش) اللہ کا شکر ہے۔

شہلا: میں تو اس قدر پریشان تھی کہ پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے اسے۔ اب مجھے کچھ سکون ہوا ہے۔ لگتا ہے بزنس کی وجہ سے ہی پریشان تھا۔ دو ہفتوں کے لئے ویسے بھی کل اسلام آباد جا

رہا ہے میں آپ کی طرف آ جاؤں گی۔

سلیمہ: ہاں چلو ٹھیک ہے آ جانا۔ اور تمہیں پتہ چلا۔ آپا اور حسن بھائی کو عمر نے کہیں اور شفٹ کر دیا ہے۔

شہلا: (چونکتی ہے) کیا مطلب۔؟ کہاں شفٹ کر دیا ہے۔؟

سلیمہ: پتہ نہیں۔ آپا جانے سے پہلے کہہ کر گئی ہیں کہ کرائے پر عمر نے آفس کے پاس ہی کوئی فلیٹ لیا ہے وہ اب وہیں رہیں گی۔ مجھے تو ایڈریس بھی لینا یاد نہیں رہا۔ تم ذرا عمر سے ایڈریس لینا میں ملنے جاؤں گی۔

شہلا: پوچھوں گی عمر سے لیکن آپ کو کہیں ملنے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:31

مقام : شہلا کا اپارٹمنٹ (لاؤنج)

وقت : رات

کردار : شہلا، عمر

(عمر لاؤنج میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا ہے۔ جب شہلا پاس آ کر بیٹھتی ہے اور کہتی ہے)

شہلا: خالہ اور خالو کو کہاں رکھا ہے آپ نے۔؟

(اخبار سے نظریں ہٹائے بغیر)

عمر: ایک کرائے کے فلیٹ میں۔

شہلا: کیوں پرانے گھر میں کیا مسئلہ تھا۔؟

عمر: میرے آفس سے بہت دور تھا۔ میں روز وہاں نہیں جا سکتا تھا۔ اب جہاں وہ ہیں وہ آفس سے پاس ہے۔

شہلا: تو روز جانے کی کیا ضرورت تھی۔؟ ویک اینڈ پر جاتے۔

عمر: وہ میری ذمہ داری ہیں۔

شہلا: آپ کو بھی ذمہ داریاں بڑھانے کا شوق ہے۔ اب فلیٹ کا کرایہ سر پر ڈال لیا۔

عمر: وہ میرا مسئلہ ہے تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔

شہلا: جو ہمارا اپارٹمنٹ تھا۔ اس کا کیا بنا۔ آپ نے ابھی تک اسے مکمل کروایا نہیں۔

عمر: کروا لیا اور وہ کسی کو دے دیا۔

شہلا: کس کو دے دیا۔؟

عمر: کسی کا قرض تھا سر پر اسے دے دیا۔

شہلا: (غصے سے) اور میں اس خوش فہمی میں بیٹھی تھی کہ آپ ابھی بھی تیار کروا رہے ہیں اسے۔ ہم کب تک دھکے کھائیں گے کرائے کے گھروں میں۔

عمر: (سنجیدہ) دھکے تو تم نہیں کھا رہی۔ آرام سے بیٹھی ہو یہاں۔

شہلا: آپ نے اپنے ماں باپ کو فوراً کرائے پر فلیٹ لے دیا۔ اسی طرح پیسہ ضائع کرتے رہیں یہی پیسہ بچتا تو گھر بن جاتا ہمارا۔

عمر: (مسکراتا ہوا اخبار رکھ کر اُٹھ جاتا ہے) میرا تو گھر بن چکا ہے۔ اسی لئے مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔

شہلا: (غصے سے کھڑی ہوتی ہے) وہ گھر جسے بنا کر کسی قرضدار کو دے آئے۔ لوگ قرض میں اپنا گھر دیتے ہیں کیا۔؟

عمر: (کمرے کی طرف جاتے ہوئے) نہیں اور بھی بہت کچھ دیا ہے اسے۔

شہلا: (بڑبڑا کر) اور کیا کیا دے دیا۔؟

عمر: جو کچھ اس کا تھا۔

(کمرے میں چلا جاتا ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:32

مقام : سارہ کا گھر (اسٹڈی روم)

وقت : دن

کردار : سارہ، حسین

(حسن اسٹڈی میں ہیں۔ جب سارہ دروازہ کھول کر اندر جھانکتی ہے)

سارہ: بابا......

حسین: ارے سارہ......تم کب آئی۔؟

سارہ: (باپ سے ملتے ہوئے) ابھی تھوڑی دیر پہلے۔

حسین: عمر بھی آیا ہے۔؟

سارہ: (پاس پڑی کرسی پر بیٹھ کر) نہیں مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ اسے کچھ کام تھا۔ مجھے تو صوفی کے

ساتھ کچھ شاپنگ کے لئے جانا تھا۔

حسین: وہ تو ابھی تک نہیں آئی۔

سارہ: راستے میں ہے۔ ابھی آ جاتی ہے۔

(حسین اسے دیکھتے رہتے ہیں۔ سارہ نظریں محسوس کرتی ہے)

کیا دیکھ رہے ہیں۔؟

حسین: (پیار سے) تمہارا چمکتا ہوا چہرہ...... بہت دیر بعد ایسی چمک تمہاری آنکھوں میں دیکھی ہے۔

سارہ: (مسکراتے ہوئے گہرے لہجے میں) بہت دیر بعد روشنی نظر آئی ہے۔

حسین: عمر بہت خیال رکھتا ہے تمہارا؟

سارہ: (بے ساختہ) بہت......

حسین: (مسکراتے ہوئے) And how is the baby doing?

سارہ: (کچھ شرمیلے انداز میں ہنس کر) Baby is just fine.

سارہ: (پاس آ کر حسین سے ملتے ہوئے) اوکے میں چلتی ہوں پھر......

حسین: اوکے اللہ حافظ۔

سارہ: (دروازے کے پاس جا کر پلٹ کر) اور بابا......

حسین: (چونک کر) کیا؟

سارہ: (مسکرا کر) آپ ٹھیک کہتے تھے۔

حسین: کیا۔؟

سارہ: (کچھ رک کر) اچھائی کا بدلہ اچھائی میں ملتا ہے۔

حسین: (مسکراتے ہوئے دوبارہ کتاب کھولتے ہیں) حسن صاحب اور سعیدہ بہن کو میرا اسلام کہنا۔

سارہ: I will.

(دروازہ کھول کر باہر نکل جاتی ہے مسکراتے ہوئے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:33

مقام : سلیمہ کا گھر

وقت : دن

کردار : سلیمہ، شہلا

پندرہ سال بعد

(شہلا ساڑھی میں ملبوس سلیمہ کے پاس بیٹھی ہوئی ہے)

سلیمہ: کبھی تم بچیوں کو لے کر آپا سے ملنے ہی چلی جایا کرو۔ کل آئی ہوئی تھی یہاں۔ بچیوں کو پوچھ رہی تھیں۔ اتنے سالوں میں دو چار خاندان کی شادیوں کے علاوہ کہیں پر بچیوں سے نہیں ملے وہ لوگ۔

(غصے سے)

شہلا: میں کیوں لے کر جاؤں بچیوں کو لے کر ان سے ملنے۔ اُنھیں چاہ ہوتی تو وہ خود آ جاتیں۔ لیکن پندرہ سال میں ایک بار بھی آئے وہ لوگ میرے گھر۔

سلیمہ: تم نے بلایا بھی تو نہیں۔

(دو بہ دو)

شہلا: انہوں نے کون سا کبھی ہمیں اپنے پاس بلایا۔

سلیمہ: ویسے بڑی ہمت ہے اس عمر میں آپا اور حسن بھائی اکیلے رہ رہے ہیں۔ اور ماشاء اللہ دونوں بڑے خوش نظر آ رہے تھے۔

شہلا: ہاں تو خوش کیوں نہیں ہوں گے۔ بیٹا عیاشیاں کرا رہا ہے۔ کھلے پیسے لٹا رہا ہے۔ اور اُن کی بیٹیاں آ آ کر رہتی ہوں گی ان کے پاس...... تو پھر بہو یا پوتیاں کیوں یاد آئیں گی۔

سلیمہ: میں نے تو کئی بار ان سے کہا کہ میں آنا چاہتی ہوں ان کے گھر...... لیکن پتہ نہیں آپا نے کبھی مجھے آنے کا نہیں کہا۔ ہر بار ٹال گئیں۔

شہلا: دیکھا...... اور آپ سمجھتی ہیں بڑی محبت ہیں اُنہیں آپ سے...... بہن کو اپنے گھر نہیں بلایا۔ تو مجھے دیکھ کر کیوں خوش ہوں گی۔ پرے دفع کریں مجھے بھی کوئی پرواہ نہیں۔

سلیمہ: عمر ٹھیک ہے۔؟

شہلا: ہاں......

سلیمہ: پھر ٹور پر تو نہیں گیا۔؟

شہلا: نہیں...... لیکن اس ہفتے چلا جائے گا۔

سلیمہ: بہت زیادہ گھر سے باہر رہتا ہے۔ مہینے میں بس ہفتہ ہی گھر ٹھہرتا ہوگا۔

شہلا: تو میں کیا کروں امی...... اب نہیں سنتا تو میں کیا کروں۔

(سنجیدہ)

سلیمہ: مرد کا اتنی دیر گھر سے باہر رہنا اچھا نہیں ہوتا۔

(سر جھٹک کر)

سلمہ: اب اس عمر میں کیا کرے گا وہ......

(لاپرواہی سے)

کچھ نہیں ہوتا...... میرے ساتھ بات کرنے کے لئے تو وقت ہوتا نہیں اس کے پاس...... کسی دوسری عورت کے لئے کدھر سے ہوگا۔

(سنجیدہ)

سلیمہ: وہ نہیں کرتا تو تو کیا کربات......شوہر کس لئے ہوتا ہے۔

(رنجیدہ سر جھٹک کر اُداس مسکراہت کے ساتھ)

شہلا: (رنجیدہ سر جھٹک کر اُداس مسکراہٹ کے ساتھ......)
پتہ نہیں کس لئے ہوتا ہے؟

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:34

مقام : سڑک
وقت : دن
کردار : شہلا، ڈرائیور

شہلا گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی ہے اور ڈرائیور سڑک پر کھڑی گاڑی کا بونٹ اُٹھائے اندر کچھ دیکھنے کے بعد شہلا کی کھڑکی کی طرف آتا ہے

شہلا: کیا ہوا؟......

ڈرائیور: پتہ نہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی...... مکینک کو بلوانا پڑے گا۔

شہلا: مکینک سے پہلے کوئی ٹیکسی دیکھو...... میں تو گھر جاؤں......

ڈرائیور: یہاں سے صاحب کا آفس بالکل پاس ہے...... وہاں چھوڑ دوں آپ کو؟

(یک دم کچھ اشتیاق کے عالم میں گاڑی کا دروازہ کھول کر اُترتی ہے)

شہلا: ہاں چلو یہ ٹھیک ہے۔ صاحب آفس کے ڈرائیور کے ساتھ بھجوا دیں گے مجھے...... میں بھی تو دیکھوں صاحب کا آفس۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:35

مقام : آفس کی reception
وقت : دن
کردار : شہلا reception

Receptionist فون رکھتے ہوئے شہلا سے مسکرا کر پوچھتی ہے۔

R: yes?

شہلا: عمر حسن ہیں اندر؟

R: ......جی......آپ کی appointment ہے اُن کے ساتھ؟

شہلا: (مسکرا کر) میں اُن کی وائف ہوں۔

R: (حیران ہو کر)......ایکسکیوز می......کن کی وائف ہیں؟

شہلا: (بے ساختہ مسکرا کر)......عمر حسن کی......

R: ......آپ کسی غلط جگہ پر تو نہیں آ گئیں؟

شہلا: ......کیا مطلب؟

R: (بے ساختہ شاکڈ) عمر صاحب کی وائف تو اندر بیٹھی ہیں......

شہلا: ......کیا؟......کون سی وائف؟......کیسی وائف

شہلا: میں عمر کی بیوی ہوں......

R: ......مجھے لگتا ہے کہ آپ......

شہلا: (بے حد غصے میں یک دم اندر جاتی ہے)...... میں خود دیکھ لیتی ہوں......

R: (R اُسے روکنے کی کوشش کرتی ہے) پلیز دیکھیں آپ اِس طرح اندر نہیں جا سکتیں...... پلیز......

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:36

مقام : عمر کا آفس
وقت : دن
کردار : عمر، سارہ، شہلا

عمر اور سارہ آفس کے اندر بیٹھے ٹیبل پر کچھ پیپرز کو دیکھتے ہوئے کافی پی رہے ہیں

سارہ کہہ رہی ہے عمر کی طرف ایک کاغذ بڑھاتے ہوئے

سارہ: ......یہ والی بیلنس شیٹ دیکھی ہے تم نے؟

عمر: (سر ہلا کر)......دیکھ چکا ہوں......

سارہ: ......اور یہ......؟

(ایک اور کاغذ دیتے ہوئے اس سے پہلے کہ عمر کچھ کہتا دروازہ دھڑاک سے کھلتا ہے اور شہلا بے حد غصے میں دروازے میں نمودار ہوتی ہے، اور پھر جیسے اُن دونوں پر پہلی نظر پڑتے ہی شاکڈ کھڑی رہ جاتی ہے۔ سارہ اور عمر بھی اُسے دیکھتے رہتے ہیں۔

(خاموشی کا ایک لمبا وقفہ ہے جو آتا ہے اور شہلا اور سارہ ایک دوسرے کو دیکھتی رہتی ہیں...... پھر شہلا کے کندھے یک دم کھینچے لگتے ہیں...... وہ لڑکھڑاتے قدموں سے کچھ کہے بغیر وہاں سے چلی جاتی ہے۔)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:37

مقام : فٹ پاتھ

وقت : دن

کردار : شہلا

شہلا خالی الذہنی کے عالم میں فٹ پاتھ پر چل رہی ہے اور اُس کی آنکھوں میں ماضی جھماکوں کے ساتھ آ رہا ہے۔ وہ اپنے ماحول سے اور اردگرد سے بالکل بے خبر ہے۔

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:38

مقام : شہلا کا اپارٹمنٹ

وقت : رات

کردار : شہلا، عمر

(شہلا اندھیرے میں ایک راکنگ چیئر پر بیٹھی ہے۔ عمر کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے، ٹ آن کرتا ہے۔ شہلا کو دیکھ کر ٹھٹھکتا ہے، لیکن پھر دروازہ بند کر کے بیڈ پر بیٹھ کر

جوتے اتارنے لگتا ہے، شہلا اسے دیکھے بغیر بڑبڑانے والے انداز میں کہتی ہے)

شہلا: میں نے اپنے نام کے ساتھ تمہارے نام کو جڑتے پہلی بار آٹھ سال کی عمر میں سنا تھا، اور اس کے بعد میں نے تمہیں اپنی چیز سمجھ لیا۔ آٹھ سال سے 18 سال تک میں خالہ اور امی کی زبان سے یہی سنتی رہی کہ تم میرے ہو۔

عمر: (بے ساختہ) میں نہیں تھا۔

شہلا: (رنجیدہ) تمہیں دیکھ کر جیتی تھی میں...... تمہارے گرد پروانے کی طرح پھرتی تھی میں...... تمہاری سانسوں سے میری سانسیں چلتی تھیں۔ تمہارے علاوہ کچھ اور تھا ہی نہیں میری زندگی میں...... اور میں...... میں نے تمہارے لہجے کی نرمی اور آنکھوں کی اپنائیت کو محبت سمجھ لیا۔ والہانہ محبت۔

عمر: (بڑبڑا رہا ہے) تم ایک کزن تھی میرے لئے...... میرے گھر میں ہر روز آ کر میری بہنوں کے ساتھ کھیلنے والی کزن...... جس کے وجود اور موجودگی کا میں عادی ہو گیا تھا۔

شہلا: (اسی طرح بولتے ہوئے آنسو بہنے لگتے ہیں) پھر ایک عورت تمہاری زندگی میں آ گئی۔ میں نے زندگی کو سٹار پلس کا ڈرامہ سمجھ لیا۔ میں نے سوچا میں تمہیں واپس جیتوں گی۔ میں اس عورت کو تمہاری زندگی سے نکال دوں گی۔

عمر: (گہرے لہجے میں) وہ عورت میری پہلی اور آخری محبت تھی...... میری زندگی تھی اس کی سانس سے میری سانس چلتی تھی۔

شہلا: (سر جھٹک کر) اس نے تمہیں مجھ سے زیادہ بھی نہیں چاہا ہو گا۔ کوئی تمہیں مجھ سے زیادہ چاہ ہی نہیں سکتا۔

عمر: (بے ساختہ) لیکن تمہاری محبت نے میرا گلا گھونٹ دیا۔

شہلا: (رنجیدہ) تم کو کبھی مجھ پر ترس بھی نہیں آیا......؟

عمر: (تلخی سے) کیسے کھاتا میں تم پر ترس...... تم میرا گھر توڑ کر زبردستی میری زندگی میں آئی۔ میں نے تمہیں مظلوم اور معصوم سمجھ کر تم سے شادی کر لی تھی، لیکن تمہاری خوشی تمہارا والہانہ پن تمہاری سرشاری تمہاری بے اختیاری دیکھ کر مجھے تو چند دنوں میں پتہ چل گیا تھا کہ تم نے میرے ساتھ کتنا بڑا دھوکہ کیا۔

شہلا: دھوکہ......؟ میں نے اپنی چیز کسی دوسرے سے واپس لی تھی۔ اور بس......

عمر: (دوٹوک انداز) میں تمہاری چیز نہیں تھا۔ میں نہیں تھا تمہارا...... تمہیں جان لینا چاہئے تھا۔

شہلا: (بے ساختہ) تم مجھے میری غلطی کے لئے معاف کر دیتے۔

عمر: کیسے کر دیتا......؟ تمہاری وجہ سے سارہ نے ایک ذہنی مریض کے ساتھ دو سال گزارے اس کے جوتے ٹھوکریں گالیاں کھاتے ہوئے...... گھر میں جانوروں کی طرح قید ایک ایک پیسے کے لئے ترستے ہوئے......اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا۔

شہلا: (خالی الذہنی کے عالم میں) میری وجہ سے......

عمر: (رنجیدہ) میں نے پہلی بار جب اسے ایک ہاسپٹل میں ٹوٹے بازوؤں اور چوٹوں کے نشانوں کے ساتھ دیکھا تھا تو میں تمہیں مار ڈالنا چاہتا تھا۔ یہ گڑھا تم نے کھودا تھا ہمارے لئے۔

شہلا: (روتے ہوئے) تو مار دیتے۔

عمر: (رنجیدہ) نہیں مار دیتا تو میری سزا کیسے ختم ہوتی۔ میں تمہارے ساتھ سزا کے طور پر رہتا ہوں۔

شہلا: (روتے ہوئے) تم مجھے چھوڑ دیتے، لیکن اتنی نفرت نہ کرتے۔

عمر: (سنجیدہ) چھوڑنا بھی چاہتا تھا لیکن سارہ نے چھوڑنے نہیں دیا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ تم اس تکلیف سے گزرو جس سے وہ گزری تھی۔

شہلا: (بے حد رنج کے عالم کے ساتھ) تو تمہارا ساتھ کسی کی خیرات ہے۔

(اٹھ کر کہتے ہوئے کمرے سے چلا جاتا ہے)

عمر: کسی کا ایثار ہے۔

(شہلا اسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔ پھر اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھتی ہے۔ جس میں وہ بے حد شکست خوردہ نظر آ رہی ہے)

Voice Over

شہلا: تو یہ ہے شہلا......شہلا توقیر......شہلا عمر۔

(شکست خوردہ ہنسی) شہلا عمر...... آئینہ مجھے جس عورت کا چہرہ دکھا رہا ہے اس کا ماضی ایک فریب تھا۔ تو مستقبل ایک پچھتاوا۔

(اس کے آنسو بہہ رہے ہیں)

اور حال...... حال کیا ہے......؟ جس کا خوبصورت چہرہ اس مرد کے دل کو نہیں جیت پایا جسے اس نے سب سے زیادہ چاہا۔ میں نے عمر حسن کو پانے کے لئے جو ٹھیک سمجھا کیا میں انسان تھی فرشتہ نہیں تھی۔ 20 سال میں مجھے سب کچھ مل گیا۔ دولت...... گھر...... بچے بس......بس عمر حسن میرا نہیں ہوا۔ میں نے اسے اتنا چاہا تھا کہ اس کے عشق میں اپنے وجود کو آگ بنا ڈالا۔ پھر اس آگ نے کتنوں کو جلایا مجھے کبھی احساس نہیں ہوا۔

اور اب ہوا ہے تو اس آگ نے میرے اپنے وجود کو جلانا شروع کر دیا ہے۔ عمر کے ساتھ رہوں تو عمر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کیسے دیکھوں گی......؟ اسے چھوڑ دوں تو اپنی بیٹیوں کی نظروں اور سوالوں کا جواب کیسے دوں گی......؟ میں دوراہے پر آ کھڑی ہوں اور جانتی ہوں کہ منزل کہیں بھی نہیں ہے۔ پھر بھی ایک راستہ چننا ہے مجھے۔ ایک راستہ......اور اس راستے پر سب کچھ ہوگا محبت کہیں نہیں ہوگی۔

(پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کا سہارا لیتی ہے)

// Cut //

☆......☆......☆

منظر:39

مقام : ساحل سمندر

وقت : دن

کردار : سارہ، عمر، احمر (چودہ پندرہ سالہ لڑکا) نوریہ (چودہ سالہ لڑکی)، ایک کتا

(دو ٹین ایجرز احمر اور نوریہ ساحل سمندر پر ایک چھوٹے کتے کی رسی پکڑے بھاگ رہے ہیں۔ وہ بھاگتے بھاگتے سارہ اور عمر کو کراس کرتے ہیں۔ جو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ننگے پاؤں چل رہے ہیں۔ سارہ کچھ تشویش سے بھاگتی ہوئی نوریہ کو آواز دیتی ہے)

سارہ: نوریہ اور احمر بس کرو اب......ہم واپس جا رہے ہیں۔

احمر: ممی دس منٹ اور......

سارہ: تم بلاؤ ان کو۔

عمر: رہنے دو......آ جائیں گے ابھی۔

(سارہ اور عمر چلتے ہوئے دور ٹونی کے ساتھ بھاگتے احمر اور نوریہ کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر ایکدم ٹونی کے ساتھ ان کی کسی شرارت پر وہ دونوں بے اختیار ہنستے ہیں۔ سارہ ہنستے ہوئے کچھ خفگی کے عالم میں کہتی ہے)

سارہ: بے چارہ ٹونی......کیا کر رہے ہیں تمہارے بچے میرے Pet کے ساتھ۔

عمر: جو بھی کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں۔ تم اپنے Pet کو ہمارے ساتھ لائی کیوں......؟

سارہ: (ہنس کر) تم جیلس ہو رہے ہو......؟

عمر: (برا مان کر) ہاں بس ایک کتے سے ہی جیلس ہونا باقی رہ گیا تھا۔

سارہ: (برا مان کر) بار بار کتا مت کہو اسے۔

عمر: (طنزیہ) کیا کہوں......؟

His highness.?

سارہ: (ہنس کر) کہہ سکتے ہو۔

He is so handsome and goodlooking.

عمر: (طنزیہ) ہاں...... Oh میں تو بھول ہی گیا تھا۔

The sexiest dog alive. کا ٹائٹل اسی نے جیتا تھا۔

سارہ: (ہنستی ہے) جیت سکتا ہے۔

(دونوں باتیں کرتے ہوئے دور جا رہے ہیں۔ ان کی آواز اور ہنسنے کی آوازیں اب دور سے آ رہی ہیں۔ لانگ شاٹ میں ڈھلتا ہوا سورج سمندر میں اور وہ چاروں کتے کے ساتھ نظر آ رہے ہیں)

// Cut //

☆......☆......☆